اس کتاب میں علم حدیث، اصول حدیث، فن اسماء الرجال اور دیگر 104 موضوعات پر متقدمین و متأخرین کی 2000 سے زائد کتابوں کا مختصر تعارف نیز امہات کتب اور ان کی شروح، حواشی، تعلیقات، اختصارات اور منظومات کا بھی ذکر ہے، ہر نوع پر لکھی گئی عربی کتب کے ساتھ اردو کتب کا بھی تعارف شامل ہے، اردو زبان میں اپنے موضوع پر لکھی گئی ایک منفرد علمی و تحقیقی کاوش

تالیف

مولانا محمد نعمان صاحب

استاذِ حدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

فہرست مضامین (جلد ثانی)

مضامین	صفحہ نمبر

﴿۴۷﴾ مصابیح السنة

﴿۴۸﴾ "مشكاة المصابيح" کی عربی شروح، حواشی، مختصرات اور تخریجات

﴿۴۹﴾ ''مشكاة المصابيح'' کی اردو شروحات

﴿۵۰﴾ کتب الترغیب والترهیب

﴿۵۱﴾ کتب التوحید

﴿۵۲﴾ کتب الزهد و الرقائق

﴿۵۳﴾ کتب الأذكار و عمل اليوم و الليلة

﴿۵۴﴾ كتب الموضوعات

﴿۵۵﴾ کتب الأحادیث المشتهرة

﴿۵۶﴾ کتب الأربعینات

﴿۵۷﴾ كتب السنة

﴿۵۸﴾ كتب الأخلاق والآداب

﴿۵۹﴾ كتب الأمالي

﴿۶۰﴾ كتب المؤتلف والمختلف

﴿۶۱﴾ کتب المراسیل

﴿٦٢﴾ كتب الأجزاء

﴿٦٣﴾ كتب معرفة رواة المدلِّسين

﴿٦٤﴾ كتب معرفة رواة المبهمات

﴿٦٥﴾ كتب الترتيب

﴿۶۶﴾ کتب الأطراف

﴿۶۷﴾ کتب المشیخات

﴿۶۸﴾ کتب الأحادیث المتواترة

﴿۶۹﴾ کتب أحادیث الجوامع الکلم

﴿۷۰﴾ کتب الفهارس

﴿۱۷﴾ كتب مختلف الحديث

﴿۲۷﴾ کتب الاحادیث القُدسیة

﴿۷۳﴾ کتب المسلسلات

﴿۷۴﴾ مصادر المُدرج

﴿۷۵﴾ کتب المجامع

﴿۷۶﴾ ''الجامع الصغیر'' سے متعلق لکھی گئی کتابیں

﴿۷۷﴾ کتب البلدان

﴿۷۸﴾ کتب معرفة رواة المختلطين

﴿۷۹﴾ کتب الأنساب

﴿۸۰﴾ کتب الكنى

﴿۸۱﴾ کتب الألقاب

﴿۸۲﴾ کتب فضائل الصحابة

﴿۸۳﴾ کتب معرفة الصحابة

﴿۸۴﴾ كتب أحاديث الأحكام

﴿۸۵﴾ ”عمدة الأحكام“ پر لکھی گئی آٹھ شروحات

﴿۸۶﴾ "بلوغ المرام" پر لکھے گئے شروح، حواشی، منظومات اور تخریجات

﴿۸۷﴾ كتب إعراب الحديث

﴿۸۸﴾ كتب علوم الحديث

کتب الجرح والتعدیل

﴿۸۹﴾ کتب الثقات

﴿۹۰﴾ کتب الضعفاء

كتب الجرح و التعديل المختصّة برجال كتب معيّنة

﴿۹۲﴾ كتب رجال البخاری

﴿۹۳﴾ كتب رجال مسلم

﴿۹۴﴾ كتب رجال الصحیحین

﴿۹۵﴾ کتب رجال الموطأ

﴿۹۶﴾ کتب رجال السنن الأربعة

﴿۹۷﴾ کتب رجال الصحاح الستة

﴿۹۸﴾ كتب رجال "شرح معانی الآثار"

﴿۹۹﴾ كتب رجال الحديث للفقهاء الأربعة

﴿۱۰۰﴾ كتب معرفة تواريخ الرُّواة

﴿۱۰۱﴾ کتب الجرح والتعدیل المختصّة بمکان معیّن

﴿۱۰۲﴾ کتب الطبقات

﴿۱۰۳﴾ کتب الطبقات للفقهاء الأربعة

﴿۱۰۴﴾ کتب التاريخ والرجال المتفرقة

﴿۴۷﴾ مصابيح السنة

امام بغوی رحمہ اللہ کی مختصر سوانح

آپ کا نام حسین، کنیت ابو محمد، لقب محی السنۃ، والد کا نام مسعود، دادا کا نام محمد تھا، فراء اور بغوی سے مشہور ہیں اور ابن الفراء بھی آپ کو کہا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت ۴۳۶ھ کو ہوئی۔ لغت عرب میں فرو ''پوستین'' کو کہتے ہیں، ان کے آباء واجداد میں کوئی پوستین سی کر فروخت کرتا تھا، اسی لئے ان کو فراء اور ابن الفراء کہتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ زیادہ پوستین پہنتے تھے اس وجہ سے فراء سے مشہور ہوئے۔ بغوی ان کے وطن ''بغو'' کی طرف نسبت کرکے ان کو کہا جاتا ہے۔ ''محی السنۃ'' لقب پانے کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ نے ''شرح السنة '' تصنیف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''أحياك الله كما أحييت سنتي '' یعنی جس طرح تم نے میری سنت کو زندہ کیا ہے اسی طرح اللہ تعالی تجھے بھی زندہ رکھے، اسی دن سے آپ کا لقب محی السنۃ ہوگیا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کا تذکرہ ان القابات کے ساتھ کیا ہے ''الشيخ، الإمام، العلامة، القدوة، الحافظ، شيخ الإسلام، محي السنة، المفسر، صاحب التصانيف'' آپ اپنے زمانے کے مشہور محدث ومفسر اور نہایت عمدہ قراء میں سے تھے، فقہ میں آپ کے استاد قاضی حسین بن محمد رحمہ اللہ تھے، آپ کا شمار اکابرین شوافع میں ہوتا ہے، آپ نے اپنے علاقے کے مشہور محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ مشہور اساتذہ میں ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد داودی، یعقوب بن احمد صیرفی، ابوالحسن علی بن یوسف جوینی، احمد بن ابی نصر کوفانی، حسان منیعی، ابوبکر محمد بن ابوالہیثم، ابوالحسن محمد بن محمد شیرزی وغیرہم ہیں۔ (1)

امام بغوی رحمہ اللہ کے زہد وتقوی کی وجہ سے ان کی تصانیف میں بڑی برکت ہے،

(1) سير أعلام النبلاء: ج ۱۹ ص ۴۴۰

علمائے ربانیین میں سے تھے، نہایت عبادت گزار تھے، معمولی چیز پر قناعت کرنے والے تھے، ایک ٹکڑا روٹی کھاتے تھے:

وبورک له فی تصانیفه لقصده الصالح فإنه کان عن العلماء الربانیین، کان ذا تعبد ونسک وقناعة بالیسیر، وکان یأکل کسرة وحدها. ❶

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تفسیر، حدیث اور فقہ میں ایک نمایاں مقام عطا کیا تھا۔

آپ کی وفات ماہ شوال ۵۱۶ھ میں بمقام شہر مرو میں ہوئی، اور اپنے استاذ قاضی حسین رحمہ اللہ کے پاس مقبرہ طالقانی میں مدفون ہوئے، آپ کی کل عمر ۸۰ یا ۸۱ سال تھی۔

آپ کی تصنیفات میں معروف مطبوعہ کتب درج ذیل ہیں:

امام بغوی کی پانچ معروف تصانیف کا تعارف

۱ ...... معالم التنزیل فی تفسیر القرآن

یہ ''تفسیر بغوی'' کے نام سے معروف ہے۔ یہ تفسیر بالروایہ میں سے ہے، اس میں کثرت سے احادیث، اقوالِ صحابہ وتابعین نقل کئے ہیں، یہ تفسیر علامہ ثعلبی رحمہ اللہ کی تفسیر سے ماخوذ ہے لیکن یہ احادیث موضوعہ اور آراء مبتدعہ سے محفوظ ہے:

والبغوی تَفْسِیرُهُ مُخْتَصَرٌ مِنَ الثَّعْلَبِیِّ لَکِنَّهُ صَانَ تَفْسِیرَهُ مِنَ الْأَحَادِیثِ الْمَوْضُوعَةِ وَالْآرَاءِ الْمُبْتَدَعَةِ. ❷

۲ ...... شرح السنة

امام بغوی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں تمام ابواب سے متعلق احادیث کو فقہی ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہے، اس میں کتب صحاح، سنن، مسانید ومعاجم اور دیگر کتب حدیث کی متفرق روایات کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس کتاب میں عقائد، اصول دین، علم، عبادات،

❶ تذکرة الحفاظ: ترجمة: أبو محمد الحسین بن مسعود، ج ۴ ص ۳۷

❷ مجموع الفتاوی: ج ۱۳ ص ۳۵۴

معاملات، دلائل النبوۃ، سیر، مغازی، مناقب، رقائق، اخلاق، سنن وآداب، علاماتِ قیامت، بعث ونشور اور دیگر اُن تمام ابواب کی احادیث کو یکجا کیا ہے، جس کی ایک مسلمان کو اپنے عقیدے واعمال، عبادات واخلاق میں ضرورت ہوتی ہے۔ موصوف نے امہات مسائل میں صحابہ وتابعین اور ائمہ مجتہدین کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں۔ بعض مواقع پر مجتہدین کے دلائل ذکر کر کے راجح مسلک کی تعیین بھی کی ہے۔ ہر کتاب کے تحت مختلف ابواب قائم کئے ہیں، عموماً ہر کتاب وباب کا آغاز قرآنی آیات سے کرتے ہیں، احادیث میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، ضبطِ اسماءِ روّات کا بھی اہتمام کیا ہے، بعض رواۃ کے مختصر تراجم بھی لکھے ہیں۔ مصنف احادیث سے مستنبط فوائد ونکات بھی ذکر کرتے ہیں۔ حدیث سے متعلق فقہی مسائل بھی قدرے تفصیل سے ذکر کرتے ہیں، جیسے ''باب القصاص'' کے تحت فقہاء کے اقوال اور قتل کی تین اقسام اور ان کے احکامات ذکر کئے ہیں، اسی طرح ''باب القصاص فی الأطراف'' میں بھی۔ احادیث کی صحت وضعف کی تعیین کرتے ہیں، اس کتاب میں کل (۳۵) کتب ہیں، اور ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب ہیں، اس کتاب میں کل احادیث کی تعداد (۴۴۲۲) ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ حدیث کا کوئی طالب علم اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا:

وهو كتاب عظيم في بابه لا يستغني عنه طالب علم.

اس کتاب کی تالیف کے بعد آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے یہ جملہ فرمایا ''أَحْيَاکَ اللهُ كَمَا أَحْيَيْتَ سُنَّتِي'' یعنی اللہ تعالی تجھے زندہ رکھے (نیک نامی) کے ذریعے جس طرح تو نے میری سنت کو زندہ رکھا:

أَنَّهُ لَمَّا جَمَعَ كِتَابَهُ الْمُسَمَّى بِشَرْحِ السُّنَّةِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ لَهُ (أَحْيَاکَ اللَّهُ كَمَا أَحْيَيْتَ سُنَّتِي) فَصَارَ هَذَا اللَّقَبُ عَلَمًا لَهُ بِطَرِيقِ الْغَلَبَةِ. (1)

(1) مرقاۃ المفاتیح: مقدمۃ المؤلف، ج ۱ ص ۱۲

مصنف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں صرف ان احادیث کو ذکر کیا ہے کہ جس پر ائمہ سلف کا اعتماد ہے، جو اس فن کے نشیب وفراز سے واقف ہیں اور اہل زمان انہی کی طرف اس فن میں رجوع کرتے ہیں، اور ان محدثین نے اپنی کتب میں ان احادیث کو ذکر کیا ہے۔ محدثین نے جن مقلوب، موضوع اور مجہول روایات سے اعراض کیا، اور جن روایات کے ترک پر محدثین کا اتفاق ہے، تو یہ کتاب بھی اس قسم کی تمام روایات سے محفوظ ہے:

وَلَم أودع هَذَا الكتاب من الْأَحَادِيث إِلَّا مَا اعْتَمدهُ أَئِمَّة السّلف الَّذين هم أهل الصَّنعَة، المُسَلَّمُ لَهُم الْأَمر من أهل عصرهم، وَمَا أودعوه كتبهم، فَأَما مَا أَعرضُوا عنه من المقلوب والموضوع والمجهول، وَاتَّفَقُوا على تَركه، فقد صنت الكتاب عنها. ❶

یہ کتاب محقق العصر علامہ شعیب الارنؤوط اور محمد زہیر الشاویش کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ (۱۵) جلدوں میں ''المکتب الإسلامی'' بیروت سے ۱۴۰۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔

''شرح السنة'' کے اختصارات

کئی اکابر اہل علم نے کتاب کی جامعیت وافادیت کے پیش نظر اس کے اختصارات کیے، ان میں مشہور درج ذیل ہیں:

(۱) امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ طبری رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) نے ''مختصر شرح السنة'' کے نام سے اختصار کیا ہے۔

(۲) علامہ ابراہیم بن محمد طبری رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۲ھ) نے ''الجنة فی مختصر شرح السنة'' کے نام سے اختصار کیا ہے۔

(۳) امام ابوالقاسم عبداللہ بن حسن واسطی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۸ھ) نے ''لباب شرح السنة فی معرفة أحكام الكتاب والسنة'' کے نام سے اختصار کیا ہے۔ ❷

امام بغوی رحمہ اللہ کی تفصیلی سوانح، تصنیفات اور ''شرح السنة'' میں آپ کے منہج

---

❶ شرح السنة: مقدمة المصنف، ص ۲ ❷ كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۰۴۰

کے متعلق تفصیلات کے لئے دکتور علی بن عمر بادحدح کی تصنیف ''المدخل إلى شرح السنة للإمام البغوی'' کا مطالعہ کریں۔ یہ کتاب ''دار الأندلس'' خضراء جدہ سے ۱۴۱۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔

فائدہ: علامہ شعیب الارنؤوط نے اسانید وتکرار کو حذف کر کے اس کتاب کی نہایت عمدہ تنقیح وتہذیب کی ہے، یہ مہذّب نسخہ ''تهذیب شرح السنة'' کے نام سے سات جلدوں میں ''الرسالة العالمية'' سے طبع ہے۔ راقم نے اس تہذیب کا مطالعہ مدینہ منورہ کی لائبریری میں کیا ہے۔

۳...... الأنوار فی شمائل النبی المختار

اس کتاب میں مصنف نے سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل واوصاف سے متعلق احادیث کو یکجا کیا ہے، اس کتاب میں کل (۱۰۲) ابواب ہیں۔ اس کتاب میں موجود احادیث کی تعداد (۱۲۵۷) ہے، مصنف اس میں حدیث کا حکم بھی بیان کرتے ہیں، یہ کتاب جامعیت اور حسن ترتیب میں امام ترمذی رحمہ اللہ کی شمائل پر فائق ہے۔ اس کتاب کا تحقیق وتخریج کے ساتھ اردو میں ترجمہ ہو جائے تو عوام وخواص کے لئے نہایت مفید ہوگی۔

۴...... التهذیب فی فقه الإمام الشافعی

امام بغوی رحمہ اللہ کی یہ تصنیف فقہ اسلامی کے لئے عموماً اور فقہ شافعی کے لئے خصوصاً ایک انسائیکلو پیڈیا ہے، شوافع کے ہاں یہ معتبر کتاب ہے، اس لئے تقریر وتحریر اور ترجیح میں اس سے مسلسل استفادہ کرتے ہیں، مصنف ہر کتاب وباب کے شروع میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ذکر کرتے ہیں، فقہائے کرام کے مذاہب ادلہ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ فقہ شافعی کی ترجیحات ذکر کرتے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کے قول قدیم وجدید کو ذکر کر کے راجح قول کی تعیین کرتے ہیں۔ مصنف نے تفریعات کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ دیگر مذاہب وآراء کے تذکرہ کی وجہ سے فقہ مقارن میں بھی اس کتاب کا ایک اہم مقام

ہے۔اس کتاب کا اختصار امام حسین بن محمد ہروی رحمہ اللہ نے ''لباب التھذیب '' کے نام سے کیا ہے۔

۵...... ''مصابیح السنة'' کا تعارف

امام بغوی رحمہ اللہ کتاب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ ہر باب میں احادیث دو قسموں پر منقسم ہیں، صحاح اور حسان، صحاح سے مراد وہ احادیث ہیں جنہیں شیخین نے نقل کیا ہو یعنی امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری اور امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری رحمہما اللہ، یا ان میں سے کسی ایک نے نقل کیا ہو۔ حسان سے مراد وہ احادیث ہیں جنہیں امام ابو داود، امام ترمذی رحمہما اللہ یا دیگر ائمہ نے اپنی تصانیف میں نقل کیا ہو۔ اگر کوئی روایت ضعیف یا غریب تھی تو میں نے اس کی طرف اشارہ کردیا ہے۔ میں نے اس کتاب میں منکر اور موضوع روایات سے اعراض کیا ہے:

وتجد أحاديث كل باب منها تنقسم إلى صحاح وحسان، أعني (الصّحاح) ما أخرجه الشيخان : أبو عبد اللّٰه محمد بن إسمعيل الجعفي البخاري، وأبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري رحمهما اللّٰه، في جامعهما،أو أحدهما. وأعني (الحِسان) ما أورده أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني وأبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي وغيرهما من الأئمة في تصانيفهم رحمهم اللّٰه....وما كان فيها من ضعيف أو غريب أشرت إليه وأعرضت عن ذكر ما كان منكرًا أو موضوعًا. [1]

مصنف نے اسانید ذکر نہیں کیں، فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق پہلے صحیح اور پھر حسن احادیث ذکر کی ہیں، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ کے بقول اس کتاب میں کل (۴۰۱۹) احادیث ہیں، صحیح بخاری کی (۳۲۵) صحیح مسلم کی (۸۷۵) اور متفق علیہ روایات (۱۰۵۰) ہیں، اور باقی احادیث دیگر کتب سے ہیں:

[1] مصابيح السنة: مقدمة المصنف، ص ۲

عدد أحاديثه: أربعة آلاف وتسعة عشر حديثا. منها المختص بالبخاری: ثلاثمائة وخمسة وعشرون حديثا. وبمسلم: ثمانمائة وخمسة وسبعون حديثا. ومنها المتفق عليه: ألف واحد، وخمسون حديثا. والباقی من كتب أخرى.❶

اس کتاب میں کل (۲۸) کتب ہیں، اور ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب ہیں، موجودہ ترقیم شدہ نسخہ کے مطابق احادیث کی کل تعداد (۴۹۳۱) ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ نے تو کافی حد تک التزام کیا ہے کہ صحیح اور حسن روایات ہوں، لیکن اس کتاب میں کافی روایات ضعیف اور مرسل بھی موجود ہیں۔

علامہ قزوینی کی تحقیق کے مطابق مصابیح میں موجود اٹھارہ موضوع روایات

امام ابوحفص عمر بن علی قزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۰ھ) نے مصابیح کی مندرجہ ذیل (۱۸) احادیث کو موضوع کہا ہے:

(۱) والأول منها فی باب الإيمان بالقدر، صنفان من أمتی ليس لهما فی الإسلام نصيب: المرجئة والقدرية.

(۲) والثانی القدرية مجوس هذه الأمة، إن مرضوا فلا تعودوهم، وإن ماتوا فلا تشهدوهم.

(۳)وفی باب التطوع: صلاة التسبيح موضوعة.

(۴)وفی باب البكاء على الميت حديث موضوع، وهو قوله: من عزّى مصابًا فله مثل أجره.

(۵)وفی كتاب الحدود حديث موضوع، وهو قوله: أقيلوا ذوی الهيئات عثراتهم، إلا الحدود.

(٦)وفی باب الترجل حديث موضوع، وهو قوله: يكون فی آخر الزمان قوم يخضبون بهذا السواد كحواصل الحمام، لا يجدون رائحة الجنة.

❶كشف الظنون: ج۲ ص۱۶۹۸

(۷)وفی باب التصاویر حدیث موضوع، وهو قوله: رأى رجلًا يتبع حمامة فقال: شيطان يتبع شيطانة.

(۸)وفی كتاب الآداب حديث موضوع، وهو قوله: كتب أحدكم كتابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فإنه أنجح للحاجة.

(۹)وفی باب حفظ اللسان والغيبة حديث موضوع، وهو قوله: " لا تظهر الشماتة لأخيک فيرحمه اللّٰه ويبتليک.

(۱۰)وفی باب المفاخرة والعصبية حديث موضوع، وهو قوله: حبک الشیء يعمی ويصم.

(۱۱)وفی باب الحب فی اللّٰه ومن اللّٰه حديث موضوع، وهو قوله: المرء على دين خليله فلينظر أحدكم من يخالل.

(۱۲)وفی باب الحذر والتأنی حديث موضوع، وهو قوله: حليم إلا ذو عثرة، ولا حكيم الا ذو تجربة.

(۱۳)وفی باب الرفق والحياء وحسن الخلق حديث موضوع، وهو قوله: المؤمن غرٌّ كريم، والفاجر خبٌّ لئيم.

(۱۴)وفی باب فضل الفقر، وما كان فيه من عيش النبی صلی اللّٰه عليه وسلم حديث موضوع، وهو قوله: اللهم أحينی مسكينًا، وأمتنی مسكينًا، واحشرنی فی زمرة المساكين.

(۱۵)وفی باب الملاحم حديث موضوع وهو قوله: إن الناس يمصِّرون أمصارًا، وإن مصرًا منها يقال له: البصرة، فإن أنت مررت بها أو دخلتها فإياک وسباخها وكلأها ونخيلها وسوقها، وباب أمرائها.

(۱۶)وفی باب مناقب علی ابن أبی طالب كرَّم اللّٰه وجهه ثلاثة أحاديث موضوعة: أحدها: قوله اللهم ائتنی بأحب خلقک إليک يأكل

معی هذا الطیر، فجاء علی و أكل معه.

(۱۷)والثانی قوله: أنا دار الحكمة وعلیٌّ بابها.

(۱۸) والثالث: یاعلی لا یحل لأحد یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک.

مصابیح کی احادیث پر وارد اعتراضات کے جوابات پر لکھے گئے رسائل

علامہ صلاح الدین علائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۱ھ) نے مصابیح کی احادیث پر وارد اعتراضات کے جوابات "النقد الصحیح لما اعترض من أحادیث المصابیح" میں دیئے ہیں، موصوف اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین نے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے مصابیح کی احادیث پر وضع کا حکم لگایا، یہ وہ احادیث تھیں جنہیں علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنے گمان کے مطابق موضوعات کی کتاب میں جمع کر کے ان پر وضع کا حکم لگایا تھا، حالانکہ ان میں اکثر احادیث اس طرح نہیں تھیں (یعنی موضوع نہ تھیں، بعد کے متاخرین نے انہیں پر اعتماد کر کے مصابیح کی ان احادیث پر وضع کا حکم لگادیا، تو موصوف نے ان کے جواب میں یہ رسالہ لکھا):

أوردها علیه بعض المتأخرین اعتماداً علی ذكر الإمام أبو الفرج بن الجوزی لها فی كتابه الذی جمع فیه علی زعمه الأحایث الموضوعة، وحكم بأنها كذلک، فنظرت فیها، فإذا غالبها لیس كما ذلک. ❶

اس کتاب میں (۱۹) احادیث کا جواب ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) سے جب مصابیح کی احادیث کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے اس کے جواب پر ایک رسالہ لکھا جو "أجوبة الحافظ ابن حجر العسقلانی عن أحادیث المصابیح" کے نام سے طبع ہے۔ اس میں مصابیح کی (۱۸) احادیث کے متعلق سوال ہے۔ علامہ علائی

❶ النقد الصحیح: ص ۳

رحمہ اللہ کے رسالہ میں اس حدیث کا اضافہ ہے:

للسائل حق و إن جاء على فرس.

حدیث کے طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان دونوں رسالوں کا مطالعہ کرے تاکہ مصابیح کی نقد شدہ احادیث کے جوابات پر بصیرت کے ساتھ مطلع ہو جائے:

فالكتابين متلازمين، ولا بد لطالب العلم أن يقف عليهما عند الإهتمام بأحاديث المصابيح. ❶

''مصابيح السنة'' کی شروح، حواشی، مختصرات اور تخریجات

امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۶ھ) نے احادیث پر ایک معروف کتاب ''مصابيح السنة'' کے نام سے تصنیف کی۔

آپ کی زندگی کا مشہور کارنامہ آپ کی یہ تصنیف ''مصابيح السنة'' ہے، جس میں آپ نے صحاح ستہ اور دیگر مستند کتبِ حدیث سے اس مفید ذخیرے کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا، اس کتاب کی جامعیت، افادیت وقبولیت کے پیش نظر کئی اکابر محدثین نے اس کتاب پر شروح، حواشی، تعلیقات، مختصرات اور تخریجات کی ہیں۔

۱ ...... مختصر المصابيح

امام ابو النجیب عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۳ھ) نے مصابیح کا اختصار ''مختصر المصابيح'' کے نام سے کیا۔ ❷

۲ ...... التلويح في شرح المصابيح

امام محمد بن خاروانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) نے مصابیح کی شرح ''التلويح في شرح المصابيح'' کے نام سے لکھی۔ ❸

❶ النقد الصحيح: مقدمة المحقق، ص ١٦ ❷ كشف الظنون: ج ٢ ص ١٦٩٨

❸ هدية العارفين: ج ٢ ص ٩٨

۳...... المیسر فی شرح مصابیح السنة

علامہ فضل اللہ بن حسن بن حسین المعروف علامہ تورپشتی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۱ھ)

علامہ تورپشتی کی مختصر سوانح اور چار معروف تصانیف کا مختصر تعارف

مصنف تورپشت میں پیدا ہوئے، یہ کرمان میں یزد کے جنوب مغربی جانب ۲۵ کلومیٹر پر سنگ مرمر کی کان کے پاس تین چار سو افراد کی ایک چھوٹی سی بستی ہے، جو زیادہ تر سنگتراش افراد پر مشتمل ہے، شیخ فضل اللہ نے کرمان اور شیراز میں علوم وفنون کی تکمیل کی، اور حدیث وفقہ میں بصیرت حاصل کی۔ ❶

علامہ تورپشتی رحمہ اللہ حنفی تھے، حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) خیر الدین زرکلی دمشقی (متوفی ۱۳۹۶ھ) اور علامہ اسماعیل بن محمد بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۹ھ) ان سب حضرات نے ان کے نام کے ساتھ ''حنفی'' لکھا ہے۔ اور یہی بات درست ہے کہ یہ حنفی تھے شافعی نہ تھے۔ ❷

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) نے طبقات میں ان کو شوافع میں شمار کیا، پھر بعد میں آنے والوں نے انہی پر اعتماد کرتے ہوئے ان کو شافعی کہا۔ علامہ سبکی رحمہ اللہ ان کے حالات پر مطلع نہ ہو سکے، اس لئے نہایت مختصر ترجمہ لکھا ہے۔ دیکھئے: ❸

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبد الحلیم چشتی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں:

علامہ سبکی رحمہ اللہ بھی پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے ''طبقات الشافعية الكبرى'' میں ان کا تذکرہ دو چار سطروں سے زیادہ نہ کر سکے، لیکن طبقات الشافعیہ میں ان کا تذکرہ کر دینے کی وجہ سے علامہ تورپشتی کا شمار بھی فقہائے شافعیہ میں ہونے لگا، حالانکہ موصوف

❶ فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ: ص ۲۸۷

❷ كشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۹۸ / الأعلام: ج ۵ ص ۱۵۲ / هدية العارفين: ج ۱ ص ۸۲۱

❸ طبقات الشافعية الكبرى: ترجمة: فضل الله التوربشتي، ج ۸ ص ۳۴۹

وسیع النظر اور دقیقہ سنج حنفی تھے، چنانچہ ان کی کتابیں اس امر کا بیّن ثبوت ہیں۔ ❶

ان کی درج ذیل چار تصنیفات ہیں:

(۱) "تحفة السالكين" یہ کتاب فارسی زبان میں ہے، تین قواعد پر مشتمل ہے:

الأولى فى الاعتقادات، و الثانى فى المعاملات، و الثالث فى الأخلاق والآداب.

مصنف نے خود اپنی کتاب کا اختصار "تحفة المرشدين" کے نام سے کیا۔ ❷

(۲) "مطلب الناسک فی علم المناسک" یہ کتاب چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔ ❸

(۳) "المعتمد فی المعتقد" اس کا تذکرہ حسین واعظ نے اپنی کتاب "تحفة الصلوات" میں کیا ہے۔ ❹

(۴) "المسير فى شرح مصابيح السنة" ❺

علامہ تورپشتی رحمہ اللہ نے مصابیح کی یہ نہایت عمدہ شرح لکھی ہے۔ علامہ سبکی رحمہ اللہ اس شرح کے متعلق لکھتے ہیں:

شرح المصابيح البغوى شرحا حسنا. ❻

موصوف حدیث کے غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، ضبطِ کلمات بتلاتے ہیں، اختصار کے ساتھ حدیث کی تشریح کرتے ہیں، حدیث سے مستنبط فوائد ونکات ذکر کرتے ہیں، فہم حدیث اور معانی حدیث کے لئے یہ بےنظیر ہے، شروحِ حدیث میں جابجا ان کے فوائد ونکات اور تشریحات کا ذکر ملتا ہے۔

اس شرح کی سب سے اہم خصوصیت معانی حدیث کی وضاحت، مشکل روایات کی

❶ فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ: ص ۲۸۸ ❷ كشف الظنون: ج ١ ص ٣٦٦ ❸ كشف الظنون: ج ٢ ص ١٧١٩ ❹ كشف الظنون: ج ٢ ص ١٧٣٣ ❺ كشف الظنون: ج ٢ ص ١٦٩٨ / هدية العارفين: ج ١ ص ٨٢١ ❻ طبقات الشافعية الكبرى: ج ٨ ص ٣٤٩

تشریح اور اختصار کے ساتھ الفاظِ حدیث کی وضاحت ہے، موصوف کی اسی تصنیف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اہل علم کے حلقے میں مقبولیت دی، کسی بھی مشکل مقام پر ان کی توضیح وتشریح سے دل مطمئن ہوجاتا ہے، اس لئے اہل علم کو شرح حدیث کے دوران اس کتاب سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے، پہلے یہ کتاب مطبوعہ نہیں تھی، دس سال قبل یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ یہ شرح شیخ عبدالحمید ہنداوی کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ ''نزار مصطفی الباز'' مکہ مکرمہ سے ۱۴۲۹ھ میں چار جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔

۴...... تحفة الأبرار شرح مصابيح السنة

قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (متوفی ٦٨٥ھ) کی تصنیفات میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

تفسير البيضاوی، تحفة الأبرار، منهاج الوصول.

مصنف نے اپنی اس شرح میں مصابیح کی روایات کی سہل انداز میں تشریح کی ہے، اس میں ہر ہر حدیث کی شرح نہیں ہے بلکہ مشکل، مبہم اور مجمل روایات کی توضیح ہے، مشکل الفاظ کی تشریح کرتے ہیں، متعارض فیہ روایات ہوں تو تطبیق ذکر کرتے ہیں، اس میں فقہی مباحث نہیں ہیں، البتہ کہیں کہیں امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ذکر کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ الفاظِ غریبہ، ضبطِ کلمات، معانیِ لغویہ اور مختصر انداز میں شرح حدیث کے لئے یہ ایک مفید کتاب ہے۔ یہ تین جلدوں میں ''وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية'' کویت سے ۱۴۳۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۵...... المفاتيح فی شرح المصابيح

علامہ حسین بن محمود بن حسن المعروف امام مُظہری رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۷ھ)

آپ مسلکاً حنفی تھے، مصنف کی تصنیفات میں درج ذیل کتابوں کے نام ملتے ہیں:

(۱) المُكَمَّل فی شرح المفصَّل للزمخشری

(۲) شرح المقامات الحريری

(۳) فوائد في أصول الحديث ❶

راقم کی معلومات کے مطابق ان میں سے کوئی کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی۔ان کی ایک تصنیف ''معرفة أنواع الحديث ''ہے،یہ اصول حدیث پر رسالہ ہے،جو ''المفاتیح'' کے شروع میں موجود ہے۔

امام مظہری رحمہ اللہ کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

فقد ألحَّ عليَّ زمرةُ خِلاني وثلة خُلَصائي أن أشرح لهم كتاب المصابيح وطلبوا أن لا يكون مطولاً مُمِلًّا، ولا مختصرًا مُخِلًّا، فأجبتهم إلى ذلك، وأوردتُ في أول الكتاب مقدمةً في اصطلاحات أصحابِ الحديث، وأنواع علوم الحديث، وأوردتُ فيه كلَّ راوٍ لم يكن مذكورًا في متن المصابيح، وسمَّيته بكتاب المَفَاتِيحُ فِي شَرْحِ المَصَابِيْحِ. ❷

ترجمہ: میرے چند عقیدت مندوں اور جگری دوستوں نے مجھ سے اصرار کیا کہ میں مصابیح کی شرح لکھوں،اور انہوں نے یہ درخواست کی کہ یہ شرح نہ اس قدر طویل ہو کہ اکتاہٹ میں ڈال دے اور نہ اس قدر مختصر کہ بات سمجھنے میں مخل ہو،تو میں نے ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے یہ شرح لکھی،میں نے کتاب کے شروع میں بطورِ مقدمہ کے محدثین کی اصطلاحات اور علوم حدیث کی انواع نقل کی ہیں۔مصابیح کے متن میں جہاں راوی کا ذکر نہیں تھا تو میں نے اس کا ذکر کیا،میں نے اس کتاب کا نام ''المفاتیح فی شرح المصابیح'' رکھا۔

مصنف نے کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے،جس میں علم حدیث کی بیس قسموں کو ذکر کیا ہے،یہ مقدمہ علم اصول حدیث کی اصطلاحات اور انواع پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں ہر ہر حدیث کی شرح کی ہے،شرح حدیث کے درمیان ضبطِ

❶ كشف الظنون: ج۲ ص۱۷۷۶/ هدية العارفين: ج۲ ص۲۰۸/ الأعلام: ج۲ ص۲۵۹

❷ المفاتيح: مقدمة المصنف، ص۲

اسماء الرّوات کا خاص اہتمام کیا ہے، مثلاً ''المسلم من سلم المسلمون'' کی شرح میں لکھتے ہیں:

روا ه فَضالة بن عُبيد. قال: وفضالة (بفتح الفاء) اسم جد نافذ بن قيس بن صُهيب، وكنية فَضَالة أبو محمَّد، وهو الأنصاري. ❶

''إن أعظم المسلمين في المسلمين جرما'' کی شرح حدیث میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ان کے والد کی کنیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال: وكنية سعد: أبو إسحاق، واسم أبيه مالك بن أُهَيب بن عبد مَنَاف ابن زُهرة بن كِلاب القرشي، وكنية مالك: أبو وقاص. ❷

مصابیح کے نسخوں میں کوئی خطا یا اختلاف ہو تو اس کی بھی نشاندہی کرتے ہیں، جیسے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی روایت میں ''لكان له اربعة أعين'' تھا، مصنف فرماتے ہیں کہ ''أربعة'' بغیر ہاء کے ہونا چاہیے، اس لئے کہ تین سے لے کر دس تک عدد کی اضافت مؤنث کی طرف کی جائے تو وہ بغیر ہاء کے ہوتا ہے، اور عین یہاں مؤنث ہے، لہٰذا ''أربع أعين'' ہونا چاہیے۔

قال: وينبغي أن يكون: كان له أربعُ أعين بغير هاء لأن العدد من الثلاثة إلى العشرة إذا أُضيف إلى مؤنَّث يكون بغير هاء، والعينُ مؤنثٌ. ❸

مصنف الفاظ غریبہ کی وضاحت امام جوہری رحمہ اللہ کی ''الصحاح'' اور علامہ زمخشری رحمہ اللہ کی ''الفائق'' سے کرتے ہیں۔ حدیث سے متعلق فقہی مسائل بھی ذکر کرتے ہیں، زیادہ تر فقہ حنفی اور فقہ شافعی سے متعلق مسائل ذکر کرتے ہیں، موصوف فقہاء کے اقوال اور مسائل امام بغوی رحمہ اللہ کی ''شرح السنة'' اور ''التهذيب'' سے نقل کرتے ہیں۔ موصوف اعتقادی مسائل میں اشاعرہ کے مسلک کے پیروکار ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ شرح بیانِ مفردات، حلِ اشکالات، الفاظِ غریبہ کی وضاحت، ضبطِ کلمات، معانی حدیث اور

❶ المفاتيح: ج ۱ ص ۱۳۲ ❷ المفاتيح: ج ۱ ص ۲۵۸ ❸ المفاتيح: ج ۱ ص ۱۴۶

حدیث سے متعلق فقہی مسائل کے لئے ایک مفید شرح ہے۔ اکثر متاخرین شراحِ حدیث ان کی توضیحات کو نقل کرتے ہیں، جیسے علامہ طیبی، امام ابن الملک، ملا علی قاری، حافظ ابن حجر، علامہ عینی اور علامہ قسطلانی رحمہم اللہ وغیرہم۔ امام مظہری رحمہ اللہ نے یہ شرح ''کتاب الفتن'' کے ''باب الملاحم'' ''رقم الحدیث (۴۱۸۸) تک لکھی تھی کہ آپ کا انتقال ہو گیا، پھر آپ کے تلامذہ میں سے کسی نے مصنف ہی کے نہج پر اس کا تکملہ لکھا ہے۔

یہ شرح چھ جلدوں میں ''دار النوادر'' سے محققین کی ایک جماعت کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۳۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۶...... ضیاء المصابیح

یہ علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۶ھ) کی مصابیح کی شرح ہے۔ ❶

۷...... أسماء الصحابة والتابعين مما ذكره المصابيح

امام ابو محمد بن محمد حسین فضالی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۷ھ) نے اس کتاب میں مصابیح میں موجود صحابہ و تابعین کے مختصر حالات ذکر کئے ہیں۔ ❷

۸...... مفاتيح الرجاء

علامہ محمد بن محمد واسطی المعروف ابن العاقولی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۷ھ) کی مصابیح کی شرح ہے۔ ❸

۹...... كشف المناهج وتناقيح في تخريج أحاديث المصابيح

علامہ محمد بن ابراہیم بن اسحاق مناوی رحمہ اللہ (۸۰۳ھ) نے اس کتاب میں مصابیح کی احادیث کی تخریج کی ہے، مصابیح میں جس روایت کا ذکر آیا ہے، صحیحین، سنن اربعہ اور دیگر معروف کتبِ حدیث سے اس کی تخریج کی ہے، اگر وہ روایت کسی کتاب میں ایک سے

❶ كشف الظنون: ج۲ ص۱۶۹۸ ❷ تاريخ الأدب العربي: ج۶ ص۲۴۷

❸ كشف الظنون: ج۲ ص۱۶۹۸

زائد مرتبہ آئی ہے تو اس کی وضاحت بھی کی ہے۔ الفاظ غریبہ کی توضیح اور معانی حدیث کی تشریح بھی کی ہے، جیسے ''الحفاة العراة'' کی توضیح میں لکھتے ہیں:

الحفاة العراة: المراد بهم الجهلة السفلة الرعاع، كما قال تعالى: (صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ) أى لما لم ينتفعوا بجوارحهم فكأنهم عدموها. ❶

ضبطِ کلمات اور معانی کی بھی وضاحت کرتے ہیں، جیسے ''الإيمان بضع وسبعون شعبة'' کی تخریج حدیث میں لکھتے ہیں:

البضع: بكسر الباء وفتحها وكذلك البضعة هذا فى العدد، وأما بَضعة اللحم فبالفتح لا غير وهو فى العدد ما بين الثلاث والعشرة وقيل غير ذلك، الشعبة: القطعة من الشيء فمعناه بضع وسبعون خصلة.

موصوف نہایت مختصر مگر جامع انداز میں شرح حدیث کرتے ہیں، جیسے ''لا يؤمن أحدكم'' کے ذیل میں محبت رسول کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومن محبته صلى الله عليه وسلم نصرُ سنته والذبُ عن شريعته وامتثال أوامره صلى الله عليه وسلم.

مصنف راوی حدیث کی تعیین کرتے ہیں، اگر راوی کا نام معروف نہ ہو تو وہ بھی بتلاتے ہیں، جیسے ''ما أحد أصبر'' والی روایت کے تحت حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کرتے ہیں، صحابی رسول کا اسم گرامی ''عبداللہ بن قیس'' ہے۔ اس کتاب میں (۵۰۷۷) احادیث کی تخریج ہے، مصنف نے اس کتاب کا ۷۹۴ھ میں آغاز کیا تھا اور ۷۹۷ھ میں یہ کام مکمل ہوا۔ یہ کتاب پانچ جلدوں میں ''الدار العربية للموسوعات'' سے شیخ محمد اسحاق محمد ابراہیم کی تحقیق سے ۱۴۲۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۱۰ ...... التخاريج فى فوائد متعلقة بأحاديث المصابيح

علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ (متوفی ۸۱۷ھ) نے مصابیح کی احادیث سے

❶ كشف المناهج: ج ۱ ص ٦٥

متعلق فوائد و نکات کو ذکر کیا ہے۔ ❶

۱۱ ...... تلفیقات المصابیح

یہ علامہ قطب الدین محمد ارنیقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۱ھ) کی کتاب ہے، جو مصابیح کی شرح حدیث پر مشتمل ہے۔ ❷

۱۲ ...... تصحیح المصابیح و التوضیح فی شرح المصابیح

یہ علامہ شمس الدین محمد بن محمد جزری رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۳ھ) نے مصابیح کی تصحیح اَغلاط اور شرح حدیث پر لکھی ہے۔ ❸

۱۳ ...... هداية الرواة إلى تخريج أحاديث المصابيح و المشكاة

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے علامہ محمد بن ابراہیم مناوی رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا کتاب کی تلخیص ''هداية الرواة'' کے نام سے کی۔ اس میں حافظ نے مصابیح کے ساتھ مشکوۃ کی احادیث کی بھی تخریج کی ہے۔

(اس کتاب کا تعارف ''کتب التخریج'' کے ذیل میں گزر چکا ہے)

۱۴ ...... شرح المصابیح لابن الملک

علامہ محمد بن عز الدین عبد اللطیف المعروف ابن الملک رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۴ھ) نے بھی مصابیح کی شرح لکھی، جو ''شرح المصابیح لابن الملک'' کے نام سے معروف ہے، یہ شرح مطبوعہ ہے۔ مصنف نے بیان الفاظ، حل اشکالات، الفاظ غریبہ کی وضاحت، ضبط رواۃ وکلمات اور مختصر انداز میں حدیث کی تشریح کی ہے۔ موصوف نے ائمہ اربعہ کے اقوال ومسائل اختصار کے ساتھ ذکر کئے ہیں، فقہ حنفی کے مسائل قدرے تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔ متاخرین شراح حدیث نے ان کی توضیحات کو نقل کیا ہے،

❶ کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۹۸　❷ کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۹۸

❸ کشف الظنون: ج ۲ ص ۱۶۹۸

خصوصاً ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقات میں۔

یہ شرح چھ جلدوں میں محققین کی ایک جماعت کی تحقیق کے ساتھ ''إدارة الثقافية الإسلامية'' سے ۱۴۳۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔

''مصابيح السنة'' کی مقبولیت کی وجہ سے جہاں محدثین نے اس کتاب کی شرح کی، وہاں اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کتاب کی احادیث کی تخریج بھی کی، مصابیح کی تخریج پر لکھی گئی کتابوں میں دو کتابیں معروف ہیں:

''مشكاة المصابيح'' کا تعارف

آپ کا نام محمد، والد کا نام عبد اللہ، کنیت ابو عبد اللہ، لقب ولی الدین، نسباً عمری ہیں، آپ چونکہ تبریز میں خطیب تھے، اس لئے ''خطیب تبریزی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ اپنے زمانہ کے صاحب فضل وکمال علم، نہایت بلند پایہ محدث اور زہد وقناعت کے اوصاف جمیلہ سے مزین تھے۔ احادیث میں آپ کے عالی مقام کا اندازہ آپ کی تصنیف مشکوۃ سے ہوتا ہے، کبار اہل علم نے آپ کے بارے میں توثیقی کلمات کہے ہیں۔

علامہ طیبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ) اپنے شاگرد کے متعلق لکھتے ہیں:

مولانا الحبر العلامة، والبحر الفهامة، مظهر الحقائق، وموضح الدقائق، الشيخ التقي النقي، وأن فيما ألفه لدليلا واضحا على سعة علمه ووفرة فضله. [1]

آپ کی تصانیف میں مشہور ''مشكاة المصابيح'' اور ''الإكمال في أسماء الرجال'' ہے جو مشکوۃ المصابیح کے آخر میں مطبوعہ نسخوں میں ملحق ہے۔ مشکوۃ مایہ ناز مجموعہ احادیث ہے، جس میں صحاح ستہ کے علاوہ دوسری کتابوں کی احادیث بھی جمع ہیں، یہ نہایت مقبول اور متداول کتاب ہے۔

[1] شرح الطیبی: ج ۱ ص ۳۴

صاحب مشکوۃ کی تاریخ ولادت ووفات کا تعین تحقیقی طور پر نہیں ہوسکا، البتہ یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ ۷۳۷ کے بعد وفات ہوئی، اکثر حضرات نے ۷۴۰ھ کو سن وفات قرار دیا ہے، جب کہ بعض نے ۷۴۸ اور بعض نے ۷۴۳ کو سن وفات قرار دیا ہے۔ مصنف مشکوۃ کی تالیف سے ۷۳۷ھ اور اکمال کی تصنیف سے ۷۴۰ھ میں فارغ ہوئے۔ قرینِ قیاس یہ ہے کہ آپ کا انتقال ۷۴۱ھ میں ہوا ہے۔

مصابیح میں صحابی کا نام اور ماخذ کا ذکر نہ تھا، تو صاحب مشکوۃ کے استاد علامہ طیبی رحمہ اللہ نے آپ کو حکم دیا کہ روایات کی تخریج کریں اور ماخذ بیان کریں اور ہر روایت کے ساتھ صحابی کا نام ذکر کریں، چنانچہ صاحب مشکوۃ نے بہت ہی عمدہ طریقے سے اس خدمت کو انجام دیا۔ ❶

آپ نے مصابیح کی دوفصلوں پر تیسری فصل کا اضافہ کیا، پہلی فصل میں بخاری ومسلم کی احادیث اور دوسری فصل میں سنن اربعہ وغیرہ سے احادیث جمع کیں، اور تیسری فصل میں باب سے مناسبت رکھنے والی حدیثیں جمع کیں، اس جمع کرنے میں صاحب مشکوۃ نے کسی خاص کتاب کی قید نہیں لگائی بلکہ بشمول بخاری ومسلم جہاں سے جو حدیث ملی خواہ وہ مرفوع حدیث ہو یا آثارِ صحابہ میں سے کوئی اثر ہو یا تابعین کا اثر ہو سب کو یکجا کر کے احادیث کا عمدہ ذخیرہ پیش کیا۔

مشکوۃ میں کل (۲۹) کتب اور (۳۲۷) ابواب ہیں، اس میں فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق احادیث ذکر کی ہیں، ترقیم شدہ نسخے کے مطابق احادیث کی کل تعداد (۶۲۹۴) ہے۔

---

❶ مقدمة شرح الطيبي: ج ۱ ص ۳۴

﴿۴۸﴾ ”مشکاة المصابیح“ کی عربی شروح، حواشی، مختصرات اور تخریجات

اس کتاب پر لکھی گئی شروحات میں سب سے پہلی شرح ان کے استاد علامہ طیبی رحمہ اللہ نے کی ہے۔

۱...... الکاشف عن حقائق السنن المعروف شرح الطیبی

علامہ حسین بن عبد اللہ بن محمد المعروف امام طیبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ) کی فرمائش پر ان کے شاگرد خطیب تبریزی رحمہ اللہ نے ”مشکاة المصابیح“ تصنیف کی، ”مصابیح السنة“ میں صحابی کا نام اور ماخذ کا تذکرہ نہیں تھا، اس لئے روایات تلاش کرنا اور حکم بیان کرنا دشوار تھا، بعض لوگ مصابیح پر اس بناء پر اعتراض کرتے تھے، تو علامہ طیبی رحمہ اللہ کی فرمائش پر خطیب تبریزی رحمہ اللہ اس کام کے لئے آمادہ ہوئے، انہوں نے روایات کی تخریج کی اور ماخذ بیان کیا، اور جو روایات امام بغوی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئی تھیں ان کا تذکرہ کیا اور فصل ثالث کا اضافہ کیا۔ اب ضرورت تھی کہ اس نئی حسن ترتیب کے ساتھ آنے والی کتاب کی مفصل انداز میں شرح کی جائے، تو مصنف کے استاد علامہ طیبی رحمہ اللہ نے خود اس شرح کا آغاز کیا، ان کا انتقال ان کے شاگرد کی وفات کے دو سال بعد ہوا ہے۔

علامہ طیبی رحمہ اللہ کا اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ یہ حدیث ذکر کر کے مختصر انداز میں اس کی شرح کرتے ہیں، اس میں ضبطِ اسماء وکلمات، معانی حدیث اور شرح حدیث کا اہتمام کیا ہے، اس شرح کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فصاحت اور بلاغت کے اَسرار ورموز کا تذکرہ جابجا ملتا ہے، اس وجہ سے یہ شرح سب پر ممتاز ہے، اس میں حدیث کی عربیت اور بلاغت کے وہ نکات ذکر کئے ہیں جو دیگر شروحِ حدیث میں عموماً نہیں ملتے، اس میں انہوں نے فنی مباحث کا تذکرہ زیادہ نہیں کیا، یعنی طرق حدیث، علل حدیث اور رجال حدیث پر کم گفتگو کی ہے، فقہاء کے مذاہب، مسائل اور دلائل کا تذکرہ بھی اس میں محدود

ہے۔البتہ الفاظِ حدیث، معانی حدیث اورحلِ کتاب کے لحاظ سے یہ نہایت مفید ہے، بعد میں آنے والے تمام شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ اگر کوئی اس شرح سے اور ''عمدۃ القاری'' کی ابتدائی جلدوں میں موجود فصاحت و بلاغت کے نکات الگ کر کے شائع کرے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی، اس طرح ارشاداتِ نبویہ میں موجود اَسرار ورموز اور لطائف ونکات اہل علم کے سامنے آئیں گے۔اس بات کی اشد ضرورت ہے، چونکہ اس دور میں خصوصاً فقہی اختلافات، مسائل اور دلائل پر تو زور دیا جاتا ہے لیکن حدیث سے مستنبط فوائد ونکات اور بلاغت کے اسرار ورموز کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا، نہ درسِ حدیث میں اور نہ اردو شروحاتِ حدیث میں۔

یہ شرح دکتور عبدالحمید ہنداوی کی تحقیق کے ساتھ ۱۳ جلدوں میں مکتبہ ''نزار مصطفی الباز'' سے ۱۴۱۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

علامہ طیبی کی چار معروف تصانیف کا مختصر تعارف

علامہ طیبی رحمہ اللہ کی تصنیفات میں درج ذیل کتابیں معروف ہیں:

(۱) ''فتوح الغیب فی الکشف عن قناع الریب'' یہ تفسیر کشاف کا حاشیہ ہے، مصنف نے جب اس حاشیہ کے لکھنے کا آغاز کیا تو آپ کو خواب میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور نے علامہ طیبی رحمہ اللہ کو دودھ کا بھرا ہوا پیالہ عنایت فرمایا، جسے علامہ طیبی نے نوش فرمایا:

وَأَنہ قبیل الشُّرُوع فِی هَذَا الشَّرْح رأى النَّبِی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِی النّوم، وَقد نَاوَلَهُ قدحا من اللَّبن، فَشرب مِنْهُ. (1)

علامہ طیبی رحمہ اللہ نے اس حاشیہ میں بلاغت کے اَسرار ورموز نقل کیے، اور مذہبِ اہل سنت کا مکمل دفاع کیا، علامہ زمخشری کے معتزلی عقائد کے دندانِ شکن جوابات دیئے ہیں، اہل علم نے ان کی اس کاوش کو سراہا ہے۔ یہ حاشیہ ۱۷ جلدوں میں ''جائزۃ دبی الدولیۃ

(1) بغیۃ الوعاۃ: ترجمۃ: الحسن بن محمد بن عبد اللہ الطیبی، ج ۱ ص ۵۲۲

للقرآن الکریم‘‘ سے۱۴۳۴ھ میں شائع ہوا ہے۔

(۲)’’الخلاصة فی معرفة الحدیث‘‘ یہ کتاب اصول حدیث پر مشتمل ہے، اس میں ایک مقدمہ، چار ابواب اور خاتمہ ہے، یہ دکتور ابو عاصم الاثری کی تحقیق کے ساتھ ’’المکتبة الإسلامیة‘‘ سے۱۴۳۰ھ میں شائع ہوئی ہے۔

(۳)’’لطائف التبیان فی المعانی و البیان‘‘ یہ کتاب علم بلاغت کے فنون ثلاثہ معانی، بیان اور بدیع پر مشتمل ہے۔ یہ علامہ سکاکی رحمہ اللہ کی ’’مفتاح العلوم‘‘ اور امام رازی رحمہ اللہ کی ’’نهایة الإیجاز‘‘ کی تلخیص ہے۔ یہ کتاب دکتور عبدالحمید ہنداوی کی تحقیق کے ساتھ ’’مکتبة التجاریة‘‘ مکہ مکرمہ سے شائع ہوئی ہے۔

(۴)’’التبیان فی البیان‘‘ یہ کتاب بھی علم بلاغت کے فنونِ ثلاثہ پر ہے۔ اس کتاب کی شرح علامہ طیبی رحمہ اللہ کے شاگرد علی بن عیسی نے ’’حدائق البیان‘‘ کے نام سے کی۔ یہ کتاب ’’عالم الکتب‘‘ سے۱۳۹۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۲...... حاشیة الجرجانی علی مشکاة المصابیح

یہ علامہ جرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۱٦ھ) کا مشکوۃ پر حاشیہ ہے۔

۳...... منهاج المشکاة

علامہ عبدالعزیز بن محمد ابہری رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۵ھ)

۴...... فتح الإله فی شرح المشکاة

یہ علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۴ھ) کی شرح ہے۔ یہ تینوں کتابیں مطبوعہ نہیں ہیں۔ ❶

۵...... مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح

ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) کی یہ شرح مشکوۃ پر لکھی گئی شروحات میں سب

❶ کشف الظنون: ج۲ ص۱٦۹۸ / تاریخ الأدب العربی: ج٦ ص۲۴۵

سے مفید، جامع، نافع، مبسوط اور مدلل شرح ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس شرح میں سابقہ تمام شروح سے استفادہ کیا ہے، اور نہایت تحقیق و تفصیل کے ساتھ یہ شرح تصنیف کی ہے۔ اس میں معانی حدیث کی وضاحت، سبب ورودِ حدیث، الفاظِ غریبہ کی وضاحت، سابقہ شراح کے اقوال، احادیثِ احکام کی عمدہ تشریح، استنباطِ احکام، لطائف اور دقائق، فصاحت و بلاغت کے رموز و اسرار، ضبطِ کلمات، تعریف المبہم من اسماء الرواۃ، صحیح نسخہ کی نشاندہی، ضبطِ اسماء الرواۃ، فقہائے کرام کے مذاہب اور ان کے دلائل کا تذکرہ، طرقِ حدیث، عللِ حدیث اور متقدمین شارحینِ حدیث کی تشریحات کا ایک حسین گلدستہ ہے۔ اس میں علامہ خطابی، علامہ تورپشتی، علامہ مظہری، علامہ طیبی، حافظ ابن حجر اور علامہ عینی رحمہم اللہ کی تشریحات کا جابجا تذکرہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مشکوۃ پر لکھی گئی شروحات میں یہ شرح جامعیت وافادیت کے لحاظ سے سب پر فائق ہے۔ اس شرح کا اردو زبان میں ترجمہ مولانا محمد ظفر اقبال صاحب نے کیا ہے جو ''مکتبہ رحمانیہ'' لاہور سے طبع ہوا ہے۔ یہ شرح ''مکتبہ رشیدیہ'' کوئٹہ سے ١٢ جلدوں میں اور ''دار الفکر'' سے ٩ جلدوں میں طبع ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ کی سوانح، تصنیفات اور خصوصاً ''مرقاۃ المفاتیح'' کے متعلق علمی، تحقیقی اور تفصیلی معلومات کے لئے حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبد الحلیم چشتی صاحب مدظلہ کی تصنیف ''الملا علي القاري و كتابه مرقاة المفاتيح'' کا مطالعہ کریں۔

٦ ...... لمعات التنقيح شرح مشكاة المصابيح

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ١٠٥٢ھ) نے مشکوۃ کی دو شرحیں لکھیں: ''لمعات التنقيح'' اور ''اشعۃ اللمعات''۔ ''لمعات التنقيح'' آپ نے عربی میں تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ مصنف جب ''اشعۃ اللمعات'' کی تصنیف میں مصروف تھے تو بعض مضامین ایسے سامنے آئے جن کی تشریح کو فارسی میں مناسب نہ سمجھا، اس وقت فارسی عوامی زبان تھی اور یہ علمی مباحث تھیں، تو مصنف نے اس کے لئے الگ سے عربی میں شرح

لکھی، اس میں الفاظِ حدیث کی وضاحت، معانی حدیث اور مختصر انداز میں شرح حدیث ہے، انہوں نے متعارض فیہ روایات میں تطبیق یا ترجیح ذکر کرنے کا بھی تقریباً اہتمام کیا ہے، اس میں لغوی، نحوی مشکلات اور فقہی مسائل کو نہایت عمدہ انداز میں لکھا ہے، فقہ حنفی کی احادیث سے مطابقت بیان کی ہے، حدیث کے نہایت عمدہ نکات ولطائف بیان کئے ہیں۔ فقہائے کرام کے مذاہب اور دلائل بھی اختصار سے ذکر کئے ہیں، اگر کوئی روایت مشکل ہوتو عام فہم انداز میں اس کی تشریح کی ہے، معانی ومطالب حدیث کے لئے یہ نہایت مفید شرح ہے۔ اس کے شروع میں مقدمہ ہے جو حدیث کی اصطلاحات پر مشتمل ہے، جس میں نہ بہت طوالت ہے اور نہ بہت اختصار، یہ شرح ماضی قریب میں محقق العصر علامہ تقی الدین ندوی کی تعلیق وتحقیق اور نہایت علمی مقدمہ کے ساتھ دس جلدوں میں ''دار النوادر ''دمشق سے ۱۴۳۵ھ میں طبع ہوئی ہے۔

۷......اشعۃ اللمعات

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۵۲ھ) کی یہ کتاب فارسی زبان میں مشکوۃ کی جامع اور مکمل شرح ہے، اس کو مصنف نے ۱۰۱۹ھ میں شروع کیا اور ۱۰۲۵ھ میں تقریباً چھ سال میں مکمل کیا، اِس دوران آپ کا دیگر تصنیفی کام بھی ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ اس میں پہلے فارسی زبان میں احادیث کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں اور پھر مختصر فوائد کا تذکرہ کرتے ہیں، حدیث کا ترجمہ نہایت ہی سلیس اور بامحاورہ ہے، حدیث کی تشریح بھی نہایت عام فہم انداز میں کی ہے، چونکہ اس شرح کے مخاطب عوام الناس ہیں، تو ان کے مزاج کی رعایت رکھتے ہوئے عام فہم انداز میں احادیث کے معانی ومطالب بیان کئے ہیں۔ فارسی زبان میں یہ شرح اس لئے لکھی کہ اس دور میں فارسی زبان عوام الناس کے درمیان رائج تھی، جیسا کہ آج کل اردو زبان رائج ہے، یہ شرح چار جلدوں میں ''مطبع نور کشور'' لکھنؤ سے طبع ہے۔

۸...... تنقيح الرواة في أحاديث المشكاة

مولانا سید احمد حسن رحمہ اللہ نے مشکوۃ کی احادیث کی تخریج کی ہے، یہ تخریج دو جلدوں میں ہندوستان سے ۱۳۳۳ھ میں طبع ہے۔ ❶

۹ ...... الرحمة المهداة إلى من يريد زيادة العلم على أحاديث المشكاة

علامہ نور الحسن بن صدیق حسن قنوجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۶ھ) علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) کے صاحبزادے ہیں، انہوں نے اس کتاب میں فصل رابع کا اضافہ کرکے ہر باب سے متعلق وہ روایات جمع کی ہیں جو صاحبِ مشکوۃ سے چھوٹ گئی تھیں، اس کتاب میں تقریباً (۱۵۰۰) احادیث کا اضافہ کیا ہے۔ ❷

۱۰ ...... زجاجة المصابيح شرح مشكاة المصابيح

شیخ ابوالحسنات عبداللہ شاہ حیدرآبادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۳ھ) فقہ حنفی کی تائید میں مشکوۃ کی نہایت مفید شرح لکھی۔ یہ حیدرآباد دکن سے پانچ جلدوں میں طبع ہے۔

۱۱ ...... التعليق الصبيح شرح مشكاة المصابيح

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۴ھ) کو اللہ تعالی نے علم تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد، سیرت اور تاریخ میں ایک نمایاں مقام عطا کیا تھا تفسیر میں ''معارف القرآن'' حدیث میں ''تحفة القاری، التعليق الصبيح'' عقائد میں ''عقائد اسلام، علم الکلام'' سیرت میں ''سیرت مصطفیٰ'' خلفائے راشدین سے متعلق ''خلافت راشدہ'' اور اس کے علاوہ بھی نہایت مفید کتابیں آپ نے تصنیف کی ہیں۔

---

❶ معجم المطبوعات العربية والمعربة: ج۲ ص ۳۸۲ ❷ معجم مطبوعات العربية والمعربة: ج۲ ص ۱۸۷۳ / الأعلام: ج۸ ص ۵۱ / لمعات التنقيح: مقدمة المحقق، ج۱ ص ۶۱

آپ کی تصنیفات میں زیادہ مقبولیت ''معارف القرآن، **التعلیق الصبیح**'' اور ''سیرت مصطفیٰ'' کو ملی ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا سبب یہ بنا کہ امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم مشکوۃ کی ایک شرح لکھو، تو استاد کے حکم پر انہوں نے شرح لکھنے کا آغاز کیا، اس میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ یہ الفاظِ غریبہ کی وضاحت کرتے ہیں، ضبطِ کلمات کا اہتمام کرتے ہیں، حدیث کے اعراب کی وضاحت کرتے ہیں، معانی حدیث اور مفاہیم حدیث کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں، شرحِ حدیث میں متقدمین ومتاخرین محدثین کی تشریحات ذکر کرتے ہیں۔ زیادہ تر استفادہ شرح طیبی، مرقاۃ، لمعات التنقیح، اشعۃ اللمعات، فتح الباری، عمدۃ القاری اور ارشاد الساری سے کرتے ہیں۔ اس شرح کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ حضرات صوفیاء کرام کی تشریح بھی ذکر کرتے ہیں، خصوصاً امام ابن عربی رحمہ اللہ اور علامہ شعرانی رحمہ اللہ کی، ہر کتاب کے شروع میں اس کتاب کے لغوی، اصطلاحی معنی، قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی اہمیت اور اس کا مقام ومرتبہ ذکر کرتے ہیں، اور آنے والی اہم مباحث کی تذکرہ کرتے ہیں۔ فقہائے کرام کے مذاہب اور دلائل ذکر کرتے ہیں، اگر حنفی مسلک روایت سے متعارض ہو تو اس کا جواب ذکر کرتے ہیں، اختلافی مسائل میں وجہ ترجیحات بھی ذکر کرتے ہیں، بظاہر متعارض فیہ روایات میں تطبیق بیان کرتے ہیں۔ تحقیقِ مسائل میں اعتدال کا دامن نہیں چھوڑتے، یہ شرح موصوف کی علوم میں جامعیت، اصابتِ فکر، دقتِ نظر اور فن حدیث میں مہارت کی بیّن دلیل ہے۔ موصوف کا دیگر شروحِ حدیث سے انتخاب بھی بہت خوب ہے۔ شرحِ حدیث میں اکابر علمائے دیوبند کی تشریحات بھی ذکر کرتے ہیں، حدیث سے مستنبط فوائد ومسائل ذکر کرتے ہیں۔ مشکوۃ پر لکھی گئی تمام شروحات میں دو شرحیں سب سے ممتاز ہیں ''**مرقاۃ المفاتیح، التعلیق الصبیح**'' اگر کسی کے پاس یہ دو شروحات ہوں تو اُسے فی الجملہ کسی اور شرح کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ شرح سات جلدوں میں ''مکتبہ رشیدیہ'' کوئٹہ سے طبع ہے۔

۱۲ ...... التقرير الرفيع لمشكاة المصابيح

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ)

اس شرح پر تحقیق و تعلیق حضرت مولانا رضوان اللہ نعمانی صاحب نے کی ہے، حضرت شیخ الحدیث مشکوۃ پڑھاتے وقت مطالعہ کے دوران اگر کوئی اہم نکتہ یا فائدہ سامنے آتا تو اسے اپنے پاس نوٹ کر لیتے، اسی طرح کئی سالوں تک تدریس کے دوران آپ کے پاس کئی اہم نکات وفوائد اور مباحث یکجا ہو گئیں، لیکن آپ اپنی زندگی میں اسے شائع نہ کروا سکے، آپ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا محمد شاہد صاحب صاحبِ ''الدر المنضود'' کی وساطت اور کوششوں سے حضرت کا یہ مخطوطہ دستیاب ہوا، تو مظاہر العلوم کے علماء کے مشورے سے حضرت مولانا رضوان اللہ صاحب نے نہایت محنت، جستجو اور عرق ریزی کے ساتھ اس کتاب پر تحقیق و تعلیق کی، جس سے اس شرح کی افادیت نہایت بڑھ گئی۔ اس میں مشکوۃ کی ہر ہر حدیث کی شرح نہیں ہے بلکہ مخصوص روایات کی تشریح ہے۔ شرحِ حدیث میں مصنف نے اختصار کے ساتھ عموماً تین سے چار سطروں میں توضیح کی ہے، البتہ شرحِ حدیث میں بعض اہم فوائد کا تذکرہ کیا ہے جو دیگر شروحات میں بآسانی نہیں ملتے، یہ شرح اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس میں بعض اہم علمی، تحقیقی اور فنی نکات کا ذکر ہے۔ یہ شرح دو جلدوں میں ''جامعہ مظاہر العلوم'' سے شائع ہوئی ہے۔

۱۳ ...... مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح

شیخ ابو الحسن عبید اللہ بن محمد عبد السلام المعروف عبید الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۴ھ) کا اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ حدیث کو نقل کرنے کے بعد اولاً تخریجِ حدیث کرتے ہیں، روایت کا حکم بیان کرتے ہیں، راوی حدیث کے مختصر حالات اور سنِ وفات ذکر کرتے ہیں۔ حدیث میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، معانی حدیث اور مفاہیم حدیث پر خصوصی توجہ دیتے ہیں، روایت کے دیگر طرق کا تذکرہ کرتے ہیں۔ شرحِ حدیث میں متقدمین محدثین کی تشریحات بھی ذکر کرتے ہیں، متعارض فیہ

روایات کے درمیان تطبیق بیان کرتے ہیں، ضبطِ کلمات واسماء کا اہتمام کرتے ہیں، اعرابِ حدیث کی وضاحت کرتے ہیں، سند میں اگر کوئی مبہم یا غیر معروف راوی آئے تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، اگر کسی روایت پر کثرتِ ضعف یا وضع کا حکم ہوتو اس کی وضاحت کرتے ہیں، زیادہ تر استفادہ انہوں نے شرح الطیبی، مرقاۃ المفاتیح، فتح الباری اور عمدۃ القاری سے کیا ہے، بعض مواقع پر بلاغت کے نکات بھی ذکر کئے ہیں۔ حدیث سے مستنبط فوائد کا تذکرہ کرتے ہیں، استنباطِ فوائد میں زیادہ تر استفادہ امام نووی رحمہ اللہ کی شرح مسلم اور حافظ کی فتح الباری سے کیا ہے۔ یہ شرح اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس میں تمام مباحث یکجا مل جاتی ہیں، البتہ موصوف حنفیت کے خلاف قدرے متعصب ہیں، اس لئے مشہور اختلافی مسائل میں ان کے الفاظ میں قدرے سختی ہے، اگر اس شرح سے تعصب کو نکال دیا جائے تو یہ فی الجملہ عربی شروحات میں ایک ممتاز شرح ہے۔

اہل حدیث علماء کی طرف سے تین اہم شروحات لکھی گئی ہیں، جو اہل علم کو مطالعہ میں رکھنی چاہئیں:

(۱) عون المعبود شرح سنن أبی داود (۲) تحفة الأحوذی شرح سنن الترمذی (۳) مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح

فائدہ: اہل حدیث مکتبہ فکر کے تین علماء ''مبارکپوری'' کے نام سے معروف ہیں، تینوں الگ الگ ہیں:

(۱) مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۳ھ) صاحبِ ''**تحفة الأحوذی فی شرح سنن الترمذی**''

(۲) مولانا عبیداللہ مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۴ھ) صاحبِ ''**مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح**''

(۳) مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۷ھ) صاحبِ ''**الرحيق المختوم**''

۱۴...... التعليق الصبيح شرح مشكاة المصابيح

حضرت مولانا شمس الدین صاحب رحمہ اللہ، اس شرح میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ کتاب کو حل کیا ہے، حدیث کی تشریح عام فہم انداز میں کی گئی ہے، حدیث لکھتے ہوئے اگر کوئی لفظ مشکل آیا ہے تو قوسین کے درمیان اس کی وضاحت کردی ہے، حدیث سے مستنبط فوائد کا بھی کہیں کہیں تذکرہ کیا ہے، شرح الطیبی اور مرقاۃ کی مفید مباحث کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے اختصار کے ساتھ الفاظِ غریبہ، معانی ومطالبِ حدیث کے لئے یہ شرح مفید ہے۔

﴿۴۹﴾ ’’مشكاة المصابيح‘‘ کی اردو شروحات

۱......مظاہر حق

علامہ نواب قطب الدین خان دہلوی شاگرد رشید حضرت مولانا محمد اسحاق دہلوی رحمہما اللہ۔ اردو زبان میں لکھی گئی شروحات میں یہ سب سے پہلی شرح ہے، انہوں نے مشکوۃ کی ہر ہر حدیث کا ترجمہ کیا ہے، اور نہایت عام فہم انداز میں حدیث کی تشریح کی ہے، انداز اس قدر سلیس اور رواں ہے کہ ہر شخص اس سے مستفید ہوسکتا ہے، شرح حدیث میں انہوں نے زیادہ تر علمی مباحث کی جگہ عام مفید مباحث کو ذکر کیا ہے، تشریح میں یہ عرض کرتے ہیں کہ حدیث کے اندر اتنی باتوں کا ذکر آیا ہے، یعنی پہلے اجمال اور پھر تفصیل کی ہے، فقہی مسائل کا بھی جابجا تذکرہ کیا ہے، فقہائے کرام کے اختلافات خصوصاً حنفی مسلک کے تمام اہم مسائل کا تذکرہ کیا ہے، اردو شارحین کے لئے یہ ماخذ ہے، تقریباً سب ہی نے ترجمہ، شرحِ حدیث اور الفاظِ غریبہ کی تشریح میں اس سے استفادہ کیا ہے۔ اردو میں لکھنے والا کوئی بھی شارح اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ جس دور میں یہ شرح تصنیف کی گئی تو اس وقت کی اردو زبان اور محاورات کو ملحوظ رکھا گیا تھا، اب ضرورت اس بات کی تھی کہ آنے والے زمانے کے اسلوب ومحاورات اور زبان کے مطابق اِسے ڈھایا جائے، تو حضرت مولانا عبد اللہ

جاوید غازی پوری نے ترتیبِ جدید، تسہیل اور اضافات کے ساتھ اِسے شائع کیا۔

یہ شرح پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جو ''دارالاشاعت'' کراچی سے طبع ہے، اب اس کو زبان کے نئے تقاضوں کے مطابق ڈھال دیا گیا ہے، عام اردو دان طبقہ کے لئے یہ شرح مفید ہے، اگر کوئی شخص حدیث کی مباحث عامیانہ انداز میں سمجھنا چاہئے تو اُسے اس شرح کے مطالعہ کا مشورہ دینا چاہئے، اس میں زیادہ تر استفادہ شرح الطیبی، مرقات، لمعات اور اشعۃ اللمعات سے کیا گیا ہے۔

۲......نفحات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح

افادات: شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ، اس شرح کے شروع میں نہایت مفید مقدمہ ہے، اس میں مقدمۃ العلم کے تحت آٹھ مباحث کا تذکرہ کیا گیا ہے، پہلی بحث علم حدیث کی تعریف، دوسری بحث وجہ تسمیہ، تیسری بحث علم حدیث کا موضوع، چوتھی بحث غرض وغایت، پانچویں بحث اجناس علوم، چھٹی بحث مرتبہ علم حدیث، ساتویں بحث تقسیم کتب اور تدوین اور آٹھویں بحث حکم شرعی۔

ساتویں بحث کے تحت انہوں نے حدیث کی تمام اہم کتابوں کا تعارف کیا ہے، یعنی جوامع، سنن، مسانید، معجم، مستدرک، مستخرج، امام حاکم اور ان کی مستدرک، کتب عقائد، کتب احکام، کتب تاریخ، کتب الزہد، کتب المناقب، کتب العلل، کتب اطراف، مسلسلات اور ثلاثیات کا تذکرہ کیا ہے۔ اور پھر تدوین حدیث کا عنوان قائم کر کے کتابتِ حدیث سے نہی کی روایت اور اس کے جوابات ذکر کئے ہیں، منکرین حدیث کے اشکالات کا ذکر کر کے مدلل تفصیلی جواب ذکر کیا ہے۔ تدوین علم حدیث کے طبقات بھی ذکر کئے ہیں، اور پھر اس کے بعد تفصیلاً صاحب مصابیح، صاحب مشکوۃ، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ابوداود، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام دارمی، امام دارقطنی، امام بیہقی اور امام رزین رحمہم اللہ کے قدرے تفصیل کے ساتھ حالات ذکر کئے ہیں۔ اور پھر مستقل عنوان کے تحت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا علمی مقام اور امام اعظم کے فقہی مقام کا

تذکرہ نہایت ہی تحقیقی اور علمی انداز میں باحوالہ کیا ہے، اور آپ پر کیے گئے نقد و جرح کے جوابات بھی دیئے ہیں، اس شرح میں مشکوۃ کی ہر ہر حدیث کی تشریح نہیں ہے بلکہ تمام اہم روایات کی توضیح کی گئی ہے، حدیث کے مشکل الفاظ کی وضاحت، ضبطِ کلمات، اعرابِ حدیث، معانی حدیث، حدیث سے مستنبط فوائد، فقہائے کرام کے مذاہب اور تفصیلاً اُن کے دلائل اور مسلک احناف کی وجہ ترجیحات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تمام اہم مسائل کی نہایت دلنشین انداز میں تشریح کی گئی ہے، متقدمین شارحین حدیث کی تقریباً تمام اہم مباحث اس شرح میں باحوالہ یکجا ہیں، اس میں زیادہ تر استفادہ شرح الطیبی، مرقاۃ المفاتیح، التعلیق الصبیح، فتح الباری، عمدۃ القاری، اوجز المسالک، بذل المجہود، فتح الملہم اور معارف السنن سے کیا گیا ہے۔ شارحین حدیث کی تشریحات کے ساتھ ساتھ اکابر علمائے دیوبند کی تشریحات بھی ذکر کی ہیں، خصوصاً علامہ رشید احمد گنگوہی، امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ کو علم حدیث پڑھاتے ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزرا ہے، اس لئے اس فن میں آپ کو جس قدر تبحر اور عمق حاصل تھا، عصر حاضر اور ماضی قریب میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ تمام اہم اختلافی مسائل کو بھی قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے، مثلاً رفع یدین، قرأت خلف الامام، آمین بالجہر، مسئلہ تراویح اور دیگر اہم مباحث۔ راقم کی رائے کے مطابق اردو زبان میں علمی اور تحقیقی اعتبار سے یہ شرح سب پر فائق ہے۔ اگر کوئی اس کا مطالعہ کرے تو ان شاء اللہ اُسے اس فن کے نشیب و فراز سے خوب واقفیت ہو جائے گی۔ یہ شرح تین جلدوں میں ''مکتبہ فاروقیہ'' کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

۳...... اشرف التوضیح تقریر اردو مشکوۃ المصابیح

شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمہ اللہ (بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد) اس شرح کے شروع میں نہایت علمی مقدمہ ہے، جس میں حجیت حدیث، منکرین حدیث کے شبہات، خبر واحد کا حکم، تدوین حدیث اور آداب المحدث و آداب الطالب جیسے

اہم موضوعات پر نہایت مفید مباحث ہیں۔اس کے بعد امام بغوی اور خطیب تبریزی رحمہما اللہ کے حالات، تعدادِ احادیثِ مشکوۃ المصابیح اور شروح مشکوۃ کا تذکرہ ہے، یہ شرح باضابطہ حضرت شیخ کی تصنیف کردہ نہیں ہے بلکہ یہ حضرت کے افادات ہیں، جنہیں ترتیب وتخریج ان کے دونوں صاحبزادوں حضرت مولانا محمد زاہد اور حضرت مولانا محمد مجاہد نے دی ہے۔

اس شرح میں حضرت کا اسلوب یہ ہے کہ الفاظِ حدیث کی وضاحت، معانی حدیث کی عمدہ توضیح وتشریح، اعرابِ حدیث، متقدمین محدثین اور شروح مشکوۃ سے اہم مباحث کا تذکرہ، فقہائے کرام کے مذاہب اور دلائل کا ذکر، ہر کتاب کے شروع میں بطورِ تمہید نہایت مفید باتوں کا تذکرہ کیا ہے، جس سے اُس کتاب کا سمجھنا آسان ہوجاتا ہے، جیسے کتاب الایمان اور کتاب الطہارت کے شروع میں، اس شرح میں تفصیل کے ساتھ علم حدیث کی تقریباً تمام اہم مباحث اور اختلافی مسائل کا تذکرہ ہے۔تعلیق وتخریج سے اس کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے، مسلک احناف کے دلائل کے ساتھ ساتھ اہم مسائل میں وجوہِ ترجیح بھی ذکر کرتے ہیں، جیسے ''مسئلہ استقبال واستدبار قبلہ عند قضاء الحاجہ'' اس کے تحت فقہائے کرام کے مذاہب اور دلائل کا تذکرہ کیا ہے، اور مذہب حنفی کی دس وجوہِ ترجیح ذکر کی ہیں، اور فقہائے کرام کے دلائل کے جوابات بھی ذکر کئے ہیں، اس میں زیادہ تر مباحث شرح الطیبی، مرقات، تعلیق الصبیح، معارف السنن اور فتح الباری سے ماخوذ ہیں، اردو زبان میں تفصیلی دلائل اور علم وتحقیق کے اعتبار سے ''نفحات التنقیح'' کے بعد یہ شرح سب سے مفید ہے۔یہ شرح تین جلدوں میں ''مکتبۃ العارفی'' سے طبع ہے۔

۴...... تنظیم الاشتات

یہ حضرت مولانا ابوالحسن صاحب کی تصنیف ہے، اس شرح میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے مشکوۃ کی ہر اہم حدیث کی تشریح ذکر کی ہے، شرح حدیث میں ان کا اسلوب نہایت علمی اور تحقیقی ہے، کوئی اہم بات بغیر حوالہ کے عموماً ذکر نہیں کرتے، اس شرح میں جس قدر مباحث کا تذکرہ ہوا ہے وہ نہایت علمی، فنی اور تحقیقی ہیں۔عربی شروحِ حدیث

کی تمام اہم مباحث کی نہایت عمدہ انداز میں موصوف نے تلخیص کی ہے، اس میں زیادہ تر شرح الطیبی، مرقات، تعلیق الصبیح، فتح الباری، عمدۃ القاری، اوجز المسالک، بذل المجھود اور الکوکب الدری سے استفادہ کیا گیا ہے، اور ہر بحث کے آخر میں جن شروح سے استفادہ کیا ہے ان کے حوالے بھی ذکر کئے ہیں۔ اس میں فقہائے کرام کے مذاہب اور دلائل کا تفصیلاً تذکرہ ہے، مسلکِ احناف کی مدلل وضاحت کی گئی ہے۔ اردو زبان میں مختصر شروحات میں علمی اعتبار سے اس شرح کا کوئی ثانی نہیں ہے، تفصیلی اعتبار سے ''نفحات التنقیح'' اور اختصار کے ساتھ ''تنظیم الاشتات''۔ اگر کوئی ان دو شروحات کا مطالعہ کر لے تو تقریباً تمام اہم مضامین ومباحث باحوالہ اس کے زیرِ مطالعہ آ جائیں گی۔ اختصار کے باوجود اس قدر علمی اور ٹھوس شرح اردو میں موجود نہیں ہے، طلبہ اور مدرسین کو دورانِ درس جہاں مرقات اور تعلیق الصبیح کا مطالعہ کرنا چاہئے، وہیں تنظیم الاشتات اور نفحات التنقیح کو بھی زیرِ مطالعہ رکھنا چاہئے۔ تنظیم الاشتات پر اگر تعلیق وتخریج اور حسنِ ترتیب کے ساتھ کمپوزنگ کر کے عمدہ طباعت کے ساتھ شائع کیا جائے تو یہ اہلِ علم کے لئے ایک نہایت گراں قدر خدمت ہوگی۔ یہ ایک ضخیم جلد میں ''دارالاشاعت'' سے طبع ہے۔

۵......اسعد المفاتیح شرح اردو مشکوۃ المصابیح

افادات شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا عبدالغنی جاجروی رحمہ اللہ، یہ حضرت کے درس مشکوۃ کے افادات ہیں، جو کتاب الطہارت تک ہیں، اس میں اختصار کے ساتھ حدیث سے متعلقہ اہم باتوں کا ذکر ہے، کتاب الایمان کے تحت احادیث کی شرح محدثین کے اسلوب پر کی گئی ہے، اور شرح حدیث کے دوران تمام مفید مباحث کا تذکرہ کیا گیا ہے، کتاب الایمان پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے یہ ایک مفید کتاب ہے۔

۶......ترجمہ مشکوۃ المصابیح

حضرت مولانا عبدالحلیم علوی صاحب نے تین جلدوں میں مشکوۃ المصابیح کا عام فہم انداز میں ترجمہ کیا ہے، اس میں صرف احادیث کا ترجمہ ہے، توضیح وتشریح نہیں ہے، یہ

ترجمہ ''مکتبہ رحمانیہ'' لاہور سے شائع ہوا ہے۔

۷......توضیحات شرح اردو مشکوۃ المصابیح

استاذالحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب دامت برکاتہم ،اس شرح کے شروع میں ایک نہایت مفید مقدمہ ہے، جس میں حدیث کی اصطلاحات، حجیت حدیث،تدوین حدیث، ضرورتِ حدیث اور اہمیت حدیث سے متعلق مفید مباحث ذکر کی ہیں۔شرح حدیث میں ہر ہر حدیث کی تشریح وتوضیح کی گئی ہے،اس میں مشکوۃ کی ہر روایت پر اعراب لگایا گیا ہے،اور ہر حدیث کا ترجمہ کیا گیا ہے،ترجمہ کے دوران بین القوسین جہاں ضرورت محسوس کی ہے وہاں وضاحت کی ہے، ہر حدیث کے بعد عام فہم انداز میں اس کی تشریح کی ہے، روایت میں موجود غریب الفاظ کی توضیح کی ہے، روایت کے مفہوم کو اس قدر عامیانہ الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ہر عام وخاص بآسانی حدیث کے مفہوم کو سمجھ سکتا ہے، اس شرح میں فقہائے کرام کے مذاہب ودلائل اور اُن کے جوابات خصوصاً مسلکِ احناف کی عمدہ ترجمانی کی گئی ہے۔ اہم مسائل کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے خصوصاً اختلافی مسائل کو مثلاً رفع یدین، آمین بالجہر ،قرأت خلف الامام، عذاب قبر اور سماع موتی وغیرہ۔اس شرح میں بیک وقت ایک طالبعلم کے لئے حدیث سمجھنے کے لئے جتنی باتوں کی ضرورت ہے وہ تمام اس میں موجود ہیں۔حلِ کتاب اور فہم حدیث کے لئے اردو شروح میں یہ بے نظیر ہے۔اس میں زیادہ تر استفادہ مرقاۃ المفاتیح سے کیا گیا ہے۔اگر اس میں فقہائے کرام کے مذاہب ودلائل کو ان کے اصل مراجع سے نقل کیا جاتا اور شارحینِ حدیث کی تشریحات اصل مآخذ سے ذکر کی جاتیں ،فقہ الحدیث اور استنباطِ مسائل کی طرف بھی توجہ کی جاتی ،اور تبلیغی احباب کی اصلاح میں معتدل انداز اختیار کیا جاتا تو اس شرح کی افادیت مزید بڑھ جاتی۔ یہ شرح آٹھ جلدوں میں ''المکتبة العربیة'' سے شائع ہوئی ہے۔

۸......خیر التوضیح شرح مشکوۃ المصابیح

حضرت مولانا مفتی عبدالرشید صاحب مدظلہ،اس شرح کے شروع میں ایک نہایت

مفید مقدمہ ہے۔ اس شرح میں مشکوۃ کی ہر ہر حدیث پر اعراب لگایا گیا ہے، اور ہر حدیث کا ترجمہ کیا گیا ہے، اور پھر عام فہم انداز میں حدیث کی تشریح کی ہے، روایت میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کی ہے، اگر کہیں ترکیب یا اعراب کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو اُسے بھی حل کیا ہے، روایات کے درمیان تطبیق بیان کی ہے، فقہائے کرام کے مذاہب اور دلائل پر خصوصی توجہ دی ہے، مسلکِ احناف کے دلائل اور وجوہِ ترجیح کا خوب تذکرہ کیا ہے۔ ہر سند کے شروع میں جو راوی ہے چاہے وہ صحابی ہو یا تابعی، پہلی مرتبہ جب اس کا تذکرہ آئے تو اس کے مختصر حالات بھی ذکر کرتے ہیں، حلِ کتاب کے اعتبار سے یہ ایک مفید شرح ہے، اس میں مرقات، تعلیق الصبیح اور جملہ اردو شروح کی مباحث یکجا ہوگئی ہیں۔ جامعیت اور حسنِ ترتیب کی وجہ سے مدرسین کے لئے مفید شرح ہے۔ یہ چھ جلدوں میں ''ادارہ اشاعت الخیر'' ملتان سے طبع ہے۔

۹......خیر المفاتیح اردو شرح مشکوۃ المصابیح

حضرت مولانا بشیر الحق کشمیری صاحب، اس میں علامہ نواب قطب الدین دہلوی صاحبِ مظاہر حق، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمہم اللہ کے افادات بھی شامل ہیں۔ مصنف نے حسن ترتیب کے ساتھ حدیث کی مباحث کو یکجا کیا ہے، اور اگر کسی حدیث کے تحت متعدد مباحث ہوں تو ''الأمر الأول، الأمر الثانی، الأمر الثالث'' کہہ کر اس کی تشریح ذکر کرتے ہیں، نیز سوال و جواب کے انداز میں حدیث کی عمدہ توضیح ذکر کرتے ہیں، اگر تعارض ہو تو تطبیق بیان کرتے ہیں، اور کوئی اہم نکتہ ہو تو اس کی وضاحت کرتے ہیں، فقہ حنفی کی حدیث کے ساتھ مطابقت بیان کرتے ہیں، حنفی مسلک کی وجوہِ ترجیح بھی بیان کرتے ہیں، یہ شرح اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس میں تمام اہم مباحث مختصر وقت میں میسر آجاتی ہیں۔ یہ شرح تین جلدوں میں ''ادارہ تالیفات اشرفیہ'' ملتان سے طبع ہے۔

۱۰......درس مشکوۃ

افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب تلمیذ رشید محدث العصر علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ، اس میں نہایت عام فہم انداز میں حدیث کی اہم مباحث کا ذکر ہے، اس میں مشکوۃ کی ہر ہر حدیث کی شرح نہیں ہے، بلکہ جہاں موصوف نے ضرورت محسوس کی وہاں روایت کی توضیح کی ہے، اختصار کے باوجود حدیث کی اہم مباحث سمجھنے کے لئے یہ ایک مفید شرح ہے، خصوصاً امتحان حل کرنے کے لئے یہ ایک مفید کتاب ہے کہ طالب علم بآسانی ایک دن میں بھی اس کی اہم مباحث کا مطالعہ کر کے امتحان میں امتیازی نمبرات کے ساتھ کامیاب ہوسکتا ہے۔

۱۱......انتخاب مشکوۃ

حضرت مولانا حسین صدیقی صاحب، اس میں مشکوۃ کی ان احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف ترغیب دلانے والی اور خوفِ آخرت پیدا کرنے والی ہیں، اس میں صرف احادیث کا ترجمہ ہے اور کہیں کہیں وضاحت بھی ہے۔ یہ کتاب ''زمزم پبلشرز'' سے شائع ہوئی ہے۔

﴿۵۰﴾ کتب الترغیب والترهیب

وہ کتابیں جن میں فضائلِ اعمال، حسنِ اعمال کی طرف رغبت اور اس پر اجر وثواب، برے اقوال وافعال پر عقاب ووعید سے متعلق حدیثیں مذکور ہوں، اس نوع پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں۔

۱ ...... الترغیب فی فضائل الأعمال وثواب ذلک

امام ابوحفص عمر بن احمد المعروف بابن شاہین رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) نے اس کتاب میں ترغیب وترہیب سے متعلق احادیث کو سند کے ساتھ یکجا کیا ہے، کتاب کو ابواب کی ترتیب پر تقسیم کیا ہے، ہر باب کے تحت اُس کی مناسبت سے آیات قرآنیہ، احادیثِ

مرفوعہ اور آثارِ موقوفہ ذکر کئے ہیں۔ مصنف نے اس میں صحت کا التزام نہیں کیا، اس کتاب میں کل (۵۸۱) روایات ہیں۔ (۱۶۵) صفحات پر مشتمل یہ کتاب محمد حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۴ھ میں ایک جلد میں طبع ہوئی ہے۔

۲...... الترغیب والترهیب لقوام السنة

امام ابو القاسم اسماعیل بن محمد بن فضل المعروف قوام السنہ رحمہ اللہ (متوفی ۵۳۵ھ) نے اس کتاب میں سند کے ساتھ احادیث نقل کی ہیں، ابواب کو حروفِ تہجی کی ترتیب پر ذکر کیا ہے، اس میں (۲۵۲۰) احادیث ہیں۔ مصنف اختصار کے ساتھ الفاظِ غریبہ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ یہ کتاب ایمن بن صالح بن شعبان کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ''دار الحدیث'' قاہرہ سے طبع ہے۔

۳...... الترغیب والترهیب

امام عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ منذری رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) کی یہ کتاب اہلِ علم کے ہاں معروف ومقبول ہے۔ آپ کی ولادت ۵۸۱ھ میں ہوئی، حصولِ علم کے لئے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، دمشق، حران اور اسکندریہ کے اسفار کئے، فنِ حدیث آپ کی دلچسپی کا مرکز تھا اور یہی آپ کا دن رات مشغلہ تھا، یہی وجہ محدثانہ شان کے غلبہ وشہرت کی ہوئی۔ علامہ سبکی رحمہ اللہ نے ان کے ترجمہ کا آغاز ان الفاظ میں کیا ہے:

أَنـه كَـانَ أحـفـظ أهل زَمَانه وَفَارِس أقرانه لَهُ القدَم الراسخ فِي معرفَة صَحِيح الحَدِيث من سقيمه وَحفظ أَسمَاء الرِّجَال حفظ مفرط الذكاء عظيمه والخبرة بأحكامه والدراية بغريبه وَإِعْرَابه وَاخْتِلَاف كَلَامه❶.

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَمَا كَانَ فِي زَمَانه أحفظ مِنهُ❷.

❶طبقات الشافعية الكبرى: ترجمة: عبد العظيم بن عبد القوى، ج٨ ص ٢٥٩

❷طبقات الشافعية الكبرى: ترجمة: عبد العظيم بن عبد القوى، ج٨ ص ٢٥٩

آپ نے بیس سال ''الدار الکاملیۃ'' کی مسند پر حدیث کا درس دیا، دور دراز سے اہلِ علم ان کے پاس سفر کر کے آتے اور استفادہ کرتے، درس وتدریس اور علمی انہماک واشتغال کا یہ عالم تھا کہ درسگاہ کاملیہ سے سوائے نماز جمعہ کے کسی اور کام کے لئے نہ نکلتے تھے، یہاں تک کہ ان کے صاحبزادے جو جید عالم تھے، ان کا انتقال ہوا تو نماز جنازہ پڑھائی اور دروازے تک جنازے کے ساتھ گئے، آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے اور پھر یہ کہہ کر واپس ہوئے کہ ''جاؤ بیٹا میں نے تمہیں اللہ کے سپرد کیا'' ❶

مصنف نے اس کتاب میں نیک اعمال پر اجر وثواب اور بدعملیوں پر سزا اور عذاب سے متعلق احادیث کو جمع کیا ہے۔ احادیث کی اسناد کو حذف کر کے اس کے بجائے کتب حدیث کے حوالے دیئے، سند کا مقصد چونکہ یہی ہوتا ہے کہ اس کے رجال کو دیکھ کر حدیث کی صحت وسقم کا اندازہ ہوجائے اور یہ کام صرف ماہرین فن ہی کر سکتے ہیں، اس لئے مصنف نے اس کا نعم البدل یہ اختیار کیا کہ اپنی کتاب کی کل احادیث باعتبار درجہ استناد تین قسمیں کر دیں اور تینوں میں سے ہر ایک کی کچھ علامتیں مقرر کر دیں جن کی تفصیل یہ ہے:

۱...... وہ حدیثیں جن کی سند صحیح یا حسن یا اس کے قریب قریب ہو ایسی روایات کو لفظ ''عن'' سے شروع کرتے ہیں اور اخیر میں اس پر کچھ کلام نہیں کرتے۔

۲...... وہ حدیثیں جو مرسل یا منقطع یا معضل ہوں یا اس کا کوئی راوی مبہم ہو یا ضعیف ہو مگر بعض ناقدین نے اُسے ثقہ کہا ہو، یا ثقہ ہو مگر بعض علماء نے اُسے ضعیف قرار دیا ہو اور باقی رجال اُس کے ثقات ہوں یا ان پر کلام ہو تو ایسا ہو جو ثبوت میں کچھ مضر نہ ہو، یا وہ حدیثیں ایسی ہوں جو مرفوع نقل ہوئی ہوں مگر صحیح ان کا موقوف ہونا ہو، یا متصل نقل ہوئی ہوں مگر حقیقت میں وہ مرسل ہوں، یا اس کی سند ہو تو ضعیف لیکن اس کے بعض مخرجین نے اس کو صحیح یا حسن کہا ہو، ایسی تمام روایات کو لفظِ ''عن'' سے شروع کیا ہے اور حدیث کے آخر میں اس کی سند کا حال، ارسال وانقطاع کی وضاحت کی ہے۔

❶ طبقات الشافعیۃ الکبری: ترجمۃ: عبد العظیم بن عبد القوی، ج۸ ص ۲۵۹

۳......وہ حدیثیں جن کی سندوں میں کوئی راوی ایسا ہو جن کے متعلق ''کــــذاب، وضــاع، متهم، مجمع علی ترکه، ذاهب الحدیث، هالک ''وغیرہ الفاظ کہے گئے ہوں، یا جن احادیث کی سندوں میں تحسین کا کوئی احتمال نہ ہو ایسی تمام روایات کو لفظِ ''رُوی'' سے شروع کرتے ہیں اور ان کی سندوں پر کچھ کلام نہیں کرتے۔ گویا کثرتِ ضعف، منکر، معلول اور موضوع روایات کی پہچان ''رُوی'' کا صیغہ ہے اور آخر میں کلام کا نہ ہونا ہے:

فـإذا كـان إسناد الحديث صحيحا أو حسنا أو ما قاربهما صدّرته بـلـفـظة: عـن، وكذلك إن كان مرسلا أو منقطعا أو معضلا أو في إسناده راوٍ مبهـم أو ضـعيف وثـق أوثـقـه ضـعف وبقية رواة الإسناد ثقات أوفيهم كلام لا يضرّ، أو حسّنه بعض من خرّجه، أصدّره أيضا بلفظه: عن، ثم أشير إلـى إرسـالـه وانـقـطاعه أو عضله أو ذلك الراوى المختلف فيه...... وإذا كـان في الإسناد من قيل فيه كذاب أو وضاع أو متهم أو مجمع على تركه أو ضـعـفـه أو ذاهب الحديث أو هالك أو ساقط أو ليس بشيء أو ضعيف جـدّا أو ضـعيف فـقـط أو لـم أر فيـه تـوثيـقـا بحيث لا يتطرق إليه احتمال التـحسيـن صـدّرتـه بـلفظة: روى، ولا أذكر ذلك الراوى ولا ما قيل فيه ألبتة فيـكـون لـلإسـنـاد الـضعيف دلالتان: تصديره بلفظة: روى، وإهمال الكلام عليه في آخره❶.

مصنف نے مقدمہ میں مآخذ کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کتاب میں کل احادیث (۵۷۶۶) ہیں۔ اس کتاب کی تلخیص حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے ''مـخـتـصـر الـتـرغـيـب والـتـرهـيـب'' کے نام سے کی، جو اصل کتاب کے مقابلے میں تقریباً ایک چوتھائی ہے۔ اس میں ایک مضمون کی یا قریب قریب مضمون کی متعدد روایات تھیں اُن میں

❶الترغيب والترهيب: مقدمة المصنف، ص۳

سے صرف ایک یا دو حدیثیں ذکر کیں باقی حذف کر دیں۔ سند کے رجال پر جو کلام تھا اُسے ایک یا دو جملوں میں ذکر کیا، کثرتِ ضعف، منکر اور غیر مستند روایات کو حذف کر دیا۔ اب اس کتاب میں کل احادیث (۸۵۵) ہیں۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) نے امام منذری رحمہ اللہ کی کتاب کے دو حصے کئے، (۱)''صحیح الترغیب و الترھیب'' (۲)''ضعیف الترغیب و الترھیب''

عموماً مواعظ وخطبات میں زیادہ تر احادیث''الترغیب و الترھیب'' سے نقل کی جاتی ہیں، اگر اس کتاب کی غیر مستند روایات کو تحقیق کے ساتھ الگ کر دیا جائے تو اہلِ علم کے لئے مفید کاوش ہوگی، جس طرح علامہ غماری رحمہ اللہ نے''الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر و النذیر'' کی موضوع روایات کو''المغیر علی الأحادیث الموضوعة فی الجامع الصغیر'' کے نام سے الگ کیا۔

۴...... إتحاف المسلم بما ورد فی الترغیب و الترھیب فی أحادیث البخاری و مسلم

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۰ھ) نے اس کتاب میں بخاری و مسلم سے ترغیب و ترہیب سے متعلق ایک ہزار احادیث کو یکجا کیا ہے۔

﴿۵۱﴾ کتب التوحید

''کتب التوحید'' ان کتابوں کو کہتے ہیں جن میں عقیدہ اور توحید سے متعلق حدیثیں ہوتی ہیں۔ اس موضوع کی چند اہم کتابیں درج ذیل ہیں:

۱ ...... التوحید

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۱ھ) نے اس کتاب میں توحید سے متعلق احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس میں کل (۵۷۸) احادیث ہیں۔ یہ کتاب دکتور عبدالعزیز بن ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں''مکتبة الرشد'' سے طبع ہے۔

۲...... التوحید

امام ابن مندہ رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۵ھ) نے اس کتاب کو چار قسموں پر تقسیم کیا ہے (۱) توحید ربوبیت (۲) توحید الوہیت (۳) توحید اسماء (۴) صفاتِ باری تعالی۔ ان چاروں موضوعات سے متعلق احادیث کو سند کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ اس میں مصنف نے صحت کا التزام نہیں کیا۔ اس کتاب میں کل (۳۶۱) احادیث ہیں۔ یہ کتاب دکتور علی بن محمد ناصر کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''مکتبة العلوم والحکم'' سے طبع ہے۔

۳...... الأسماء والصفات

امام بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۸ھ) نے اس کتاب میں اللہ تعالی کی ذات وصفات سے متعلق احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس میں کل (۱۰۸۲) احادیث ہیں، اس کتاب کی شرح علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) نے ''شرح الأسماء والصفات'' کے نام سے لکھی۔

۴...... التوحید للہ عز وجل

علامہ عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) نے اس کتاب میں سند کے ساتھ توحید باری تعالی سے متعلق (۹۴) احادیث ذکر کی ہیں، یہ کتاب دکتور مصعب بن عطاء کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار المسلم'' ریاض سے طبع ہے۔

اسی طرح وہ کتابیں جن میں ایمانیات سے متعلق احادیث کو جمع کیا گیا ہے ان میں بھی توحید سے متعلق کافی روایات موجود ہیں، جیسے امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۵ھ) کی ''الإیمان'' اور امام ابن مندہ رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۵ھ) کی ''الإیمان''

﴿۵۲﴾ کتب الزھد والرقائق

یہ کتابیں دنیا سے بے رغبتی کا درس دیتی ہیں اور آخرت کے سنوارنے کی ترغیب دلاتی ہیں۔❶

چونکہ ان کے پڑھنے سے دلوں میں نرمی پیدا ہوتی ہے، اس وجہ سے ان کو کتبِ رقاق بھی کہا جاتا ہے، اس موضوع کی چند معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... الزھد

امیر المؤمنین فی الحدیث عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ) نے اس کتاب میں اللہ تعالی کی اطاعت، عبادت کی فضیلت، اخلاص، زبان کی حفاظت، تواضع، توکل، موت کی یاد، قناعت، رزقِ حلال، صلح، صبر کی فضیلت، رضا بالقضا اور جنت وجہنم سے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔ اس میں مرفوع، موقوف اور مقطوع تینوں قسم کی روایات ہیں، لیکن اس میں صحتِ اسانید کا بڑا اہتمام ہے اگر چہ یہ فضائلِ اعمال کا موضوع ہے۔ اس میں کل (۱۵۹۹) احادیث ہیں، یہ مستند ذخیرہ محقق العصر علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

۲ ...... الزھد

امام ابو سعود معافی بن عمران موصلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۵ھ) کی اس کتاب میں کل (۲۶۸) احادیث ہیں، یہ کتاب مرفوع، موقوف اور مقطوع تینوں قسم کی روایات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا آغاز ''باب فی فضل قلة المال والولد'' سے ہے اور اختتام ''باب من کرہ أن یجمع بین إدامین'' پر ہے۔ دکتور عامر حسن صبری کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار البشائر الإسلامیة'' سے طبع ہے۔

---

❶ مقدمة تحفة الأحوذی: ص ۴۳

۳...... الزهد

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ (متوفی ۱۹۷ھ) نے اس کتاب میں زہد فی الدنیا، اصلاحِ نفس اور استعداد لیوم المعاد سے متعلق (۵۳۹) احادیث نقل کی ہیں۔ ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے، اس میں زیادہ تر روایات مرفوع ہیں، البتہ موقوف اور مقطوع روایات بھی کافی ہیں۔ کتاب کا آغاز "**باب موعظة النبی صلی الله علیه وسلم فی الزهد**" سے ہے، اس کے بعد "**باب من قال: عد نفسک فی الموتی**" اس کے بعد "**الاستعداد للموت**" الی آخرہ۔ حسنِ ترتیب میں یہ کتاب اس موضوع کی تمام کتب پر فائق ہے۔ تراجم ابواب اور احادیث کے درمیان مطابقت کی خوب رعایت رکھی ہے۔ یہ کتاب اس لائق ہے کہ اس کا اردو میں ترجمہ کیا جائے تاکہ عوم الناس بھی اس سے مستفید ہوسکیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں دکتور عبدالرحمٰن عبدالجبار کی تحقیق کے ساتھ "**مکتبة الدار**" مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۴...... الزهد

امام ابوسعید اسد بن موسی اموی رحمہ اللہ (متوفی ۲۱۲ھ) نے اس کتاب میں تیرہ ابواب کے تحت (۱۰۴) احادیث نقل کی ہیں۔ اس کتاب میں زیادہ تر احادیث جہنم، پلِ صراط، وزنِ اعمال اور حساب کتاب سے متعلق ہیں۔ مصنف چونکہ متقدمین میں سے ہیں اس لئے ان کی سند عالی ہے، محدثین کے ہاں اس چیز کی بڑی اہمیت ہے، البتہ اس کتاب میں بہت سی روایات نہایت ضعیف ہیں اور بعض روایات موضوع بھی ہیں، اس لئے تحقیق کے بعد حدیث نقل کی جائے۔ یہ کتاب ابواسحاق حوینی اثری کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں "**مکتبة الوعی الإسلامی**" سے طبع ہے۔

۵...... الزهد

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) نے اس کتاب میں (۵۸) ابواب کے

تحت (۲۳۶۸) روایات نقل کی ہیں، مصنف نے پہلے زہد کی فضیلت بیان کی، پھر انبیاء علیہم السلام کے زہد کا ذکر کیا، پھر صحابہ اور پھر تابعین کا، اس میں مرفوع، موقوف اور مقطوع تینوں قسم کی روایات ہیں۔ اصلاحِ نفس و معاشرہ کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے، خصوصاً اس میں موجود حضراتِ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کے اقوال۔ یہ کتاب مکمل نہیں ہے اس کا بہت سا حصہ اب تک مفقود ہے۔ دکتور محمد عبد السلام شاہین کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں "دار الکتب العلمیة" سے طبع ہے۔

۶ ...... الزھد

امام ابو سری ہناد بن سری تمیمی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۳ھ) نے اس کتاب میں (۱۱۵) ابواب کے تحت (۱۴۴۵) روایات نقل کی ہیں۔ اس میں زہد، رقاق، آداب، اخلاق، معاشرت اور جنت وجہنم سے متعلق روایت ہیں۔ کتاب کا آغاز "باب صفة الحور العین" اور اختتام "باب الرفق فی المعیشة" پر ہے۔ زہد سے متعلق آیات کی تفسیر بھی نقل کی ہے۔ بعض روایات کو متعدد ابواب کے تحت بھی نقل کیا ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا صنیع ہے، اس کتاب میں بعض متروک رواۃ سے بھی روایت ہے جیسے یحیی بن عبید اللہ بن موہب کا اپنے والد سے۔ یہ کتاب عبد الرحمٰن عبد الجبار کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں "دار الخلفاء الإسلامی" کویت سے طبع ہے۔

۷...... الزھد

امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ) نے کتاب کے شروع میں بنی اسرائیل سے متعلق روایات نقل کی ہیں، اس کے بعد عشرہ مبشرہ سے سوائے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے، (۵۴) صحابہ کرام کے اقوال وافعال اور (۲۱) تابعین کے اقوال وافعال جو زہد واخلاق سے متعلق ہیں انہیں ذکر کیا ہے۔ اس کتاب میں کل روایات کی تعداد (۵۰۲) ہے۔ دنیا سے زہد اور آخرت کی طرف رغبت کے لئے اس

کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔ یہ کتاب ابو تمیم یاسر بن ابراہیم بن محمد کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار المشکاۃ'' حلوان سے طبع ہے۔

۸...... الزهد

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۷ھ) نے اس کتاب میں اپنے بیس مشائخ سے روایات نقل کی ہیں، ایک شیخ کی روایات کے اختتام کے بعد دوسرے شیخ کی روایات نقل کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ابواب کی ترتیب نہیں ہے بلکہ مشائخ کی ترتیب ہے۔ اس کتاب میں کل (۱۳) مرفوع روایات ہیں بقیہ انبیاء علیہم السلام کے آثار اور صحابہ کے اقوال ہیں۔ اس کتاب میں کل (۱۰۵) روایات ہیں۔ یہ کتاب دکتور منذر سلیم محمود کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار أطلس'' ریاض سے طبع ہے۔

۹ ...... الزهد

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۱ھ) نے اس کتاب میں دنیا سے اعراض اور آخرت کی طرف رغبت سے متعلق (۵۶۱) روایات نقل کی ہیں، ان روایات میں مرفوع، موقوف اور مقطوع تینوں قسم کی ہیں۔ زہد سے متعلق ائمہ سلف کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں، لیکن اس کتاب میں صحت کا التزام نہیں ہے۔ یہ کتاب ''دار ابن کثیر'' دمشق سے ایک جلد میں طبع ہے۔

۱۰ ...... الزهد الكبير

امام بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۸ھ) کی یہ کتاب چار فصلوں اور ایک باب پر مشتمل ہے:

۱ ...... **فصل فی بیان الزهد و أنواعه**

۲ ...... **فصل فی العزلة و الخمول**

۳ ...... **فصل فی ترک الدنیا**

۴ ...... **فصل فی قصر الأمل و المبادرة بالعمل قبل بالبلوغ الأجل**

اور باب کا عنوان ہے ''بــاب الـورع والتقوى ''مصنف نے زہد کا معنی، اس کی اقسام اور اس سے متعلق ائمہ سلف کے اقوال ذکر کئے ہیں، اس کتاب میں مرفوع، موقوف اور مقطوع روایات کی کل تعداد (۹۹۳) ہے، مصنف نے روایات کے ساتھ جا بجا اشعار بھی نقل کئے ہیں۔ یہ کتاب حسنِ ترتیب اور جامعیت کے لحاظ سے تمام کتبِ سابقہ پر فائق ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے متأخر ہونے کی وجہ سے سابقہ کتب سے مطالعہ کر کے ایک جامع کتاب مرتب کی ہے، اگر کسی کے پاس صرف یہ ایک کتاب ہو تو اس موضوع پر فی الجملہ کافی ہے۔ یہ کتاب عامر احمد حیدر کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''مؤسسة الكتب الثقافية'' سے طبع ہے۔

﴿۵۳﴾ كتب الأذكار وعمل اليوم والليلة

وہ کتابیں جن میں ادعیہ واذکار کی فضیلت اور مختلف اعمال واوقات کے لئے متعین دعاؤں کا ذکر ہو۔ چند معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... التذكار في أفضل الأذكار

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد قرطبی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۰ھ) کی یہ کتاب محمد عیون کی تحقیق کے ساتھ ''دار البیان'' دمشق سے طبع ہے۔

۲ ...... فضل التهليل وثوابه الجزيل

امام ابو علی حسن بن احمد بن عبد اللہ بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۱ھ) نے (۹۸) صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں سند کے ساتھ (۴۹) احادیث نقل کی ہیں، یہ تمام روایات ''لا إلــه إلا الله '' کی فضیلت سے متعلق ہیں۔ یہ رسالہ عبد اللہ بن یوسف جدیع کی تحقیق کے ساتھ ''دار العاصمة'' ریاض سے طبع ہے۔

۳...... الأذكار المنتخبة من كلام سيد الأبرار

امام محی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی یہ کتاب

اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں سب سے جامع اور نافع ہے، کوئی بھی مسنون اذکار پر عمل کرنے والا اس سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ ان سے پہلی لکھی گئی کتابوں میں اسانید اور تکرار کی وجہ سے کافی طوالت تھی، مصنف نے اسانید اور تکرار کو حذف کرکے ہر باب سے متعلق جامع احادیث کا انتخاب کیا، جس صحابی سے روایت مروی ہے اس کا نام ذکر کیا، اور آخر میں ماخذ ذکر کرکے رویات پر حکم بھی بیان کیا۔ روایت کی صحت وضعف اور منکر ہونے کی وضاحت کی ہے۔ غریب الفاظ کے معانی بیان کئے ہیں، حدیث سے مستنبط لطائف ونکات اور آداب واخلاق سے متعلق فوائد بھی ذکر کئے ہیں۔ مصنف مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے زیادہ تر احادیث ان پانچ کتابوں سے نقل کی ہیں جو ''اصول الاسلام'' ہیں:

۱......صحیح البخاری ۲......صحیح مسلم ۳......سنن ابی داود ۴......سنن النسائی ۵...... سنن الترمذی

ان مندرجہ بالا کتابوں کے علاوہ دیگر کتب سے بہت کم احادیث نقل کی ہیں، جہاں نقل کی تو روایت کا ماخذ اور اس کا حکم بھی بیان کیا۔ مصنف لکھتے ہیں کہ میں نے اس میں اکثر صحیح احادیث نقل کی ہیں، اس لئے مجھے امید ہے کہ یہ کتاب اس موضوع پر بنیاد اور قابلِ اعتماد ہوگی، اور میں نے کتاب میں وہی احادیث نقل کی ہیں جن کی اس موضوع پر دلالت بالکل واضح تھی:

وإنما أذكر فيه الصحيح غالباً، فلهذا أرجو أن يكون هذا الكتاب أصلاً معتمداً، ثم لا أذكر في الباب من الأحاديث إلا ما كانت دلالته ظاهرة في المسألة. [1]

اس کتاب میں (۱۷) کتابیں اور (۳۴۴) ابواب ہیں، علماء نے اس کتاب کے متعلق یہ جملہ کہا ہے ''بع الدار واشتر الأذكار'' گھر فروخت کرنے کی ضرورت پیش آئے تو فروخت کرکے ''الأذكار'' کو خریدو۔ اسی طرح سلف نے فرمایا ''ليس يذكر من

[1] مقدمة المصنف: ص ۳

لم یقرأ الأذکار ''اس شخص کا ذکر خیر نہیں جواذ کار نہ پڑھے۔ ❶

اس کتاب کے اختصار، استیناد، اہمیت اور افادیت کے پیش نظر کئی اہلِ علم نے اس کتاب کی متفرق طور پر خدمت کی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب کی احادیث کی تخریج ''**نتائج الأفکار فی تخریج أحادیث الأذکار** ''کے نام سے کی، دوثلث کتاب کی احادیث کی تخریج کی تھی کہ حافظ کا انتقال ہوگیا اور کتاب مکمل نہ ہوسکی، ان کے شاگرد علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے متعدد مجالس میں اس کی تخریج املاء کروائی لیکن تکمیل سے پہلے انتقال ہوگیا، بقول علامہ ابن علان رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۵۷ھ) کہ ''**مجموع الأمالی فی نحو ثلاث مجلدات** ''امالی کا مجموعہ تین جلدوں میں ہے۔ ❷

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب کا اختصار ''**أذکار الأذکار** ''کے نام سے کیا، پھر خود اس تلخیص کی شرح کی۔ ❸

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس پر فوائد ونکات ''**تحفة الأبرار بنکت الأذکار** '' کے نام سے لکھے۔ ❹

علامہ محمد بن عمر بن مبارک بن عبداللہ حمیری رحمہ اللہ (متوفی ۹۳۰ھ) نے ''**الأذکار**'' کا اختصار ''**الأسرار النبویة فی اختصار الأذکار النوویة**'' کے نام سے کیا۔ ❺

اس کتاب کی سب سے مفید شرح علامہ محمد بن علان رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۵۷ھ) نے ''**الفتوحات الربانیة علی الأذکار النوویة** ''کے نام سے لکھی، یہ شرح سات جلدوں میں ''**جمعیة النشر والتألیف الأزهریة** ''سے طبع ہے۔ علامہ محمد بن طولون دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) نے ''**الأذکار** ''پر نکت ''**إتحاف الأخیار فی**

---

❶ الفتوحات الربانیه: ج ۱ ص ۴　❷ الفتوحات الربانیة: ج ۱ ص ۴

❸ کشف الظنون: ج ۱ ص ۶۸۹　❹ کشف الظنون: ج ۱ ص ۶۸۹

❺ معجم المؤلفین: ج ۱۱ ص ۸۹

نکت الأذکار ‘‘ کے نام سے لکھے۔ ❶

۴...... الکلم الطیب من إذکار النبی صلی اللہ علیه وسلم

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) نے اس کتاب میں اختصار کے ساتھ مستند ادعیہ واذکار کو عنوان کے تحت ذکر کیا ہے تاکہ استفادہ آسان ہو۔ ۱۰۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دکتور سید جمیلی کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ’’دار الفکر ‘‘ سے طبع ہے۔

۵...... الوابل الصیب من الکلم الطیب

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) کی یہ کتاب علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ’’الکلم الطیب ‘‘ کی شرح ہے، یہ کتاب (۷۵) فصلوں پر مشتمل ہے۔ تنقیح وتہذیب، جامعیت وافادیت میں یہ اپنے متن پر فائق ہے۔ یہ کتاب سید ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ ’’دار الحدیث ‘‘ قاہرہ سے طبع ہے۔

۶ ...... وظائف الذکر الموظّفة فی الیوم واللیلة

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ) نے اس میں دن اور رات کے متعین اذکار کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب ’’دار طیبة ‘‘ ریاض سے طبع ہے۔

۷...... عدة الحصن الحصین من کلام سید المرسلین

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۳ھ) کی یہ کتاب اس فن کی معروف اور مقبول کتابوں میں سے ہے، اس کتاب کی مفید شرح علامہ شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) کی ’’تحفة الذاکرین بعدة الحصن الحصین ‘‘ ہے، اس شرح میں روایت کا ماخذ اور حکم بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے، لیکن بعض مواقع پر کچھ شدت آ گئی ہے، جیسے صلاۃ التسبیح کی بحث میں۔ یہ شرح ایک جلد میں ’’دار القلم ‘‘ سے طبع ہے۔

---

❶ کشف الظنون: ج ۱ ص ۶۸۹

۸...... الحزب الأعظم والورد الأفخم لانتسابه واستناده إلى الرسول الأكرم

ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے اس کتاب میں احادیث میں موجود ادعیہ اوراذ کار کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب عوام وخواص میں نہایت مقبول ہے۔ یہ کتاب آستانہ سے ۱۲۶۳ھ میں طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی متعدد اہلِ علم نے شروحات لکھیں، جن میں معروف شیخ ابراہیم ساقزی کی شرح "فیض الأرحم وفتح الأكرم "ہے،دیگر شروح کے لئے تفصیلاً دیکھیں: ❶

۹...... شرح الحصن الحصين

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے اس شرح میں متعدد نسخوں سے موازنہ کرکے درست الفاظ کی نشاندہی کی، روایات کو اصل مآخذ کی طرف منسوب کیا، الفاظ کے لغوی اور شرعی معانی بیان کئے، الفاظ حدیث سے متعلق اشکالات کے جوابات دیئے، سابقہ شراح کے کلام کو نقل کیا۔ یہ شرح لکھنو سے طبع ہوئی ہے۔

۱۰...... نزل الأبرار بالعلم المأثور عن الأدعية والأذكار

علامہ نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے مستند احادیث کی روشنی میں اس کتاب میں اذکار وادعیہ کو ذکر کیا ہے۔ غیر مستند اذکار وظائف سے اجتناب کیا ہے،اس کتاب میں زیادہ تر استفادہ امام نووی رحمہ اللہ کی "الأذكار" علامہ ابن جزری رحمہ اللہ کی "عدة الحصن الحصين "اوراس کی شرح "تحفة الذاكرين "سے کیا ہے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ یحیی بن نورالدین عتر کی تحقیق کے ساتھ "دار ابن حزم" بیروت سے طبع ہے۔

❶ كشف الظنون: ج ۱ ص ۶۲۰

۱۱ ...... هداية المستبصرين بشرح عدة الحصن الحصين

علامہ یحیی بن محمد بن عبداللہ یمنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۲ھ) کی یہ کتاب ''عدة الحصن الحصين'' کی شرح ہے۔ یہ ایک جلد میں ''مطبعة العلم'' دمشق سے طبع ہے۔

۱۲ ...... رياض الجنة فى أذكار الكتاب و السنة

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۰ھ) کی یہ کتاب ''مطبعة الحلبی'' قاہرہ سے طبع ہے۔

۱۳ ...... المأثورات

امام حسن البنّا رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۸ھ) کی یہ کتاب ''دار الشهاب'' قاہرہ سے طبع ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر مفید کتاب حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۲ھ) کی ''مناجات مقبول'' ہے۔

﴿۵۴﴾ کتب الموضوعات

کتبِ موضوع سے مراد وہ کتابیں ہیں کہ جن میں موضوع احادیث کو جمع کیا گیا ہو، یا متہم بالوضع احادیث کی تحقیق کی گئی ہو، ابتداء میں کتبِ موضوعہ اس انداز میں لکھی جاتی تھی کہ ان میں ضعیف، وضاع، کذاب راویوں کا تذکرہ ہوتا، اگر ان سے مروی روایات ہوتیں تو ان کی بھی نشاندہی ہوتی، یعنی ابتداء میں صرف موضوع روایات کو الگ سے نہیں جمع کیا گیا بلکہ رواۃ کے احوال کے ذیل میں ان سے مروی موضوع روایات ذکر کی گئیں، جیسے ''الكامل فى ضعفاء الرجال'' علامہ ابن عدی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ) یہ کتاب چھ جلدوں میں طبع ہے، اس میں انہوں نے ضعیف، متہم اور وضاع رواۃ کا ذکر کیا ہے۔ رواۃ کے احوال کے ضمن میں ان سے مروی موضوع روایات کو بھی ذکر کیا ہے۔ علامہ محمد بن طاہر بن علی بن احمد قیسرانی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ) نے اس کتاب سے متکلم فیہ روایات کو حذفِ اسانید کے ساتھ ''ترتيب أحاديث الكامل فى تراجم الضعفاء

وعلل الحدیث'' کے نام سے جمع کیا۔ یہ کتاب ''دار السلف'' ریاض سے طبع ہے۔
اسی طرح ''الضعفاء الکبیر'' امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسی عقیلی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۲ھ) نے بھی رواۃ کے احوال کے دوران ان سے مروی موضوع روایات کی نشان دہی کی ہے۔ بعد میں موضوعات کے طریقے پر کتابیں لکھنے کا آغاز ہوا، موضوع روایات کو ابواب یا حروف تہجی کی ترتیب سے یکجا کیا جانے لگا، مطبوعہ کتابوں میں سب سے پہلی کتاب جو اس موضوع پر لکھی گئی وہ علامہ جوزقانی رحمہ اللہ کی ہے۔

۱ ...... الأباطیل والمناکیر والصحاح والمشاهیر

امام ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن حسن بن جعفر جوزقانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۳ھ) کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے باب کا عنوان قائم کرتے ہیں مثلاً ''باب افتراق هذه الأمة'' پھر اس کے تحت موضوع، منکر روایات کو ذکر کرتے ہیں، روایت کو مکمل سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، پھر اس کا حکم بیان کرتے ہیں، اگر روایت میں کوئی راوی کذاب یا متہم ہو تو ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال اس کے متعلق ذکر کرتے ہیں، اس باب میں اس کے علاوہ کوئی اور روایت ہو تو اس کو بھی ذکر کرتے ہیں، ہر روایت ذکر کرنے کے بعد عموماً اس پر کلام کرتے ہیں، پھر ''باب فی خلاف ذلک'' کا عنوان قائم کر کے اس کے تحت اس موضوع سے متعلق صحیح اور حسن روایات ذکر کرتے ہیں، تو گویا پہلے باب میں موضوع روایات کا ذکر ہوتا ہے اور دوسرے باب میں اس موضوع کی صحیح اور حسن روایات کا ذکر ہوتا ہے، اس روایت کے دیگر طرق ذکر کر کے حکم بیان کرتے ہیں۔

مصنف نے کتاب کے نام کے اندر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ''الأباطیل والمناکیر'' کا تذکرہ پہلے اور صحاح اور مشاہیر کا تذکرہ بعد میں ہے۔ چونکہ علامہ جوزقانی رحمہ اللہ ذرا متشدد تھے اسی لئے ان کی تحقیق کو دیکھ کر روایت پر حکم بیان نہیں کرنا چاہئے جب تک دیگر محدثین سے اس کی تائید نہ ہو، چونکہ یہ ابتدائی کتابوں میں سے ہے اس لئے اس

میں جامعیت نہیں ہے، بہت سی روایات ان سے چھوٹ گئی ہیں، اور کئی ضعیف روایات پر بھی انہوں نے وضع کا حکم لگایا ہے۔

انہوں نے اکثر اس وجہ سے بھی وضع کا حکم لگایا کہ یہ روایت صحیح احادیث کے مخالف ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ خطأ ہے، یہ بات اس وقت درست ہے جب دونوں روایات میں تطبیق متعذر رہو:

أكثر فيه من الحكم بالوضع بمجرد مخالفة السنة الصحيحة، قال الحافظ ابن حجر: وهو خطاء إلا أن تعذر الجمع❶.

امام ذہبی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:

وهو محتوٍ على أحاديث موضوعة وواهية طالعته واستفدت منه مع أوهام فيه، وقد بين بطلان أحاديث واهية بمعارضة أحاديث صحاح لها❷.

ترجمہ: یہ کتاب موضوع اور واہی روایات پر مشتمل ہے، میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور اس سے استفادہ بھی کیا، ان سے چند مقامات پر وہم ہوا ہے، مصنف نے غیر مستند روایات کا بطلان صحیح احادیث کے ساتھ معارضہ کرکے واضح کیا ہے۔

کسی حدیث کا صحیح احادیث کے معارض ہونا اس کے بطلان کی دلیل نہیں ہوتی، جب تک کہ روایت کی سند یا متن میں بطلان کی کوئی واضح دلیل نہ ہو۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ويذكر الحديث الواهي ويبين علته ثم يقول باب في خلاف ذلك فيذكر حديثا صحيحا ظاهره يعارض الذي قبله وعليه في كثير منه مناقشات والله أعلم بالصواب❸.

یہ کتاب دو جلدوں میں دکتور عبدالرحمٰن عبدالجبار فریوائی کی تحقیق کے ساتھ "إدارة البحوث الإسلامية" بنارس (ہند) سے طبع ہے۔

---

❶الرسالة المستطرفة: ص ۱۴۹　❷تذكرة الحفاظ: ج۴ ص ۷۰

❸لسان الميزان: ج۲ ص ۲۷۱

۲ ...... الموضوعات

امام جمال الدین ابوالفرج عبدالرحم بن علی بن محمد المعروف علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی یہ کتاب موضوع روایات پر لکھی گئی کتابوں میں مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔ مصنف نے کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں احادیث کی صحت وضعف کے اعتبار سے اقسام ذکر کی ہیں، موضوع روایت، وضاعین اور اُن کے متعلق تفصیلات ذکر کی ہیں، اوران لوگوں کی بات پر رَد کیا ہے جواس کوغیبت کہتے ہیں۔ یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر مشتمل ہے، ''**کتاب التوحید**'' سے اس کا آغاز ہے اور ''**کتاب المستبشع من الموضوع علی الصحابة**'' پراس کا اختتام ہے۔ مصنف روایت کو سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں پھر حکم بیان کرتے ہیں، روایت کے دیگر طرق ذکر کرکے اس کا بھی حکم بیان کرتے ہیں۔ جامعیت اور حسن ترتیب کے لحاظ سے سابقہ کتب میں ممتاز ہے۔ مصنف کے مزاج میں قدرے شدت تھی اس لئے بہت سی ضعیف بلکہ حسن اور صحیح روایتوں پر بھی وضع کا حکم لگادیا۔ اس لئے بعد کے محدثین نے اُن روایات کی نشاندہی کی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''**مسند أحمد**'' کی وہ چوبیس روایات جن پر مصنف نے نقد کیا ہے اُس کے جوابات ''**القول المسدّد فی الذب عن مسند أحمد**'' نامی رسالہ میں دیئے۔ اس کتاب پر علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ذیل لکھا ہے اور مزید چودہ روایتوں کے جوابات ذکر کئے ہیں۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے سنن اربعہ اور دیگر کتب حدیث کی ایک سوبیس سے زائد وہ روایات جنہیں علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوع شمار کیا ہے حالانکہ وہ موضوع نہیں ہیں، اُن کے جوابات ''**القول الحسن فی الذب عن السنن**'' میں دیئے ہیں، اس میں چار روایات ''**سنن أبی داود**'' کی، تیئیس روایات ''**سنن الترمذی**'' کی، ایک روایت ''**سنن النسائی**'' کی، سولہ روایات ''**سنن ابن ماجه**'' کی، ایک حدیث ''**صحیح مسلم**'' کی اور ایک روایت ''**صحیح البخاری**'' کے حماد بن شاکر کے نسخے کی اور دیگر روایات امام بخاری رحمہ اللہ کی ''**خلق الأفعال**''، صحیح بخاری کی معلق روایات، سنن دارمی،

صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی تصانیف کی ہیں۔ ❶

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب کے تعقب پر مستقل ایک کتاب ''النکت البدیعات علی الموضوعات'' لکھی، پھر اس کتاب کا اختصار ''التعقبات علی الموضوعات'' کے نام سے کیا، وہ روایات جن پر مصنف نے تعقب کیا ہے وہ تین سو سے زائد ہیں۔ ❷

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات'' کا اختصار علامہ محمد بن احمد سفارینی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۸ھ) نے ''الدرر المصنوعات فی الأحادیث الموضوعات'' کے نام سے کیا۔

''الموضوعات'' استاذ عبدالرحمٰن محمد عثمان کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ''مکتبہ سلفیہ'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اس کتاب کی تلخیص ''تلخیص کتاب الموضوعات'' کے نام سے کی ہے۔ یہ تلخیص نہایت مفید ہے، مختصر وقت میں تحقیقی طور پر روایت کا حکم معلوم ہو جاتا ہے۔ یہ تلخیص ایک جلد میں ''مکتبة الرشد'' ریاض سے طبع ہے۔

۳...... العلل المتناهية فی الأحادیث الواهية

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کا اسلوب یہ ہے کہ وہ روایت کو مکمل سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، پھر اس روایت کے جتنے طرق بآسانی میسر ہوں ان کو نقل کرتے ہیں، پھر ان طرق پر کلام کرتے ہیں، سند میں موجود غیر مستند رواۃ کی نشاندہی کرتے ہیں، ان کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں، حتی الامکان سابقہ تمام ائمہ جرح وتعدیل کی آراء ذکر کرتے ہیں، روایت کا حکم بیان کرتے ہیں، اس کتاب میں عموماً ان روایات کا تذکرہ ہے جو معلول ہیں، نیز غیر مستند روایات بھی ذکر کی ہیں۔ مصنف ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کرنے کے بعد کہیں اپنی رائے بھی بیان کرتے ہیں۔

---

❶ تدریب الراوی: ج ۱ ص ۳۳۰، ۳۳۱ ❷ الرسالة المستطرفة: ص ۱۲۴

فقہی ترتیب کے مطابق ہونے کی وجہ سے کتاب سے استفادہ آسان ہے۔البتہ مصنف نے اس کتاب میں بہت سی ایسی روایات ذکر کی ہیں جوانہوں نے''الموضوعات''میں ذکر کی ہیں،اسی طرح''الموضوعات''میں بہت سی ایسی روایات لائی ہیں جومعلول ہیں،باوجودیکہ دونوں کا موضوع مختلف ہے:

ومن العجب أنه أورد فی کتابه العلل المتناهية کثیرا مما أورد فی الموضوعات کما أنه أورد فی الموضوعات کثیرا من الأحادیث الواهية مع أن موضوعهما مختلف. ❶

یہ کتاب دوجلدوں میں مولانا ارشادالحق اثری صاحب کی تحقیق کے ساتھ''إدارة العلوم الأثرية''فیصل آباد سے طبع ہے۔اس کتاب کا اختصار امام ذہبی رحمہ اللہ(متوفی ۷۴۸ھ)نے''تلخیص العلل المتناهية''کے نام سے کیا ہے۔یہ اختصار اصل کتاب سے زیادہ مفید ہے اس میں مختصر وقت میں روایت کا تحقیقی حکم معلوم ہوجاتا ہے۔

فائدہ:اس کتاب کا تعلق اگرچہ''کتب العلل''سے ہے،لیکن''کتب الموضوعات''میں اس کا تذکرہ اس لئے کیا کہ اس میں بہت سی موضوع روایات کی نشان دہی کی گئی ہے۔

۴...... الأحادیث الموضوعة فی الأحکام المشروعة

علامہ زین الدین عمر بن بدر بن سعد موصلی رحمہ اللہ(متوفی ۶۲۲ھ)کی یہ ایک مختصر کتاب ہے جو ۱۳۹ صفحات پر مشتمل ہے،فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے،اس کتاب میں مکمل طور پر علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی''الموضوعات''اور''العلل المتناهية''پر اعتماد کیا گیا ہے،اسانید کو حذف کرکے صرف روایت اور حکم بیان کیا ہے۔اس میں موضوع روایات کا استیعاب نہیں ہے بلکہ اختصار کے ساتھ معروف موضوع روایات کی نشاندہی کی ہے۔یہ کتاب استاذ ربیع بن محمد السعودی کی تحقیق کے ساتھ''مکتبة الطرفين''طائف سے طبع ہے۔

---

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۴۹

۵...... المغنی عن الحفظ و الکتاب بقولھم لا یصح شئ فی ھذا الباب

امام ابوحفص عمر بن بدر الموصلی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۲ھ) کی یہ کتاب ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے، اس میں کل سو ابواب ہیں، مصنف نے اُن روایات کو جمع کیا ہے جن کے بارے میں محدثین نے فرمایا ''لا یصح شیء فی الباب'' اس کتاب کا ماخذ یہ دو کتابیں ہیں ''الموضوعات'' اور ''العلل المتناھیة'' مصنف انہی دونوں کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں اور علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی آراء ذکر کرتے ہیں لیکن اُن کی طرف منسوب نہیں کرتے، اپنی طرف نسبت کرتے ہیں، اس لئے بہت سی خطاؤں میں بھی اُن کی اتباع کر گئے، علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ائمہ نقاد میں سے نہیں ہیں، بلکہ انہوں نے یہ روایات علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات'' سے نقل کی ہیں اور انہی کا کلام ذکر کرتے ہیں، انہوں نے اپنی طرف سے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا:

فَإِنَّهُ لم يكن من النقاد وَإِنَّمَا أخرجه من كتاب ابْن الْجَوْزِىّ فلخصه وَلم يزدْ من قبله شَيْئا❶.

یہ کتاب ''دار الکتاب العربی'' سے طبع ہے۔ مصنف کی ایک دوسری تصنیف کا نام ''الوقوف علی الموقوف'' ہے، اس میں انہوں نے وہ روایات جن کی نسبت حضور کی طرف کی گئی ہے یا کسی تابعی کی طرف حالانکہ وہ موقوف ہیں، تو ان کی نشان دہی کی ہے، موضوع روایات کو الگ کیا ہے، ان کا ماخذ علامہ طاہر الدین مقدسی رحمہ اللہ کی ''تذکرة الحفاظ'' اور علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات'' اور ''العلل المتناھیة'' ہے۔ یہ کتاب ام عبداللہ بنت محروس العسلی کی تحقیق کے ساتھ ''دار العاصمة'' ریاض سے طبع ہے۔

---

❶ القول المسدد فی الذب عن مسند أحمد: ص ۲۰

۶ ...... موضوعات الصغانی

امام حسن بن محمد بن حسن قرشی صغانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۰ھ) کا یہ رسالہ ۸۳ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں کل (۱۴۵) موضوع روایات ذکر کی ہیں، مصنف بغیر سند کے صرف متن ذکر کرتے ہیں، متن یا سند پر کوئی کلام ذکر نہیں کرتے، اس میں صرف اختصار کے ساتھ موضوع روایات کے متون ہیں۔ اس کتاب میں بہت سی وہ روایات بھی ہیں جو موضوع کے درجہ کو نہیں پہنچتی، لیکن مصنف نے انہیں موضوعات میں شمار کیا ہے اس لئے محدثین نے انہیں علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی طرح متشددین میں شمار کیا ہے:

وأدرج فیهما کثیرا من الأحادیث التی لم تبلغ درجة الوضع فعد لذلک من المشددین کابن الجوزی (1).

مصنف کا شمار چونکہ متشددین میں ہے اس لئے تحقیق کے بعد روایت پر وضع کا حکم لگایا جائے۔ یہ کتاب استاذ نجم عبدالرحمٰن کی تحقیق کے ساتھ "دار المامون" دمشق سے طبع ہے۔

مصنف کی اس موضوع پر دوسری تصنیف "الدر الملتقط فی تبیین الغلط" ہے، اس میں انہوں نے علامہ قضاعی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۴ھ) کی کتاب "مسند الشهاب" اور اس کتاب پر لکھے گئے ذیل "النجم من کلام سید العرب و العجم" کی موضوع روایات کو جمع کیا ہے۔ حافظ کے استاذ علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے تیرہ روایات پر نقد کیا ہے جنہیں علامہ صغانی رحمہ اللہ نے اپنے اس رسالہ میں موضوع لکھا ہے، حالانکہ وہ موضوع نہیں ہیں، "مسند الشهاب" کے محقق استاذ حمدی سلفی نے ان روایات کو "مسند الشهاب" کی دوسری جلد صفحہ ۳۵۱ تا ۳۶۸ میں ذکر کیا ہے۔

۷...... أحادیث القصاص

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۸ھ) نے (۹۴) صفحات پر مشتمل

(1) الرسالة المستطرفة: ص ۱۵۱

اس رسالہ میں (۹۷) روایات کو ذکر کیا ہے۔اس رسالہ میں اُن روایات کا ذکر ہے جو واعظین کے سبب لوگوں کے درمیان مشہور ہیں، ان میں اکثر روایات موضوع ہیں، البتہ ایک روایت صحیح مسلم کی ہے''بدء الإسلام غریبا وسیعود کما بدأ'' بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے تلامذہ نے آپ سے ان روایات کے متعلق مختلف مواقع پر پوچھا تو آپ نے اُن کے جوابات ذکر کئے۔ یہ اس موضوع پر لکھا گیا پہلا رسالہ ہے، جس میں واعظین کے سبب معاشرے میں پھیلنے والی موضوع روایات کو یکجا کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ محمد بن لطفی صباغ کی تحقیق کے ساتھ''المکتب الإسلامی ''بیروت سے طبع ہے۔اس موضوع پر جامع کتاب علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی''تحذیر الخواص من أکاذیب القصاص ''ہے، جو دس فصلوں پر مشتمل ہے، اس میں نہایت منضبط انداز میں موضوع روایات کو اور دیگر معلومات کو یکجا کیا ہے۔ یہ کتاب محمد صباغ کی تحقیق کے ساتھ''المکتب الإسلامی''بیروت سے طبع ہے۔

۸...... أحادیث مختارۃ من موضوعات الجوزقانی وابن الجوزی

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اس کتاب میں علامہ جوزقانی رحمہ اللہ کی ''الأباطیل والمناکیر والصحاح والمشاهیر ''اور علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات'' سے موضوع روایات کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے، روایت کی سند اور طویل کلام کو حذف کر کے مختصر الفاظ میں حکم بیان کیا ہے۔ یہ کتاب دکتور عبد الرحمٰن بن عبد الجبار فریوائی کی تحقیق کے ساتھ''مکتبۃ الدار ''مدینہ منورہ سے طبع ہے۔مصنف کی انہی دونوں کتابوں سے متعلق ایک تصنیف''مختصر الأباطیل والموضوعات ''ہے، ۱۳۹ صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں نہایت اختصار کے ساتھ صرف موضوع روایات کو جمع کیا ہے۔ یہ رسالہ دکتور محمد حسن غماری کی تحقیق کے ساتھ''دار البشائر الإسلامیۃ'' سے طبع ہے۔

۹ ...... الموضوعات فی المصابیح للبغوی و أجوبة الحافظ ابن حجر العسقلانی علیها

علامہ ابوحفص عمر بن علی بن عمر سراج الدین رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۰ھ) نے امام بغوی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۶ھ) کی ''المصابیح'' کی اٹھارہ روایات پر نقد کیا اور اُن پر وضع کا حکم لگایا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے جب ان روایات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ اس میں بعض روایات صحیح بعض حسن اور بعض ضعیف ہیں۔ تو اس رسالہ میں حافظ نے ان روایات کے جوابات دیئے ہیں۔ یہ رسالہ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ ''المکتب الإسلامی'' بیروت سے جو ''مشکاۃ المصابیح'' کا نسخہ طبع ہے اُس کی تیسری جلد میں ہے۔

۱۰ ...... المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ) کی یہ کتاب اس بات کا جواب ہے کہ موضوع روایت کو بغیر سند دیکھے قواعد وضوابط کی روشنی میں پہچانا جاسکتا ہے یا نہیں؟ یہ کتاب پچاس فصلوں پر مشتمل ہے اور اس میں اُن قواعد کو ذکر کیا گیا ہے جن کی روشنی میں موضوع روایات کے متعلق فی الجملہ معلومات ہوسکتی ہے۔ (قطعی حکم سند اور متن کو دیکھ کر لگایا جاتا ہے) اس میں مشہور چند موضوع روایات کو بھی ذکر کیا ہے اور مشہور چند وہ موضوعات جن کے متعلق روایات وضع کی گئی ہیں اُن کی نشاندہی کی ہے۔ یہ کتاب درحقیقت علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات'' سے ماخوذ ہے، انہی کی تعبیرات سے یہ اصول اخذ کئے گئے ہیں اگرچہ مصنف نے اس کا ذکر صراحتاً یا اشارتاً نہیں کیا۔ اہل علم حضرات کو ایک دفعہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ یہ کتاب شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ۲۲۴ صفحات پر ''المطبوعات الإسلامیة'' حلب سے طبع ہوئی ہے۔

۱۱...... الأحاديث التي لا أصل لها في كتاب الإحياء

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) نے امام غزالی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۵ھ) کے ترجمہ میں ''إحياء علوم الدين'' سے ابواب کی ترتیب پر اُن موضوع روایات کو جمع کیا ہے جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یہ رسالہ استاذ محمود محمد طناحی کی تحقیق کے ساتھ ۱۰۲ صفحات پر ''إحياء الكتب العربية'' قاہرہ سے طبع ہے۔

''إحياء علوم الدين'' کی روایت کی تخریج وتعلیق علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے ''المغني عن حمل الأسفار في تخريج ما في الإحياء من الأخبار'' کے نام سے کی ہے۔ علامہ مرتضیٰ حسن زبیدی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۵ھ) نے ''إتحاف السادة المتقين'' میں بھی روایات کا حکم بیان کیا ہے۔

۱۲...... تبيين العجب بما ورد في شهر رجب

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب میں رجب کے مہینے سے متعلق ضعیف اور موضوع روایات کو جمع کیا ہے، مصنف ہر حدیث کو اُس کے ماخذ سے ذکر کر کے پھر حکم بیان کرتے ہیں۔ یہ رسالہ طارق بن عوض اللہ کی تحقیق کے ساتھ ۹۲ صفحات میں ''مؤسسة قرطبة'' قاہرہ سے طبع ہے۔

۱۳...... الغَمّاز على اللّمّاز في الأحاديث المشهورة

علامہ ابو الحسن نور الدین سمہودی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی مشہور تصنیف ''وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى'' ہے۔ ''الغماز'' میں غیر مستند روایات کو حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے، مصنف مکمل روایت یا روایت کا ایک جز ذکر کر کے حکم بیان کرتے ہیں، بسا اوقات موضوع یا ضعیف روایت ذکر کر کے اس کے بعد صحیح حدیث ذکر کرتے ہیں تاکہ امتیاز حاصل ہو، رواۃ پر گفتگو کم کرتے ہیں۔ اس کتاب کا ماخذ ''مقاصد الحسنة، تمييز الطيب، الموضوعات، اللآلي المصنوعة، التلخيص الحبير'' اور ''أحاديث

القصاص ‘‘ ہے۔اس کتاب میں کل (۳۵۸) روایات کا ذکر ہے۔ یہ کتاب استاذ محمد اسحاق محمد ابراہیم سلفی کی تحقیق کے ساتھ ’’دار اللواء‘‘ ریاض سے طبع ہے۔

۱۴ ...... اللآلی المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی اس کتاب کا ماخذ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی کتاب ’’الموضوعات‘‘ ہے، اسی کتاب کو سامنے رکھ کر جو روایات ان سے چھوٹ گئی تھیں، یا جن روات یا روایات پر کلام رہ گیا تھا، یا جن روایات پر کلام میں کچھ تشدد تھا تو مصنف نے ان سب کی نشاندہی کی ہے، اور حتی الامکان غیر مستند روایات کو یکجا کیا ہے، یہ کتاب ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے۔ اس میں سند کے ساتھ روایات ذکر کی ہیں، روات کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کئے ہیں، اور کہیں کہیں اپنی رائے بھی ذکر کی ہے، اس کتاب میں فی الجملہ وہ تمام روایات جو علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ اس میں پہلا عنوان ’’کتاب التوحید‘‘ پھر ’’کتاب الإیمان‘‘ پھر ’’کتاب الأنبیاء‘‘ اور اسی طرح دیگر کتب کا ذکر ہے، روایت مکمل سند کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد جس راوی پر جرح ہو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، یہ کتاب جامعیت کے اعتبار سے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی کتاب پر فائق ہے۔ مصنف اپنا کلام ’’قلت‘‘ سے ذکر کرتے ہیں اور آخر میں ’’واللہ أعلم‘‘ لکھتے ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ’’دار المعرفة‘‘ سے طبع ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب پر خود ذیل لکھا ہے جس میں ان روایات کا اضافہ کیا ہے جو علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئی تھیں۔ ذیل کی ترتیب فقہی ابواب پر ہے، یہ ذیل ’’ذیل اللآلی المصنوعة‘‘ کے نام سے ۲۰۴ صفحات پر محمد علی بخش لکھنوی رحمہ اللہ کے ’’مکتبہ علوی‘‘ ہند سے طبع ہے۔

۱۵ ...... التعقبات علی الموضوعات

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی

کتاب ''الموضوعات'' پر یہ تعقبات لکھے ہیں، اور اس میں ان روایتوں کی نشاندہی کی ہے جن کو علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوع کہا حالانکہ وہ موضوع نہیں ہیں، مصنف مکمل روایت یا اس کا ایک جز نقل کر کے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کا کلام ذکر کرتے ہیں، پھر ''قلت'' کہہ کر اس کا تعقب کرتے ہیں، روایت کے دیگر طرق وشواہد ذکر کرتے ہیں، راوی اور روایت کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کی آراء ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے، اس کے آخری صفحہ پر تنبیہ کا عنوان قائم کر کے علامہ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

منها فی صحیح مسلم حدیث وفی صحیح البخاری روایة حماد بن شاکر حدیث وفی مسند أحمد ثمانیة والثلاثون حدیث وفی سنن أبی داود تسعة أحادیث وفی الترمذی ثلاثون حدیث وفی سنن النسائی عشرة أحادیث وفی سنن ابن ماجه ثلاثون حدیثا وفی مستدرک الحاکم ستون حدیثا. (ص ٦٠)

مصنف نے اس کتاب میں متعدد روایات پر تعقب کیا ہے، اور یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ اس قسم کی روایات فلاں فلاں کتابوں میں ہے، اس کتاب کا مطالعہ ''الموضوعات'' کے ساتھ کیا جائے تو اس کی افادیت زیادہ ہوگی۔ یہ رسالہ محمد علی بخش خان لکھنوی رحمہ اللہ کے ''مکتبہ علوی'' سے ۱۳۰۳ھ میں طبع ہوئی ہے، یہ نسخہ دار العلوم کراچی کی لائبریری میں موجود ہے۔

۱٦ ...... تنزیه الشریعة المرفوعة عن الأخبار الشنیعة الموضوعة

علامہ ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن عبدالرحمٰن عَرَّاق کنانی رحمہ اللہ (متوفی ۹٦۳ھ) کی یہ کتاب اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں ایک جامع کتاب ہے، اس کتاب میں زیادہ تر استفادہ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات'' علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ''اللآلی المصنوعة'' اور اس کا ذیل اور ''النکت البدیعات'' سے کیا ہے۔ یہ کتاب علامہ ابن جوزی

اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ترتیب پر ہے۔ یہ کتاب تین فصلوں پر مشتمل ہے:

الفصل الأول: فيما حكم ابن الجوزی بوضعه ولم يخالف فيه.

الفصل الثانی: فيما حكم بوضعه وتعقب فيه.

الفصل الثالث: فيما زاده السيوطی علی ابن الجوزی.

آخری دو فصلوں میں جن کی علت علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''اللآلی'' اور ذیل میں بیان نہیں کی تو مصنف نے ان کی علتیں بیان کیں، موقوف آثار بیان کئے اور اُن کا ماخذ اور علت بھی بیان کی۔ مصنف نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے کہ میں نے ان کتابوں سے بھی غیر مستند روایات کو جمع کیا ہے، ''الموضوعات'' اور ''العلل المتناهية لابن الجوزی'' علامہ جوزقانی رحمہ اللہ کی ''الأباطيل'' امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات'' اور ''العلل المتناهية'' کی تلخیصات، ''میزان الاعتدال'' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''لسان الميزان، البدر المنير، الكافی الشافی فی تخريج أحاديث الكشاف، المطالب العالية، تسديد القوس'' علامہ عراقی رحمہ اللہ کی ''المغنی عن حمل الأسفار'' وغیرہ سے۔ مصنف اپنی رائے لفظ ''قلت'' سے ذکر کرتے ہیں اور آخر میں ''والله أعلم'' لکھتے ہیں۔ مصنف نے کتاب کے شروع میں چند فصلیں ذکر کی ہیں جو اس فن کے طلبہ کے لئے نہایت نافع ہیں:

(۱) فصل فی حقيقة الموضوع وأماراته وحكمه

(۲) فصل فی أصناف الوضاعين

(۳) فصل فی سرد أسماء الوضاعين والكذابين وغيرهم

اس کے تحت حروفِ معجم کی ترتیب پر سینکڑوں رواۃ کے اسماء اور ان پر کی گئی جرح کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا ہے۔

یہ اس فن پر نہایت جامع کتاب ہے، انہوں نے حتی الامکان موضوع روایات کا احاطہ کیا ہے، روایت کا ماخذ، رواۃ پر ائمہ جرح وتعدیل کے حوالے سے کلام، روایت کا

حکم، روایت کے دیگر طرق وعلل کا ذکر، موقوف روایات کا ماخذ اور علت بھی بیان کی ہے، موصوف نہایت بچے تلے انداز میں احتیاط کے ساتھ روایت کا حکم بیان کرتے ہیں۔ یہ کتاب اس فن کی دیگر کتب سے فی الجملہ مستغنی کر دیتی ہے۔ یہ کتاب شیخ عبد الوہاب عبد اللطیف اور عبد اللہ محمد صدیق غماری کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

۱۷ ...... تذكرة الموضوعات

علامہ محمد طاہر بن علی صدیقی پٹنی رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۶ھ) نے اس کتاب میں اختصار کے ساتھ ائمہ جرح وتعدیل کے حوالے کے ساتھ موضوع اور ضعیف روایات کی نشاندہی کی ہے۔ مصنف کے مصادر درج ذیل ہیں:

المغني عن حمل الأسفار، الموضوعات، المقاصد الحسنة، اللآلی المصنوعة، الموضوعات للصغاني، موضوعات المصابيح للقزويني.

مصنف نے مقدمہ میں چند مفید مباحث ذکر کی ہیں:

الأول: في اصطلاحات الحديث وشروط روايته.

الثاني: في أقسام الوضاعين.

الثالث: في كتب أحاديثها موضوعة، وفي الكذابين.

مصنف نے روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔ مصنف روایت ذکر کر کے حکم بیان کرتے ہیں جیسے ''سراج أمتي أبو حنيفة'' ''موضوع''

اس کتاب کے آخر میں مصنف کا ایک اور رسالہ ہے ''قانون الموضوعات والضعفاء'' اس میں وضاع، کذاب اور ضعفاء رواۃ کے اسماء ہیں، اس کتاب کا اب تک کوئی محقق نسخہ طبع نہیں ہوا، یہ کتاب ''کتب خانہ مجیدیہ'' ملتان سے بغیر تعلیق وتخریج کے طبع ہے۔

۱۸ ...... الأسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة

محدث کبیر ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے اس کتاب میں عموماً ان روایات کو جمع کیا ہے جس پر ''لا أصل له'' اور ''موضوع'' کا حکم ہے۔ کتب کے شروع میں چند مفید فصلیں ہیں، پھر روایات کو حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے، روایت ذکر کرکے ائمہ نقاد کے حوالہ سے حکم بیان کرتے ہیں، اس میں کل (۶۲۵) روایات وآثار کا ذکر ہے۔ کتاب کے آخر میں اُن اصول وکلیات کا ذکر ہے جو موضوع روایات کی پہچان میں نہایت ممد ومعاون ہیں، اور اُن موضوعات کا ذکر ہے جن سے متعلق جملہ روایات موضوع ہیں، چند اصول درج ذیل ہیں:

۱ ...... فَمِنْهَا اشْتِمَالُهُ عَلَى أَمْثَالِ هٰذِهِ الْمُجَازَفَاتِ الَّتِي لَا يَقُولُ مِثْلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ كَثِيرَةٌ جِدًّا كَقَوْلِهِ فِي الْحَدِيثِ الْمَكْذُوبِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ خَلَقَ اللَّهُ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ طَائِرًا لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ لِسَانٍ لِكُلِّ لِسَانٍ سَبْعُونَ أَلْفَ لُغَةٍ يَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَهُ.

۲ ...... وَمِنْهَا تَكْذِيبُ الْحِسِّ لَهُ كَحَدِيثِ الْبَاذِنْجَانُ لِمَا أُكِلَ لَهُ.

۳ ...... وَمِنْهَا سَمَاجَةُ الْحَدِيثِ وَكَوْنِهِ مِمَّا يُسْخَرُ مِنْهُ كَحَدِيثِ (لَوْ كَانَ الْأَرُزُّ رَجُلًا لَكَانَ حَلِيمًا مَا أَكَلَهُ جَائِعٌ إِلَّا أَشْبَعَهُ)

۴ ...... وَمِنْهَا مُنَاقَضَةُ الْحَدِيثِ لِمَا جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ الصَّرِيحَةُ مُنَاقَضَةً بَيِّنَةً فَكُلُّ حَدِيثٍ يَشْتَمِلُ عَلَى فَسَادٍ أَوْ ظُلْمٍ أَوْ عَبَثٍ أَوْ مَدْحِ بَاطِلٍ أَوْ ذَمِّ حَقٍّ أَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ بَرِيءٌ.

وَمِنْ هٰذَا الْبَابِ أَحَادِيثُ مَدْحِ مَنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ أَوْ أَحْمَدُ وَأَنَّ كُلَّ مَنْ يُسَمَّى بِهٰذِهِ الْأَسْمَاءِ لَا يَدْخُلُ النَّارَ. وَهٰذَا يُنَاقِضُ مَا هُوَ مَعْلُومٌ مِنْ دِينِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّارَ لَا يُجَارُ مِنْهَا بِالْأَسْمَاءِ وَالْأَلْقَابِ وَإِنَّمَا النَّجَاةُ مِنْهَا بِالْإِيمَانِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ.

۵...... وَمِنْهَا أَنْ يُدَّعَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ أَمْرًا ظَاهِرًا بِمَحْضَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ وَأَنَّهُمُ اتَّفَقُوا عَلَى كِتْمَانِهِ وَلَمْ يَفْعَلُوهُ كَمَا يَزْعَمُ أَكْذَبُ الطَّوَائِفِ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ بِمَحْضَرِ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ وَهُمْ رَاجِعُونَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَقَامَهُ بَيْنَهُمْ حَتَّى عَرَفَهُ الْجَمِيعُ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَصِيِّي وَأَخِي وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِي فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا لَهُ ثُمَّ اتَّفَقَ الْكُلُّ عَلَى كِتْمَانِ ذَلِكَ وَتَغْيِيرِهِ وَمُخَالَفَتِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ على الْكَاذِبِينَ وَكَذَلِكَ رِوَايَاتِهِمْ أَنَّ الشَّمْسَ رُدَّتْ لِعَلِيٍّ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالنَّاسُ يُشَاهِدُونَهَا وَلَا يَشْتَهِرُ هَذَا أَعْظَمَ اشْتِهَارٍ وَلَا تَعْرِفُهُ إِلَّا أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ.

۶...... وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ بَاطِلًا فِي نَفْسِهِ فَيَدُلُّ بُطْلَانُهُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَلَامِهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحَدِيْثِ الْمَجَرَّةُ الَّتِي فِي السَّمَاءِ مِنْ عَرَقِ الْأَفْعَى الَّتِي تَحْتَ الْعَرْشِ. وَحَدِيث إِذَا غَضِبَ الرَّبُّ أَنْزَلَ الْوَحْيَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَإِذَا رَضِيَ أَنْزَلَهُ بِالْعَرَبِيَّةِ.

۷...... وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ فِي الْحَدِيثِ تَارِيخُ كَذَا وَكَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ إِذَا كَانَ سَنَةُ كَذَا وَكَذَا وَقَعَ كَيْتَ وَكَيْتَ وَإِذَا كَانَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا وَقَعَ كَيْتَ وَكَيْتَ.

۸...... وَمِنْهَا أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ بِوَصْفِ الْأَطِبَّاءِ وَالطُّرُقِيَّةِ أَشْبَهُ وَأَلْيَقُ كَحَدِيْثِ الْهَرِيْسَةِ تَشُدُّ الظَّهْرَ وَحَدِيث أَكْلُ السَّمَكِ يُذْهِبُ الْجَسَدَ.

۹...... وَمِنْهَا أَحَادِيثُ الْعَقْلِ كُلُّهَا كَذِبٌ.

۱۰...... وَمِنْهَا الْأَحَادِيثُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْخِضْرُ وَحَيَاتُهُ كُلُّهَا كَذِبٌ وَلَا يَصِحُّ فِي حَيَاتِهِ حَدِيْثٌ وَاحِدٌ.

۱۱...... وَمِنْهَا مُخَالَفَةُ الْحَدِيثِ لِصَرِيحِ الْقُرْآنِ كَحَدِيث مِقْدَارُ الدُّنْيَا وَأَنَّهَا سَبْعَةُ آلَافِ سَنَةٍ وَنَحْنُ فِي الْأَلْفِ السَّابِعَةِ وَهَذَا مِنْ أَبْيَنِ الْكَذِبِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ صَحِيحًا لَكَانَ كُلُّ أَحَدٍ عَالِمًا أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ لِلْقِيَامَةِ مِنْ وَقْتِنَا هَذَا مِئَتَانِ

وَوَاحِدٌ وَخَمْسُونَ سَنَةً وَاللّٰهُ تَعَالَى يَقُولُ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي) الْآيَةَ.

۱۲ ...... وَمِنْهَا أَحَادِيثُ صَلَوَاتِ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي كَصَلَاةِ يَوْمِ الْأَحَدِ وَلَيْلَةِ الْأَحَدِ وَيَوْمِ الاثْنَيْنِ وَلَيْلَةِ الاثْنَيْنِ إِلَى آخِرِ الْأُسْبُوعِ كُلُّ أَحَادِيثِهَا كَذِبٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ بَعْضُ ذَلِكَ.

۱۳ ...... وَمِنْهَا رَكَاكَةُ أَلْفَاظِ الْحَدِيثِ وَسَمَاجَتُهَا بِحَيْثُ يَمُجُّهَا السَّمْعُ وَيَدْفَعُهَا الطَّبْعُ كَحَدِيث أَرْبَعٌ لا تَشْبَعُ مِنْ أَرْبَعٍ أُنْثَى مِنْ ذَكَرٍ وَأَرْضٌ مِنْ مَطَرٍ وَعَيْنٌ مِنْ نَظَرٍ وَأُذُنٌ مِنْ خَبَرٍ.

۱۴ ...... وَمِنْهَا أَحَادِيثُ ذَمِّ الْحَبَشَةِ والسودان كلها كذب.

۱۵ ...... وَمِنْهَا أَحَادِيثُ ذَمِّ التُّرْكِ وَأَحَادِيثُ ذَمِّ الْخِصْيَانِ وَأَحَادِيثُ ذَمِّ الْمَمَالِيكِ.

۱۶ ...... وَمِنْهَا أَحَادِيثُ اتِّخَاذِ الدَّجَاجِ لَيْسَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷ ...... وَمِنْهَا أَحَادِيثُ ذَمِّ الْأَوْلَادِ كُلُّهَا كَذِبٌ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا.

۱۸ ...... وَمِنْهَا ذِكْرُ فَضَائِلِ السِّوَرِ وَثَوَابِ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ كَذَا فَلَهُ أَجْرُ كَذَا مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى آخِرِهِ كَمَا يَذْكُرُ ذَلِكَ الثَّعْلَبِيُّ وَالْوَاحِدِيُّ فِي أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ وَالزَّمَخْشَرِيُّ فِي آخِرِهَا وَكَذَا تَبِعَهُ الْبَيْضَاوِيُّ وَأَبُو السُّعُودِ الْمُفْتِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَظُنُّ الزَّنَادِقَةَ وَضَعُوهَا وَقَدِ اعْتَرَفَ بِوَضْعِهَا وَاضِعُهَا وَقَالَ قَصَدْتُ أَنْ أُشْغِلَ النَّاسَ بِالْقُرْآنِ عَنْ غَيْرِهِ وَقَالَ بَعْضُ جُهَلَاءِ الْوَضَّاعِينَ فِي هَذَا النَّوْعِ نَحْنُ نَكْذِبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلا نَكْذِبُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَعْلَمْ هَذَا الْجَاهِلُ أَنَّهُ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهِ وَاسْتَحَقَّ الْوَعِيدَ الشَّدِيدَ.

۱۹ ......وَمِنْ ذَلِكَ مَا وَضَعَهُ الْكَذَّابُونَ فِي مَنَاقِبِ أَبِي حَنِيفَةَ

وَالشَّافِعِيِّ عَلَى التَّنْصِيصِ عَلَى اسْمَيْهِمَا وَكَذَا مَا وَضَعَهُ الْكَذَّابُونَ أَيْضًا فِي ذَمِّهِمَا وَمِنْ ذٰلِكَ الْأَحَادِيثُ فِي ذَمِّ مُعَاوِيَةَ وَذَمِّ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَذَمِّ بَنِي أُمَيَّةَ وَمَدْحِ الْمَنْصُورِ وَالسَّفَّاحِ وَكَذَا ذَمُّ يَزِيدَ وَالْوَلِيدِ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ

۲۰ ...... وَكَذَا كُلُّ حَدِيثٍ فِي مَدْحِ بَغْدَادَ وَذَمِّهَا وَالْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ وَمَرْوَ وَقَزْوِينَ وَعَسْقَلَانَ وَالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ وَنُصَيْبِينَ وَأَنْطَاكِيَةَ فَهُوَ كَذِبٌ.

وَكَذَا كُلُّ حَدِيثٍ فِي تَحْرِيمِ وَلَدِ الْعَبَّاسِ عَلَى النَّارِ.

یہ کتاب ''الموضوعات الکبری'' کے نام سے بھی معروف ہے، یہ کتاب محمد الصباغ کی تحقیق کے ساتھ ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔ کراچی میں ''قدیمی کتب خانہ'' سے طبع ہے۔

۱۹ ...... المصنوع فی معرفة الحدیث الموضوع

ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) کی اس کتاب پر شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ کی نہایت عمدہ تعلیقات ہیں، کتاب کا وہ نسخہ مطالعہ کرنا چاہئے جو شیخ کے حواشی کے ساتھ طبع ہے۔ یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب پر ہے، اس میں اختصار کے ساتھ معاشرے میں رائج اور اہل علم کی کتب میں جو غیر مستند روایات ہیں ان کی نشاندہی کی ہے، روایت کا صرف متن لکھ کر حکم بیان کرتے ہیں، معروف غیر مستند روایات معلوم کرنے کے لئے مفید کتاب ہے، عموماً اس میں علامہ ابن حجر، علامہ سخاوی، علامہ سیوطی اور علامہ ابن ہمام رحمہم اللہ کے حوالے سے روایات پر حکم کا ذکر ہے۔ یہ کتاب اختصار کے باوجود نہایت ہی مفید ہے اور بآسانی اس کا ایک دن میں مطالعہ کیا جاسکتا ہے، شیخ کا ابتداء میں جو مقدمہ ہے وہ نہایت مفید ہے، خصوصاً موضوع روایات کے لئے محدثین جو الفاظ ذکر کرتے ہیں اس کی اچھی تشریح کی ہے، اور یہ بھی بتایا ہے کہ ''لا یصح'' کے الفاظ اگر موضوع روایت کی کتابوں میں آئیں تو اس سے مراد ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے اور اگر احکامات کی کتابوں میں یہ الفاظ آئیں تو مراد یہ ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں بلکہ حسن ہے۔ اس میں کل (۴۷۸) روایات وآثار کا ذکر

ہے۔اس کتاب کا دوسرا نام ''الموضوعات الصغری '' ہے۔اس کا محقق نسخہ پاکستان میں ''ایچ ایم سعید'' کراچی سے طبع ہے۔

۲۰ ...... الجد الحثیث فی بیان ما لیس بحدیث

امام احمد بن عبد الکریم بن سعودی غزی دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۴۳ھ) کی یہ کتاب اختصار ہے ''إتقان ما یحسن من الأخبار الدائرة علی الألسن '' کا، یہ مصنف کے دادا کی کتاب ہے، مصنف نے اس کتاب میں موضوع روایات کا ذکر کیا ہے اور وہ روایات جن کی نسبت حضور کی طرف کی گئی ہے حالانکہ وہ آپ کا فرمان نہیں ہیں، بلکہ وہ کسی صحابی، تابعی یا کسی امام کا قول ہے۔مصنف نے حروفِ تہجی کی ترتیب پر (۶۴۶) روایات کو حکم کے ساتھ بیان کیا ہے۔اگر کوئی روایت مرسل یا موقوف ہے تو اس کی بھی وضاحت کی ہے۔ اختصار کے ساتھ غیر مستند روایات کی معرفت کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ یہ کتاب بکر عبد اللہ ابو زید کی تحقیق کے ساتھ ''دار الرایة'' ریاض سے طبع ہے۔

۲۱ ...... الکشف الإلٰہی عن شدید الضعف والموضوع والواھی

علامہ محمد بن محمد حسینی طرابلسی سَنْدَرُوسی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۷ھ) نے اس کتاب میں (۱۱۶۰) سے زائد شدید ضعیف، موضوع اور واہی روایات کا ذکر کیا ہے، یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر مرتب ہے۔مصنف نے ہر حرف کو مستقل ایک باب شمار کیا ہے اور ہر باب کو تین فصلوں پر تقسیم کیا ہے:

الفصل الأول فی الأحادیث شدیدة الضعف.

والثانی فی الواھیة.

والثالث فی الموضوعة.

اگر کوئی روایت صحیح یا حسن ہو تو مصنف اس کی نشاندہی کرتے ہیں، اگر کسی صحیح یا حسن روایت پر وضع کا حکم ہو تو اس کی وضاحت کرتے ہیں۔بعض مواقع پر مصنف نے روایتوں پر حکم بیان نہیں کیا، ممکن ہے کہ ناسخین سے رہ گیا ہو یا مصنف کی اُن روایات پر تحقیق نہ ہو۔

مصنف نے روایات کے انتخاب میں کتبِ موضوعات کے علاوہ کتبِ احادیث، کتبِ تراجم اور کتبِ تاریخ سے بھی روایات یکجا کی ہیں، جو حِکم، امثال یا اقوالِ زریں ہیں ان کی بھی نشاندہی کی ہے۔ یہ کتاب دکتور محمد محمود احمد بکار کی تحقیق کے ساتھ ''دار العلیان '' سے دو جلدوں میں طبع ہے۔

۲۲...... النخبة البهية فی الأحاديث المكذوبة علی خير البرية

امام محمد بن احمد سنباوی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۳۲ھ) نے ۱۹۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں نہایت اختصار کے ساتھ حروفِ معجم کی ترتیب پر روایات کو حکم کے ساتھ بیان کیا ہے، مصنف مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں ان موضوع روایات کو یکجا کروں گا جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور لوگوں کی زبان پر جاری ہے۔ یہ کتاب زہیر الشاویش کی تحقیق کے ساتھ ''المکتب الإسلامی '' بیروت سے طبع ہے۔

۲۳...... الفوائد المجموعة فی الأحاديث الموضوعة

علامہ محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) نے اس کتاب میں امام ابن حبان رحمہ اللہ کی ''المجروحين '' امام عُقیلی رحمہ اللہ کی ''الضعفاء '' خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات '' علامہ صغانی رحمہ اللہ کی ''الموضوعات '' امام سخاوی رحمہ اللہ کی ''المقاصد الحسنة '' علامہ عراقی رحمہ اللہ کی ''المغنی عن حمل الأسفار '' امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''ميزان الاعتدال '' علامہ پٹنی رحمہ اللہ کی ''تذكرة الموضوعات '' اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ''اللآلی المصنوعة '' سے زیادہ تر استفادہ کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں فقہی ابواب کی ترتیب پر روایات کو یکجا کیا ہے۔ بغیر سند کے صرف متن ذکر کر کے حکم نقل کرتے ہیں، عموماً روایت کا مرجع بھی بیان کرتے ہیں، روایت میں موجود جس راوی پر کلام ہو ائمہ نقاد کے حوالہ سے اُس کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کتاب جامعیت اور حسن ترتیب کے لحاظ سے دیگر کتب پر فائق ہے، لیکن اس کتاب میں بہت سی وہ روایات بھی ہیں جو موضوع کے درجہ کو نہیں پہنچتی بلکہ وہ صحیح یا حسن ہیں، لیکن

مصنف نے متشددین کی تقلید میں ان روایات کو موضوعات میں شمار کیا ہے، علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ''ظفر الأمانی ''میں اس پر تنبیہ کی ہے:

لكنه أدرج فيه كثيرا من الأحاديث التي لم تبلغ درجة الوضع بل وأحاديث صحاحا وحسانا تقليدا للمشددين المتساهلين في الموضوعات نبه على ذلك عبد الحي اللكنوي في ظفر الأماني[1].

یہ کتاب شیخ عبدالرحمٰن بن یحیی مُعلّمی کی تحقیق کے ساتھ ''المكتب الإسلامي '' بیروت سے طبع ہے۔

۲۴...... أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب

شیخ ابو عبداللہ محمد بن سید درویش حوت رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۷۶ھ) کی یہ کتاب علامہ ابن دیبع رحمہ اللہ کی ''تمييز الطيب من الخبيث '' سے ماخوذ ہے، یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، مصنف بغیر سند کے صرف متن ذکر کرکے حکم بیان کرتے ہیں، عموماً ائمہ نقاد کے حوالہ سے حکم ذکر کرتے ہیں، اگر روایت صحیح یا حسن درجہ کی ہو تو اس کی نشاندی کرتے ہیں، اگر روایت موقوف یا مقطوع ہو تو اُس کی وضاحت کرتے ہیں، اگر وہ الفاظ ضرب المثل، محاورہ یا کسی کا قول ہو تو اس کی تصریح کرتے ہیں۔ اس میں کل (۱۷۸۲) روایات کا حکم بیان ہوا ہے۔ آخر میں ایک باب ہے ''باب في أسباب الوضع وعلاماته ''اس میں موضوع روایت کے اسباب اور علامات ذکر کی ہیں، آخر میں حضرات انبیاء، صحابہ، تابعین اور ائمہ کے حوالے سے غیر مستند واقعات کی بھی نشاندہی کی ہے، یہ کتاب مصطفیٰ عبد القادر عطاء کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار الكتب العلمية '' سے طبع ہے۔

۲۵...... الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة

علامہ عبدالحی بن محمد عبدالحلیم لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) کے اس رسالہ کا سبب یہ بنا کہ ان کا بعض دوستوں کے ساتھ اس پر مباحثہ ہوا کہ یومِ عاشورہ کے دن کوئی مخصوص

[1] الرسالة المستطرفة: ص ۱۵۲

نماز کسی خاص کمیت وکیفیت کے ساتھ ثابت ہے یا نہیں؟ مصنف نے جواب دیا کہ اس دن میں یا اس کے علاوہ سال بھر کسی بھی مخصوص دن میں کوئی مخصوص نماز کسی خاص کمیت وکیفیت کے ساتھ ثابت نہیں ہے، اس قسم کی جتنی روایات ہیں وہ سب موضوع ہیں۔ اس کتاب میں ہفتہ کے دنوں میں یا سال بھر کے مہینوں یا ایام سے متعلق جو روایات موضوع ہیں ان کی نشاندہی کی ہے۔ اسی طرح یکم رجب، دس رجب، پندرہ رجب، ستائیس رجب، پندرہ شعبان، یوم فطر، یوم اضحیٰ، عاشورہ اور دیگر مخصوص ایام میں جو مخصوص کیفیت کے ساتھ نمازیں پڑھی جاتی ہیں اُن کے وضع کو ثابت کیا ہے۔ آخر میں صلاۃِ تسبیح سے متعلق روایت پر محققانہ گفتگو کی ہے۔ یہ رسالہ مجموعہ رسائل لکھنوی کی پانچویں جلد میں ہے، اور الگ سے استاذ محمد سعید زغلول کی تحقیق کے ساتھ "مکتبة الشرق الجديد" بغداد سے طبع ہے۔

۲۶...... اللؤلؤ المرصوع فيما لا أصل له أو بأصله موضوع

امام ابوالمحاسن محمد بن خلیل بن ابراہیم طرابلسی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۵ھ) کا اسلوب یہ ہے کہ یہ روایت بلا سند ذکر کر کے حکم بیان کرتے ہیں، عموماً بیانِ حکم میں ائمہ متقدمین اور متاخرین کے اقوال ذکر کرتے ہیں، خود اپنی رائے ذکر نہیں کرتے، بلکہ ائمہ فن کی آراء کی روشنی میں روایت کی فنی حیثیت بیان کرتے ہیں، مثلاً "كل ممنوع حلو. ليس بحديث"

اسی طرح "لو اغتسل اللوطي بماء البحر لم يجئ يوم القيامة إلا جنبا. وقال السخاوي و كل ما في معناه باطل"

اسی طرح "من عرف نفسه فقد عرف ربه. قال ابن تيمية موضوع"

اسی طرح "من صلى خلف تقي فكأنما صلى خلف نبي. لا أصل له"

اس کتاب میں زیادہ تر استفادہ "المغني عن حمل الأسفار، المقاصد الحسنة، كشف الخفاء، اللآلي المصنوعة، الموضوعات الكبرى، الموضوعات لابن الجوزي" سے کیا ہے۔ اس کتاب میں کل (۴۲۷) روایات کا ذکر ہے۔ یہ کتاب فواز احمد زمرلی کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں "دار البشائر الإسلامية" سے طبع ہے۔

۲۷...... تحذير المسلمين من الأحاديث الموضوعة على سيد المرسلين

شیخ محمد بن بشیر بن محمد حسن ظافر المدنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۹ھ) کی اس کتاب کی پہلی فصل کا عنوان ''فيمن ألف في الموضوعات '' ہے،اس فصل میں انہوں نے موضوع روایات پر لکھی گئی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے،فصل ثانی میں موضوع روایات کی تعریف، اس کا حکم بیان کیا ہے،موضوع روایات کے اسباب بھی ذکر کئے ہیں اور ایک مستقل فصل میں احادیث گھڑنے والے وضاع راویوں کا تذکرہ بھی کیا ہے،موضوع روایات کی پہچان سے متعلق علامات بھی ذکر کی ہیں،صفحہ ۷۵ پر حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ کہ ان کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے (معاذ اللہ) اور انہیں کوڑا کرکٹ کی جگہ پھینک دیا گیا تھا، انہیں ذکر کر کے اس کی سخت تردید کی ہے۔اس کتاب میں مشہور اقوال کی نشاندہی بھی کی گئی ہے کہ یہ احادیث نہیں بلکہ فلاں فلاں کے اقوال ہیں۔ یہ کتاب اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس میں صرف روایت اور اس پر حکم ہے کوئی زائد بات نہیں ہے۔۱۹۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب استاذ محی الدین مستو کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ''دار التراث'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۲۸...... المغير على الأحاديث الموضوعة في الجامع الصغير

شیخ ابو الفیض احمد بن محمد بن صدیق غماری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ''الجامع الصغير ''میں موجود موضوع روایات کو الگ کر کے بیان کیا ہے،اس لئے ''الجامع الصغير '' کے ساتھ اس کا مطالعہ مفید ہے تاکہ موضوع روایات معلوم ہو جائیں،مصنف روایت ذکر کر کے ''قلت '' سے اپنی تحقیق ذکر کرتے ہیں۔۱۳۹ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ ''دار الرائد'' بیروت سے طبع ہے۔

۲۹...... التهاني في التعقب على موضوعات الصغاني

علامہ عبد العزیز بن محمد بن صدیق غماری نے اس کتاب میں علامہ صغانی رحمہ اللہ

(متوفی ۶۵۰ھ) سے ''الموضوعات'' میں جو اوہام، اخطاء اور تسامحات ہوئے ہیں، خصوصاً حکم حدیث میں ان کی نشاندہی کی ہے۔ یہ کتاب مختصر ہے، مصنف نے تفصیلاً علامہ صغانی رحمہ اللہ کا تعقب اپنی اس کتاب میں کیا ہے ''بلوغ الأماني في موضوعات الصغاني'' اول الذکر کتاب ۶۹ صفحات میں ''دار الإمام النووي'' عمان سے طبع ہے۔

۳۰...... موسوعة الأحاديث والآثار الضعيفة والموضوعة

الدکتور علی حسن علی حلبی، الدکتور ابراہیم طہ القیسی، الدکتور شیخ حمد محمد مراد۔

اس کتاب کے شروع میں ایک نہایت علمی مقدمہ ہے، اس میں ابتداء سے لے کر اب تک موضوع روایات پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا تعارف سن ہجری کے اعتبار سے کیا ہے، اس کے مقدمہ میں (۸۷) کتابوں کا تذکرہ ہے، صفحہ ۴۹ سے ۲۱۳ تک کتابوں کے نام، مصنفین کے اسماء، متوفی اور اس کتاب کے اسلوب اور ماخذ اور اس کے فوائد اور اس پر نقد وجرح اور ناشر کا تذکرہ کیا ہے۔ ہر کتاب کے تعارف پر عموماً انہوں نے دو صفحات پر بحث کی ہے، اس کتاب میں موضوع اور ضعیف روایات پر اب تک لکھی گئی تمام مشہور کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، حروفِ تہجی کے اعتبار سے انہوں نے روایات کو یکجا کیا ہے، روایت کو بغیر سند کے ذکر کرتے ہیں اور پھر اس پر کلام کرتے ہیں، روایت ذکر کرنے کے بعد جس کتاب سے انہوں نے روایت لی ہے اس کا نام، جلد اور صفحہ کی نشاندہی کرتے ہیں، اس میں ہر موضوع روایت کے ساتھ جہاں اس کے حکم کا ذکر ہے وہیں اس کی بھی نشاندہی کی ہے کہ یہ روایت فلاں فلاں کتاب میں ہے، یہ کتاب جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ ضعیف اور موضوع روایات پر لکھی گئی روایات کا انسائیکلوپیڈیا ہے (البتہ ایک بات یاد رہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل شرائط کے ساتھ جمہور محدثین کے ہاں جائز ہے، ان شرائط کا تذکرہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ''فتح المغیث'' اور علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ''تذکرة الراشد'' میں کیا ہے)۔ مصنفین نے زیادہ اہتمام جمع روایات کا کیا ہے، چاہے وہ ضعیف ہوں یا موضوع، روایات پر تحقیقی طور پر نقد وجرح نہیں کی، اس لئے اس کتاب میں کسی

روایت کا آجانا اُس کے موضوع ہونے کو مستلزم نہیں۔ یہ کتاب پندرہ جلدوں میں ''مکتبة المعارف'' ریاض سے طبع ہے۔

۱۳۱...... سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة

علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) کی یہ کتاب ۲۲ جلدوں میں ''دار إحياء المعارف'' ریاض سے طبع ہے۔

علامہ البانی کی مختصر سوانح، خدمات اور اہلِ علم کی نقد وجرح

مصنف کی پیدائش البانیہ کے دار الحکومت اشقودرہ میں ۱۳۳۲ھ میں ہوئی، آپ کے والد احمد زرغوشوی حنفی مسلک کے ایک جید عالم تھے، آپ نے جب دیکھا کہ آپ کے علاقے میں مغربی افکار وتہذیب پھیلتی جا رہی ہے تو ہجرت کر کے البانہ آ گئے۔ علامہ ناصر الدین رحمہ اللہ کی عمر ابھی نو سال تھی کہ آپ نے حصول علم کے لئے سفر شروع کئے، آپ کے والد دمشق میں ایک اسکول میں پڑھاتے تھے، ان کے والد کا پیشہ گھڑی سازی کا تھا، دمشق میں ایک دکان کرایہ پر لی تھی اور اس پر بورڈ لگایا تھا ''ساعات الألباني'' والد کے ساتھ بیٹا بھی اس دکان پر بیٹھتا تھا، علامہ ناصر الدین نے دکان کے مختصر حصہ میں اپنے مطالعہ کے لئے ذاتی کتابیں رکھیں، فارغ اوقات میں آپ مطالعہ کرتے، ایک دن ایک کتب فروش کے پاس آپ کو جانا پڑا تو وہاں آپ کی نظر ''مجلة المنار'' رسالہ پر پڑی، جس میں سید رشید رضا کا ایک مضمون تھا، مضمون میں انہوں نے امام غزالی رحمہ اللہ کی ''إحياء علوم الدين'' کے محاسن اور ماخذ بیان کئے تھے، اس کے پڑھنے سے علامہ ناصر الدین رحمہ اللہ بڑے متاثر ہوئے، تو انہوں نے علامہ عراقی رحمہ اللہ کی ''المغني عن حمل الأسفار في الأسفار'' کا مطالعہ شروع کر دیا، اور پھر اس کتاب کو اپنے پاس اپنے خط سے لکھ کر محفوظ کر دیا، یہ ان کی تحریر کا پہلا کام تھا، اس کے بعد انہوں نے ''مجلة المنار'' سے مستقل رابطہ قائم کیا، اور

ہر ماہ کے رسالوں کا مطالعہ کرتے رہے، آپ نے ذہن میں جو فکری آزادی، تعصب، تقلید سے دوری اور متقدمین پر عدم اعتمادی یہیں سے شروع کی، اس کے بعد آپ نے امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کا ایک رسالہ ''ذم الملاھی '' کا مطالعہ شروع کردیا اور پھر خیال آیا کہ اس پر تحقیق وتخریج کی جائے، چنانچہ کاتب کو لکھنے کے لئے دے دیا، جب وہ رسالہ لکھ کر لایا تو اس میں دو ورق غائب تھے تو کاتب نے بتلایا کہ اصل کتاب میں دو ورق نہیں ہیں، آپ انہیں تلاش کریں، تو انہوں نے دمشق کے معروف کتب خانہ کا رخ کیا، اور اس میں مجامیع کے عنوان سے رکھی گئی مجلدات میں تلاش کرنا شروع کردیا، اس دوران آپ نے کئی مخطوطات کا مطالعہ کیا، لیکن مطبوعہ صفحات نہ ملے اور اس بہانے کئی کتابوں کا مطالعہ ہوا، انہوں نے ''مکتبہ ظاہریہ'' کے کتب خانہ کے مخطوطات کا مطالعہ شروع کرکے اس میں موجود روایات اور رواۃ کے احوال کو اپنے پاس لکھنا شروع کردیا، اور اس طرح مخطوطات کا ایک وافر مطالعہ ہوا، اب ان کی اس دکان پر گھڑی سازی کے ساتھ ساتھ کئی طلبہ بھی علم حدیث کے لئے ان کی طرف رخ کرتے تھے، انہوں نے اپنی زندگی کا موضوع علم حدیث اور رجال کو بنایا اور اس پر تحقیق شروع کی، ان کی کتاب ''أحکام الجنائز وبدعھا '' تین ماہ میں مکمل ہوئی، سن ۱۳۸۹ھ میں دعوت الی الاسلام اور لوگوں کو تعلیم دینے کے جرم میں انہیں جیل جانا پڑا اس دوران ان کے پاس صحیح مسلم، ایک کاپی، پنسل اور ربڑ تھی، انہوں نے جیل میں مسلم کی تلخیص لکھنا شروع کردی، اور تین ماہ میں یہ کام مکمل کردیا، زندگی کی آخری عمر میں جب یہ صاحب فراش ہوگئے تب بھی یہ حالت تھی کہ کہا کرتے تھے کہ مجھے سہارا دو اور بٹھا دو تاکہ میں مطالعہ کروں اور جب مطالعہ سے عاجز آگئے تو تلامذہ کو کہتے وہ پڑھتے اور آپ سنتے، انہی بیماری کے ایام میں ۱۴۲۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ان کی تصنیفی خدمات میں نمایاں کتابیں دو ہیں:

(۱) سلسلة أحاديث الصحيحة (۲) سلسلة أحاديث الضعيفة والموضوعة

دوران مطالعہ اگر کوئی صحیح حدیث آتی تو ان کو الگ نوٹ کرتے اور اگر ضعیف یا

موضوع حدیث آتی تو اس کو الگ نوٹ کرتے، اسی طرح ان کے پاس ایک مجموعہ تیار ہوا، اب وہی روایات چونکہ مشہور کتابوں میں بھی موجود تھیں، تو ان پر بھی تحقیق کر کے ان کی صحیح اور ضعیف کو الگ کر دیا، جیسے ''**صحیح الترغیب والترھیب، ضعیف الترغیب والترھیب** ''اس طرح سنن اربعہ کا مطالعہ کر کے اس کی صحیح احادیث اور ضعیف احادیث کو الگ کیا، صحیح سنن اربعہ اور ضعیف سننِ اربعہ کے نام سے۔ بخاری اور مسلم کا بھی اختصار کیا مختصر صحیح بخاری اور مختصر صحیح مسلم کے نام سے۔

حنابلہ کا مشہور متن ''**منار السبیل** '' کی روایات کی تخریج ''**إرواء الغلیل في تخریج أحادیث منار السبیل** '' کے نام سے کی، یہ آپ کی معروف کتابیں ہیں۔ علامہ البانی کی یہ خدمات قابل قدر ہیں کہ انہوں نے بغیر شاملہ اور کمپیوٹر کے استعمال کے اپنی ذاتی تحقیق اور محنت سے روایات پر تخریج و تحقیق کی، اور روایت کے طرق ذکر کئے، اور ہر طرق پر الگ الگ حکم بیان کیا، لیکن چونکہ مزاج میں آزادی، تعصب اور تشدد تھا اس لئے کئی صحیح روایات پر بھی کلام کر دیا، ان کے اس سلسلے میں کئی روایات ایسی ہیں جو محدثین کے ہاں حسن درجہ کی ہیں، اور انہوں نے ان کو موضوعات میں شمار کیا ہے، چونکہ کام کافی وسیع پیمانے پر تھا اس لئے تسامحات اور اغلاط بھی کثرت سے ہوئیں، اقوال میں تناقض اور تعارض بھی آیا، ایک جگہ روایت پر صحت کا حکم تو دوسری جگہ ضعف کا حکم، ایک جگہ حسن کہا تو دوسری جگہ اس کو صحیح حدیث میں شمار کیا۔ متقدمین محدثین سے بھی کچھ نالاں ہے، ائمہ اربعہ میں سے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو سلسلہ احادیث ضعیفہ میں ضعیف قرار دیا، اور ان کی روایت سے احتراز کا حکم دیا، کئی اہل علم نے ان اس کی اس غلط روش کی نشاندہی کی ہے۔ ان کے اس قلم سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم بھی نہ بچ سکیں، جس کی صحت پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے، اپنی تصنیفات میں انہوں نے صحیح مسلم کی پندرہ روایات پر کلام کیا ہے، جنہیں سید محمود سعید ممدوح نے ''**تنبیه المسلم إلی تعدی الألباني علی صحیح مسلم** '' کے نام سے جمع کیا، یہ کتاب ۲۱۲ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں ان روایات کو جمع کیا ہے جن پر علامہ البانی رحمہ اللہ

نے کلام کیا ہے، حالانکہ وہ صحیح مسلم کی احادیث ہیں، انہوں نے ان کے کلام کے تفصیلی جوابات دیئے ہیں۔

اسی طرح حسن بن علی السقاف نے ''تناقضات الألبانی الواضحات فیما وقع لہ فی تصحیح الأحادیث وتضعیفھا من أخطأ وغلطات'' کے نام سے دو جلدوں میں کتاب لکھی، جن میں البانی کے متناقض اقوال کو جمع کیا ہے، یہ کتاب ''دار الإمام النووی ''عمان سے طبع ہے۔اس میں انہوں نے عنوان قائم کیا ''تضعیفہ لأحادیث فی البخاری وأحادیث فی مسلم ''یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود وہ روایات جن کو البانی نے ضعیف کہا ہے،اس عنوان کے تحت انہوں نے آٹھ احادیث ذکر کی ہیں جن کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے حالانکہ وہ صحیح احادیث ہیں،اسی طرح ایک عنوان ''تناقضہ فی تصحیحہ الحدیث فی موضع وتحسینہ فی موضع آخر ''یعنی علامہ البانی رحمہ اللہ نے ایک مقام پر حدیثوں کو صحیح کہا ہے،تو دوسرے مقام پر انہی روایات کو حسن کہا ہے،اس عنوان کے تحت اس قسم کی مثالوں کو جمع کیا ہے۔

اسی طرح ایک عنوان ''الألبانی یعزو الحدیث إلی بعض کتب الحدیث مع کون الحدیث غیر موجودۃ فیھا ''یعنی علامہ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کی نسبت کی کہ یہ فلاں کتابوں میں ہے حالانکہ وہ روایت اِن کتابوں میں نہیں ہے،اس عنوان کے تحت ایسی مثالیں ذکر کی ہیں۔

اسی طرح ایک عنوان ''قصور اطلاع البانی فی مواضع لا تحصی ''یعنی وہ مواقع کہ جن کے بارے میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھے یہ روایت نہیں ملی یا مجھے اس کی سند نہیں ملی ،اس قسم کی پانچ مثالیں نقل کی ہیں۔

اسی طرح ایک عنوان ''نبذۃ من تناقض الألبانی فی تصحیحہ الحدیث فی موضع وحکمہ علیہ بأنہ منکر جدا فی موضع آخر ''یعنی علامہ البانی رحمہ اللہ نے ایک مقام پر حدیث کو صحیح کہا اور پھر دوسری جگہ اس روایت پر ''منکر جدا '' کا حکم لگایا،

اس عنوان کے تحت ایسی مثالیں ذکر کیں۔ ایک عنوان کہ علامہ البانی رحمہ اللہ بعض جگہ کسی محدث کی بڑی تعریف کرتے ہیں جیسے محدث العصر علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ اور دوسری جگہ ان پر خوب تنقید کرتے ہیں۔

اسی طرح ایک عنوان قائم کر کے لغت عربیت میں علامہ البانی رحمہ اللہ کے تسامحات کی نشاندہی کی ہے، آگے عنوان قائم کیا ''**رد الألباني على الألباني** ''اس عنوان کے تحت ص ۳۷ سے ص ۱۸۴ تک (۲۵۰) روایات نقل کئے کہ جن میں علامہ البانی رحمہ اللہ کے اقوال میں تناقض ہے کہ ایک جگہ روایت کو ضعیف اور دوسری جگہ اسی روایت کو صحیح، کہیں ایک روایت کو حسن تو دوسری جگہ اسی کو ضعیف کہہ دیا، اور کہیں ایک روایت کو ضعیف تو دوسری جگہ اسی کو موضوع کہہ دیا۔

انہوں نے بڑی تحقیق کے ساتھ علامہ البانی رحمہ اللہ کی اصل کتابوں سے الفاظ نقل کر کے اس میں تعارض وتناقض ذکر کیا ہے، یہ تو ایک مختصر سا خاکہ تھا جیسا کہ مصنف نے خود کتاب کے مقدمہ میں کہا تھا کہ میں اختصار کے ساتھ ذکر کروں گا، ورنہ ان کے اقوال میں اس قدر تناقض ہے کہ ان کے لئے کئی رجسٹر زدرکار ہیں۔ اسی طرح دوسرے حصے میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے جن رواۃ پر کلام کیا اُن میں سو (۱۰۰) راویوں کا تذکرہ کیا ہے کہ موصوف نے ایک مقام پر ان کو ضعیف کہا ہے اور دوسرے مقام پر ان کو حسن قرار دیا ہے، کہیں جرح کی تو کہیں ذکر کیا کہ ان کی روایات مقبول ہے، دیکھئے تفصیلاً ص ۵۷ سے ۲۲۶ تک۔ اسی طرح حنفیہ کے مستدلات کو کمزور ظاہر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اور اگر اس راوی یا روایت سے خود استدلال کرنا ہو تو وہ قابلِ حجت بن جاتی ہے۔ اسی طرح علامہ البانی رحمہ اللہ نے کئی کبارِ اہل علم کے خلاف سخت قلم استعمال کیا ہے جن سے اجتناب بہتر تھا۔ آخر میں انہوں نے ایک عنوان یہ قائم کیا ''**جهلة برجال الصحيحين وأحاديثهما** ''یعنی صحیحین کے رجال اور احادیث سے جہالت۔ اسی طرح ایک فصل یہ قائم کی ہے کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے تعصب کی بنیاد پر بعض ضعیف اور موضوع روایات کو صحیح قرار دیا، اسی طرح

بعض جگہ صحیح کو موضوع قرار دیا، اس طرح کی مثالیں ص ۲۲۷ سے ص ۲۴۳ تک ہیں، بہر حال یہ دو جلدوں میں ۵۵۰ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں علامہ البانی رحمہ اللہ کے اقوال میں تناقض اور تعارض بتلایا ہے۔

اسی طرح شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) نے ایک رسالہ "**كلمات في كشف أباطيل و افتراء ات**" لکھا، علامہ البانی رحمہ اللہ نے شرح عقیدہ طحاوی کی تعلیق وتخریج کے دوران مقدمہ میں شیخ عبدالفتاح ابوغدہ اور علامہ کوثری رحمہما اللہ پر جو اعتراضات کئے ہیں ان کے جوابات دیئے ہیں، اور جو الزامات ان پر لگائے گئے ہیں اُن کے بھی جوابات اس میں ذکر کئے ہیں، یہ الزام بھی لگایا گیا تھا کہ یہ حضرات علامہ ابن تیمیہ اور علامہ ابن قیم رحمہما اللہ کی تکفیر کرتے ہیں، تو شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ نے اپنی تصنیفات اور تعلیقات سے صفحہ نمبر کے ساتھ عبارات ذکر کیں کہ جن میں شیخ نے ان کی بڑی تعریف وتوثیق کی ہے۔ شیخ نے رسالہ کا نام "**كلمات في كشف أباطيل و افتراء ات**" رکھا یعنی ان افتراءات اور بہتانوں کے جوابات جو ان دونوں حضرات پر لگائے گئے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے سنن اربعہ کے دو حصہ کر دیئے صحیح سنن اربعہ اور ضعیف سنن اربعہ کے نام سے، یعنی صحیح ترمذی، ضعیف ترمذی، صحیح ابو داود، ضعیف ابو داود، صحیح نسائی، ضعیف نسائی، صحیح ابن ماجہ، ضعیف ابن ماجہ۔ حالانکہ جمہور اہل علم ان چھ کتابوں کو "صحاح ستہ" کہتے ہیں یعنی اس میں اکثر روایات صحیح ہیں اور حسن درجہ کی ہیں جو قابلِ استدلال ہیں، اور اگر ضعیف روایات بھی ہیں تو وہ تعدد طرق کی وجہ سے قابلِ عمل ہیں۔ فضائل میں چونکہ ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے اس لئے محدثین نے اپنی کتابوں میں ان روایات کو یکجا کیا ہے، سنن اربعہ کے اس طرح دو حصے کرنے میں امت کو فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہوا ہے، اس لئے کہ عموماً ایسی روایات ترغیب وترہیب سے متعلق ہیں، اس طرح کرنے سے امت میں عمل کا شوق اور سزا وعقاب کا خوف ختم ہو جائے گا، نیز محدثین فضائل میں تساہل برتتے ہیں۔ اگر محض اسماء رجال کی کتابوں میں کسی راوی پر کسی ایک محدث کی جرح دیکھ کر روایات

پر حکم لگانا شروع کردیا جائے تو پھر شاید ہی کوئی باقی بچے، اس لئے کہ رواۃ میں بہت کم ایسے ہیں کہ جن پر کوئی جرح نہ کی گئی ہو، جب امام مالک، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہم اللہ جیسے لوگ جرح سے نہ بچ سکے تو عام رواۃ کیسے بچ سکتے ہیں، اس لئے جرح وتعدیل میں ائمہ متقدمین، متاخرین میں متعدلین علماء کے اقوال قابل قبول ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''الأدب المفرد'' کو بھی دوحصوں پر تقسیم کیا ہے ''صحیح ادب المفرد'' اور ''ضعیف ادب المفرد'' جو امام بخاری صحیح بخاری کے نام سے دو جلدوں میں تقریباً سات ہزار روایاتِ صحیحہ کو جمع کرسکتا تھا تو وہ ''ادب المفرد'' کے نام سے مختصر کتاب بھی لکھ سکتا تھا جس میں تمام روایات صحیح ہوں، لیکن انہوں نے ضعیف روایات کو اس لئے ذکر کیا کہ فضائل اور مناقب میں اس پر عمل درست ہے۔ کیا امام بخاری رحمہ اللہ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں، کیا علامہ البانی رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی صحت وضعف اور رواۃ سے متعلق کلام کو جانتے ہیں۔ جب فضائل میں بھی ضعیف حدیث پر عمل جائز نہیں ہے تو امام بخاری رحمہ اللہ نے بغیر نقد وجرح کے اِن احادیث کو اپنی کتاب میں کیوں ذکر کیا؟ علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم، علامہ ابن جوزی رحمہم اللہ اسی طرح کے وہ کبار اہلِ علم جو اہلحدیث مکتبہ فکر کے ہاں بھی مسلّم ہیں ان کی کتابوں میں بھی ضعیف روایات بکثرت موجود ہیں، ان کی فہرست اگر دیکھنی ہو تو ''**تحقیق المقال فی تخریج أحادیث فضائل الأعمال**'' میں دیکھ لیں، اس کے شروع میں ان ائمہ سے روایات نقل کی ہیں جو خود متشدد تھے لیکن فضائل ومناقب میں وہ بھی ضعیف روایات ذکر کرتے ہیں، اس کتاب کے شروع میں بیس سے زائد علماء کے اقوال باحوالہ ذکر کئے ہیں کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل درست ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے روایات کی صحت اور ضعف میں لوگوں کو اپنی کتابوں کی طرف متوجہ کیا کہ ان میں جو روایات ہیں وہ صحیح ہیں اور جن کو میں نے ضعیف کہا ہے وہ ضعیف ہیں، گویا سب کو اس علم میں اپنا مقلد شمار کروایا۔ علامہ البانی رحمہ اللہ کی خدمات قابلِ قدر ہیں

لیکن محض ان کے قول پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا جب تک دیگر محدثین سے اس کی تائید نہ ہو۔

نیز آپ کی تصنیف میں تصحیح سے تضعیف اور تضعیف سے تصحیح، تحسین سے تصحیح اور تصحیح سے تحسین کی طرف جو رجوع پایا جاتا ہے اس کے لئے "**تراجع العلامة الألباني فيما نص عليه تصحيحا و تضعيفا**" کا مطالعہ کریں۔ شیخ حسن بن علی سقاف "**تناقضات الألباني الواضحات**" کے مقدمہ میں لکھتے ہیں "**لا يجوز التعويل على تحقيقاته ولا لاغترار بتصحيحاته أو تضعيفاته**" یعنی البانی کی تحقیقات پر اعتماد کرنا اور ان کی تصحیحات و تضعیفات سے دھوکہ کھانا جائز نہیں۔ اہل علم حضرات محمود سعید ممدوح کی اس کتاب کو بھی مطالعہ میں رکھیں "**التعريف بأوهام من قسم السنن إلى الصحيح والضعيف**" نیز محدث کبیر مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ کی یہ تصنیف مطالعہ میں رکھیں "**الألباني شذوذه وأخطاؤه**" شیخ بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ نے علامہ البانی رحمہ اللہ کی زندگی میں فرمایا تھا "**عنده علم كثير في تصحيح الحديث وتضعيفه وله أوهام وخطاء**" ❶

اہل حدیث مسلک کے عالم ابو محمد خرم شہزاد صاحب نے کتاب لکھی "**الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني**" اس کتاب میں انہوں نے وہ روایات جن کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے "**سلسلة الأحاديث الصحيحة**" میں صحیح کہا ہے اور مصنف کی تحقیق کے مطابق وہ ضعیف ہیں تو ایسی روایات کو انہوں نے تحقیق و تخریج کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس کتاب پر نظر ثانی حافظ زبیر علی زئی اور شیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی نے کی ہے۔ مصنف کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

میں نے شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی "**سلسلة الأحاديث الصحيحة**" کی پہلی چھ جلدوں کا مطالعہ شروع کیا اور جن احادیث کی صحت پر دل مطمئن نہ تھا تحقیق کرنے پر وہ روایات واقعی ضعیف نکلیں گو کہ شیخ البانی نے ان احادیث کو حسن یا صحیح کہا ہے، بے شک

❶ أنوار السبيل في ميزان الجرح والتعديل: ص ۲۰۰

شیخ البانی اس دور کے بہت بڑے عالم دین، محقق اور محدث العصر تھے، لیکن چونکہ وہ بھی انسان تھے لہذا بشری تقاضوں کی وجہ سے ان سے غلطیاں ہوئی ہیں، حالانکہ خود شیخ البانی نے تقریبا (۷۰) احادیث پر پہلے حسن یا صحیح ہونے کا حکم لگایا تھا پھر اپنی وفات سے پہلے ان (۷۰) احادیث کو ضعیف کہا، اس طرح (۱۹۷) احادیث کو ضعیف کہا پھر اپنی وفات سے پہلے اپنے پہلے حکم سے رجوع کرتے ہوئے ان (۱۹۷) احادیث کو حسن یا صحیح کہا۔ بہر حال میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترم علمائے کرام کا یہ فرض ہے کہ شیخ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے علاوہ خود بھی ہر حدیث کی تحقیق کر کے پھر عوام الناس میں بیان کریں۔ ❶

علامہ البانی رحمہ اللہ کی جلالتِ شان، علم وفضل، وسعتِ اطلاع، حدیث ورجال پر گہری نظر اور ان کی علم حدیث کی خدمات کا انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن ''کل أحد یؤخذ من قوله ویترک سوی قول الله ورسوله''

۳۲...... الأحادیث القدسیة الضعیفة والموضوعة

استاذ ابوعبداللہ احمد بن احمد عیسوی نے اس کتاب میں ضعیف اور موضوع احادیث قدسیہ کو جمع کیا ہے، یہ کتاب نہ حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے اور نہ موضوعات کی ترتیب پر، بلکہ مصنف نے کیف ما اتفق روایات کو یکجا کیا ہے اور حکم بیان کیا ہے۔ ۱۶۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''دار الصحابة'' مصر سے طبع ہے۔

۳۳...... سلسلة الأحادیث التی لا أصل لها وأثرها السیئ فی العقیدة والفقه والسلوک

استاذ ابواسامہ سلیم بن عبدالہلال نے اس کتاب میں عقیدہ، فقہ اور تصوف سے متعلق وہ روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے، اُن کی کوئی سند معلوم نہیں ہے، مصنف نے کیف ما اتفق ان روایات کو یکجا کیا ہے۔ (۱۴۳) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''دار الصمیحی'' ریاض سے طبع ہے۔

❶ الصحیفة فی الأحادیث الضعیفة: ص ۱۷، ط: مکتبہ اسلامیہ لاہور

۳۴...... الوضع فی الحدیث

دکتور عمر بن حسن عثمان نے یہ کتاب لکھ کر دکتورہ کی سند جامعہ ازہر سے حاصل کی ہے، اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب نہایت ہی جامع ہے، اس وجہ سے کہ اس میں موضوع روایات پر لکھی گئی کتابوں کا تعارف، وضاعین رواۃ کا تذکرہ، مشہور موضوع روایات کی نشاندہی، روایت گڑھنے کے اسباب، فرقِ باطلہ، مبتدعین اور صوفیاء کی وضع کردہ روایات کی نشاندہی، موضوع روایات سے متعلقہ جتنی بھی مباحث ہیں اصول حدیث یا حدیث کی کتابوں میں ان سب کو یکجا کیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ اس کتاب کا موضوع صرف موضوع روایات کو یکجا کرنا نہیں ہے بلکہ موضوع روایات سے متعلق تمام مفید مباحث کو یکجا کرنا ہے، اگر اس کتاب کو سامنے رکھ کر کوئی موضوع روایت سے متعلق اہم مباحث کو اردو زبان میں نقل کردے تو یہ اہل علم کے لئے ایک مفید کاوش ہوگی۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ''مکتبہ غزالی'' دمشق سے طبع ہے۔

﴿۵۵﴾ کتب الأحادیث المشتهرة

وہ کتابیں کہ جن میں ان احادیث کی تحقیق کی گئی ہو جو عام طور پر مشہور ہوں لیکن ان کی سند معلوم نہ ہو یا روایت پر حکم کا علم نہ ہو۔ یہ وہ روایات جو لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہیں اور ان کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے، اب ان میں سے بعض روایات صحیح، بعض حسن، بعض ضعیف اور بعض موضوع ہیں، تو ان کتابوں میں ان روایات کو ذکر کرکے حکم بیان کیا جاتا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے یا نہیں، ضعیف ہے یا موضوع۔ یہاں ''مشتھرۃ'' سے حدیث مشہور والا معنی مراد نہیں ہے کہ جس کی سند میں تین یا تین سے زیادہ راوی ہوں، بلکہ یہاں مراد صرف لوگوں کے درمیان اس روایت کی تشہیر ہے، چاہے وہ روایت صحیح ہو یا حسن ہو یا ضعیف ہو یا موضوع۔ اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں چند معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... التذكرة فى الأحاديث المشتهرة

علامہ بدرالدین محمد بن بہادر بن عبداللہ زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ)

علامہ زرکشی رحمہ اللہ کی سات معروف تصانیف کا مختصر تعارف

مصنف مسلک کے اعتبار سے ایک مستند شافعی عالم ہیں، آپ کی تصنیفات میں مشہور کتب درج ذیل ہیں:

۱......''البحر المحيط فى أصول الفقه ''البحر المحیط کے نام سے ایک قرآن کریم کی تفسیر بھی ہے جو امام ابوحیان اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۵ھ) کی ہے۔

۲......''البرهان فى علوم القرآن ''اسی کو ماخذ بنا کر علامہ سیوطی نے رحمہ اللہ ''الإتقان فى علوم القرآن'' تصنیف کی۔

۳......''التذكرة فى الأحاديث المشتهرة''

۴...... ''الإجابة لإيراد ما استدركته عائشة على الصحابة '' اس کتاب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ان استدراکات کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے صحابہ پر کئے ہیں۔

۵......''إعلام الساجد بأحكام المساجد ''یہ کتاب مسجد سے متعلق احکامات پر مشتمل ہے۔

۶......قواعدِ فقہیہ پر''المنثور فى القواعد الفقهية''لکھی۔

۷......مقدمہ ابن صلاح پر نکت لکھے جو اہلِ علم کے درمیان''النكت علي مقدمة ابن الصلاح للزركشى ''کے نام سے معروف ہے۔

علامہ زرکشی نے اپنی کتاب''التذكرة''کو نو ابواب پر مرتب کیا ہے، پہلے باب میں ''فيما اشتهر على ألسنتهم من أحاديث الأحكام''دوسرے باب میں''فى أحاديث الحكم والآداب ''تیسرے باب''فى أحاديث الزهد ''چوتھے باب میں ''فى الطب والمنافع ''پانچویں باب میں''أبواب الفضائل ''چھٹے باب میں''فى

الأدعية و الأذكار ''ساتویں باب میں''في القصص و الأخبار ''آٹھویں باب میں ''في الفتن''نویں باب میں مختلف امور سے متعلق روایات ذکر کی ہیں۔

اس کتاب میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ یہ روایت نقل کرنے کے بعد یہ بتلاتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے یا حسن یا ضعیف، روایت کی تخریج کرتے ہیں اور حکم بیان کرتے ہیں، مثلاً ''اتقوا فراسة المؤمن فإنه ينظر بنور الله. رواه الطبراني من طريق معاوية بن صالح عن راشد بن سعد عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم''

اسی طرح ''الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر. أخرجه مسلم من حديث أبي هريرة وقال الترمذي حسن صحيح''

تو اسی طرح پوری کتاب میں ان کا یہ اسلوب ہے کہ روایت نقل کر کے اس کی تخریج کرتے ہیں اور پھر یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت صحیح، حسن، ضعیف، موضوع، مرفوع، موقوف، متصل یا مرسل ہے اس کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ اس فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے، بعد میں اس موضوع پر لکھنے والے حضرات کے لئے یہ ماخذ ہے۔ اس کتاب کو ''اللآلي المنثورة في الأحاديث المشتهرة ''بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں مصطفیٰ عبدالقادر عطاء کی تحقیق کے ساتھ ''دار الكتب العلمية'' سے طبع ہے۔

۲ ...... المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة

علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے ممتاز تلامذہ میں سے ہیں، اور کئی نامور کتابوں کے مصنف ہیں، علم حدیث، رجال، طرق اور علل میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نمایاں مقام عطا کیا تھا، اس فن کے ساتھ آپ کی گہری مناسبت کی وجہ اپنے استاد کی صحبت اور تلمذ ہے، اس صحبت نے ان کے علم میں جلا بخشی، آپ کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی آٹھ معروف تصانیف کا مختصر تعارف

(۱)''فتح المغيث بشرح ألفية الحديث ''یہ علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کی کتاب ''ألفية'' (جس میں ایک ہزار اشعار کی صورت میں فن اصولِ حدیث کی اصطلاحات وفوائد کو یکجا کیا گیا ہے) کی مفصل شرح ہے، اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب سب سے زیادہ جامع اور مفصل ہے۔

(۲)''الضوء اللامع لأهل القرن التاسع ''اس میں نویں صدی میں جتنے اہل علم گزرے ہیں ان کی تفصیلی سوانح اس میں یکجا ہے، یعنی ان کے اساتذہ وتلامذہ، اہلِ علم کی ان کے متعلق آراء اور تصنیفات۔

(۳)''الإعلان بتوبيخ لمن ذم التوريخ ''اس کتاب میں فنِ تاریخ کی ضرورت، اہمیت اور مختلف فنون پر لکھی گئی کتابوں کا مختصر تعارف ہے۔

(۴)''التحفة اللطيفة فی تاريخ المدينة الشريفة ''یہ کتاب دو جلدوں میں ہے، اس میں مدینہ منورہ سے متعلق تفصیلی معلومات حسن ترتیب کے ساتھ یکجا ہیں۔ (تاریخ مدینہ پر اس سے زیادہ مفید کتاب ''وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى ''ہے اور اردو میں ''تاریخ مدینہ منورہ'' ہے)

(۵)''الجواهر والدرر فی ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر ''یہ کتاب تین جلدوں میں ہے، اس میں انہوں نے اپنے شیخ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کے مفصل حالاتِ زندگی اور ان کی تصنیفات کا ذکر کیا ہے۔

(۶)''القول البديع فی الصلاة علی الحبيب الشفيع ''اس کتاب میں انہوں نے درود شریف پڑھنے کی فضیلت، درود سے متعلق روایات اور ان کی تشریح کی ہے، اور درود شریف سے متعلق مسائل یکجا کئے ہیں۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب جامعیت اور تحقیق کے اعتبار سے سب پر فائق ہے، (دوسری کتاب اس موضوع پر ''جلاء الأفهام فی فضل الصلاة علی محمد خير الأنام ''علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۱ھ)

کی تصنیف ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر بہترین کتاب ''فضائلِ درود شریف'' شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) کی ہے)۔

(۷) ''**المنهل العذب الروی فی ترجمة قطب الأولياء النووی** '' یہ کتاب شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی مفصل سوانح اور تصانیف پر ہے۔

(۸) ''**المتكلمون فی الرجال**'' علامہ سخاوی رحمہ اللہ کا یہ رسالہ ائمہ جرح وتعدیل کے طبقات پر ہے، اس میں (۲۶) طبقات کے تحت (۲۱۰) محدثین کا ذکر کیا ہے، یہ رسالہ شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ''**أربع رسائل فی علوم الحديث**'' میں طبع ہے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ معاصر ہیں، دونوں کے درمیان معاصرانہ چشمک رہتی تھی، اس کے لئے کتاب کے شروع میں محقق کا مقدمہ پڑھیں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ''**الضوء اللامع لأهل القرن التاسع**'' (جلد ۴ ص ۶۵ تا ۷۰) میں علامہ سیوطی کے ترجمہ میں ان پر نقد وجرح میں کافی شدت اختیار کی ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اِن کے رَد میں ''**الكاوی فی الرد علی السخاوی** '' کے نام سے رسالہ لکھا۔ ہمارے لئے یہ دونوں حضرات آفتاب و ماہتاب کی مانند ہیں، دونوں نے خصوصاً علم حدیث کی بہت خدمت کی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی شایان شان اِن حضرات کو بدلہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین

''**مقاصد الحسنة**'' حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہے، روایت لکھنے کے بعد مصنف اس کی تخریج کرتے ہیں کہ یہ روایت کن کن کتابوں میں ہے، روایت پر حکم بیان کرتے ہیں اور اگر اس روایت کے دیگر طرق ہوں تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، اُن کا بھی حکم ذکر کرتے ہیں، اپنی رائے سے زیادہ متقدمین محدثین کی آراء ذکر کرتے ہیں، اگر کسی راوی پر کلام ہو تو ائمہ جرح وتعدیل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اور کہیں اپنی رائے بھی بتلاتے ہیں۔ اس کتاب میں تمام روایتیں ضعیف یا موضوع نہیں ہیں، بلکہ انہوں نے ان احادیث کو یکجا کیا

ہے جولوگوں کی زبانوں پر مشہور ہیں، چاہے وہ صحیح، حسن، ضعیف یا موضوع ہوں، تو اس میں صحیح اور حسن روایات بھی کافی تعداد میں ہیں، اس کتاب میں کسی روایت کا آجانا اُس کے ضعف یا وضع کو مستلزم نہیں۔ مصنف ہر روایت کی جداگانہ تخریج کر کے حکم بیان کرتے ہیں۔ مصنف کو علم حدیث اور رجال سے گہری مناسبت تھی، اس وجہ سے یہ روایت اور رواۃ پر بڑے جچے تلے الفاظ میں کلام کرتے ہیں، ایک عالم کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے، اس لئے کہ اس موضوع پر بعد میں جتنے بھی اہل علم حضرات نے لکھا ہے ان سب نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے، اور سب کے لئے یہی بنیاد اور ماخذ ہے، اس کتاب کا وہ نسخہ مفید ہے جو شیخ عبداللہ محمد صدیق کی تعلیق وتخریج کے ساتھ طبع ہے، انہوں نے حاشیہ میں دیگر متعدد کتب کے حوالے ذکر کئے ہیں، جس سے بات میں کافی استیناد آجاتا ہے۔ اس کتاب سے زیادہ فائدہ اس فن کے نشیب وفراز سے واقف اہلِ علم کو ہوتا ہے، مصنف چونکہ روایت سے متعلق فی الجملہ تمام تفصیلات ذکر کرتے ہیں اس لئے کتاب میں طوالت ہے، خصوصاً اسانید وطرقِ حدیث میں۔ اس لئے ضرورت تھی اس کتاب کی تلخیص کی جائے۔ اس کتاب پر کی گئی اہلِ علم کی خدمات درج ذیل ہیں۔

''مقاصد الحسنة'' کے اختصارات

۱ ...... اختصره الشيخ شهاب الدين أحمد بن محمد بن عبد السلام المنوفي تلميذ (السخاوي) المتوفى سنة ۹۳۱ هـ وسماه (الدرّة اللامعة في بيان كثير من الأحاديث الشائعة) ذكره في (كشف الظنون) (ص ۱۷۸۰)

۲ ...... وكذا للشيخ أبي عبد الله محمد بن عبد الباقي الزُّرقاني المالكي، المتوفى سنة ۱۱۲۲ هـ عليه مختصران: كبير وصغير طبع الأخير في المكتب الإسلامي بيروت.

۳ ...... وللشيخ أبي الحسن علي بن محمد المنوفي تلميذ السيوطي كتاب

(الوسائل السنية من المقاصد السخاوية والجامع والزوائد الأسيوطية).

۴...... وممن اختصره أيضا الشيخ محمد بن عمر اليمنى المتوفى سنة ۹۳۰هـ وسماه (تحرير المقاصد عن الأسانيد والشواهد).

۵......وللشيخ أحمد بن عبد الله بن أحمد الوزير اليمنى المتوفى سنة ۹۸۵هـ كتاب (تحرير المقاصد الحسنة فى تخريج الأحاديث الدائرة على الألسنة) وهو مخطوط ذكره الحبشى فى (مصادر الفكر باليمن) (ص ۵۴).

۶ ......وممن اختصره كذلك تلميذه ابن الدَّيبَع فقد لخّصه فى كتاب سماه (تمييز الطيب من الخبيث فيما يدور على ألسنة الناس من الحديث).

۷...... كما يُعدّ إسماعيل بن محمد العجلونى من الذين اختصروا كتاب السخاوى حيث اختصره فى كتابه الشهير (كشف الخفاء) كما ذكر فى مقدّمته.

۳...... الدرر المنتثرة فى الأحاديث المشتهرة

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) روایت نقل کر کے مختصراً اس کی تخریج کرتے ہیں پھر حکم بیان کرتے ہیں، یہ کتاب حروفِ تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے، اس میں انہوں نے علامہ زرکشی رحمہ اللہ کی کتاب سے استفادہ کیا ہے اور مزید ان روایات کو بھی جمع کیا ہے جو علامہ زرکشی رحمہ اللہ سے رہ گئی تھیں۔ یہ کتاب ترتیب وتہذیب کے اعتبار سے مفید ہے، اس میں روایت تلاش کرنا بھی آسان ہے، اس میں کل (۵۰۲) روایات ہیں، مصنف اپنی بات ''قلت'' سے ذکر کرتے ہیں اور ''انتھی'' پر ختم کرتے ہیں، لیکن مصنف چونکہ قدرے متساہل ہیں اس لئے حدیث کی صحت اور ضعف میں ان پر بالکلیہ اعتماد نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ دیگر محدثین سے اس کی تائید نہ ہو۔ یہ کتاب دکتور محمد بن لطفی

صباغ کی تحقیق کے ساتھ ''جامعة الملک سعود '' سے طبع ہے۔

۴...... تمیز الطیب من الخبیث فیما یدور علی ألسنة الناس من الحدیث

علامہ عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی زبیدی شافعی المعروف ابن الدبیع رحمہ اللہ (متوفی ۹۴۴ھ) کی یہ کتاب مقاصد حسنہ کا اختصار ہے، مصنف نے اس میں کچھ روایات کا اضافہ کیا ہے، لیکن موصوف روایت کی تصحیح وتضعیف میں علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی مکمل اتباع کرتے ہیں، یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، مصنف اپنا کلام ''قلت '' سے ذکر کرتے ہیں اور آخر میں ''و اللہ أعلم '' لکھتے ہیں۔ اس میں طویل مباحث نہیں ہیں صرف ایک سے ڈیڑھ سطر میں روایت کا حکم ہے، مثلاً:

آیة من کتاب اللہ خیر من محمد و آله. قال شیخنا السخاوی و شیخه ابن حجر لم أقف علیه.

من کثر صلاته باللیل حسن وجهه بالنهار. لا أصل به وهو موضوع.

یہ کتاب اس اعتبار سے مفید ہے کہ مختصر وقت میں روایت کا حکم سامنے آجاتا ہے، البتہ مزید تحقیق کے لئے دیگر کتب کی طرف مراجعت کی ضرورت ہوگی، یہ کتاب ۲۰۶ صفحات میں ''دار الکتاب العربی '' بیروت سے طبع ہے۔

۵...... الشذرة فی الأحادیث المشتهرة

علامہ ابن طولون دمشقی صالحی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) کی اس کتاب کا ماخذ تین کتابیں ہیں، علامہ زرکشی رحمہ اللہ کی ''التذکرة فی الأحادیث المشتهرة '' علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ''الدرر المنتثرة فی الأحادیث المشتهرة '' اور علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی ''المقاصد الحسنة''

مصنف کا اسلوب اس کتاب میں یہ ہے کہ ہر روایت کو نقل کرنے کے بعد مختصراً کلام

ذکر کرتے ہیں، البتہ ان کا کلام نہایت واضح انداز ہوتا ہے، جس سے روایت کا حکم واضح معلوم ہو جاتا ہے جیسے:

''الدنیا مزرعة الآخرة'' لم أقف علیه مع إیراد للغزالی له فی الإحیاء.

اسی طرح ''رد الشمس علی علیّ رضی الله عنه. قال أحمد لا أصل له وتبعه ابن الجوزی فأورده فی الموضوعات ولکن قد صححه الطحاوی وصاحب الشفاء.

اسی طرح ''صلاة بخاتم تعدل سبعین بغیر خاتم'' هو موضوع کما قال ابن حجر.

یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ یہ نہایت مختصر الفاظ میں کلام ذکر کر دیتے ہیں، عموماً دیگر کتبِ تخریج میں روایت پر کافی تحقیق ہوتی ہے، بسا اوقات جوبات مغز ہے وہ پوری بحث پڑھنے کے بعد بھی معلوم نہیں ہوتی۔ اس کتاب میں کل (۱۱۶۶) روایات کا ذکر ہے، یہ کتاب شیخ کمال بن بسیونی زغلول کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

۶ ...... إتقان ما یحسن من الأحادیث الدائرة علی الألسن

علامہ نجم الدین محمد بن محمد غزی عامری شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۵ھ) نے اس کتاب میں زیادہ تر استفادہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ کی ''التذکرة فی الأحادیث المشتهرة'' علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ''الدر المنتثرة فی الأحادیث المشتهرة'' اور علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی ''المقاصد الحسنة'' سے کیا ہے، اور مزید اضافات بھی کئے ہیں، یہ کتاب استاذ خلیل بن احمد کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''الفاروق الحدیثیة'' قاہرہ سے طبع ہے۔

۷...... تسهیل السبیل إلی کشف الالتباس عما دار من الأحادیث بین الناس

علامہ عز الدین محمد بن احمد خلیلی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۵۷ھ) نے اس کتاب میں

اختصار کے ساتھ حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق روایات کو ذکر کر کے حکم بیان کیا ہے۔

۸...... مختصر المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الأحادیث المشتهرة علی الألسنة

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی مصری مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۲۲ھ) کی یہ کتاب علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی ''المقاصد الحسنة'' کا اختصار ہے، اس کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق (۱۲۴۱) روایات کا ذکر ہے۔ مصنف روایت ذکر کر کے ایک سے دو کلموں میں حکم بیان کرتے ہیں، عموماً یہ حکم علامہ سخاوی رحمہ اللہ کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے۔ مصنف کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں اگر ''باطل'' یا ''لا أصل له'' یا ''لا أعرفه'' کا حکم بیان کروں تو وہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ کے کلام کی حکایت ہوگی۔ اس کتاب میں روایت کے دیگر طرق، روات پر کلام اور اشعار کو حذف کیا گیا ہے، صرف روایت اور حکم بیان کیا ہے۔ یہ کتاب محمد لطفی الصباغ کی تحقیق کے ساتھ ''المکتب الإسلامی'' بیروت سے طبع ہے۔

۹...... کشف الخفاء ومزیل الإلباس عما اشتهر من الأحادیث علی ألسنة الناس

علامہ اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی عجلونی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۶۲ھ) کا اسلوب یہ ہے کہ یہ روایات کو حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کرتے ہیں، پھر متن ذکر کرنے کے بعد روایت کی تخریج اور حکم بیان کرتے ہیں، اگر روایت کے متعدد طرق ہوں تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، روایت پر حکم بیان کرنے میں نہایت محتاط ہیں، اپنی رائے سے زیادہ محدثین کی آراء کو ترجیح دیتے ہیں، اس کتاب میں مقاصد حسنہ کی طرح صحیح، حسن، ضعیف اور روایات ہیں، یعنی لوگوں کی زبان پر مشہور روایات ذکر کر کے حکم بیان کیا ہے، چاہے اُس کا تعلق کسی

بھی باب سے ہو۔ اس کتاب کا ماخذ علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی ''المقاصد الحسنة'' ہے، جیسا کہ انہوں نے مقدمہ میں خود صراحت کی ہے:

وإن من أعظم ما صنف في هذا الغرض وأجمع ما ميز فيه السالم من العلة والمرض، الكتاب المسمى بالمقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، المنسوب للإمام الحافظ الشهير أبي الخير شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي، لكنه مشتمل على طول بسوق الأسانيد التي ليس لها كبير فائدة إلا للعالم الحاوي. ومن ثم لخصته في هذا الكتاب مقتصرا على مخرج الحديث وصحابيه رومًا للاختصار.

مصنف کی اس کتاب کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ جیسا کہ انہوں نے خود مندرجہ بالا عبارت میں فرمایا کہ اس فن پر عمدہ کتاب علامہ سخاوی کی مقاصد حسنہ ہے، لیکن چونکہ اس میں روایات کی مکمل اسناد بیان کی گئی ہے جس کا فائدہ صرف اس عالم کو ہوسکتا ہے جو روایت اور راوی کے تمام طرق کو جانتا ہو، ایک عامی کے لئے اس میں اتنا فائدہ نہیں ہے، اس لئے انہوں نے طویل اسناد حذف کر کے صرف صحابی کا نام اور کتاب کا حوالہ ذکر کیا ہے۔ اس کتاب میں روایات مقاصد حسنہ سے زیادہ ہیں، ان کی عبارت بھی نہایت عام فہم ہے، روایت پر کلام عموماً تین سے چار سطروں میں ذکر کرتے ہیں، اور کہیں مختصراً آدھی سطر میں روایت پر حکم بیان کرتے ہیں، مثلاً: ''**حبب إلي من دنياكم ثلاث: النساء والطيب وجعلت قرة عيني في الصلاة**'' (ص۳۰۳)

اس روایت پر بحث کی ہے اور اس کے طرق نقل کئے بعض میں لفظِ ثلاث نہیں، دیگر طرق ذکر کر کے ہر ایک پر گفتگو کی۔

اسی طرح یہ روایت ''**رحم الله أخي الخضر، لو كان حيًّا لزارني**'' اس پر کلام نقل کر کے اُس پر نقد کیا ''**قال الحافظ ابن حجر: لا يثبت مرفوعا وإنما هو من كلام بعض السلف ممن أنكر حياة الخضر عليه الصلاة و السلام،**

والصوفية و كثير من المحدثين و الفقهاء على حياته. هذا الكلام فيه نظر ''
(ص ۳۷۷)

افادیت، جامعیت اور اختصار کے لحاظ سے یہ کتاب مقاصد حسنہ سے بہتر ہے، البتہ فن سے مناسبت اور عمق کے لئے مقاصد حسنہ سب پر فائق ہے۔ اس کتاب میں تقریباً (۳۲۸۱) روایات کا ذکر ہے۔ یہ کتاب عبد الحمید بن احمد بن یوسف بن ہنداوی کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ دوجلدوں میں ''المكتبة العصرية'' سے طبع ہے۔

۱۰ ...... النوافح العطرة في الأحاديث المشتهرة

امام محمد بن احمد بن جار اللہ صَعَدی صنعانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۱ھ) نے ان تین کتابوں کی روایات کو جمع کیا ہے، علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ''الدرر المنتثرة'' علامہ زرقانی رحمہ اللہ کی ''مختصر المقاصد الحسنة'' اور علامہ ابن الدیبع رحمہ اللہ کی ''تمييز الطيب من الخبيث'' مصنف روایت ذکر کرکے نہایت اختصار کے ساتھ ایک کلمہ میں حکم بیان کرتے ہیں، مثلاً صحیح، حسن، ضعیف، باطل، موضوع، ''لا أصل له، لا أعرفه '' وغیرہ۔ عموماً حکم بیان کرنے میں علامہ مناوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) کی ''فيض القدير '' پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور اگر ''باطل، لا أصل له، لا أعرفه '' کہیں تو علامہ سیوطی، علامہ زرقانی اور علامہ ابن الدیبع رحمہم اللہ کے کلام کی حکایت ہوتی ہے جیسا کہ مصنف نے خود مقدمہ میں صراحت کی ہے۔ یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، اس میں کل (۲۷۱۷) روایات ہیں۔ یہ کتاب استاذ محمد عبد القادر احمد عطاء کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ''مؤسسة الكتب الثقافية'' بیروت سے طبع ہے۔

﴿۵٦﴾ کتب الأربعينات

یہ ''الأربعين'' کی جمع ہے، بمعنی چہل حدیث، اربعین حدیث کی ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن میں چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہو، اُن کا تعلق کسی ایک موضوع سے ہو یا مختلف موضوعات سے، اربعینات کے متعلق علمائے کرام نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من حفظ على أمتي أربعين حديثا في أمر دينها بعثه الله فقيها وكنت له يوم القيامة شافعا وشهيدا. ❶

یہ حدیث عوام وخواص میں رائج ہے لیکن سند کے اعتبار سے اس پر کلام ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هذا متن مشهور فيما بين الناس وليس له إسناد صحيح. ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے منقول ہے لیکن اس کی کوئی سند علت قادحہ سے محفوظ نہیں۔ ❸

امام نووی کا قول ہے:

واتفق الحفاظ على أنه حديث ضعيف وإن كثرت طرقه. ❹

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

أما الحديث فقد ورد من طرق كثيرة بروايات متنوعة...... واتفقوا على أنه حديث ضعيف وإن كثرت طرقه. ❺

لیکن حافظ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱) نے ''الجامع الصغير'' میں ابن النجار

---

❶ شعب الإيمان للبيهقي: باب في طلب العلم، فصل في فضل العلم وشرف مقداره، ج۲ ص ۱۷۰، ۱۷۲، رقم الحديث: ۱۷۲٦، ۱۷۲۷ ❷ مشكاة المصابيح: ص۳۷/ شعب الإيمان: ج۲ ص ۱۷۲ ❸ تلخيص الحبير: كتاب الوصايا، ج۳ ص ۹۳، رقم: ۱۳۷۵ ❹ الأربعين النووية بشرح الإمام ابن دقيق العيد: ص۵ ❺ كشف الظنون: ۱/ ۵۲

کے طریق سے ابوسعید خدری کی روایت نقل کی ہے اور اس پر صحیح کی علامت لگائی ہے۔ ❶

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث اگر چہ اپنی علیحدہ علیحدہ سندوں کے اعتبار سے ضعیف ہے لیکن کثرت طرق کی وجہ سے اس نے اعتبار کا درجہ حاصل کرلیا ہے اور ویسے بھی فضائل کے باب میں ضعیف روایات کا اعتبار کرلیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ متقدمین اور متاخرین نے کثرت سے اربعینات لکھی ہیں، اربعینات لکھنے والوں میں اولیت کا شرف حاصل کرنے والے بقول امام نووی رحمہ اللہ کے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہیں۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے، ابن جوزی نے اپنی کتاب علل میں ان تمام کی تخریج کی ہے، اور امام منذری نے اس حدیث پر مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے اور میں نے املاء میں اس کی تلخیص کی ہے، ایک جز میں حدیث کے تمام طرق کو جمع کیا ہے:

قال ابن حجر: حديث من حفظ ورد في رواية ثلاثة عشر صحابيا خرجها ابن الجوزي في العلل بين ضعفها كلها وأفرده المنذري بجزء ولخصت القول فيه في الإملاء ثم جمعت طرقه في جزء ❸.

محققین علماء کے نزدیک یہ روایت اپنے جمیع طرق کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

قال ابن حجر: ثم جمعت طرقه في جزء ليس فيها طريق تسلم من علة قادحة❹.

چونکہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل درست ہے، خصوصاً جبکہ حدیث کے کثرتِ طرق موجود ہوں تو روایت میں قوت آجاتی ہے:

وقال ابن عساكر: الحديث روى عن علي وعمر وأنس وابن عباس

---

❶ الجامع الصغير مع شرح فيض القدير: ٦/ ١١٩، رقم: ٨٦٣٧

❷ کشف الباری: ج ۱ ص ۲۱ بحوالہ مقدمة لامع الدراري: ج ١ ص ١٥٤

❸ فيض القدير: ج ٦ ص ١١٨   ❹ فيض القدير: ج ٦ ص ١١٨

وابن مسعود ومعاذ وأبی أمامة وأبی الدرداء وأبی سعید بأسانید فیها کلها مقال لیس للتصحیح فیها مجال لکن کثرة طرقه تقویه❶.

چالیس احادیث کے حفظ ونقل، تصنیف وتالیف پر عملاً گویا اجماع ہے، خیر القرون سے لے کر اب تک ہر زمانہ کے علماء نے فضیلت وثواب کی تحصیل اور سعادت اخروی کی خاطر اس قدر تصنیفات کی ہیں کہ لاتعدو لاتحصی۔

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے اپنے زمانہ تک کے مشاہیر علماء میں تقریباً (۷۵) علماء کی نوے سے زائد اربعینات کا ذکر کیا ہے۔

اربعینات لکھنے والوں نے مختلف انداز اختیار کئے ہیں، مثلاً حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ایک ایسی اربعین لکھی ہے جس میں بلحاظ سند امام مسلم امام بخاری سے فائق ہیں۔❷

اسی طرح کہ کسی حدیث پر اگر امام بخاری اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پانچ واسطے ہیں تو وہی حدیث امام مسلم اور حضور کے درمیان چار واسطوں سے منقول ہے۔

ایک اربعین بلدانیہ لکھی گئی جس میں چالیس حدیثیں چالیس مشائخ سے چالیس شہروں میں لی گئی ہیں، اور حافظ ابو القاسم ابن عساکر دمشقی نے ایک قدم اور آگے بڑھ کر ایسی اربعین لکھی ہے جس میں "**أربعین حدیث عن أربعین شیخا فی أربعین بلدا عن أربعین صحابیا**" کا ذکر ہے۔❸

چند ایک کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... الأربعین لأبی بکر الآجری

امام محمد بن حسین رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ)

۲ ...... الأربعین لأبی بکر الکلاباذی

امام محمد بن ابراہیم حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۰ھ)

❶فیض القدیر: ج۶ ص۱۱۸ ❷مقدمة لامع الدراری: ج۱ ص۱۵۷

❸ کشف الباری: ج۱ص۲۱،۲۲

۳...... الأربعين لأبی بكر الجوزقی

امام محمد بن عبداللہ بن محمد حافظ نیساپوری حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ)

۴...... الأربعين لأبی سعد المالينی

امام احمد بن محمد بن احمد رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۲ھ)

۵...... الأربعين لأبی عبد الرحمن

محمد بن حسین سلمی رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۲ھ)

۶...... الأربعين لأبی عثمان

اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی نیساپوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۹ھ)

۷...... الأربعين لأبی بكر البيهقی فی الأخلاق

امام شمس الدین احمد بن حسین بن علی شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۸ھ) یہ کتاب سو احادیث پر مشتمل ہے اور چالیس ابواب پر مرتب ہے۔

۸...... الأربعين لأبی بكر الأصفهانی

امام محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۶ھ)

۹......علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ کی کتبِ اربعین

علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) نے اربعین پر کئی کتابیں لکھیں، جن میں معروف درج ذیل چار کتب ہیں:

(۱) الأربعون الطوال

(۲) الأربعون فی الأبدال العوال

(۳) الأربعون فی الاجتهاد فی إمامة الحدود

(۴) الأربعون البلدانية

۱۰ ...... الأربعين البلدانية

ابو طاہر احمد بن محمد سلفی اصفہانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۶ھ)

اس میں چالیس احادیث کو چالیس اساتذہ سے چالیس شہروں میں ذکر کیا ہے۔

اس کے علاوہ بہت ساری اربعینات لکھی گئی ہیں، تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: [1]

۱۱ ...... كتاب الأربعين فى مناقب الأمهات المؤمنين

علامہ عبدالرحمٰن بن محمد بن حسن دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۰ھ) نے امہات المؤمنین کے فضائل سے متعلق چالیس احادیث نقل کی ہیں۔ یہ کتاب محمد مطیع کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں "دار الفكر" سے طبع ہے۔

۱۲ ...... الأربعين للنووى

امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) نے ایسی چالیس احادیث کو جمع کیا جو دین وشریعت کے اصول وبنیاد ہیں اور اعمال واخلاق کی اساس اور تقوی وپاکیزگی کے لئے مدار ہیں، مصنف نے صحت کا التزام کیا ہے، اکثر احادیث صحیحین سے ماخوذ ہیں۔ اس رسالہ کو اللہ تعالی نے بے حد مقبولیت عطا فرمائی، اس کتاب کی اچھی شرح علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ) نے "شرح الأربعين النووية فى الأحاديث الصحيحة النبوية" کے نام سے لکھی۔ یہ شرح ایک جلد میں "مؤسسة الريان" سے طبع ہے۔

۱۳ ...... كتاب الأربعين فى صفات رب العالمين

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے صفات باری تعالی سے متعلق ۴۰ احادیث نقل کی ہیں۔ یہ کتاب عبد القادر بن محمد کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں "دار الفكر" سے طبع ہے۔

---

[1] كشف الظنون: ج ۱ ص ۱۰۴ تا ۱۰۹
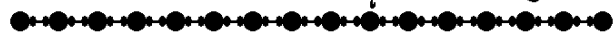
۱۴ ...... الأربعين لابن الجزری

علامہ شمس الدین محمد بن محمد جزری رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۳ھ) نے ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو اصح، افصح اور اوجز ہیں۔

۱۵ ...... الأربعين العالية

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے صحیحین میں سے ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں مسلم کی سند بخاری کی سند سے عالی ہے۔

۱۶ ...... الأربعين للسيوطی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے کئی اربعین تالیف کی ہیں:

(۱) الأربعين فی فضل الجهاد

(۲) الأربعين فی فضل رفع اليدين فی الدعاء

(۳) الأربعين من رواية مالك

(۴) الأربعين من المتباينة

۱۷ ...... الأربعين فی فضل الرحمة والراحمين

علامہ شمس الدین محمد بن علی المعروف علامہ ابن طولون رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ) نے اس کتاب میں رحمت اور رحمت کرنے والوں کی فضیلت سے متعلق چالیس احادیث سند کے ساتھ نقل کی ہیں۔ یہ کتاب محمد خیر رمضان کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں "دار ابن حزم" بیروت سے طبع ہے۔

۱۸ ...... الأربعين العدلية

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۴ھ) نے عدل اور عادل سے متعلق چالیس احادیث نقل کی ہیں۔

۱۹ ...... الأربعين طاشكبرى زاده

علامہ احمد بن مصطفیٰ طاش کبری زادہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۶۸ھ) نے ایسی چالیس احادیث ذکر کی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ مزاح کے ارشاد فرمائی ہیں۔

۲۰ ...... الأربعين

مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) نے ایسی چالیس احادیث کا انتخاب فرمایا جو قلیل المبانی وکثیر المعانی ہیں، یعنی جوامع الکلم کے قبیل سے ہیں۔ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے والد ''مفید الطالبین'' کی جگہ اس کتاب کا درس دیا کرتے تھے۔

۲۱ ...... الأربعين عن مرويات نعمان سيد المجتهدين

مولانا محمد ادریس رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۱ھ) نے ایسی چالیس حدیثیں جمع فرمائی ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی مرویات میں سے ہیں۔

۲۲ ...... اربعین

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۲ھ) نے صرف مسلم شریف سے اس سند کے ساتھ چالیس احادیث نقل کی ہیں:

معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

﴿۵۷﴾ کتب السنة

''کتب السنة '' ان کتابوں کو کہتے ہیں کہ جن میں سنت کی اہمیت، اتباعِ سنت اور اطاعت رسول سے متعلق احادیث ذکر کی جائیں اور اس میں بدعات سے روکنے والی روایات بھی مذکور ہوں۔

۱ ...... أصول السنة

امام احمد بن حنبل شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) نے اس رسالہ میں سنت و بدعت اور اہلسنت کے چند عقائد، قرآنِ کریم مخلوق ہے یا نہیں، اور اہلِ قبلہ کے متعلق مختصر بحث کی ہے۔۶۳ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ ''دار المنار'' سعودیہ سے طبع ہے۔

۲ ...... السنة

امام ابوداود سجستانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ)

۳...... السنة

حافظ ابوبکر بن ابی عاصم شیبانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۷ھ) نے اس کتاب میں (۲۳۷) ابواب کے تحت (۱۳۳۵) احادیث کو سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس میں سنت کی اہمیت، اطاعت، اتباعِ رسول اور بدعت سے اجتناب سے متعلق کافی احادیث ہیں۔ اس میں صحابہ کرام واہلِ بیت کے مناقب اور فرقِ باطلہ سے متعلق روایات بھی ہیں۔ یہ کتاب علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''المكتب الإسلامی'' بیروت سے طبع ہے۔

۴...... السنة

امام عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۰ھ)

۵ ...... السنة

امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۴ھ) نے اس کتاب میں سنت کی اہمیت

وفضیلت اور بدعت سے اجتناب کے متعلق (۴۰۵) احادیث سند کے ساتھ ذکر کی ہیں۔ یہ کتاب ''مؤسسة الكتب الثقافية'' سے ایک جلد میں طبع ہے۔

٦ ...... السنة

امام ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حسن لالکائی رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۸ھ) کی کتاب کا اصل نام ''شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة والتابعين ومن بعدهم'' ہے۔ اس کتاب میں اہل سنت والجماعت کے عقائد قرآن وسنت، اجماع صحابہ اور تابعین کے حوالے سے نقل کئے ہیں۔ اس میں عقیدہ کی ضرورت واہمیت، ذات باری تعالی سے متعلق عقائد اور صفات باری تعالی کی توضیح، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب، نبوت سے متعلق عقائد اور معجزات ذکر کئے ہیں۔ ایمانیات اور دیگر عقائد میں فرقِ باطلہ کے عقائد کی وضاحت کر کے مدلل تردید کی ہے، جنت، جہنم اور بعث بعد الموت کے عقیدہ کو نصوص سے ثابت کیا ہے اور آخر میں صحابہ کرام کے فضائل ومناقب تفصیلاً ذکر کئے ہیں۔ صحابہ کرام کی کرامات سند کے ساتھ ذکر کی ہیں۔ کراماتِ صحابہ کے سلسلہ میں یہ کتاب جامع ہے۔ اس کتاب میں موجود صحابہ کرام کی کرامات الگ سے بھی ''كرامات الأولياء'' کے نام سے طبع ہیں۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عقائد سے متعلق روایات، آثار صحابہ وتابعین کو سند کے ساتھ نقل کیا ہے، اس میں کل روایات کی تعداد (۲۸۲۳) ہے۔ ابتدائی پانچ صدیوں میں اس موضوع پر اس قدر مفصل ومدلل کتاب موجود نہیں ہے، اگر اس کتاب کی اردو میں تلخیص کر دی جائے تو روایات وآثار کے لحاظ سے اس موضوع پر اہم مواد سامنے آجائے گا۔ یہ کتاب احمد بن سعد بن حمدان کی تحقیق کے ساتھ نو جلدوں میں ''دار طیبہ'' سے طبع ہے۔ [1]

[1] الرسالة المستطرفة: ص ۲۹

﴿۵۸﴾ کتب الأخلاق والآداب

وہ کتابیں جن میں ایسی حدیثیں مذکور ہوتی ہیں جو اخلاقِ حسنہ اور آداب عالیہ کی جانب رہنمائی کرتی ہیں، نیز اخلاق قبیحہ ومذمومہ سے روکتی ہیں۔

اس موضوع پر معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... الأدب المفرد

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے اس کتاب میں اخلاق وآداب سے متعلق (۱۳۲۲) احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اصلاح فرد اور معاشرے کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ محمد فؤاد عبد الباقی کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار البشائر الإسلامية'' سے طبع ہے۔

۲ ...... مكارم الأخلاق

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۱ھ) کی اس کتاب میں حیاء، صدق، امانت، صلہ رحمی، سخاوت، اخلاقِ حسنہ اور پڑوسیوں سے حسنِ سلوک سے متعلق روایات وآثار ہیں۔ ۱۵۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں (۴۸۷) روایات ہیں۔ یہ کتاب سید ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''مكتبة القرآن'' قاہرہ سے طبع ہے۔

۳...... مساوئ الأخلاق

امام ابو بکر محمد بن جعفر خرائطی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) نے اس کتاب میں اخلاق قبیحہ ومذمومہ کا بیان ہے، اس میں بد اخلاقی، لعنت، فحش گوئی، غیبت، چغل خوری، بخل، نفاق، قطع رحمی، لواطت، ظلم، بہتان، گالی دینا اور دیگر کئی موضوعات سے متعلق روایات وآثار سند کے ساتھ ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''مكتبة السوادي'' جدہ سے طبع ہے۔

۴...... مكارم الأخلاق ومعاليها ومحمود طرائقها

امام ابو بکر محمد بن جعفر خرائطی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) نے اس کتاب میں اخلاقِ حمیدہ سے متعلق (۱۰۹۷) احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''دار الآفاق العربية'' سے طبع ہے۔

۵...... مكارم الأخلاق

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے اس کتاب میں (۴۴) ابواب کے تحت (۲۳۹) احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، مصنف نے ان احادیث کا انتخاب کیا ہے جو اخلاق حسنہ سے متعلق ہیں۔ کتاب کا آغاز ''باب فضل تلاوة القرآن'' سے کیا ہے اور اختتام اس باب پر کیا ''باب وجوب اللعنة على من آذى جاره'' اس کتاب میں چند روایات موضوع بھی ہیں، اس لئے تحقیق کے بعد روایت ذکر کی جائے۔ یہ کتاب احمد شمس الدین کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار الكتب العلمية'' سے طبع ہے۔

﴿۵۹﴾ كتب الأمالی

قدیم زمانے میں تدریس کا طریقہ یہ تھا کہ استاد اپنی یاد کی ہوئی حدیثیں شاگردوں کو املاء کراتا تھا، اس طرح شاگردوں کے پاس جو مجموعہ تیار ہوتا تھا اسے شیخ کی ''أمالی'' کہتے تھے، مشہور امالی حسب ذیل ہیں:

۱...... الأمالی أبو علی القالی

نام اسماعیل بن القاسم، لقب القالی البغدادی اور کنیت ابو علی ہے، عربی لغت وادب کے امام تھے، انہیں ''القالی'' اس لئے کہا گیا کہ وہ منازجرد کے ایک گاؤں ''قالا'' کے چند افراد کے ساتھ بغداد میں تعلیم حاصل کرتے تھے، ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے انہیں بھی اس گاؤں کی طرف منسوب کر کے قالی کہا جانے لگا، اور بغدادی اس لئے کہ آپ بغداد میں

۲۵ سال رہے۔ آپ کی وفات ۳۵۶ھ میں ہوئی، کتاب ''أمالی القالی '' ان دروس کا مجموعہ ہے جو قرطبہ اور جامع مسجد زہراء میں ہر جمعرات کو دیئے جاتے تھے۔

۲...... الأمالي لابن شاهين

آپ کی کنیت ابوحفص، نام عمر بن احمد بن عثمان ہے، ''ابن شاہین'' کے لقب سے مشہور ہیں، بغداد کے رہنے والے بلند پایہ حافظ حدیث اور عراق کے محدث تھے، آپ ۲۹۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۰۸ میں حدیث کا سماع شروع کیا، طلب حدیث کے لئے کئی ملکوں کا سفر کیا، امام ابن ماکولا رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ثقہ اور مامون ہیں، آپ کی وفات ۳۸۵ھ میں ہوئی۔

۳...... الأمالي لابن مندة

آپ کا نام یحیی بن عبدالوہاب بن حافظ ابی عبداللہ محمد بن اسحاق، کنیت ابوزکریا اور لقب ''ابن مندہ'' ہے، اصفہان کے رہنے والے ممتاز حافظ حدیث ہیں، اور اصفہان کے مشہور حافظِ حدیث یحیی بن مندہ رحمہ اللہ کی اولاد سے ہیں، امام ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ ثقہ، جلیل القدر، وسیع الروایت اور کثیر الفضائل حافظ حدیث تھے، بے داغ سیرت کے حامل، کثیر التصانیف، راست گفتار اور تکلف سے دور رہنے والے تھے، آپ کی وفات عید قربان کے دن ۵۱۱ھ کو ہوئی۔

۴...... الأمالي لابن عساكر

آپ کی کنیت ابوالقاسم، نام علی بن حسن بن ہبۃ اللہ، اور لقب ''محدثِ شام'' ہے، دمشق کے رہنے والے جلیل القدر اور بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں، تاریخ کبیر اور دیگر مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی پیدائش ۴۹۹ھ میں ہوئی، سات سال کی عمر میں حدیث کا سماع شروع کیا اور کئی ملکوں کے اسفار کئے، حافظ سمعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم ابن عساکر حافظ حدیث، ثقہ، متقن، دیانتدار، نیک اطوار اور بلند اخلاق تھے، آپ کی وفات ۵۷۱ھ کو ہوئی۔

۵...... الأمالی لابن الحاجب

آپ کا نام ابوالفتح عمر بن محمد بن منصور امینی، لقب عزالدین ہے، دمشق کے بلند پایہ حافظ حدیث اور ممتاز عالم تھے۔ آپ کے امالی فخر سلیمان جدادہ کی تحقیق کے ساتھ طبع ہیں، موصوف کا انتقال ۶۳۰ھ کو ہوا۔

اہل علم کے امالی کی تفصیلات دیکھنی ہوں تو ''**کشف الظنون**'' اور ''**الرسالة المستطرفة**'' کا مطالعہ کریں، علامہ کتانی رحمہ اللہ نے تقریباً (۳۳) امالی کا اجمالی تذکرہ کیا ہے، دیکھئے: ❶

پھر جب طباعت کا رواج عام ہوگیا تو احادیث کی تدریس کے لئے املاء کی ضرورت باقی نہ رہی، لیکن احادیث کی تشریح اور اس کے متعلقات جو استاد بطور تقریر بیان کرتا ہے اسے قلمبند کرنے کا دستور اب تک جاری ہے، اور آج کل ان ہی تقاریر کو امالی کہتے ہیں، اس نوع کی بہت سی تقاریر شائع ہو چکی ہیں، جن میں سے چند معروف درج ذیل ہیں۔

علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۲۳ھ) کے صحیح بخاری کے افادات مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۴ھ) نے ''**لامع الدراری**'' کے نام سے، اور حضرت کے سنن ترمذی کے افادات ''**الکوکب الدری**'' کے نام سے جمع کئے ہیں۔ ان دونوں شروحات پر نہایت ہی گراں قدر، علمی و تحقیقی حواشی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) نے لکھے۔

اسی طرح امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) کے صحیح بخاری کے افادات حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ نے ''**فیض الباری**'' کے نام سے جمع کئے، اور ''**البدر الساری إلی فیض الباری**'' کے نام سے اس پر تحقیقی حواشی لکھے۔ حضرت شاہ صاحب کے سنن ترمذی کے افادات حضرت مولانا محمد چراغ رحمہ اللہ نے ''**العرف الشذی**'' کے نام سے جمع کئے۔

❶ کشف الظنون: ج ۱ ص ۱۸۰ تا ۱۸۳ / الرسالة المستطرفة: ص ۱۵۹ تا ۱۶۳

﴿۶۰﴾ کتب المؤتلف و المختلف

مؤتلف ''ائتلف'' سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کے معنی ملنے اور ملاقات کے ہیں، مختلف ''اختلف'' سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اس کا معنی اختلاف اور علیحدہ ہونے کے ہیں۔ اصلاح میں رواۃ کے ان اسماء، القاب، انساب اور کنیتوں کو کہا جاتا ہے جو رسم الخط اور لکھائی میں تو ایک جیسے ہوں لیکن نطق و ادائیگی میں ان کے درمیان فرق ہو، جیسے ''سَلام'' اور ''سَلّام'' پہلا لام کی تخفیف کے ساتھ ہے اور دوسرا لام کی تشدید کے ساتھ ہے، ''مِسْوَر'' اور ''مُسَوَّر'' پہلا میم کے زیر کے ساتھ اور دوسرا میم کے پیش کے ساتھ ہے، پہلا سین کے سکون کے ساتھ ہے اور دوسرا سین کے فتحہ کے ساتھ ہے، پہلا واو کی تخفیف کے ساتھ ہے اور دوسرا واو کی تشدید کے ساتھ ہے۔

فنِ اسماء رجال میں اس فن کی خاص اہمیت ہے، امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أشد التصحيف ما يقع في الأسماء لأنه شيء لا يدخله القياس و لا قبله شيء يدل عليه. [1]

ترجمہ: سب سے زیادہ تصحیف راویوں کے اسماء میں ہوتی ہے، کیونکہ اس میں نہ قیاس کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ سیاق وسباق سے کچھ پتہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... تصحيفات المحدثين

ابو احمد حسن بن عبداللہ بن سعید عسکری رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۲ھ) نے اس کتاب کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے، پہلی قسم میں تصحیف اور اہل تصحیف کی مذمت، مضحکہ خیز تصحیفات کے نمونے اور بعض اہل علم کے اوہام کا ذکر کیا، دوسری قسم میں قرآن وسنتِ رسول میں جو تصحیفات ہوئی ہیں ان کا ذکر ہے، تصحیفات قرآن نہایت مختصر ہیں، البتہ تصحیفات حدیث پر

[1] علوم الحديث: النوع الثالث والخمسين، ص ۳۴۴/ تدريب الراوی: النوع الثالث والخمسون، ج ۲ ص ۳۷۱

مفصل گفتگو ہے۔ تیسری قسم جو اصل کتاب ہے اور جو یہاں مطلوب ہے اس میں ان اسماء کا ذکر کیا ہے جو تصحیف کے قابل ہیں، البتہ اس میں کسی ترتیب کا خیال نہیں کیا ہے، اس کتاب میں بہت سارے غریب نام بھی آئے ہیں، خاص طور پر باب الافراد میں۔ یہ کتاب ڈاکٹر محمود احمد میرہ کی تحقیق سے دو جلدوں میں ''مطبعة العربية الحديثية'' قاہرہ سے شائع ہوئی ہے۔

۲...... المؤتلف والمختلف

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) کی یہ کتاب اس فن کی انتہائی اہم اور وقیع کتاب ہے، جس میں محدثین کرام اور راویانِ حدیث کے مشتبہ اسماء وکنیٰ اور القاب کا ذکر کیا گیا ہے، اس کے علاوہ دیگر اشخاص فقہاء، ادباء، شعراء وغیرہ، نیز قبائل ومقامات کے اسماء کا بھی ذکر کیا ہے، حتیٰ کہ بعض لغوی کلمات جو مشتبہ ہوتے ہیں ان کو بھی کتاب میں شامل کرلیا ہے۔ (۱)

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی اس کتاب کے بارے میں امام سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''وهو كتاب حافل'' کہ یہ بڑی عظیم کتاب ہے

یہ کتاب حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہے، ان حروف کو ابواب پر مرتب کیا ہے، پہلے کلمے کا اعتبار کرکے اُس کے مشابہ دیگر اسماء ذکر کرتے ہیں، مثلاً ''باب الخاء'' کے تحت عنوان قائم کرتے ہیں:

باب: خَضِر وخُضُر وخُضَر وحِضْن وحَضْر وحُضْر وحَضْر وحُصُر وحَضَن.

مشابہ اسماء کی تعیین کرتے ہیں، کہیں کہیں صاحبِ ترجمہ کے اساتذہ وتلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، بعض مواقع پر ان سے مروی حدیث بھی ذکر کرتے ہیں، امام دارقطنی رحمہ اللہ سند کا اہتمام کرتے ہیں، کہیں کہیں صاحبِ ترجمہ کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں۔

---

(۱) المؤتلف والمختلف: مقدمة المؤلف، ج ۱ ص ۸۵

باب کے تحت ذکر کئے جانے والے اسماء وکنیٰ والقاب وغیرہ کے ذکر میں کوئی خاص ترتیب نظر نہیں آتی، کہیں نام مقدم ہے، کہیں لقب، تو کہیں کنیت، بلکہ بعض جگہوں پر خواتین کا نام مقدم کر دیا ہے۔ مختصراً پس کہیں اساتذہ، تلامذہ اور روایت کا بھی ذکر کرتے ہیں، اگر صحابی ہوتو ''له صحبة'' کہہ کر اس کی صراحت کرتے ہیں۔ یہ کتاب پانچ جلدوں میں ''دار الغرب الإسلامی'' سے ۱۴۰۶ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۳...... المؤتلف والمختلف فی أسماء نقلة الحديث

حافظ عبد الغنی بن سعید ازدی رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۹ھ) کی اس کتاب کو ''مشتبه الأسماء'' بھی کہا جاتا ہے۔

مصنف امام دارقطنی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں انہوں نے زیادہ تر اس میں معلومات امام دارقطنی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کی ہے، اپنے شیخ سے پوچھتے اور پھر اُسے محفوظ کرتے، انہوں نے یہ کتاب لکھ کر اپنے شیخ کو دکھائی بھی تھی، یہ اس فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ان کے بعد تصنیف کی ہے، اس فن پر بعد میں لکھنے والوں کے لئے ماخذ یہی دو کتابیں ہیں، علامہ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أوّل من صنّف فيه عبد الغنی بن سعد الأزدی (المتوفی ۴۰۹هـ) ثم شيخه الدار قطنی (المتوفی ۳۸۵هـ) وتلاهما الناس.❶

یہ کتاب استاذ محمد جعفر کی تحقیق کے ساتھ ''الٰہ آباد'' ہندوستان سے طبع ہے۔

۴...... المؤتلف فی تكملة المؤتلف والمختلف

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے امام دارقطنی اور امام عبد الغنی ازدی رحمہما اللہ کی کتابوں کو جمع کر کے اضافات کے ساتھ مستقل کتاب تصنیف کی، گویا اس کتاب میں پہلی دونوں کتابوں کی معلومات اضافات کے ساتھ یکجا ہیں:

---

❶ تدریب الراوی: ج۲ ص۲۹۷

ثم جاء الخطيب فجمع بين كتابى الدارقطني وعبد الغني وزاد عليهما وجعله كتابا مستقلا❶.

مصنف نے ان ناموں کا تذکرہ کیا ہے جس میں تشابہ وتصحیف کا امکان ہوتا ہے، ان ناموں کو آپ نے حروف معجم پر مرتب کر دیا ہے، اور یہ وضاحت کی ہے کہ مذکورہ نام کے افراد کون کون ہیں اور اِن کا مختصر تعارف بھی کرایا ہے۔ یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود انتہائی مفید ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''مطبع انوار احمدی'' الٰہ آباد ہند سے ۱۳۵ صفحات پر شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی تالیف کے بعد موصوف نے ایک اور کتاب تحریر کی، جس کا نام ''مشتبه النسبة'' رکھا، اس کتاب میں مصنف نے ان نسبتوں کا ذکر کیا ہے جو مشکل اور متشابہ ہیں۔

۵...... الإكمال

حافظ ابن ماکولا رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۵) نے اس کتاب میں امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) کی ''المؤتلف والمختلف'' علامہ عبدالغنی ازدی رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۹ھ) کی ''المؤتلف والمختلف فی أسماء نقلة الحديث'' اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) کی ''المؤتلف فی تكملة المؤتلف والمختلف'' کی مباحث کو حسن ترتیب اور اضافات کے ساتھ جمع کیا ہے۔ مصنف نے ان کی اغلاط کی اصلاح بھی کی ہے اور جابجا استدراک بھی کیا ہے۔ یہ کتاب جامعیت وافادیت کی وجہ سے سابقہ تمام کتب پر فائق ہے۔ یہ کتاب حروف معجم کی ترتیب پر ہے، اس میں ضبطِ اسماء کا خاص اہتمام ہے، ہمنام رواۃ کی واضح تمیز کے ساتھ اساتذہ اور تلامذہ کا تذکرہ بھی کرتے ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) امام ابن ماکولا اور ان کی اس تصنیف کے متعلق لکھتے ہیں:

---

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۱۶

وَقَدْ كَانَ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ صَنَّفَ كِتَابَ الْمُؤْتَنِفِ جَمَعَ فِيهِ بَيْنَ كِتَابَيِ الدَّارَقُطْنِيِّ وَعَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ سَعِيدٍ فِي الْمُؤْتَلِفِ وَالْمُخْتَلِفِ، فَجَاءَ ابْنُ مَاكُولَا وَزَادَ عَلَى الْخَطِيبِ وَسَمَّاهُ كِتَابَ الْإِكْمَالِ، وَهُوَ فِي غَايَةِ الْإِفَادَةِ وَرَفْعِ الْالْتِبَاسِ وَالضَّبْطِ. وَلَمْ يُوضَعْ مِثْلُهُ، وَلَا يَحْتَاجُ هَذَا الْأَمِيرُ بَعْدَهُ إِلَى فَضِيلَةٍ أُخْرَى، فَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلَى كَثْرَةِ اطِّلَاعِهِ وَضَبْطِهِ وَتَحْرِيرِهِ وَإِتْقَانِهِ. (1)

یہ کتاب سات جلدوں میں ''دار الكتب العلمية'' سے ۱۴۱۱ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۶...... الأسماء والكنى والأنساب

امام ابونصر علی بن ہبۃ اللہ علی بغدادی المعروف ابن ماکولا رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۵ھ) کی یہ کتاب حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہے، اس میں راویوں کے اسماء، القاب، نسب اور کنیتیں، جس کی شکل لکھائی میں یکساں ہو لیکن ادائیگی الفاظ میں مختلف ہو۔ جیسے ''سَلام'' اور ''سَلَّام'' پہلا لام کی تخفیف کے ساتھ اور دوسرا لام کی تشدید کے ساتھ ہے، اسی طرح ''البزّاز'' اور ''البزّار'' پہلے لفظ کے آخر میں زاء ہے اور دوسرے کے آخر میں راء ہے۔ یہ کتاب نہایت اہم ہے، اس میں بیک وقت رواۃ کے اسماء، کنیتوں اور القاب کے متعلق معلومات ہو جاتی ہیں، اس میں ضبطِ اسماء کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، البتہ انساب کے متعلق اس میں تفصیلات کم ہیں۔ یہ کتاب شیخ عبدالرحمٰن معلّمی کی تحقیق کے ساتھ ''دائرة المعارف العثمانيه'' حیدرآباد دکن سے طبع ہے۔

۷......إكمال الإكمال (تكملة لكتاب الإكمال لابن ماكولا)

ابوبکر محمد بن عبدالغنی المعروف امام ابن نقطہ رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۹ھ) کی یہ کتاب امام ابن ماکولا رحمہ اللہ کی کتاب ''الإكمال'' پر بحیثیت ذیل تحریر کی گئی ہے، جو ذیل کے ساتھ ساتھ استدراک بھی ہے، موصوف نے اس میں تقریباً دو تہائی اضافات کئے ہیں، امام ابن

(1) البداية والنهاية: سنة خمس وسبعين وأربعمائة، ج ۱۲ ص ۱۵۲

ما کولا رحمہ اللہ اور سابقہ اس فن پر لکھنے والوں کے تسامحات کی نشاندہی کی ہے۔ اور اس فن کی سابقہ کتب کی جملہ معلومات اس میں یکجا کر دیں۔

یہ کتاب شیخ عبد القیوم عبد رب النبی اور محمد صالح عبد العزیز مراد کی تحقیق کے ساتھ جامع ام القری مکہ مکرمہ سے طبع ہے۔ امام ابن نقطہ رحمہ اللہ نے اس تصنیف میں ان اسماء اور انساب کا تذکرہ کیا ہے جو مشتبہ ہیں، پڑھتے ہی سمجھ میں نہیں آتے، تو انہوں نے اختصار کے ساتھ رواۃ کے اُن انساب کا ذکر کیا کہ ان کی یہ نسبت اس وجہ سے ہے، یہ کتاب اختصار کے باوجود نہایت مفید ہے کہ اس میں مختصر وقت میں پُر مغزبات معلوم ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ کتاب علامہ ابن ماکولا رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۵ھ) کی ''الإکمال فی رفع عارض الارتیاب من المؤتلف والمختلف فی الأسماء والکنی والأنساب'' کا تکملہ ہے، اس لئے یہ ''إکمال الإکمال لابن ماکولا'' کے نام سے معروف ہے، یہی کتاب ''تکملة الإکمال'' کے نام سے بھی طبع ہے۔ علامہ ابن ماکولا رحمہ اللہ نے خود اپنی کتاب کی تکمیل ''تھذیب مستمر الأوھام'' کے نام سے کی تھی۔ علامہ ابن ماکولا رحمہ اللہ کی کتاب پر علامہ ابن العمادیہ رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۳ھ) نے ''ذیل مشتبه الأسماء والنسب'' کے نام سے ذیل لکھا ہے۔ علامہ ابن نقطہ رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۹ھ) کی کتاب کا ''إکمال الإکمال'' کا تکملہ علامہ ابن الصابونی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۰ھ) نے ''تکملة إکمال الإکمال'' کے نام سے لکھا۔

۸...... تکملة إکمال الإکمال فی الأنساب والأسماء والألقاب

امام ابو حامد محمد بن علی صابونی رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۰ھ) کی یہ کتاب امام ابن نقطہ رحمہ اللہ کی سابقہ تالیف پر ذیل واستدراک ہے، جو تراجم امام ابن نقطہ رحمہ اللہ سے رہ گئے یا ان کی وفات کے بعد ظاہر ہوئے تھے ان کا اضافہ کیا ہے، کتاب کی ترتیب حروف معجم پر ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

۹ ...... المشتبه فی أسماء الرجال و أنسابهم

علامہ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اس کتاب میں سابقہ کتب کا خلاصہ نقل کیا ہے، زیادہ تر معلومات اس میں امام دارقطنی، امام عبدالغنی ازدی، امام ابن ماکولا اور امام ابن نقطہ رحمہم اللہ سے ماخوذ ہیں۔ یہ کتاب حروف معجم کی ترتیب پر ہے، اس کتاب میں مشتبہ انساب و اسماء کو حروف کے بجائے حرکت سے ضبط کیا ہے، یہ کتاب متشرق دی یونغ کی تحقیق سے ۱۲۹۹ھ میں لندن سے طبع ہوئی ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ کی اس کتاب کے متعلق علامہ ابن ناصر الدین رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۲ھ) ''توضیح المشتبه'' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

کتاب مُشْتَمِل علی فَوَائِد، محتو علی نفائس فرائد، لَيْسَ لَهُ فِي مَجْمُوعه نَظِير، لَكِن اختصاره أدّى إِلَى التَّقْصِير، وَقد صرح بالمبالغة فِي اختصاره مُؤَلفه .....فأوضحت ''وَللَّه الحَمد'' مَا أهمله، وبينت مَا أجمله، وَفتحت مَا أقفله، وأفصحت عَمَّا أغفله، وَرفعت فِي بعض الْأَنْسَاب، ونبهت على الصَّوَاب مِمَّا وَقع خطأ فِي الْكتاب.

امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب میں نہایت اختصار تھا، تو علامہ ابن ناصر الدین رحمہ اللہ نے ''**توضیح المشتبة فی ضبط أسماء الرواة وأنسابهم وألقابهم وكناهم**'' کے نام سے نہایت مفصل انداز میں اس پر تعلیقات لکھیں۔

علامہ کتانی رحمہ اللہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب پر جامع تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وللذهبی مختصر جدا جامع فی مشتبه الأسماء والنسبة لخصه من عبد الغنی وابن ماكولا وابن نقطه وأبی الوليد بن الفرضی ولكنه أجحف فی الاختصار واكتفی بضبط القلم فصار بذلک كتابه مباينا لموضوعه لعدم الأمن من التصحيف فيه وفاته من أصوله أشياء واختصره الحافظ ابن حجر فضبطه بالحروف علی الطريقة المرضية وزاد ما يتعجب من كثرته

مع شدة تحريره واختصاره فإنه في مجلد وهو المسمى :تبصير المنتبه في تحرير المشتبه❶.

امام ذہبی رحمہ اللہ کے اس کتاب میں اوہام کو علامہ ابن ناصر الدین رحمہ اللہ نے ''الإعلام بما وقع في مشتبه الذهبي من الأوهام'' کے نام سے جمع کیا، یہ کتاب دکتور عبدرب النبی محمد کی تحقیق کے ساتھ ''مكتبة العلوم والحكم'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب پر علامہ تقی الدین سلّامی رحمہ اللہ (متوفی ٧٧٤ھ) نے ذیل لکھا ہے، جو ''ذيل مشتبة النسبة'' کے نام سے (٥٥) صفحات پر صلاح الدین منجد کی تحقیق کے ساتھ ''دار الكتب الجديد'' سے طبع ہے۔

١٠ ...... توضيح المشتبه أو الإعلام بما وقع في مشتبه الذهبي من الأوهام

علامہ ابن ناصر الدین دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ٨٤٢ھ) نے اس کتاب میں امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب ''مشتبه النسبة'' کے اوہام ذکر کئے ہیں، مصنف نے امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب کو بنیاد بنا کر اس پر تعلیق وتہذیب اور اضافات کئے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ حروفِ تہجی کے اعتبار سے تراجم رواۃ میں امام ذہبی رحمہ اللہ کی معلومات کے بعد ''قلت'' کہہ کر تعلیقات واضافات ذکر کرتے ہیں، ضبطِ اسماء کا اہتمام کرتے ہیں، اس نام کے اگر دیگر رواۃ ہوں تو ''ما به الامتياز'' ذکر کرتے ہیں، راوی کے شیوخ وتلامذہ کا اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، کہیں کہیں سن وفات کا بھی ذکر کرتے ہیں، اگر کسی کی نسبت کسی شہر، علاقے یا قبیلے کی طرف ہو تو اس کی وضاحت کرتے ہیں، یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ یہ اب تک لکھی گئی کتابوں میں حسنِ ترتیب اور جامعیت کے لحاظ سے سب پر فائق ہے۔ یہ کتاب دکتور محمد نعیم العرقوسی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ دس جلدوں میں ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

---

❶ الرسالة المستطرفة: ص ١١٩

۱۱ ...... تبصير المنتبه بتحرير المشتبه

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی یہ کتاب شیخ استاد علی محمد البجاوی کی تحقیق سے ''دار المصرية'' قاہرہ سے طبع ہے۔ حافظ نے اس کتاب میں امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''مشتبه النسبة'' پر تنقیح وتہذیب، اضافات وتعلیقات لکھی ہیں۔ رجال کے انساب کو حروفِ تہجی کے مطابق ذکر کیا، ضبطِ اسماء ذکر کئے، وہ اسماء جو رسم الخط میں مشابہ ہیں اور نطق میں فرق ہے انہیں ذکر کیا، جو تراجم امام ذہبی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے اُن کا اضافہ کیا۔ خصوصاً امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسماء کو حروف کے بجائے حرکات پر ضبط کیا تھا، جس سے استفادہ مشکل تھا، نیز امام ذہبی رحمہ اللہ نے وغیرہم کہہ کر جن کا ذکر نہیں کیا تھا حافظ نے اُن کا ذکر بھی کیا۔ اس کتاب کی تین اہم خوبیاں ہیں:

۱...... جامعیت، تقریباً تمام رواۃ کے انساب کا اس میں ذکر ہے۔

۲...... حسن ترتیب، اس میں مطلوبہ بات تلاش کرنا نہایت آسان ہے۔

۳...... اختصار، غیر متعلقہ مباحث یا معلومات کا اس میں ذکر نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کو حدیث ورجال میں اللہ تعالیٰ نے ایک مقام عطا کیا تھا، اس کی نمایاں جھلک اس کتاب میں نظر آتی ہے۔

۱۲ ...... المغني في ضبط أسماء الرجال

علامہ محمد بن طاہر پٹنی ہندی رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۶ھ) کی تصنیفات میں تین کتابیں معروف ہیں:

(۱) مجمع بحار الأنوار (۲) تذكرة الموضوعات (۳) المغني

مصنف نے اس کتاب میں کتبِ سابقہ میں موجود اسماء، انساب اور القاب سے متعلق منتشر مواد کو اختصار کے ساتھ یکجا کیا ہے، گویا یہ کتاب سابقہ کتب کا لب لباب ہے۔ اس کتاب میں زیادہ تر صحاح ستہ کے رجال کا تذکرہ ہے، کتاب کا موضوع اسماء الرجال کا ضبط ہے، اس فن کی دیگر معلومات کی طرف مصنف نے یکسر توجہ نہیں کی، البتہ رواۃ کے ضبط کو

نہایت اہتمام سے بیان کیا ہے۔ دورہ حدیث کے طلبہ کو دو کتابیں مطالعہ میں رکھنی چاہئیں، مصطلح الحدیث کے لئے ''**تیسیر مصطلح الحدیث**'' اور رواۃ کے ضبط اسماء کے لئے ''**المغنی**'' کو۔ اس کتاب کا سب سے مفید نسخہ وہ ہے جو محدث کبیر حضرت مولانا زین العابدین صاحب (صدر شعبہ تخصص فی الحدیث مظاہر علوم سہارنپور) کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

﴿۶۱﴾ کتب المراسیل

محدثین کے نزدیک مرسل سے مراد وہ حدیث ہے جو کسی تابعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، فعل یا تقریر کے بارے میں بیان کی ہو، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی تعریف یوں بیان کی ہے: وہ حدیث جس کی سند کے آخر سے تابعی کے بعد والا راوی ساقط ہو، جیسے ''موطا مالک'' کی روایت:

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ. (1)

اس حدیث کو حضرت سعید بن مسیّب (جو اکابر تابعین میں سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست نقل کر رہے ہیں، اپنے بعد والے راوی جو صحابی تھے اس کا ذکر نہیں کیا، لہذا یہ روایت مرسل ہے۔

جمہور علماء اور فقہائے ثلاثہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ) کے ہاں مرسل روایت صحیح اور قابل استدلال ہے، بشرطیکہ ارسال کرنے والا ثقہ ہو اور ثقہ ہی سے ارسال کرتا ہو، اس لئے ثقہ تابعی کے متعلق یقین ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی بات کی نسبت اس وقت کرے گا جب اس نے کسی سے ثقہ سے سنا ہوگا۔

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ (متوفی ۸۶۱ھ) لکھتے ہیں:

(1) موطأ مالک: کتاب البیوع، المزابنة، ص ۹۰۴، رقم الحدیث: ۱۲۹۶

والمرسل عندنا وعند جمهور العلماء حجة. ❶

ملاعلی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

لكن المرسل حجة عندنا وعند الجمهور. ❷

مراسیل پر لکھی گئی کتابوں میں اہل علم کی معروف کتب درج ذیل ہیں۔

۱ ...... المراسيل

امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ) صاحبِ "سنن ابی داوذ" نے اس کتاب میں فقہی ابواب کی ترتیب پر (۵۴۴) روایات سند کے ساتھ نقل کی ہیں۔ یاد رہے کہ متقدمین محدثین کے ہاں مرسل کا اطلاق اس روایت پر بھی ہوتا ہے جس کی سند میں کہیں سے بھی کوئی راوی گر جائے، جسے متاخرین کے ہاں منقطع کہا جاتا ہے، ایسی چند روایات بھی اس کتاب میں موجود ہیں، جیسے رقم الحدیث: ۲۰۶، ۲۴۳، ۳۴۸ وغیرہ۔ اس میں زیادہ تر احادیث وہی ہیں جن میں صحابی کا ذکر نہیں ہے۔ یہ کتاب محقق العصر علامہ شعیب الارناؤوط کی تحقیق کے ساتھ "مؤسسة الرسالة" سے ۱۴۰۸ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۲ ...... المراسيل

امام ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) نے اس کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق ان رواۃ کا تذکرہ کیا ہے جو مرسل روایات نقل کرتے ہیں، اور کون کس سے روایت نقل کرتا ہے؟ آیا اس راوی کا سماع صحابی سے ثابت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو وہ واسطہ کون سا ہے، اس کی صراحت کی ہے، جیسے:

سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ بَيْنَهُمَا مِعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ.

❶فتح القدير: كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، ج ۱ ص ۴۰

❷مرقاة المفاتيح: كتاب الطهارة، باب ما يوجب الوضوء، ج ۱ ص ۳۶۸

اسی طرح ان ثقہ رواۃ کا بھی تذکرہ کیا ہے جو مرسل روایات نقل کرتے ہیں، اور کون کس سے زیادہ تر روایات نقل کرتا ہے اس کی بھی وضاحت کی ہے، اس میں کل (۹۷۳) رواۃ کا ذکر ہے، یہ کتاب شیخ شکر اللہ نعمۃ اللہ قوجانی کی تحقیق کے ساتھ ''مؤسسة الرسالة'' سے ۱۳۹۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۳...... جامع التحصيل في أحكام المراسيل

حافظ صلاح الدین ابوسعید خلیل کیکلدی علائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۱ھ) کی یہ کتاب مندرجہ ذیل چھ ابواب پر مشتمل ہے:

الباب الأول في حد الحديث المرسل والفصل بينه وبين غيره.

الباب الثاني في ذكر مذاهب العلماء في قبول الحديث المرسل والاحتجاج به أورده.

الباب الثالث في ذكر الأدلة الدالة للأقوال المتقدمة.

الباب الرابع في فروع وفوائد وتنبيهات وأمثله يذنب بها ما تقدم وتتم الفائدة إن شاء الله تعالى.

الباب الخامس في بيان المراسيل الخفي إرسالها.

الباب السادس في سياقه ذكر الرواة المحكوم على روايتهم بالإرسال عن ذلك الشيخ المعين.

مذکورہ بالا چھ ابواب کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ حدیث مرسل کے متعلق اہل علم کے اختلاف ودلائل کو نہایت بسط کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب شیخ حمیدی عبد المجید سلفی کی تحقیق کے ساتھ ساتھ ''عالم الكتب'' بیروت سے ۱۴۰۷ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۴...... تحفة التحصيل في ذكر رواة المراسيل

علامہ ابو زرعہ ولی الدین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ) علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کے صاحبزادے ہیں، اس کتاب میں مصنف نے حروف تہجی کی ترتیب

کے مطابق ان رواۃ کا تذکرہ کیا ہے جو مرسل روایات نقل کرتے ہیں، امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اور علامہ علائی رحمہ اللہ کی کتب مراسیل سے معلومات نقل کرنے کے بعد ''قلت'' سے اس میں اضافات نقل کرتے ہیں۔ متاخر ہونے کی وجہ سے اس موضوع سے متعلق تمام معلومات اس میں یکجا ہوگئیں۔ ائمہ جرح وتعدیل کے حوالے سے کس راوی کی روایت مقبول ہے، کس کی نہیں ہے، کون کس سے ارسال کرتا ہے، مرسل اور مرسل عنہ کے درمیان انقطاع تو نہیں ہے، اگر ہے تو وہ کون ہے۔ اس موضوع سے متعلق جملہ معلومات کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ یہ کتاب عبداللہ نوارہ کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''مکتبة الرشد'' ریاض سے طبع ہے۔

﴿٦٢﴾ کتب الأجزاء

''الأجزاء'' ''جُزء'' کی جمع ہے، اس کتاب کو کہتے ہیں کہ جس میں کسی ایک جزوی مسئلہ سے متعلق تمام احادیث یکجا کردی گئی ہوں، جیسے امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ٢٥٦ھ) نے رفع یدین سے متعلق احادیث کو ''جزء رفع الیدین فی الصلاة'' اور قراءت خلف الامام سے متعلق احادیث کو ''جزء القراءة خلف الإمام'' کے نام سے جمع کیا۔ اس طرح امام بیہقی رحمہ اللہ (متوفی ٤٥٦ھ) نے قراءت خلف الامام سے متعلق روایات کو ''کتاب القراءة خلف الإمام'' کے نام سے جمع کیا۔ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (متوفی ١٣٥٢ھ) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حیات ونزول سے متعلق احادیث کو ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' کے نام سے یکجا کیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ (متوفی ١٤٠٢ھ) نے حجۃ الوداع سے متعلق حدیث کے تمام اجزاء کو ''جزء حجة الوداع'' کے نام سے جمع کیا۔ اسی طرح ''جزء'' کا اطلاق اس رسالہ پر بھی ہوتا ہے جس میں کسی ایک صحابی کی روایات جمع کردی گئی ہوں، جیسے ''جزء حدیث أبی بکر''

﴿۶۳﴾ کتب معرفة رواة المدلِّسين

تدلیس سے مراد یہ ہے کہ سند میں عیب کو مخفی رکھ کر اس کے ظاہر کو حسین ومزین پیش کرنا۔ محدثین نے مدلسین کے اسماء اور ان کے احوال پر کتابیں لکھی ہیں، چند معروف درج ذیل ہیں:

۱ ...... منظومة

حافظ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اپنی اس کتاب میں مدلسین کے نام کو نظم کی صورت میں پیش کیا ہے۔

۲ ...... التبيين لأسماء المدلسين

امام برہان الدین ابو الوفاء ابراہیم بن محمد سبط ابن العجمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۱ھ) نے مدلسین کے نام ترتیب سے ذکر کئے ہیں۔

۳...... تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی یہ کتاب اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں نہایت جامع اور مفید ہے۔

۴...... أسماء المدلسين

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے حروف تہجی کی ترتیب پر (۷۰) مدلسین رواۃ کا ذکر کیا ہے۔ یہ رسالہ ''رحیم اکیڈمی'' کراچی سے طبع ہے۔

۵...... إتحاف ذوى الرسوخ بمن رمي بالتدليس من الشيوخ

یہ امام حمد بن محمد بن محمد بن حسنہ انصاری رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔

۶ ...... التدليس والمدلسون

مولانا سید عبد الماجد غوری صاحب مدظلہ نے اس کتاب میں بڑے آسان اسلوب میں تدلیس اور مدلس رواۃ کے متعلق حتی الامکان تمام معلومات کا احاطہ کیا ہے۔

﴿۶۴﴾ کتب معرفة رواة المبهمات

مبہم وہ ہے جس کے نام کی متن یا سند میں صراحت نہ کی گئی ہو، جیسے ''عن رجل، عن شیخ، عن ثقة'' جیسے الفاظ سے حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔

۱ ...... الغوامض و المبهمات فی الحدیث النبوی

امام ابو محمد عبد الغنی بن سعید ازدی رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۹ھ)

۲ ...... الأسماء المبهمة فی الأنباء المحكمة

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ)

۳...... غوامض الأسماء المبهمة الواقعة فی متون الأحادیث المسندة

امام ابو القاسم خلف بن عبد الملک المعروف بابن بشکوال خزرجی رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۸ھ)

۴...... المستفاد من مبهمات المتن و الإسناد

امام ولی الدین ابو زرعہ احمد بن عبد الرحیم عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ)

﴿۶۵﴾ کتب الترتیب

اس سے مراد وہ کتابیں ہیں جو پہلے مسانید یا دلائلِ حدیث کی ترتیب پر ہوں لیکن بعد میں کوئی ان کتابوں کو ابوابِ فقہیہ کی ترتیب پر کردے۔ چونکہ عموماً کتابوں میں احادیث فقہی ابواب کی ترتیب پر ہوتی ہیں اس لئے ان کتابوں سے حدیث تخریج کرنا آسان ہوتا ہے۔ ان میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... الإحسان فی ترتیب صحیح ابن حبان

علامہ علاؤ الدین علی بن بلبان الفاسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۹ھ)

امام ابوحاتم محمد بن حبان بن احمد البستی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) نے ”التقاسیم والأنواع“ کے نام سے ایک کتاب کی تالیف کی تھی، لیکن احادیث کی ترتیب میں غیر مالوف طریقہ اختیار کیا تھا، اولاً احادیث کو اوامر، نواہی، اخبار، اباحات، افعال النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی پانچ قسموں میں منقسم کیا تھا، پھر ان پانچ قسموں کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا تھا۔ اس غیر مالوف ترتیب کی وجہ سے حدیث کی تخریج میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا، اس دشواری کو سامنے رکھتے ہوئے امام ابوالحسن علی بن بلبان رحمہ اللہ نے اس کتاب کو ابواب اور موضوعات فقہیہ کی ترتیب پر مرتب کردیا، جس کی وجہ سے مطلوبہ حدیث تلاش کرنا کافی آسان ہوگیا۔ یہ کتاب ”الإحسان فی ترتیب صحیح ابن حبان“ کے نام سے علامہ شعیب الارناؤط کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ طبع ہے۔

۲...... بدائع المنن فی جمع وترتیب مسند الشافعی والسنن

شیخ احمد بن عبدالرحمٰن البنا الساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۸ھ) کی تالیف ہے۔

اس کتاب میں مؤلف نے ”مسند الشافعی“ اور ”سنن الشافعی“ کی روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر کیا ہے۔ پھر ان احادیث کی شرح ”القول الحسن فی شرح بدائع المنن“ کے نام سے لکھی۔

۳...... منحة المعبود بترتیب مسند الطیالسی لأبی داود

علامہ احمد بن عبدالرحمٰن البنا الساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۸ھ) نے ”مسند أبی داود الطیالسی“ کی روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر کیا ہے، یہ کتاب مسانید کی ترتیب پر تھی۔

۴...... الفتح الربانی لترتیب مسند الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی

علامہ احمد بن عبدالرحمٰن البنا الساعاتی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۸ھ) نے ”مسند أحمد“

کی روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر کیا ہے، اس لئے کہ مسانید کی ترتیب پر ہونے کی وجہ سے مطلوبہ روایت تلاش کرنا کافی دشوار تھا۔ پھر ''بلوغ الأماني من أسرار الفتح الرباني '' کے نام سے اِن احادیث کی شرح لکھی۔

﴿۶۶﴾ کتب الأطراف

اطراف ''طرف'' کی جمع ہے، طرف سے مراد حدیث کی وہ کتابیں ہیں جن میں حدیث کے اول و آخر الفاظ ذکر کئے گئے ہوں کہ جن سے پوری حدیث کو پہچانا جاسکتا ہو اور آخر میں حدیث کا حوالہ بھی ذکر کیا گیا ہو کہ فلاں فلاں کتب حدیث میں یہ حدیث ذکر کی گئی ہے۔ کتب اطراف کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات کسی شخص کو حدیث کے اول و آخر الفاظ یاد ہوتے ہیں لیکن پوری حدیث ذہن میں نہیں ہوتی اور نہ اس کی اسنادی حیثیت کا علم ہوتا ہے تو ایسے مواقع پر کتب اطراف بے حد مفید ہوتی ہیں۔

کتب اطراف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت کتنی سندوں سے منقول ہے، اگر کسی سند میں انقطاع ہو تو اس کا علم ہوجاتا ہو۔ مختلف اسانید کے ذریعے حدیث کے مشہور، عزیز اور غریب ہونے کا علم ہوتا ہے۔ ہر صحابی کی احادیث کی تعداد معلوم ہوجاتی ہے، یہ روایت کن کن کتب میں کن ابواب کے تحت آئی ہے اس کا علم ہوجاتا ہے۔ دیگر اطراف کی معرفت سے روایت کا کامل مفہوم سمجھ آتا ہے۔ مختصر وقت میں دیگر تمام اطراف یکجا سامنے آجاتے ہیں، جس کی روشنی میں حدیث کے مکمل متن سے آگاہی ہوجاتی ہے۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتابیں درج ذیل ہیں:

۱ ...... أطراف الصحيحين

حافظ ابو علی خلف بن محمد بن علی حمدون واسطی رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۱ھ) کی اس کتاب میں صحیحین کے اطراف ہیں، امام ذہبی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

جوّد تصنيف أطراف الصحيحين وأفاد ونبّه، وهو أقل أوهاماً من

أطراف أبی مسعود الدمشقی.❶

یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی۔

۲...... أطراف الصحيحين

ابومسعود ابراہیم بن محمد دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۱ھ) کی اس کتاب کا مخطوطہ ”دار الکتب الظاهرية“ میں ہے۔

۳......أطراف الكتب الستة

امام ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی المعروف ابن قیسرانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ) نے اس کتاب میں صحاح ستہ کے اطراف کو جمع کیا ہے، علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:

جَمَعَ ابْنُ طَاهِرٍ أَطْرَاف (الصَّحِيْحَيْنِ) وَأَبِی دَاوُدَ، وَأَبِی عِيْسَى، وَالنَّسَائِیّ، وَابْن مَاجَه، فَأَخْطَأَ فِی مَوَاضِعَ خَطَأً فَاحِشاً❷.

۴...... أطراف الصحيحين

امام عبیداللہ بن شیخ ابوعلی حسن بن احمد اصبہانی الحدّاد رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۷ھ) کی اس کتاب کا تذکرہ امام ذہبی رحمہ اللہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

جمع أَطْرَافَ (الصَّحِيْحَيْنِ)، وَانتشرت عَنْهُ، وَاسْتحسنهَا الفُضَلَاءُ، وَانتقى عَلَيْهِ الشُّيُوْخُ❸.

۵...... الإشراف على معرفة الأطراف

امام ابو القاسم علی بن حسن المعروف ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) نے اس کتاب میں ”سنن أبی داود، سنن الترمذی“ اور ”سنن النسائی“ کے اطراف کو

❶ تذكرة الحفاظ: ج۳ ص۱۰۶۸ ❷ سير أعلام النبلاء: ج۱۹ ص۳۶۴، ۳۶۵

❸ سير أعلام النبلاء: ج۱۹ ص۴۸۷

جمع کیا ہے، پھر امام مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ) کی ''أطراف الستة'' پر مطلع ہوئے تو اُسے بھی اور ''سنن ابن ماجه'' کے اطراف کو بھی اس میں شامل کیا۔ اس کتاب کا مخطوطہ ''دار الكتب المصرية'' میں موجود ہے۔ ❶

٦ ...... تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف

امام ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمٰن بن یوسف المزی الدمشقی (متوفی ۷۴۲ھ) نے اس کتاب میں صحاح ستہ اور ملحقات صحاح ستہ (مؤلفین صحاح ستہ کی دیگر کتب حدیث) کے اطراف کو جمع کیا ہے۔

صحاح ستہ: (۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن ابو داود (۴) جامع ترمذی (۵) سنن نسائی (٦) سنن ابن ماجہ

ملحقات صحاح ستہ: (۱) تعلیقات صحیح بخاری (۲) مقدمہ صحیح بخاری (۳) مراسیل ابوداود (۴) شمائل ترمذی (۵) العلل الصغیر للترمذی (٦) السنن الکبری للنسائی (۷) عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۸) خصائص علی۔

اس طرح یہ کتاب چودہ کتابوں کے اطراف احادیث پر مشتمل ہے۔ (۹۸٦) صحابہ اور (۴۰۵) تابعین کی مکررات کے ساتھ (۱۹٦۲٦) احادیث اس کتاب میں مذکور ہیں، جن میں سے (۱۸۳۸۹) مسند اور (۱۲۳۷) مرسل روایات ہیں۔

امام مزی رحمہ اللہ نے اس کتب کو مرتب کرتے وقت تین کتابوں کو پیش نظر رکھا تھا۔

(۱) أطراف الصحيحين، أبو مسعود الدمشقي (المتوفى ۴۰۱)

(۲) أطراف الصحيحين، أبو محمد الواسطي (المتوفى ۴۰۱)

(۳) الإشراف على معرفة الأطراف، ابن عساكر (المتوفى ۵۷۱)

مؤلف نے ان تینوں کتابوں کو جمع کر دیا ہے اور جن اوہام واغلاط پر مطلع ہوئے ان کی اصلاح کی۔ نیز جو احادیث چھوٹ گئی تھیں ان کا اضافہ کیا، ان احادیث کو رمز ''ز'' سے ممتاز

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۳۸

کیا اور علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ پر جو استدراک کیا تھا ان کو حرف ''ک'' کے رمز سے ممتاز کیا۔

اسماء صحابہ، اسماء تابعین اور اسماء تبعِ تابعین کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، پھر کُنٰی کو ذکر کیا ہے، جیسے ابو اسید، ابوذر، ابو ہریرہ وغیرہ، پھر منسوب الی الآباء والاجداد کو ذکر کیا ہے، جیسے ابن ابزی، ابن الحضرمی وغیرہ، پھر مبہمات کو ان سے روایت کرنے والوں کی ترتیب پر، جیسے اسماعیل بن ابراہیم عن رجل من بنی سلیم، پھر کُنٰی کو ذکر کیا ہے۔

ہر صحابی کے ترجمہ کے ماتحت اس صحابی کی ساری احادیث جو کتب ستہ اور ان کے ملحقات میں ہوتی ہیں ذکر کرتے ہیں۔ ان احادیث کی ترتیب کا طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ سب سے پہلے اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں جس کو مذکورہ کتابوں کے مؤلفین میں سے ہر ایک نے ذکر کیا ہو، مثلاً جس حدیث کو اصحابِ صحاح ستہ نے روایت کیا ہے، اس حدیث کو اصحاب خمسہ کی روایت پر مقدم کرتے ہیں، اسی طرح جس کو اصحابِ خمسہ نے روایت کیا ہوتا ہے، اس حدیث کو اصحاب اربعہ کی روایت پر مقدم کرتے ہیں، اس ترتیب میں اصحیت کی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے، جیسے پہلے بخاری پھر مسلم پھر ابوداود پھر ترمذی پھر نسائی پھر ابن ماجہ کی روایت ذکر کرتے ہیں۔

لیکن اگر وہ صحابی ایسا ہو کہ ان سے روایت کرنے والے بکثرت ہوں تو پھر احادیث کو ان روایات کرنے والوں کے اعتبار سے مرتب کرتے ہیں، لیکن ان روایت کرنے والوں کو بھی حروف ہجائیہ کی ترتیب کے مطابق ذکر کرتے ہیں۔

اس کتاب سے استفادہ کے لئے ضروری ہے کہ ان رموز سے معرفت ہو جو امام مزی رحمہ اللہ نے اختیار کئے ہیں، وہ رموز درج ذیل ہیں:

(۱) ''ع'' کتب صحاح ستہ (۲) ''خ'' بخاری فی صحیحہ مسندا (۳) ''خت'' بخاری فی صحیحہ معلقا (۴) ''تم'' ترمذی فی شمائلہ (۵) ''س'' نسائی فی سننہ المجتبیٰ (۶) ''سی'' نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (۷) ''م'' مسلم فی صحیحہ (۸) ''د'' ابوداود فی سننہ (۹) ''مد'' ابوداود فی

مراسیلہ (۱۰) ''ت'' ترمذی فی سننہ (۱۱) ''ق'' ابن ماجہ فی سننہ (۱۲) ''ز'' زیادات المزی علی سابقیہ (۱۳) ''ک'' استدراکات المزی علی ابن العساکر

اور جن کتابوں کا استعمال کم ہوا ہے ان کتابوں کو ان رموز واسماء کے ساتھ کیا ہے، جیسے م۔ فی المقدمۃ، ت۔ فی العلل الصغیر۔ س۔ فی الکبری۔ س۔ فی خصائص علی رضی اللہ عنہ۔

اس کتاب کی تحقیق کا کام شیخ عبد الصمد شرف الدین نے انجام دیا ہے، ان کی ایک خاص ترتیب ہے، جس کا جاننا ہر طالب علم کے لئے ضروری ہے۔

(۱) راوی کے نام سے پہلے ایک ستارہ (نجم) لگاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ راوی صحابی سے روایت کرنے والا ہے، کبھی تو یہ راوی صحابی ہوتا ہے، جیسے انس بن مالک عن ابی بن کعب، حضرت انس صحابی ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں، عام طور پر جس پر ایک ستارہ لگاتے ہیں وہ تابعی ہوتے ہیں۔

(۲) دو ستارے لگانا اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ راوی تابعی سے روایت کرتے ہیں۔

(۳) تین ستارے لگانا اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ یہ راوی تبع تابعی سے روایت کرتا ہے۔

یہ کتاب سب سے پہلے ''الدار القیمة'' بمبئی سے شیخ عبد الصمد شرف الدین کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی۔ اس کے بعد دمشق سے طبع ہوئی۔ اس کتاب میں ہر صفحہ کے نیچے والے حصہ میں ''النکت الظراف علی الأطراف'' کا اضافہ ہے، جو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے، جس میں انہوں نے امام مزی رحمہ اللہ سے فوت شدہ احادیث کا اضافہ کیا ہے، اور امام مزی سے سرزد ہونے والے بعض اوہام کی اصلاح کی ہے، نیز الفاظ حدیث کے ذکر کرنے میں امام مزی سے جو غلطیاں ہوئی تھیں اس پر تنبیہ کی ہے۔ اس لئے طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ ''تحفة الأشراف'' کے ساتھ ساتھ ''النکت **الظراف**'' کو بھی سامنے رکھے۔

اس کتاب میں بعض احادیث کئی مقامات پر آئی ہیں، ان کا سبب یہ ہے کہ وہ احادیث مختلف صحابہ نے بیان کی ہیں اور اس کی مختلف سندیں ہیں، اس لئے ان کو ہر اس صحابی کے نام پر بیان کرنا پڑا جنہوں نے اُسے بیان کیا، اسی تکرار کی بناء پر احادیث کی تعداد (۱۹۵۹۵) تک پہنچ گئی۔

اس کتاب کی خصوصیات یہ ہیں کہ یہ کتاب کتب ستہ کی اور اسی قسم کی اور کتب کی بہترین فہرست ہے۔ اس میں ہر صحابی کی احادیث کو اس میں علیحدہ جمع کیا گیا ہے۔ کتب ستہ اور ان میں مذکور دیگر کتب کی تمام سندوں کو جمع کر دیا گیا، سند کے بہت سے لفظوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کتاب سے مجہول اور مبہم راویوں کی احادیث کا پتہ چلتا ہے کیونکہ اس میں راویوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب سے مراسیل اور مقطوعات کا علم ہوتا ہے۔

البتہ خامی یہ ہے کہ اگر صحابی کے نام کا پتہ نہ ہو تو اس میں حدیث تلاش کرنا بہت دشوار ہے۔

نیز عام طور پر حدیث کا مکمل متن ذکر نہیں کرتے، اس وجہ سے اصل کتب دیکھنی پڑتی ہیں اور محض اس کتاب سے کام نہیں چلتا۔ مصنف عام طور پر حدیث کو ایک طرف سے تھوڑا سا بیان کرتے ہیں اس لئے اس سے پوری حدیث پر دلالت نہیں ہوتی۔

امام ابوزرعہ ولی الدین العراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ) نے بھی نہایت تتبع کے ساتھ امام مزی رحمہ اللہ کے اوہام کو ''**الإطراف بأوهام الأطراف للمزي**'' کے نام سے جمع کیا ہے۔

۷...... أطراف المسانيد العشرة

امام ابو العباس احمد بن محمد بوصیری رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۰ھ) نے اس کتاب میں مندرجہ ذیل دس کتابوں کے اطراف جمع کئے ہیں:

۱......مسند أبي داود الطيالسي　۲...... مسند مسدّد بن مسرهد

۳......مسند إسحاق بن راهويه　۴...... مسند أحمد بن منيع　۵......مسند

الحارث بن محمد بن أبی أسامة ٦ ...... مسند أبی بکر الحمیدی ٧......
مسند محمد بن یحیی العدنی ٨...... مسند أبی بکر بن أبی شیبة ٩ ......
مسند عبد بن حمید ١٠ ...... مسند أبی یعلی الموصلی ❶

علامہ بوصیری رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں مندرجہ بالا دس مسانید کے اطراف جمع کئے ہیں، اس کتاب اور حافظ کی کتاب میں فرق ہے، انہوں نے دس مسانید کے اطراف جمع کئے ہیں جبکہ حافظ نے ان میں سے کسی کے اطراف کو نہیں لیا۔

اطراف پر لکھی گئی تمام کتابوں میں سے اگر کسی کے پاس یہ تین کتابیں ہوں تو اس موضوع پر فی الجملہ کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں ہوگی "**تحفة الأشراف، إتحاف المهرة، أطراف المسانید العشرة**" ان تینوں کتابوں میں (٢٦) کتابوں کے اطراف جمع ہوگئے ہیں۔ یہ کتاب "**دار الوطن**" ریاض سے ۹ جلدوں میں طبع ہے۔

٨...... إطراف المسند المعتلی بأطراف المسند الحنبلی

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) کی "**مسند أحمد**" کے اطراف کو جو جمع کیا ہے، چونکہ اس سے پہلے جو کتابیں اطراف پر لکھی گئی ان میں سے کسی کتاب میں "**مسند أحمد**" کے اطراف کا ذکر نہیں تھا، اس کتاب کی جامعیت اور افادیت کی وجہ سے ضرورت تھی کہ اس کے اطراف جمع کئے جائیں، چونکہ اس کتاب سے استفادہ بھی مشکل ہے کہ صحابہ کی مسانید کی ترتیب پر لکھی گئی ہے فقہی ترتیب پر مرتب نہیں، اس لئے ضرورت تھی کہ اس بحرِ بے کنار کے اطراف کو جمع کیا جائے، چنانچہ حافظ نے اس کتاب میں صرف مسند احمد کے اطراف کو جمع کیا، اور اگر وہ روایت اس کتاب میں دیگر جگہ آئی ہے تو اس کی بھی نشاندہی کی ہے، حافظ نے اس کتاب میں امام مزی رحمہ اللہ کی "**تحفة الأشراف**" کی ترتیب کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے، صحابہ کرام کے اسماء کو حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے، اگر صحابی سے نقل

❶ کشف الظنون: ج۵ ص ۱۰۴

کرنے والے تلامذہ زیادہ ہوں تو اُن کے اسماء بھی حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق ذکر کئے ہیں۔ اس میں کل (۱۲۷۸۷) روایات کے اطراف ہیں۔ کتاب کی اہمیت کے پیش نظر حافظ نے ان اطراف کو اپنی تالیف ''إتحاف المهرة ''میں بھی ذکر کیا ہے۔ اس کتاب پر تخریج و تعلیق و تحقیق شیخ زہیر بن ناصر نے کی ہے، حافظ نے جو حوالے ذکر کئے ہیں اس نے ان کی تخریج کی ہے، جا بجا ''تحفة الأشراف ''کے حوالے بھی ذکر کئے ہیں، ''تحفة الأشراف ''کے ساتھ اگر اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو اکثر ذخیرہ حدیث مطالعہ میں آجائے گا، محشی نے بالاستیعاب ہر روایت میں ''تحفة الأشراف'' کی جلد، صفحہ اور حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ یہ کتاب ۹ جلدوں میں ''دار ابن کثیر'' دمشق سے طبع ہے۔

۹ ...... اتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے حدیث کی دس وہ معروف کتابیں جن میں سے اکثر کے اطراف اب تک جمع نہیں ہوئے تھے اور کتب حدیث میں ان کی اہمیت وافادیت مسلّم ہے، اس لئے ضرورت تھی کہ ان کتابوں کے اطراف جمع کئے جائیں، تو حافظ نے اس کتاب میں درج ذیل کتابوں کے اطراف جمع کئے ہیں:

۱ ......موطأ مالک ۲ ......مسند الشافعی ۳......مسند أحمد
۴......مسند الدارمی ۵ ......صحیح ابن خزیمة ۶ ......منتقی ابن الجارود
۷......صحیح ابن حبان ۸......المستدرک للحاکم ۹ ......مستخرج ابن عوانة ۱۰ ......شرح معانی الآثار ۱۱ ......سنن الدار قطنی.[1]

اس میں ''صحیح ابن خزیمہ'' کے اطراف بھی ہیں لیکن وہ نہایت قلیل مقدار میں ہیں، اس لئے ''صحیح ابن خزیمہ'' کا شمار نہیں کیا گیا تو النادر کالمعدوم کے تحت گویا اس کا تذکرہ نہیں ہے تو بقیہ دس کتابیں رہ گئیں۔ مصنف نے کتاب کے نام میں بھی دس کتابوں کے اطراف کا ذکر کیا ہے، اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ اس

[1] کشف الظنون: ج۵ ص ۱۰۴

میں ان دس کتابوں کے اطراف جمع ہو گئے کہ جن میں سے اکثر کے اطراف پر اس سے پہلے کسی نے کام نہیں کیا، یہ کتاب مسانید صحابہ کی ترتیب پر ہے، صحابی کا نام ذکر کرتے ہیں پھر اس سے روایت نقل کرتے ہیں، مثلاً ''**مسند أنس بن مالک خادم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم**'' پھر ان سے جو روایات ان کتابوں میں آئی ہیں ان تمام کو یکجا کر دیا ہے، اس کتاب کی افادیت اس وجہ سے بھی ہے کہ اس میں بیک وقت ایک صحابی کی مندرجہ بالا دس کتب کے اطراف یکجا مل جاتے ہیں۔ یہ کتاب زہیر بن ناصر الناصر کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ ۱۹ جلدوں میں ''**مجمع الملک فھد**'' مدینہ منورہ سے طبع ہوئی ہے۔

۱۰ ...... أطراف البخاری

علامہ ابو الحسن نور الدین محمد بن عبد الہادی سندی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) نے صرف صحیح بخاری کے اطراف ذکر کئے ہیں، اس کتاب کا مخطوطہ مکتبہ ''شیخ محمد آفندی'' میں ہے۔

۱۱ ...... ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الحدیث

علامہ عبد الغنی نابلسی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۴۳ھ) نے اس کتاب میں ''صحاح ستہ'' اور ''موطا مالک'' کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ یہ کتاب صحابہ کی مسانید پر مرتب ہے، اور ترتیب حروف معجم کے مطابق ہے، چونکہ اس کتاب میں سات کتابوں کے اطراف جمع کئے گئے ہیں اس لئے ہر کتاب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے مصنف کے خاص رموز ہیں:

''خ'' سے بخاری۔ ''م'' سے مسلم۔ ''د'' سے ابوداود۔ ''ت'' سے ترمذی۔ ''س'' سے نسائی۔ ''ھ'' سے ابن ماجہ۔ ''ط'' سے موطا مالک۔

اس کتاب میں احادیث کی تعداد (۱۲۳۰۲) ہے، اس کتاب کا ماخذ ''**تحفۃ الأشراف**'' ہے، اس میں انہوں نے اسانید کو حذف کر دیا ہے۔ اختصار کے باوجود یہ کتاب نہایت مفید ہے، اس میں تکرار و طوالت نہیں ہے، اور مختصر وقت میں مطلوبہ حدیث بآسانی مل جاتی ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ''**جمعیۃ النشر و التألیف**'' قاہرہ سے طبع ہے۔

﴿۶۷﴾ کتب المشیخات

''المشیخات'' ''مشیخة'' کی جمع ہے، ''مشیخة'' اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں صرف کسی ایک یا چند شیوخ کی احادیث جمع کردی گئی ہوں، مشہور مشیخات میں درج ذیل کتابیں ہیں:

۱ ...... مشیخة یعقوب بن سفیان بن جوان الفارسی (المتوفی ۲۷۷)

۲ ...... مشیخة الحافظ أبی یعلی الخلیلی (المتوفی ۴۴۶)

۳ ...... مشیخة أبی سعد إسماعیل بن علی الحسین البصری المعتزلی المعروف بالسمان (المتوفی ۴۴۷)

۴ ...... مشیخة أبی علی الحسن بن أحمد بن عبد الله الحنبلی (المتوفی ۴۷۱)

۵ ...... مشیخة القاضی عیاض بن موسی الیحصبی (المتوفی ۵۴۴)

۶ ...... مشیخة أبی طاهر أحمد بن محمد السلفی الأصبهانی (المتوفی ۵۷۶)

۷ ...... مشیخة أبی القاسم عبد الله بن حیدر بن أبی القاسم القزوینی (المتوفی ۵۸۲)

۸ ...... مشیخة الشیخ شهاب الدین أبی حفص عمر البکری السهروردی (المتوفی ۶۳۲)

۹ ...... مشیخة تاج الدین علی بن أنجب بن ساعی البغدادی (المتوفی ۶۷۴)

۱۰ ...... مشیخة أبی الحسن علم الدین محمد أبی علی الحسین المصری (المتوفی ۶۸۰)

۱۱ ...... مشیخة أبی الحسن علی بن أحمد بن عبد الواحد المعروف بابن النجاری المقدسی الحنبلی (متوفی ٦٩٠) ❶

﴿٦٨﴾ کتب الأحادیث المتواترة

کتبِ متواتر سے مراد وہ کتابیں ہیں کہ جن میں ان احادیث کا تذکرہ کیا جائے جو محدثین کے نزدیک متواتر شمار ہوتی ہیں، محدثین کے ہاں متواتر اس حدیث کو کہا جاتا ہے کہ اس کو نقل کرنے والی اتنی بڑی جماعت ہو کہ اس کے جھوٹ پر اتفاق کرنے کو عقل سلیم محال سمجھے۔

اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... الفوائد المتکاثرة فی الأخبار المتواترة

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی یہ کتاب ابواب کی ترتیب پر ہے، اس میں اُن روایات کو سند کے ساتھ نقل کیا ہے جنہیں دس یا دس سے زائد صحابہ نے روایت کیا ہے، ہر روایت کو سند کے ساتھ نقل کیا ہے، روایت کے دیگر طرق اور الفاظ کی بھی وضاحت کی ہے۔ یہ اس موضوع پر تفصیلی کتاب ہے۔

۲ ...... الأزهار المتناثرة فی الأخبار المتواترة

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی یہ کتاب مندرجہ بالا کتاب کا اختصار ہے، مصنف نے متواتر روایت ذکر کر کے جن صحابہ سے مروی ہے اُن کی صرف تعداد ذکر کی ہے، اسماء ذکر نہیں کئے اور ائمہ محدثین کے حوالہ سے روایت کی تخریج کی ہے۔ اس میں کل (۱۱۲) احادیث ہیں۔

۳...... اللآلی المتناثرة فی الأحادیث المتواترة

امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن علی طولون حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۹۵۳ھ)

---

❶ الرسالة المستطرفة: ص ١١٦، ١١٧

۴...... لقط اللآلی المتناثرة فی الأحادیث المتواترة

امام ابوالفیض محمد مرتضی حسن زبیدی مصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۵ھ)

(مصنف کی تصانیف میں معروف ''القاموس المحیط '' کی شرح ''تاج العروس ''،''إحیاء علوم الدین '' کی شرح ''إتحاف السعادة المتقین بشرح إحیاء علوم الدین ''(اب تک کسی غیر درسی کتاب پر اتنی بڑی شرح نہیں لکھی گئی، یہ سولہ جلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے)اور ''عقود الجواهر المنیفة فی أدلة المذهب الإمام أبی حنیفة'' اگر ''مسند امام اعظم'' کی جگہ اس کو نصاب میں شامل کیا جائے تو بہتر ہوگا، چونکہ اس میں ہر موضوع کے متعلق بڑی چھان بھٹک کے ساتھ احناف کی مستدل روایات کو جمع کیا گیا ہے)''لقط اللآلی ''کے شروع میں مصف نے متواتر روایت کی تعریف اور اس کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف اور راجح تعریف کی نشاندہی اور اس کا حکم بیان کیا ہے۔اس کتاب میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے روایت لکھتے ہیں پھر کن کن صحابہ سے یہ روایت مروی ہے ان تمام کے اسماء ذکر کرتے ہیں، پھر اس صحابی سے یہ مروی روایت جن کتابوں میں آئی ہے ان کتابوں کا ذکر کرتے ہیں، مصنف کی ذکر کردہ روایات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱...... ''نضر الله امرأ سمع مقالتی فوعاها وأداها '' یہ روایت سولہ صحابہ سے مروی ہے، ان تمام کے اسماء ذکر کئے ہیں اور جن کتابوں میں یہ روایت موجود ہے اُس کی نشان دہی کی ہے۔

۲...... ''إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة '' یہ روایت سولہ صحابہ سے مروی ہے۔

۳...... ''الماء من الماء '' یہ روایت گیارہ صحابہ سے مروی ہے۔

۴...... ''المسلم من سلم المسلمون '' یہ دس صحابہ سے مروی ہے۔

۵...... ''هو الطهور ماؤه والحل میتته '' یہ دس صحابہ سے مروی ہے۔

۶...... ''مسح علی الخفین '' سے متعلق روایت (۴۶) صحابہ سے مروی ہے، مصنف نے

تمام صحابہ کے اسماء اور جن کتابوں میں یہ روایت موجود ہے اس کی نشاندہی کی ہے۔

۷......''حوضِ کوثر سے متعلق روایت'' پچاس صحابہ سے مروی ہے۔

۸......''المستشار مؤتمن'' گیارہ صحابہ سے مروی ہے۔

۹......''لو كنت متخذا خليلا'' گیارہ صحابہ سے مروی ہے۔

۱۰......''خير الناس قرني'' بارہ صحابہ سے مروی ہے۔

۱۱......''لا نورث ما تركناه فهو صدقة'' تیرہ صحابہ سے مروی ہے۔

۱۲......''من رآني في المنام فقد رآني'' تیرہ صحابہ سے مروی ہے۔

۱۳......''اللّٰهم بارك لأمتي في بكورها'' چودہ صحابہ سے مروی ہے۔

۱۴......''لو كان لابن آدم واديان من مال'' پندرہ صحابہ سے مروی ہے۔

۱۵......واقعہ معراج ستائیس صحابہ سے مروی ہے۔

۱۶......''لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك'' یہ اٹھائیس صحابہ سے مروی ہے۔

۱۷......''من كذب عليّ متعمدا'' یہ (۹۹) صحابہ سے مروی ہے، ان کے نام اور کن کن کتابوں میں ان سے روایت مروی ہے ان کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

۵...... الحرز المكنون من لفظ المعصوم المأمون

علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) کی اس کتاب میں چالیس متواتر روایات ہیں۔

۶...... نظم المتناثر من الحديث المتواتر

امام ابوعبداللہ محمد بن ابی الفیض جعفر بن ادریس حسنی کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) نے اس کتاب میں (۳۱۰) متواتر احادیث جمع کی ہیں، کتاب کے شروع میں علم حدیث، انواع علم حدیث، متواتر حدیث کا لغوی اصطلاحی معنی اور متواتر روایت سے متعلق چند مفید

مباحث ذکر کی ہیں۔مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے جن صحابہ سے وہ روایت مروی ہوتی ہے ان تمام صحابہ کرام کے اسماء ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب ابواب کی ترتیب پر ہے۔

صفحہ ۳۵ پر ''**من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار** ''اس روایت کو نقل کر کے ان تمام صحابہ کے اسماء ذکر کئے ہیں جن سے یہ روایت منقول ہے، چھ صفحات پر اس روایت سے متعلق صحابہ اور رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، صفحہ ۴۲ پر ''**نظر الله امرأ سمع مقالتي** '' صفحہ ۴۳ پر ''**طلب العلم فريضة على كل مسلم** '' یہ روایت جن جن صحابہ سے مروی ہے ان کے اسماء ذکر کئے ہیں۔

''**أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر** ''اس روایت کو نو صحابہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

حیاتِ انبیاء سے متعلق روایت کو (۳۵) صحابہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

انشقاقِ قمر والی روایت جن صحابہ سے مروی ہے اُن کے اسماء ذکر کئے ہیں۔

صفحہ ۲۱۸ پر ختم نبوت سے متعلق روایت جن صحابہ سے مروی ہے اُن کے اسماء ذکر کئے ہیں۔

واقعہ معراج کو (۴۵) صحابہ سے نقل کیا ہے۔

''**من رآني في المنام**'' یہ روایت (۱۸) صحابہ سے نقل کی ہے۔

مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کرنے کے بعد ان تمام صحابہ کے اسماء ذکر کرتے ہیں جن سے وہ روایت مروی ہو اور پھر ''**قلت** '' کہہ کر اپنی تحقیق بھی بتلاتے ہیں۔ احادیثِ متواترہ پر لکھی گئی کتابوں میں سب سے زیادہ متواتر روایات اسی کتاب میں جمع ہیں۔ اگر اس موضوع پر یہ ایک کتاب ہو تو کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ ۲۴۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''**دار الكتب العلمية**'' سے طبع ہے۔

﴿۶۹﴾ کتب أحادیث الجوامع الکلم

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک معجزہ عطا کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر کلام میں فصاحت اور بلاغت اس قدر ہوتی تھی کہ اگر ان کی تشریح وتوضیح کی جائے تو ایک دفتر چاہیے، آپ کے الفاظ مختصر ہوتے مگر علم ومعانی سے موجزن ہوتے تھے، گویا کہ دریا کو کوزے میں بند کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک ارشاد سے محدثین نے بیسیوں مسائل کا استنباط کیا، جیسے ''یا أبا عمیر ما فعل النغیر ''اس جملے سے ۶۷ مسائل کا استنباط کیا گیا ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر جوامع الکلم احادیث سے محدثین نے متعدد مسائل وفوائد کا استنباط کیا ہے۔ یہ استنباط وفوائد اور علمی نکات شروحِ حدیث میں موجود ہیں۔ اس موضوع پر معروف مطبوعہ کتابیں دو ہیں:

۱ ...... جامع العلوم والحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ)

(مصنف کی مشہور تصنیفات درج ذیل ہیں:

(۱) ''فتح الباری'' یہ صحیح بخاری کی شرح ہے جو اَب طبع ہے۔

(۲) ''الذیل علی طبقات الحنابلة'' یہ چار جلدوں میں ہے، یہ ''طبقات حنابلہ'' کا ذیل ہے جو حنابلہ کے تراجم پر مشتمل ہے۔

(۳) ''رسائل ابن رجب'' یہ دو جلدوں میں ہے، اور اس میں ان کے (۴۴) رسائل ہیں۔

(۴) ''شرح علل الترمذی'' یہ امام ترمذی رحمہ اللہ کی ''العلل الصغیر'' کی شرح ہے)

''جامع العلوم والحکم'' اس کتاب میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے

حدیث نقل کرتے ہیں پھر اس روایت کے طرق نقل کرتے ہیں اور یہ حدیث جن کتابوں میں آئی ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں، پھر اگر اس روایت کے ہم معنی روایات ہوں تو ان کو بھی ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد حدیث میں غریب الفاظ کی تشریح کرتے ہیں، اور عام فہم انداز میں حدیث کی توضیح کرتے ہیں، شرح حدیث میں اِن کا اسلوب دیگر محدثین سے ہٹ کر ہے۔ یہ کتاب (۵۴۴) صفحات پر مشتمل ہے، اس کتاب میں انہوں نے صرف (۵۰) جوامع الکلم روایات نقل کی ہیں، چند مشہور جوامع الکلم روایات درج ذیل ہیں:

(۱)''إنما الأعمال بالنيات'' اس روایت کو سب سے پہلے ذکر کیا ہے، صفحہ (۱۴) سے (۳۲) تک اس حدیث کے متعلق تشریح اور مباحث ذکر کی ہیں، بخاری اور مشکوۃ پڑھانے والوں کے لئے اس میں کافی علمی مباحث ہیں۔

(۲) حدیث جبرئیل کو صفحہ ۳۳ پر ذکر کیا ہے، اور صفحہ ۳۳ سے ۵۷ تک اس پر مفصل گفتگو کی ہے۔

(۳)''بني الإسلام على خمس''

(۴)''من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد''

(۵)''إن الحلال بين وإن الحرام بين''

(۶)''من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه''

(۷)''لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه''

(۸)''البر حسن الخلق والإثم ما حاك في صدرك وكرهت أن يطلع عليه الناس''

(۹)''من رأى منكم منكرا فليغيره بيده''

(۱۰)''كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل'' اس روایت کی بہت عمدہ تشریح کی ہے، دنیا کے متعلق اہل علم کے اقوال اور فکر آخرت پر قرآن وحدیث سے عمدہ تشریحات ذکر کی ہیں، دنیا سے متعلق اشعار بھی کافی تعداد میں ذکر کئے ہیں، اس کتاب کا

زندگی میں ایک بار مطالعہ ضرور کرنا چاہئے، اس سے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوگی، وہاں یہ بات بھی معلوم ہوگی کہ آپ کے مختصر کلام میں کس قدر فصاحت و بلاغت ہے، باوجودیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے۔ اگر ان روایات کا عام فہم انداز میں ترجمہ وتشریح ذکر کی جائے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی۔ یہ کتاب علامہ شعیب الارنؤوط کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

۲ ...... حلاوة الفم بذكر جوامع الكلم

شیخ الاسلام محمد ہاشم بن عبدالغفور سندھی رحمہ اللہ۔ اس کتاب میں (۱۲۰) جوامع الکلم روایات ہیں، مصنف حدیث نقل کر کے تخریج کرتے ہیں کہ یہ روایت کن کن کتابوں میں ہے لیکن حدیث کی تشریح نہیں کرتے، البتہ محشی نے اس پر عمدہ تعلیق وتخریج کی ہے، اصل کتابوں سے صفحہ اور جلد نمبر کے ساتھ روایت کو نقل کیا ہے، یہ کتاب اختصار کے باوجود مفید ہے، اس لئے کہ اس میں مختصر وقت میں (۱۲۰) جوامع الکلم ارشادات میسر آجاتے ہیں، جبکہ پہلی کتاب میں پچاس احادیث ہیں۔

﴿۷۰﴾ كتب الفهارس

وہ کتابیں جن میں ایک یا زائد کتابوں کی احادیث کی فہرست جمع کر دی گئی ہو تا کہ حدیث تلاش کرنا آسان ہو۔ کتب الفہارس میں درج ذیل کتابیں معروف ہیں:

۱ ...... مفتاح صحيح البخاری

یہ محمد شریف بن مصطفیٰ توقادی کی تالیف ہے، اس میں صحیح بخاری کی قولی حدیثوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر کے ہر حدیث کے مقابل داہنے جانب جزء اور صفحہ نمبر اور بائیں جانب باب اور کتاب نمبر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس فہرست میں بخاری کے شارحین حافظ ابن حجر، علامہ عینی اور علامہ قسطلانی رحمہم اللہ کی شروحات کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ نیز شیخ محمد شکری بن حسن ترکی کی ''مفتاح البخاری'' علامہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی ''نبراس

السـاری فـی أطراف البخاری ''اور شیخ محمد فواد عبدالباقی کی''أطـراف البخاری ''
سے بھی حدیث تلاش کرنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے۔اس طرح''فهـرس أحـاديـث
و آثار صحيح البخاری '' یہ کتاب''عالم الكتب''بیروت سے طبع ہے۔

۲...... مفتاح صحيح مسلم

یہ محمد شریف بن مصطفیٰ توقادی کی تالیف ہے،اس کتاب میں صحیح مسلم کی احادیث کو ''مـفتـاح صـحـيـح البخـاری ''ہی کے طرز پر تیار کیا گیا ہے۔اسی طرح''فهـارس صحيح مسلم'' یہ''دار احياء التراث العربی'' سے طبع ہے۔

۳...... مفتاح كنوز السنة

یہ پروفیسر آرند جان ونسنک ہولنڈری (متوفی ۱۹۳۹ء) کی تالیف ہے۔مؤلف نے کتاب انگریزی میں لکھی تھی،دس سال کے عرصے میں یہ کتاب مکمل ہوئی۔کتاب کی اہمیت کے پیش نظر استاذ محمد فؤاد عبدالباقی صاحب نے اِسے عربی زبان میں منتقل کیا۔

اس کتاب میں کل چودہ کتابوں کے کلمات کو حدیث کے موضوع کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے،ان کتابوں کی طرف رہنمائی کے لئے حسب ذیل رموز استعمال کئے گئے ہیں۔

صحیح البخاری کے لئے (بخ) کا رمز اختیار کیا ہے،رمز کے بعد کتاب کا اور اس کے بعد باب کا نمبر ہوتا ہے۔

صحیح مسلم کے لئے (مس) سنن ابوداود کے لئے (بد) سنن الترمذی کے لئے (تر) سنن النسائی کے لئے (نس) سنن ابن ماجہ کے لئے (مج) سنن الدارمی کے لئے (می) موطا مالک کے لئے (ما) مسند احمد کے لئے (حم) مسند الطیالسی کے لئے (ط) مسند زید بن علی کے لئے (ز) الطبقات الکبری لابن سعد کے لئے (عد) سیرۃ ابن ہشام کے لئے (ہش) المغازی للواقدی کے لئے (قد) کا رمز اختیار کیا ہے،ہر رمز کے بعد کتاب اور باب کا نمبر ہوتا ہے۔اس کتاب کے دیگر رموز یہ ہیں:

(۱) ک۔ کتاب (۲) ب۔ باب (۳) ح۔ حدیث (۴) ج۔ جزء (۵) ص۔ صفحہ (۶) ق۔ قسم (۷) م م م۔ حدیث کا مکرر ہونا (۸) باب یا صفحہ نمبر پر لگا ہوا چھوٹا نمبر اس حدیث کے اتنی بار مکرر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

استاذ ونسنک نے ان مندرجہ بالا چودہ (۱۴) کتابوں کی احادیث کو اولاً بڑے بڑے موضوعات کے ماتحت جمع کیا ہے، اور ان موضوعات کو حروف تہجی کی ترتیب پر رکھا ہے، جیسے ''صلاۃ'' کو حرف صاد میں، ''توبہ'' حرف تاء میں، پھر ان موضوعات سے متعلق روایات کو درج ذیل عناوین کے تحت جمع کیا ہے:

(۱) مسائل (۲) اشخاص (۳) واقعات (۴) اماکن۔

ان موضوعات کو حروف تہجی کی ترتیب پر ذکر کیا ہے لیکن ترتیب میں اصل کلمہ کی ہیئت کا اعتبار کیا ہے نہ کہ مادہ کا، اسی وجہ سے کلمہ ''الاعمال'' کو حرف الالف میں ذکر کیا ہے، نہ کہ حرف العین میں، کلمہ ''توحید'' کو حرف التاء میں ذکر کیا ہے نہ کہ حرف الواؤ میں، کلمہ ''الاقضیۃ'' کو حرف الالف میں ذکر کیا ہے نہ کہ حرف القاف میں، کلمہ ''التسبیح'' کو حرف التاء میں ذکر کیا ہے نہ کہ حرف السین میں اور ''ابوبکر'' کو حرف الالف میں ذکر کیا ہے نہ کہ حرف الباء میں۔ یہ کتاب جامعیت، نافعیت، حسن ترتیب اور اختصار کی وجہ سے نہایت مفید ہے۔

۴...... الفهرس العام لأحاديث سنن أبي داود

یہ فہرست شیخ عبد المہیمن طحان کی تیار کردہ ہے، جو سنن ابو داود کے اس نسخہ کے آخر (پانچویں جلد) میں مطبوع ہے، جس کی تحقیق شیخ عزت عبید اور عادل السید نے کی ہے، یہ فہرست ۳۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۵...... فهارس سنن الترمذي

مرتب کا نام مذکور نہیں ہے، البتہ مرتب نے قولی حدیثوں کو حروف معجم پر مرتب کیا ہے، پھر ہر حدیث کے سامنے راوی حدیث کا نام پھر حدیث نمبر ذکر کیا ہے، نیز احادیث فعلیہ کو

ابتدائے متن سے ذکر کر دیا ہے، اس ترتیب کے لئے اس نسخہ کا اعتبار کیا ہے جس کے کچھ حصے کی تحقیق شیخ احمد شاکر اور شیخ محمد فواد نے کی ہے۔

٦ ...... فهارس سنن النسائی

شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) نے سنن نسائی کے اس نسخے کو جو آٹھ جلدوں میں شرح سیوطی اور حاشیہ سندھی کے ساتھ مطبوع ہے، اس کو بنیاد بنا کر اس کے ابواب اور حدیثوں کی ترقیم کی ہے، اور نویں جلد میں اس کی مختلف فہرستیں تیار کی ہیں، جس میں سے ایک فہرست حروف معجم پر ہے، جو (۷۷) صفحات پر مشتمل ہے۔

۷...... مفتاح سنن ابن ماجه

یہ فہرست شیخ محمد فواد کی تیار کردہ ہے، موصوف نے اپنے تحقیق شدہ نسخے کو بنیاد بنا کر اس کو مرتب کیا ہے، اس میں احادیث قولیہ حروف معجم پر مرتب ہیں، ہر حدیث کے سامنے حدیث کا نمبر مذکور ہے، جو شیخ کے نسخے کے آخری جلد کے ساتھ مطبوع ہے۔

۸...... مفتاح الموطأ

موطا امام مالک کی تحقیق وترقیم شیخ محمد فواد نے کی ہے جو دو جلدوں میں مطبوع ہے، اس نسخہ میں احادیث قولیہ کی فہرست حروف معجم پر تیار کی گئی ہے، ہر حدیث کے سامنے صفحہ نمبر مذکور ہے، یہ فہرست کتاب کے دوسری جلد کے آخر میں مطبوع ہے۔

۹ ...... ترتیب أحادیث و آثار سنن الدارمی

سنن دارمی کی حدیثوں کی ترتیب عبد الرحمٰن دمشقی اور میرفت فاخوری نے کی ہے جو حروف معجم پر ہے، ہر حدیث کے سامنے جزء اور صفحہ نمبر دیا ہے، اس ترتیب کے لئے طبع ''دار الفکر'' کے غیر مرقم نسخہ پر اعتماد کیا ہے۔

۱۰ ...... فهارس سنن الدار قطنی

ڈاکٹر یوسف عبد الرحمٰن مرعشلی نے اس کتاب کی چھ قسم کی فہارس تیار کی ہیں، جس

کے لئے اس نسخے پر اعتماد کیا ہے جو ''التعلیق المغنی'' کے ساتھ مطبوع ہے، سب سے پہلے طرفِ حدیث پھر صحابی کا نام، اس کے بعد جزء اور صفحہ کا حوالہ دیا ہے۔

۱۱ ...... فهرس أحاديث مسند الإمام أحمد

اس کتاب کی فہرست حروفِ معجم پر شیخ محمد سعید زغلول نے تیار کی ہے، یہ فہرست بھی حروف معجم پر ہے، جس میں جلد اور صفحہ نمبر کا حوالہ دیا گیا ہے، جو حدیثیں طویل ہیں ان کے مختلف اطراف کا ذکر کیا ہے۔

۱۲ ...... المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوی

اس کتاب کو چند مستشرقین نے مل کر مرتب کیا ہے، ان میں پیش پیش پرفیسر آرنٹ جان ونسنک ہولندی (متوفی ۱۹۳۹ء) ہیں اور استاذ محمد فواد عبد الباقی صاحب (متوفی ۱۳۸۸ھ) نے ان کا تعاون کیا ہے۔

اس کتاب میں مندرجہ ذیل نو کتابوں کے کلماتِ غریبہ ومبہمہ حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کر کے کتابوں کا مع باب یا مع رقم الاحادیث حوالہ دیا ہے:

صحیح البخاری کے لئے (خ)، صحیح مسلم کے لئے (م)، سنن ابوداود کے لئے (د)، سنن ترمذی کے لئے (ت)، سنن نسائی کے لئے (ن)، سنن ابن ماجہ کے لئے پوری کتاب میں (جہ) کا رمز استعمال کیا ہے، سوائے جزء اول کے تیئیس (۲۳) صفحات کے، ان میں (ق) کا رمز استعمال کیا ہے۔

موطا مالک کے لئے (ط)، سنن دارمی کے لئے (دی)، مسند احمد کا حوالہ دینے کے لئے جلد اول کے شروع کے تیئیس (۲۳) صفحات میں (حل) کا رمز استعمال کیا ہے اور مابقیہ میں (حم) کا رمز استعمال کیا ہے۔

یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے، لیکن آٹھویں جلد کی ترتیب کچھ الگ ہے، اس جلد میں احادیث کے الفاظ نہیں ہیں، بلکہ احادیث میں وارد لوگوں کے نام، مکان، قرآن کی

سورتیں، آیات وغیرہ مذکور ہیں۔ اس جزء کے مؤلف ویم رافن نے صرف اعلام اور اماکن ہی کو ذکر کیا ہے، حدیث کا وہ جزء ذکر نہیں کیا ہے جس میں یہ اماکن واعلام وارد ہوئے ہیں۔

ان طبعات کا ذکر جن کو سامنے رکھ کر ''معجم المفهرس'' کو تیار کیا گیا:

(۱) صحيح بخارى، طبع: المكتبة الإسلامية استنبول تركى ۱۹۷۹ء

(۲) صحیح مسلم، طبع: دار إحياء الكتب العربية قاهره ۱۹۵۵ء

(۳) سنن ابوداود، طبع: دار الحديث حمص سوريه ۱۹۷۴ء

(۴) سنن ترمذی، طبع: مصطفى البابى الحلبى قاهره ۱۹۳۸ء

(۵) سنن نسائی، طبع: المكتبة التجارية الكبرى قاهره ۱۳۴۸ھ

(۶) سنن ابن ماجہ، طبع: دار إحياء الكتب العربية ۱۹۵۲ء

(۷) سنن دارمی، طبع: دار الريان قاهره ۱۹۸۷ء

(۸) موطا مالک، طبع: دار إحياء الكتب العربية ۱۹۵۱ء

(۹) مسند احمد، طبع: الميمنة مصر ۱۳۱۳ھ

یہ کتاب پہلے ''اوروبا'' سے پھر لبنان سے ۱۹۷۰ء میں طبع ہوئی ہے۔

مستشرقین کی اس جماعت سے کہاں کہاں غلطیاں ہوئی ہیں، اُن کی نشان دہی پر دکتور سعد مرصفی نے کتاب لکھی ہے اِس کا نام ''أضواء على أخطاء المستشرقين فى المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوى'' ہے، ۲۱۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''دار القلم'' کویت سے طبع ہے۔

۱۳ ...... فهرس أحاديث المستدرك على الصحيحين

اس کتاب کی دو فہرستیں آ چکی ہیں، اس میں سے ایک ڈاکٹر عبدالرحمٰن مرعشلی کی ہے، اس میں انہوں نے احادیث وآثار واقوال سب کو حروف معجم پر مرتب کر دیا ہے، سب سے پہلے طرف حدیث پھر راوی کا نام پھر جزء اور صفحہ کا حوالہ دیا ہے، اس ترتیب کے لئے مستدرک کے اس منفرد ہندوستانی نسخے کو بنیاد بنایا گیا ہے جس کے ساتھ امام ذہبی رحمہ اللہ کی

مستدرک کی تلخیص بھی مطبوع ہے۔

۱۴ ...... فهارس الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان

شیخ یوسف کمال حوت جنہوں نے اس کتاب کی تحقیق وترقیم کی ہے، کتاب کے مکمل ہونے کے بعد ایک منفرد جلد میں اس کی فہرست بھی تیار کر دی ہے جو مطبوع ہے، اس میں قولی وفعلی حدیث اور آثارِ صحابہ کو حروف معجم پر مرتب کیا ہے، پہلے نصِ حدیث ذکر کی ہے اس کے بعد راوی کا نام پھر جلد اور صفحہ نمبر کا حوالہ دیا ہے۔

پندرہ امہات کتب حدیث کی فہارس اور مکتبات کا ذکر

بعض امہات کتب حدیث کی فہارس الگ سے بھی مطبوعہ ہیں، جن میں چند معروف درج ذیل ہیں:

۱...... ''فهرس أحاديث و آثار صحيح البخاري '' یہ ''عالم الكتب '' بیروت سے طبع ہے۔

۲...... ''فهارس صحيح مسلم '' یہ ''دار إحياء التراث العربي '' سے طبع ہے۔

۳...... ''فهارس سنن أبي داود '' یہ ''دار الجيل '' بیروت سے طبع ہے۔

۴...... ''فهارس سنن النسائي '' یہ ''دار الكتب العلمية '' بیروت سے طبع ہے۔

۵...... ''فهارس سنن ابن ماجه '' یہ ''دار الكتب العلمية '' بیروت سے طبع ہے۔

۶...... ''فهرس أحاديث و آثار سنن الدارمي '' یہ ''عالم الكتب '' بیروت سے طبع ہے۔

۷...... ''فهرس أحاديث السنن الكبرى للبيهقي '' یہ ''دار المعرفة '' بیروت سے طبع ہے۔

۸...... ''فهرس أحاديث و آثار سنن الدار قطني '' یہ ''عالم الكتب '' بیروت سے طبع ہے۔

۹...... ''فهرس و آثار أحاديث مصنف عبد الرزاق '' یہ ''عالم الكتب '' بیروت سے طبع ہے۔

۱۰......’’فهرس و آثار أحاديث ابن أبی شيبة‘‘ یہ ’’عالم الكتب‘‘ بیروت سے طبع ہے۔

۱۱......’’فهرس و آثار أحاديث مجمع الزوائد‘‘ یہ ’’عالم الكتب‘‘ بیروت سے طبع ہے۔

۱۲......’’فهرس المستدرک للحاكم‘‘ یہ ’’عالم الكتب‘‘ بیروت سے طبع ہے۔

۱۳......’’فهارس شعب الإيمان‘‘ یہ ’’دار الكتب العلمية‘‘ سے طبع ہے۔

۱۴......’’فهرس أحاديث و آثار مسند أحمد‘‘ یہ ’’المكتب الإسلامی‘‘ بیروت سے طبع ہے۔

۱۵......’’فهارس صحيح ابن خزيمة‘‘ یہ ’’دار الكتب العلمية‘‘ سے طبع ہے۔

﴿۱۷﴾ كتب مختلف الحديث

اس سے مراد وہ کتبِ حدیث ہوتی ہیں جن میں متعارض احادیث کی تطبیق اور مشکل المراد احادیث کے محمل کی تعیین ہوتی ہے، ان میں کوئی خاص ترتیب نہیں ہوتی ہے بلکہ مؤلف کیف ما اتفق احادیث کو ذکر کر کے ان کی تشریح کرتے ہیں۔ اس نوع میں کئی کتابیں لکھی گئی ہیں، اس نوع کی سب سے پہلی کتاب امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) کی کتاب ’’الأم‘‘ ہے، جس کے بعض حصوں میں یہی کام کیا ہوا ہے، اگر چہ یہ پوری کتاب اس فن پر نہیں ہے، البتہ کچھ حصے میں اس طرح متعارض فیہا روایات میں تطبیق اور دفع تعارض ہے۔ اس نوع کی کتابوں کو ’’شرح الآثار‘‘ اور ’’مختلف الحديث‘‘ کہتے ہیں۔ ❶

اس علم میں اس بات سے بحث کی جاتی ہے کہ احادیث متعارضہ کے درمیان جو ظاہراً تعارض ہے اس میں تطبیق بیان کی جائے، اب یہ تطبیق عام کی تخصیص یا مطلق کی تقیید یا تعددِ واقعہ پر محمول کرنے سے حاصل ہوتی ہے:

العلم الذی يبحث فيه عن التوفيق بين الأحاديث المتناقضة ظاهرا، إما بتخصيص العام، أو بتقييد المطلق أو بالحمل على تعدد الحادثة.

اختلاف الحدیث اور مشکل الحدیث کے درمیان معمولی فرق ہے، اختلاف الحدیث

❶ ماخوذ از درس ترمذی: ج ۱ ص ۶۰

سے مقصود صرف احادیث کے درمیان تعارض کو دور کیا جاتا ہے، جبکہ مشکل الحدیث میں قرآن وحدیث کا ظاہراً آپس میں تعارض، یا قرآن وسنت کا لغت، عقل یا حس کے ساتھ تعارض ہو، اس تعارض کے دور کرنے کو مشکل الحدیث کہتے ہیں۔ گویا اختلاف الحدیث اخص مطلق ہے اور مشکل الحدیث اعم مطلق ہے، دونوں کے درمیان عموم وخصوص مطلق کی نسبت ہے:

فالفرق باختصار بين اختلاف الحديث ومشكل الحديث، هو أن اختلاف الحديث يقصد به التعارض فيما بين الأحاديث فقط، أما مشكل الحديث: فيزيد عن اختلاف الحديث في أن التعارض قد يكون بين الحديث والقرآن أو اللغة أو العقل أو الحس. ❶

۱ ...... اختلاف الحديث

امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) یہ اس فن کی پہلی کتاب ہے، جو امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب ''الأم'' کا حصہ ہے، یہ کتاب مستقل اس فن میں تصنیف نہیں کی گئی بلکہ اس کا ایک حصہ اس فن سے متعلق ہے۔ اس میں تمام احادیث کا استیعاب نہیں بلکہ عملی زندگی سے متعلق روایات ہیں۔ اس میں امام شافعی رحمہ اللہ نے دفع تعارض کے لئے نہایت مفید اصول بیان کئے ہیں، اگر انہیں یکجا کیا جائے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی۔ یہ کتاب امام شافعی رحمہ اللہ کی ''کتاب الأم'' کے آخری حصہ میں موجود ہے، اور الگ سے ''دار المعرفة'' بیروت سے ۱۴۱۰ھ میں طبع ہوئی ہے۔

۲ ...... تأويل مختلف الحديث

علامہ ابن قتیبہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۶ھ) یہ کتاب اعدائے حدیث کے رد میں لکھی گئی ہے، جو یہ الزام لگاتے تھے کہ احادیث میں تعارض ہے، تو موصوف نے علوم عربیہ کی روشنی

❶ المكتبة الإسلامية: مصادر اختلاف الحديث، ص ۱۳۸

میں اُن کے جوابات دیئے ہیں۔ اس کتاب میں زیادہ تر روایات عقائد اور اس کی فروع سے متعلق ہیں۔

یہ کتاب تقریباً ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، مصنف روایات متعارض فیہا نقل کر کے دونوں کے درمیان دفع تعارض کرتے ہیں، خاص اس فن پر لکھی جانے والی کتابوں میں یہ مستقل اس فن کی کتاب ہے۔ موصوف کو علوم عربیت خصوصاً لغت وادب میں نمایاں مقام حاصل تھا لیکن علم حدیث میں آپ کو دسترس نہیں تھی، یہ آپ کا موضوع نہیں تھا، اس لئے احادیث کی تصحیح وتضعیف میں ان کا قول معتبر نہیں ہے:

والکشف عن معانی الأحادیث، وإزالة الإشکال عنها، علی براعته فی علم العربیة التی بلغ فیها الغایة، لکنه فی تصحیح الحدیث وتضعیفه قد قصر باعه، ولم یحسن فیه؛ لأن علم الحدیث لیس من صناعته، وإنما هو مقلد فیه، قال ابن کثیر: ولابن قتیبیة فی مشکل الحدیث مجلد مفید، وفیه ما هو غث، وذلک بحسب ما عنده من العلم. [1]

یہ کتاب ''المکتب الإسلامی'' سے ۱۴۱۹ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۳...... کتاب ابن خزیمة

علامہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیساپوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۱ھ) کو اس فن پر بڑا عبور حاصل تھا، حتی کہ فرماتے تھے کہ مجھے کسی ایسی دو احادیث کا علم نہیں جن میں باہم تعارض ہو۔ راقم کی معلومات کے مطابق یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

۴...... مشکل الآثار

امام طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۱ھ) نے اس میں احادیث کے تعارض کو دور کیا ہے اور مشکل المراد احادیث کے محمل کی تعیین کی ہے، اور احادیث سے احکام کا استخراج کیا ہے۔

[1] المکتبة الإسلامیة: ص ۱۴۰

اس میں جا بجا علمی فوائد و نکات بھی ہیں۔ ''مقدمہ امانی الاحبار'' میں اس کتاب کا تعارف اِن الفاظ میں ہے:

ومنها مشكل الآثار في نفي التضاد عن الأحاديث واستخراج الأحكام منها وهو آخر تصانيفه كما قال القاري في الأثمار الجنية.

ترجمہ: امام طحاوی کی تصانیف میں ایک ''**مشكل الآثار**'' ہے، جس میں احادیث سے تعارض کو دور کیا ہے اور احادیث سے احکام کا استنباط کیا ہے۔ ملا علی قاری نے ''**الأثمار الجنية**'' میں نقل کیا ہے کہ یہ آپ کی آخری تصنیف ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس تصنیف میں بظاہر متعارض فیہ روایات کا دفعِ تعارض، اور مشکل احادیث کی وضاحت کی ہے۔ موصوف ہر باب میں متعارض روایات کو اسانید کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، پھر اس روایت کے دیگر طرق ذکر کرکے اس کے اختلاف وتعارض کو ختم کرتے ہیں۔ اس کتاب میں کسی خاص موضوع کی احادیث نہیں ہیں، بلکہ ہر وہ حدیث ہے جو مشکل المعنی والمراد یا متعارض ہے، چاہے اس کا تعلق عقیدہ سے ہو یا احکامات سے یا فضائل سے۔ مصنف نے ہر نوع کی احادیث کو ایک باب کے تحت یکجا ذکر نہیں کیا، بلکہ کیف ما اتفق احادیث ذکر کی ہیں، اس لئے وضو، صلوۃ، صوم اور دیگر احکام شرع کی احادیث شروع سے آخر تک مختلف ابواب کے تحت موجود ہیں۔ اگر مصنف ''**شرح معاني الآثار**'' کی طرح اس کتاب کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کرتے تو استفادہ زیادہ آسان ہوتا۔ یہ کتاب عالم عرب کے مشہور محقق علامہ شعیب الارنؤوط کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ۱۶ جلدوں میں ''**مؤسسة الرسالة**'' سے ۱۴۱۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔ محقق نے حدیث کے غریب الفاظ کی وضاحت، تخریجِ حدیث اور حکم حدیث بیان کیا ہے، روّات سے متعلق جرحاً وتعدیلاً باحوالہ کلام کیا ہے۔

۵...... مشكل الحديث وبيانه

علامہ ابو بکر محمد بن حسن بن فورک رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۶ھ) کی یہ کتاب اس فن کی تفصیلی

کتب میں سے ہے، جو (۴۹۹) صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف احادیث لکھ کر پھر عنوان ڈالتے ہیں "تأویل ذلک" اور پھر تعارض دور کرتے ہیں۔ نیز اس میں مشکل المراد احادیث کی وضاحت ہے، اور ذاتِ باری تعالیٰ اور صفات سے متعلق روایات کی بھی عمدہ وضاحت کی ہے۔ یہ کتاب موسیٰ بن علی کی تحقیق کے ساتھ "عالم الکتب" بیروت سے ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی ہے۔

۶ ...... اختصار مشكل الآثار

امام ابو الولید باجی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۴ھ) نے امام طحاوی رحمہ اللہ کی "مشكل الآثار" کا اختصار "اختصار مشكل الآثار" کے نام سے کیا۔ یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔ ❶

۷...... التحقيق في أحاديث الخلاف

یہ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی تصنیف ہے۔ امام ابویعلی فراء رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۸ھ) نے "التعليق الكبير في المسائل الخلافية بين الأئمة" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب میں امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے اقوال ذکر کئے، پھر ان کے موافق ومخالف اقوال ذکر کئے، فقہاء کے مذاہب اور ادلہ ذکر کر کے ان کے جوابات دیئے اور حنبلی مسلک کی ترجیحات ذکر کیں۔ پھر علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) نے "التحقيق في أحاديث التعليق" کے نام سے کتاب لکھی۔ یہ کتاب "التحقيق في أحاديث الخلاف" کے نام سے معروف ہے۔ اس کتاب میں "التعليق الكبير" کی احادیث ذکر کر کے ان کی صحت وضعف کو بیان کیا، روایت اور رُوات پر کلام کیا، اس کتاب کی احادیث کو فقہی ابواب پر مرتب کیا، پھر فقہاء کے مذاہب اور ان کے ادلہ ذکر کر کے اس کے جوابات دیئے، احادیث کو مکمل سند کے ساتھ ذکر کیا۔ اکثر احادیث صحاح ستہ، مسند احمد اور سنن دار قطنی سے نقل کیں۔ یہ کتاب سعد عبد الحمید محمد السعدنی کی تعلیق

---

❶ شجرة النور الزكية في طبقات المالكية: ج ۱ ص ۱۶۷

وتحقیق کے ساتھ دوجلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

علامہ ابن الہادی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۴ھ) نے ''تنقیح التحقیق فی أحادیث التعلیق'' کے نام سے کتاب لکھی۔اس میں مصنف نے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا کتاب کی احادیث کی اسناد حذف کیں،اور جو روایات موصوف سے چھوٹ گئی تھیں ان کا اضافہ کیا،اور کئی مواقع پر ان کا تعقب کیا۔اس میں مذاہب اربعہ کے ادلہ کو اعتدال کے ساتھ جمع کیا ہے۔امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا کتاب کا اختصار ''تنقیح التحقیق فی أحادیث التعلیق'' کے نام سے کیا۔ علامہ ابن عبدالہادی اور علامہ ذہبی رحمہما اللہ کی تصنیف کا ایک ہی نام ہے۔

۸...... المعتصر من المختصر من مشکل الآثار

علامہ باجی مالکی رحمہ اللہ کی کتاب کا اختصار علامہ جمال الدین ملطی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۳ھ) نے ''المعتصر من المختصر من مشکل الآثار'' کے نام سے کیا۔مصنف نے تمام احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے،مقدمہ میں صراحت کی ہے کہ ''مشکل الآثار'' میں ایک نوع کی احادیث مختلف ابواب میں پھیلی ہوئی تھیں،تو مطلوبہ حدیث تلاش کرنے کے لئے پوری کتاب کا مطالعہ کرنا پڑتا،تو موصوف نے فقہی ابواب کی ترتیب پر ''کتاب الوضوء'' سے آغاز کیا،ہر کتاب کی ابتداء میں اس سے متعلق احادیث کی تعداد بتلائی اور ترتیب وار انہیں ذکر کیا۔

حذفِ اسانید وتکرار کی وجہ سے اصل کی بہ نسبت کتاب نہایت مختصر ہوگئی ہے،حسنِ ترتیب، جامعیت اور تلخیص کی وجہ سے کتاب سے استفادہ آسان ہوگیا ہے۔یہ کتاب دو جلدوں میں ''عالم الکتب'' بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ کی کتاب کا ایک اختصار امام ابو الولید بن رشد رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۰ھ) نے ''اختصار مشکل الآثار'' کے نام سے کیا ہے،اس میں امام طحاوی رحمہ اللہ پر بعض اعتراضات بھی کئے ہیں۔اس کتاب کا مخطوطہ ''دار الکتب المصریة''

میں موجود ہے۔ یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی:

وقد اختصر أبو الوليد بن رشد الجد كتاب مشكل الآثار مع بعض اعتراضات منه عليه، واختصاره محفوظ بدار الكتب المصرية. ❶

علامہ جمال الدین ملطی رحمہ اللہ نے اس کتاب کا اختصار نہیں کیا، بلکہ ابوالولید باجی مالکی رحمہ اللہ کی کتاب کا اختصار کیا، علامہ کوثری رحمہ اللہ کو یہ غلطی فہمی ہوئی کہ انہوں نے لکھا کہ ابوالولید بن رشد کی کتاب کا اختصار علامہ ملطی رحمہ اللہ نے کیا ہے۔ ❷

بعد میں سب نے انہی کے حوالے سے نقل کیا، اس طرح یہ غلطی پھیلتی گئی، اور کبار اہل علم سے بھی یہ تسامح ہو گیا۔ دیکھئے: ❸

مشہور محقق عالم مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب مدظلہ کی رائے بھی یہ ہے کہ علامہ ابوالولید باجی مالکی رحمہ اللہ کے اختصار کا اختصار علامہ یوسف بن موسی ملطی رحمہ اللہ نے کیا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:

اس کا اختصار فقیہ وحافظ حدیث ابوالولید باجی مالکی نے کیا، اور ابوابِ فقہیہ پر مرتب فرمایا۔ پھر ابوالولید باجی کے اختصار کو قاضی یوسف بن موسی حنفی نے "**المعتصر من المختصر**" کے نام سے مزید مختصر کیا، جسے مجلس دائرۃ المعارف حیدرآباد (دکن) نے ۱۳۱۷ھ میں دو جلدوں میں شائع کر دیا ہے۔ ❹

علامہ کوثری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن علماء نے امام شافعی رحمہ اللہ کی "**اختلاف الحديث**" اور امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ کی "**مختلف الحديث**" کا مطالعہ کیا وہ جب امام طحاوی رحمہ اللہ کی کتاب "**مشكل الآثار**" کا مطالعہ کریں گے تو انہیں امام طحاوی رحمہ اللہ اور ان کی کتاب کی قدر و قیمت اور جلالتِ شان کا اندازہ ہوگا:

---

❶ الحاوی: ص۲۷/ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو الوليد محمد بن أحمد، ج۱۹ ص۵۰۲

❷ الحاوی: ص۲۷ ❸ محدثین عظام اور ان کی کتابوں کا تعارف: ص۲۶۸/ المصنفات في الحديث: ص۱۳۳ ❹ فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ: ص۱۴۵

ومن اطلع على اختلاف الحديث للإمام الشافعي ومختلف الحديث لابن قتيبة ثم اطلع على كتاب الطحاوي هذا يزداد إجلالا له ومعرفة لمقداره العظيم. ❶

۹ ...... تأويل الأحاديث الموهمة للتشبيه

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی تصنیف ہے، اس میں اللہ تعالی کی ذات وصفات سے متعلق روایات میں رفع تعارض کیا ہے اور ان احادیث کے درست معانی ومطالب کی وضاحت کی ہے، اور فرقہ مجسمہ ومشبہہ کے مستدلات کے جوابات دیئے ہیں۔ یہ کتاب مصطفیٰ ابراہیم کوسی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''دار الشروق'' جدہ سے طبع ہے۔

۱۰ ...... مشكلات الأحاديث النبوية وبيانها

شیخ عبد اللہ علی نجدی قصیمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۳ھ) نے اس کتاب میں طبی، جغرافیائی، فلکی اور حِسی روایات سے متعلق روایات کے تعارض کو دور کیا ہے، اور اِن موضوعات سے متعلق روایات کی خاص طور پر توضیح کی ہے۔

۱۱ ...... دفع التعارض عن مختلف الحديث

یہ دکتور حسن مظفر رزو کی تصنیف ہے، (۳۵) صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں بعض احادیث کے درمیان دفع تعارض کیا ہے۔ یہ رسالہ ''مكتبة الذهبى'' ابوظہبی سے طبع ہے۔

۱۲ ...... مختلف الحديث بين الفقهاء والمحدثين

یہ شیخ نافذ حسین حماد کی تصنیف ہے، جس میں فقہاء ومحدثین کے مابین معروف روایات میں دفع تعارض کیا ہے اور ان احادیث کی مختصر توضیح کی ہے۔ (۳۲۸) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''دار الوفاء'' مصر سے طبع ہے۔

---

❶ الحاوی: مؤلفات أبی جعفر الطحاوی، ص۲۷

۱۳ ...... مختلف الحديث و موقف النُقّاد و المحدثين منه

یہ دکتور اسامہ عبداللہ خیاط کی تصنیف ہے، یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں اس فن کی تعریف اور غرض وغایہ بیان کی گئی ہے، دوسرے باب میں تعارض کی حقیقت اور اس کی شرائط بیان کی گئی ہیں۔ تیسرے باب میں ان قواعد کو بیان کیا ہے جن کے ذریعے محدثین نے تعارض دور کیا ہے۔ چوتھے باب میں اس فن پر لکھی گئی کتابوں کا تعارف کرایا ہے اور اُن کے درمیان موازنہ کرایا ہے۔ اس فن پر لکھی گئی مندرجہ بالا تمام معاصر علماء کی کتابوں میں جامعیت، افادیت اور حسن ترتیب میں سب پر فائق ہے۔ (۴۸۶) صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''مكتبة الصفا'' مکہ مکرمہ سے طبع ہے۔

وہ پانچ محدثین جنہوں نے شرح حدیث کے دروان رفع تعارض کا اہتمام کیا ہے

شارحین حدیث نے شرح حدیث کے دوران مختلف الحدیث روایات کے درمیان رفع تعارض کیا ہے، خصوصاً درج ذیل محدثین نے اس کا خاص اہتمام کیا ہے:

(۱) علامہ خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ) نے بخاری کی شرح ''**أعلام الحديث**'' اور سنن ابوداود کی شرح ''**معالم السنن**'' میں۔

(۲) امام مازری رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۳ھ) نے مسلم کی شرح ''**المُعلم بفوائد صحيح مسلم**'' میں۔

(۳) امام قرطبی احمد بن عمر رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) کی ''**المفهم في شرح ما أشكل من تلخيص مسلم**''

(۴) امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی مسلم کی شرح ''**المنهاج على صحيح مسلم بن الحجاج**''

(۵) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی بخاری کی شرح ''**فتح الباري بشرح صحيح البخاري**''

﴿۲۷﴾ کتب الاحادیث القُدسیة

قدسی لفظ القدس بمعنی پاکیزگی سے ہے، ''ارضِ مقدس'' پاک زمین کو کہتے ہیں، اسی سے معروف بیت المقدس ہے۔

وہ حدیث جس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی طرف کی ہو، اللہ تعالی کی طرف نسبت کی وجہ سے اسے ''حدیث قدسی'' کہا جاتا ہے۔

قرآنِ کریم کے الفاظ ومعانی دونوں اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں، اور ''حدیثِ قدسی'' کے معنی اللہ کی جانب سے اور الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں۔

۱...... مشكاة الأنوار فيما روى من الله سبحانه وتعالى من الأخبار

امام محی الدین محمد بن علی طائی اندلسی المعروف امام ابن عربی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۸ھ) نے اس میں چالیس حدیثیں سند کے ساتھ ذکر کی ہیں۔ اس کتاب کی شرح امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) نے لکھی۔ یہ کتاب محمد راغب طبّاخ کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''المطبعة العلمية'' حلب سے طبع ہے۔ (1)

۲...... المقاصد السنة فی الأحاديث الإلٰهية

امام ابوالقاسم علی بن بلبان المقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۹ھ)

اس کتاب میں سو احادیثِ قدسیہ ہیں۔ یہ کتاب محمد عید خطراوی اور محی الدین مستو کی تحقیق کے ساتھ ''دار التراث'' مدینہ منورہ سے شائع ہوئی ہے۔

۳...... الأحاديث القدسية الأربعينية

یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے اس میں چالیس

(1) كشف الظنون: ج۲ ص ۱۶۹۴

احادیث جمع کی ہیں۔ یہ کتاب محمد راغب طباخ کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''المطبعة العلمية'' حلب سے طبع ہے۔

۴...... الإتحافات السنية بالأحاديث القدسية

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) کی یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب پر ہے، اس میں کل (۲۷۲) احادیث ہیں۔ مصنف نے مشکل احادیث کی تشریح بھی کی ہے۔ علامہ محمد منیر دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۷ھ) نے اس کتاب کی شرح ''النفحات السلفية بشرح أحاديث القدسية'' کے نام سے لکھی ہے۔ یہ کتاب اور شرح شیخ عبد القادر الارناؤوط کی تحقیق کے ساتھ ''دار ابن كثير'' دمشق سے طبع ہوئی ہے۔

۵...... الإتحاف السنية في الأحاديث القدسية

اس کتاب میں شیخ محمد بن محمود بزونی مدنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۰ھ) نے (۸۶۳) احادیث قدسیہ نقل کی ہیں۔ احادیث کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) وہ احادیث جو ''قال'' سے شروع ہوتی ہیں۔ (۲) وہ احادیث جو ''يقول'' سے شروع ہوتی ہیں۔ (۳) وہ احادیث جو مذکورہ بالا دونوں الفاظ کے علاوہ شروع ہوتی ہیں، اس تیسری قسم والی احادیث کو حروف ہجائیہ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔

۶...... صحيح الأحاديث القدسية

یہ شیخ عصام الدین الضبائطی کی تالیف ہے، اس میں تمام صحیح احادیث کو تخریج کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس میں (۵۴۴) احادیث ہیں۔

۷...... الأحاديث القدسية ومنزلتها في التشريع

یہ شیخ شعبان محمد اسماعیل کی تصنیف ہے، اس میں شریعت کی روشنی میں تفصیلاً احادیث قدسیہ کا مقام ومرتبہ بیان کیا ہے۔ احادیث قدسیہ اور قرآن کے درمیان فرق کی کامل وضاحت کی ہے۔ یہ کتاب ''دار المريخ'' ریاض ۱۴۰۲ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۸...... معجم الأحاديث القدسية الصحيحة

یہ کمال بن بسیونی ابیانی مصری کی تالیف ہے، اس میں موصوف نے تمام صحیح احادیث قدسیہ کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ یہ کتاب ''دار الصحابة ''مصر سے ۱۴۱۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۹ ......جامع الأحاديث القدسية (موسوعة جامعة مشروحة ومحققة)

یہ عصام الدین بن سید ضبابطی کی تالیف ہے، یہ احادیث قدسیہ کا انسائیکلو پیڈیا ہے، اس میں موصوف نے (۱۱۵۰) احادیث ذکر کی ہیں، ہر روایت کو تحقیق وتخریج کے ساتھ نقل کیا ہے، اور احادیث کی مختصر تشریح بھی کی ہے۔ یہ کتاب ''دار الريان التراث ''قاہرہ سے ۱۴۰۹ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۱۰ ...... الأحاديث القدسية في دائرة الجرح والتعديل ومصادرها وأدوار تدوينها

یہ عبد الغفور بلوچی کی تالیف ہے، اس میں موصوف نے احادیث قدسیہ کی تاریخ وتدوین اور اس کے مصادر پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ یہ کتاب ''دار البشائر الإسلامية '' سے ۱۴۱۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۱۱ ...... الأحاديث القدسية الضعيفة والموضوعة

یہ احمد بن احمد العیسوی کی تالیف ہے، اس میں مصنف نے ضعیف اور موضوع احادیثِ قدسیہ کو یکجا کیا ہے۔ ۱۶۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''دار الصحابة'' مصر سے ۱۴۱۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۱۲ ...... الأحاديث القدسية

علماء کی ایک جماعت نے اس میں صحاح ستہ اور موطا مالک سے (۴۰۰) احادیث جمع

کی ہیں۔ یہ کتاب ''دار الکتاب العربی'' بیروت سے ۱۹۹۹ء کو شائع ہوئی ہے۔

۱۳...... الصحیح المسند من الأحادیث القدسیة

یہ ابو عبد اللہ مصطفیٰ بن العدوی کی تالیف ہے، اس میں سند کے ساتھ صحیح احادیثِ قدسیہ کو جمع کیا ہے۔

۱۴...... الأحادیث القدسیة

یہ شیخ جمال محمد علی شقری کی تالیف ہے، اس میں موصوف نے سنن اربعہ اور موطا مالک سے اسانید کے ساتھ (۳۸۵) احادیث نقل کی ہیں۔

۱۵...... الهدایة السنیة فی الأحادیث القدسیة (اللہ کی باتیں)

یہ مولانا احمد سعید دہلوی کی تالیف ہے، اس کتاب میں کل (۴۹۲) احادیث ہیں۔ یہ کتاب ''دار المطالعہ'' حاصل پور سے شائع ہوئی ہے۔

۱۶......مقدس باتیں

یہ حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، یہ ''الأحادیث القدسیة'' کا اردو ترجمہ ہے، مصنف نے (۳۱) مختلف عنوانات کے تحت ترجمہ وتشریح کی ہے۔ نہایت عام فہم انداز میں احادیث کی وضاحت کی ہے۔ یہ کتاب ''دار التصنیف'' جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی ہے۔

۱۷......احادیث قدسیہ

یہ ڈاکٹر عز الدین ابراہیم کی تصنیف ہے، مولانا محمد احمد غضنفر صاحب نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں چالیس احادیث ہیں۔ یہ کتاب ''مکتبہ قدسیہ'' لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

﴿۷۳﴾ کتب المسلسلات

ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جن میں ایسی احادیث ذکر کی جائیں جس کے تمام راوی اداء کے صیغوں، یا کسی ایک صفت، یا خاص فعل پر متفق ہوں، مثلاً ہاتھوں کی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنا، مصافحہ کرنا، ہاتھ سر پر رکھنا وغیرہ۔

کبھی روایت کی صفت میں تسلسل ہوتا ہے، جیسے روایت کرتے ہوئے ہر راوی ''حدثنا'' یا ''أخبرنا'' یا ''سمعت'' کے الفاظ کہے، اور کبھی راوی کی صفت میں تسلسل ہوتا ہے، مثلاً راوی کوئی ایسا قول یا فعل کرے جو اس کے استاذ نے کیا تھا، اس کے استاذ سے لے کر سند کے آخر تک وہ قول و فعل تسلسل سے نقل ہوتا رہے۔ قولی تسلسل کی مثال، جیسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، لہذا ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

اللّٰهُمَّ أَعِنِّی عَلَی ذِکْرِکَ، وَشُکْرِکَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.

اس حدیث کا ہر راوی اپنے شاگرد سے حضور کے الفاظ یوں کہتا رہا ہے ''إِنِّی أُحِبُّکَ فَقُلْ'' (میں تم سے محبت کرتا ہوں لہذا کہو) اس حدیث کو ''مسلسل بالمحبة'' کہتے ہیں۔ فعلی تسلسل کی مثال، جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں ڈال کر فرمایا:

''خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ یَوْمَ السَّبْتِ'' پس راویوں میں سے ہر راوی نے اس حدیث کو شیخ سے سنتے وقت اسی طرح تشبیک بالید کی، اس حدیث کو ''المسلسل بالتشبیک'' کہتے ہیں۔

اسی طرح قول وفعل کے تسلسل کی مثال حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا یَجِدُ الْعَبْدُ حَلَاوَةَ الْإِیمَانِ حَتَّی یُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِهِ وَشَرِّهِ حُلْوِهِ وَمُرِّهِ.

یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی مبارک ہاتھ میں لی اور فرمایا:

آمَنْتُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حُلْوِهِ وَمُرِّهِ.

اس روایت کے تمام روات یہ حدیث بیان کرتے ہوئے مذکورہ قول وفعل عملاً ادا کرتے ہیں، اس حدیث کو ''المسلسل بقبض اللحية'' کہتے ہیں۔

۱ ...... المسلسلات

امام ابوبکر احمد بن ابراہیم بن حسین بن شاذان بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۳ھ)

۲ ...... المسلسلات

امام ابوبکر محمد بن عبداللہ بن احمد المعروف بہ ابن العربی المالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۶ھ)

۳ ...... المسلسلات

امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن یحیی العثمانی الدیباجی الاسکندری رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۲ھ)

۴ ...... المسلسلات

ابوطاہر عماد الدین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم سلفی اصفہانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۶ھ)

۵ ...... المسلسلات

امام ابوبکر جمال الدین محمد بن یوسف بن موسی بن یوسف الازدی الغرناطی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۳ھ)

۶ ...... المسلسلات

امام ابو القاسم قاسم بن محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان اوسی انصاری قرطبی رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۲ھ)

۷ ...... الجواهر المكللة فى الأخبار المسلسلة

امام ابوالحسن علم الدین علی بن محمد نزیل دمشق (متوفی ۶۴۳ھ)

۸...... العذب السلسل فی الحدیث المسلسل

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ)

۹ ...... الحدیث المسلسل

علامہ تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۶ھ)

۱۰ ...... الحدیث المسلسل

ابوزرعہ ولی الدین احمد بن ابی الفضل زین الدین عبدالرحمٰن بن الحسین العراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ)

۱۱ ...... مائة مسلسل

شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ)

۱۲ ...... المسلسلات الکبری

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ)

۱۳ ...... جیاد المسلسلات

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) اس کتاب میں (۲۳) احادیث ہیں۔

۱۴ ...... الفوائد الجلیلة

امام ابوعبداللہ جمال الدین محمد بن احمد عقیلہ بن سعید المکی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۵۰ھ)

۱۵ ...... مسلسلات

امام ابن الطیب رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۰ھ)

۱۶ ...... مجموعة المسلسلات

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) کے اس مجموعہ میں سو کے قریب

احادیث ہیں جن میں مختلف انداز کا تسلسل ہے۔

۱۷......الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الأمین

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۶ھ)

۱۸...... المناهل السلسلة فی الأحادیث المسلسلة

محمد عبد الباقی ایوبی فرنگی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۴ھ) کی اس کتاب میں (۲۱۲) احادیث ہیں۔[1]

﴿۷۴﴾ مصادر المُدرج

''مــدرج'' وہ حدیث کہلاتی ہے جس کی سند یا متن میں ایسی زیادتی پائی جائے جو اس کی اصل میں نہ ہو۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں چند معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱...... الفصل للوصل والمدرج فی النقل

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ)

۲...... تقریب المنهج بترتیب المدرج

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ)

۳...... المدرج إلى معرفة المُدرج

حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی یہ کتاب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب کی تلخیص کی ہے۔

[1] الرسالة المستطرفة: ص ۸۱ تا ۸۵

﴿۷۵﴾ کتب المجامع

''کتب الجمع ''ان کتابوں کو کہا جاتا ہے کہ جن میں ایک سے زائد کتبِ حدیث کی روایتوں کو بحذفِ تکرار جمع کر دیا جائے ،یعنی مکرر روایات اور اسانید کو حذف کرنے کے بعد متعدد کتب کی احادیث کو یکجا کر دیا جائے ،اس نوع کی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... الجمع بین الصحیحین

امام ابوعبد اللہ محمد بن ابونصر فتوح بن عبد اللہ حمیدی اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۸ھ) نے اس کتاب میں بخاری اور مسلم کی روایات کو جمع کیا ہے،مکرر روایات کو حذف کیا ہے، جو روایت دونوں کتابوں میں ہو اس کے لئے ''متفق علیہ'' کا عنوان قائم کیا ہے، اور پھر اس کے تحت ان روایات کو ذکر کیا جو ان دونوں کتابوں میں ہے، پھر اس کے بعد جو روایات صرف مسلم میں ہیں انہیں ذکر کیا، انہوں نے صحابہ کی مسانید کے مطابق روایات کو جمع کیا، سب سے پہلے خلفائے راشدین کی روایات، پھر عشرہ مبشرہ کی روایات ذکر کیں، پہلا عنوان قائم کیا''مسند أبی بکر الصدیق ''پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ روایات ذکر کیں جن کی تعداد چھ ہے، پھر صرف بخاری سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایات ذکر کیں جن کی تعداد گیارہ ہے، پھر وہ روایات لائیں جو صرف مسلم میں ہیں جن کی تعداد تیرہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو متفق علیہ روایات مروی ہیں ان کا ذکر کیا، ان کی تعداد (۲۶) ہے، پھر وہ روایات ذکر کیں جو صرف بخاری میں ہیں ان کی تعداد (۳۴) ہے، پھر وہ روایات جو صرف مسلم میں ہیں ان کی تعداد (۲۱) ہے۔ اسی طرح پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور پھر عشرہ مبشرہ کی روایات ذکر کیں، اس میں کل صحابہ کی تعداد جن کی ترتیب سے روایات جمع کی گئی ہیں وہ کل (۶۴) ہیں۔ تیسرے نمبر پر مکثرین من الصحابہ کی روایات ذکر کی ہیں، وہ کل چھ ہیں (حضرت عبد اللہ بن عباس،

حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم)''وھذا ھو القسم الأکبر من الکتاب وفیہ ما یقرب من نصفہ''پھر چوتھے نمبر پر ان صحابہ کی روایات کا ذکر ہے جن سے کم تعداد میں احادیث منقول ہیں، ان کی تعداد اکتالیس ہے۔ پھر ان صحابہ کا تذکرہ ہے جن سے صرف بخاری میں روایت ہے مسلم میں نہیں ہے، ان کی تعداد (۳۵) ہے، اور وہ صحابہ جن سے صرف مسلم میں روایت ہے بخاری میں نہیں ہے ان کی تعداد (۵۵) ہے۔ پھر اس کے بعد ''مسانید النساء''کا عنوان قائم کر کے اس کے تحت سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایات ذکر کی ہیں، جو مسانید النساء میں سب سے زیادہ ہیں، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایات اور پھر دیگر ازواجِ مطہرات کی اور اس کے بعد دیگر صحابیات کی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انہوں نے صحابہ کی ترتیب پر ہر صحابی سے جو روایات صحیحین میں یا صرف بخاری یا مسلم میں مروی ہے ان کا ذکر کیا ہے۔ حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

رتب الأحادیث علی حسب فضل الصحابی الراوی. فقدم أحادیث أبی بکر وباقی الخلفاء الأربعة، ثم تمام العشرة. ❶

اس کتاب میں امام حمیدی رحمہ اللہ نے صرف بخاری مسلم کی روایات کو حذفِ اسانید و تکرار کے ساتھ جمع کیا ہے، اسی لئے کتاب کا نام''الجمع بین الصحیحین''ہے۔ یہ کتاب علی حسین بواب کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں''دار ابن حزم''سے طبع ہے۔

۲ ...... تجرید الصحاح الستة

حافظ رزین بن معاویہ العبدری (متوفی ۵۳۵ھ) کی اس کتاب کو''التجرید للصحاح والسنن''بھی کہتے ہیں، اس میں مصنف نے صحاح ستہ کی تمام روایات کو جمع کیا

❶ کشف الظنون: ج ۱ ص ۵۹۹

ہے بحذف تکرار، البتہ ان کی اصطلاح میں ''سنن ابن ماجہ'' کے بجائے ''موطا مالک'' صحاح ستہ میں شامل ہے، اسی لئے انہوں نے اس کتاب میں ابن ماجہ کے بجائے موطا مالک کی احادیث جمع کی ہیں، تو اس کتاب میں مندرجہ ذیل چھ کتابوں کی احادیث جمع ہیں:

بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابوداود اور موطا مالک۔

اس کتاب کا حوالہ اکثر محدثین نے ذکر کیا ہے، صاحبِ مشکوۃ نے بھی ان کے حوالے سے روایات ذکر کی ہیں، وہ روایات ذکر کرکے لکھتے ہیں ''رواہ رزین ''لیکن یہ کتاب اب تک مخطوطہ ہے طبع نہیں ہوئی۔ علامہ کتانی رحمہ اللہ نے اس کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کیا ہے:

والجمع بين الأصول الستة أى: الصحاح الثلاثة التى هى للبخارى ومسلم والموطأ والسنن الثلاثة وهى: سنن أبى داود والترمذى والنسائى❶.

۳...... جامع الأصول فى أحاديث الرسول

علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۶ ھ) کی مشہور تصنیف ''**النهاية فى غريب الحديث**'' اور ''**الشافى فى مسند الشافعى**'' ہے۔ ''**جامع الأصول**'' میں مصنف نے صحاح ستہ کی احادیث کو جمع کیا ہے، حافظ رزین بن معاویہ رحمہ اللہ سے جو روایات چھوٹ گئی تھیں ان کو بھی اس میں شامل کیا ہے، لیکن ان کی اصطلاح میں بھی صحاح ستہ میں ابن ماجہ کے بجائے موطا مالک شامل ہے، اس لئے انہوں نے ابن ماجہ کی روایات ذکر نہیں کیں، اور اس کی جگہ موطا مالک کی روایات ذکر کی ہیں۔ اس میں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداود، نسائی اور موطا مالک کی روایات جمع ہیں۔ کتاب کے شروع میں نہایت مفید مقدمہ ہے، جو علم حدیث کی مباحث پر مشتمل ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ یہ روایات کو سند کے ساتھ ذکر نہیں کرتے بلکہ صحابی کا نام ذکر کرکے ان سے جو روایت مروی ہے اس کو نقل کرتے ہیں، حدیث کے شروع میں مخصوص علامات ذکر کرتے ہیں، جن سے اشارہ ہوتا ہے کہ یہ روایت فلاں فلاں کتاب میں ہے، مثلاً بخاری کے لئے ''خ''، مسلم کے لئے ''م''

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۴

ترمذی کے لئے ''ت'' ابوداود کے لئے ''د'' نسائی کے لئے ''س'' ذکر کرتے ہیں۔ اگر کوئی حدیث متعدد کتابوں میں ہو تو پھر یوں روایت نقل کرتے ہیں مثلاً: خ۔م۔ت۔س۔ ''عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بني الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله'' تو گویا یہ روایت چار کتابوں (بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی) میں موجود ہے۔ احادیث کو تقریباً فقہی ابواب کی ترتیب پر ذکر کیا ہے، لیکن ابواب حروفِ معجم کی ترتیب پر قائم کئے ہیں۔ اور ہر حرف کے تحت متعدد کتب ہیں، ہمزہ کے تحت دس کتب ہیں، پہلی کتاب ''ایمان اور اسلام'' کے بارے میں اور آخری ''امل اور اجل'' سے متعلق ہے۔ کتب کو ابواب پر تقسیم کیا ہے اور ابواب کو فصول پر۔ اگر صحاح ستہ کی روایت کے الفاظ میں کچھ فرق ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، حدیث میں موجود غریب الفاظ کی تشریح کرتے ہیں۔ اس کتاب پر عمدہ حاشیہ اور تحقیق شیخ ایمن صالح شعبان کی ہے، محشی نے کتاب، باب، جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ مکمل تخریج کی ہے، اگر مصنف لفظ ''م'' لکھ کر اشارہ کرے کہ یہ روایت مسلم میں ہے تو محشی اس کا پورا حوالہ حاشیہ میں ذکر کرتے ہیں، اس سے کتاب کی افادیت مزید بڑھ گئی، یہ کتاب پندرہ جلدوں میں ''دار الكتب العلمية'' سے طبع ہے۔

علماء نے اس کتاب کے متعلق فرمایا ہے:

كان هذا الكتاب الجامع كنزا مدفونا.

علامہ یاقوت حموی رحمہ اللہ (متوفی ٦٢٦ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

أقطع قطعا أنه لم يصنف مثله قط ولا يصنف. [1]

علامہ قاضی شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۸ھ) نے اس کتاب کی تہذیب کی ہے، غریب الفاظ، ترکیب اور مکررات کو حذف کیا ہے، کتاب کا نام ''تجريد الأصول في أحاديث الرسول'' ہے۔

[1] معجم الأدباء: ج۵ ص ۲۲۷۱

علامہ عبد الرحمٰن بن علی المعروف ابن الدیبع رحمہ اللہ (متوفی ۹۴۴ھ) نے روایت کے شروع میں جو رموز ہوتے ہیں اُن کی جگہ اصل مآخذ کے نام ذکر کئے تا کہ اشتباہ نہ ہو، اس کتاب کا نام "تیسیر الأصول علی جامع الأصول من حدیث الرسول" ہے۔ یہ کتاب "جامع الأصول" کا اختصار ہے، علامہ کتانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اختصر فیہ (جامع الأصول) لابن الأثیر الجزری، وھو أحسن مختصراتہ. ❶

۴...... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

علامہ نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان ہیثمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) نے اس کتاب میں بارہ کتابوں کی احادیث کو مکررات کے حذف کے ساتھ جمع کیا ہے، وہ بارہ کتابیں درج ذیل ہیں:

۱...... صحیح البخاری ۲......صحیح مسلم ۳...... سنن النسائی ۴......سنن الترمذی ۵......سنن أبی داود ۶......موطأ مالک ۷......مسند أحمد ۸......مسند البزار ۹......مسند أبی یعلی ۱۰......المعجم الکبیر ۱۱......المعجم الأوسط ۱۲......المعجم الصغیر.

ان روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا، انہوں نے بھی ابن ماجہ کی روایات ذکر نہیں کیں، جیسا کہ ان سے پہلے علامہ رزین اور علامہ ابن اثیر رحمہما اللہ نے نہیں کیں، یہ کتاب ان بارہ کتابوں کی احادیث کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ مصنف روایت نقل کرنے کے بعد ہر روایت کا حوالہ ذکر کرتے ہیں مثلاً "**رواہ الطبرانی فی الکبیر، رواہ الطبرانی فی الأوسط، رواہ البزار فی مسندہ**" وغیرہ، اس میں روایات حسن ترتیب سے یکجا کی گئی ہیں، اس کتاب کی ایک عمدہ خوبی یہ ہے کہ اس میں جہاں روایات کا ذکر ہے وہیں ہر روایت پر حکم بھی موجود ہے، تو اس میں روایات بھی معلوم ہو جاتی ہیں اور اس پر ذکر کیا گیا کلام کا بھی

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۴

علم ہو جاتا ہے، اس کتاب کے بیک وقت دو فائدے ہیں۔ مصنف کے مزاج میں تعصب، تشدد یا تساہل نہیں ہے، اس وجہ سے بھی کتاب اور روایت پر حکم اہمیت کا حامل ہے۔ یاد رہے کہ اس میں کتب ستہ کی اُن زوائد کا ذکر ہے جو صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ اس کتاب کی جامعیت، حسنِ ترتیب اور روایت اور روات پر کلام اہلِ علم کے ہاں معروف ہے۔

مجمع الزوئد الذى ألفه الحافظ الهيثمى من أنفع كتب الحديث لطالبيه وأرغب شيئ لراغبيه ولا صنف نظيره فى الباب ومحامده من أن تحصى ولا يعرف قدره إلا الأئمة المتقون فى هذا الشأن ولا تبين شانه إلا فرسان هذا الميدان.

علامہ کتانی رحمہ اللہ اس کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

ثم جمع الزوائد الستة المذكورة كلها فى كتاب واحد محذوف الأسانيد مع الكلام عليها بالصحة والحسن والضعف وما فى بعض رواتها من الجرح والتعديل وسماه: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد وهو فى ست مجلدات كبار وهو من أنفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولا صنف نظيره فى هذا الباب وللسيوطى بغية الرائد فى الذيل على مجمع الزوائد ولكنه لم يتم.❶

اس کتاب میں کل (۱۸۷۷۶) روایات ہیں، اگر اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کر دیا جائے تو خواص کے ساتھ عوام بھی اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ یہ کتاب حسام الدین قدسی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ دس جلدوں میں ''مكتبة القدس'' قاہرہ سے طبع ہے۔

اس کتاب کا ذیل علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ''الرائد فى الذيل على مجمع الزوائد'' کے نام سے لکھا ہے، لیکن یہ مطبوعہ نہیں ہے۔

۵...... جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد

علامہ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۹۴ھ) نے اس کتاب میں چودہ

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۷۲

کتابوں کی احادیث کو بحذف تکرار جمع کیا ہے، وہ چودہ کتابیں درج ذیل ہیں:

۱...... صحيح البخاری ۲...... صحيح مسلم ۳...... سنن الترمذی ۴...... سنن أبی داود ۵...... سنن النسائی ۶......موطأ مالک ۷......مسند أحمد ۸......مسند البزار ۹......مسند أبی يعلی ۱۰......المعجم الكبير، ۱۱......المعجم الأوسط ۱۲......المعجم الصغير ۱۳......سنن ابن ماجه، ۱۴......سنن الدارمی.

ان میں سے بارہ کتابیں وہ ہیں جن کی روایات ''**مجمع الزوائد**''میں آئی تھیں، مصنف نے ان بارہ کتابوں کے ساتھ ''سنن ابن ماجہ'' اور ''سنن دارمی'' کی احادیث کو بھی بحذفِ تکرار جمع کیا، اور جو روایات ''**جامع الاصول**'' اور ''**مجمع الزوائد**'' میں نہ آسکیں اُن کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ ایک عظیم اور جامع کتاب ہے، جو طالب علم کو چودہ کتابوں کی احادیث سے فی الجملہ بے نیاز کردیتی ہے، چونکہ یہ کتاب کتب اور ابواب پر مرتب ہے اس لئے جس حدیث کی تخریج کرنا مقصود ہے اس کے مفہوم کی تعیین کرلیں، پھر قریب ترین موضوع میں تلاش کریں، ان شاء اللہ وہ روایت بآسانی مل جائے گی۔ یہ کتاب شیخ محمد معاویہ سعدی اور شیخ محمد طارق کی تعلیق وتخریج کے ساتھ طبع ہے، اس نسخے پر تقریظ شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید اور عظیم محقق شیخ ابوعوامہ نے لکھی ہے، یہ کتاب مظاہر العلوم سہارنپور سے طبع ہے، اس پر محشی نے نہایت عمدہ تعلیقات کی ہیں، اور ہر ہر حدیث کی مکمل تخریج کی ہے۔ مصنف روایت نقل کرکے حوالہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث فلاں فلاں کتاب میں ہے، اگر الفاظ میں فرق ہو تو اس کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، ان کا اسلوب یہ ہے: ''**إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن**'' **(للستة)**

لولا أن أشق علی أمتي لأمرتهم بالسواک. (للستة)

اسی طرح اگر کوئی روایت شیخین نے نقل کی ہے تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں اور اگر

صرف سنن میں ہوتو اُسے بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس نسخے کی ابتدائی جلدوں میں بڑا عمدہ تحقیقی کام ہوا ہے، اگر بقیہ جلدوں میں بھی کام اس نہج پر ہو جائے تو یہ اہل علم کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ہوگا۔ یہ بات یاد رہے کہ مصنف سے تقریباً ایک ربع روایات چھوٹ گئی ہیں، اس لئے اگر کوئی حدیث اس کتاب میں نہ ملے تو یہ قطعی حکم نہیں لگانا چاہئے کہ وہ روایت ان چودہ کتابوں میں نہیں ہے۔ اس محقق نسخے کی اب تک دو جلدیں طبع ہو چکی ہیں، یہ نسخہ سہارنپور یوپی ہند سے طبع ہے۔

٦ ...... الجامع الكبير

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی اس کتاب کا قلمی نسخہ ''دار الكتب المصرية'' میں موجود ہے، اس کی تصویر لے کر شیخ حسن عباس ذکی نے نشر کی ہے، یہ مصور نسخہ فی الحال مطبوع کے قائم مقام ہے، لیکن یہ کتاب اب تک محقق طور پر طبع نہیں ہے، مصنف نے اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ وہ تمام احادیث نبویہ کو جمع کریں، یہ کام چونکہ فی نفسہ مشکل تھا، لیکن آپ نے اس عظیم الشان کام کا ارادہ کیا اور اپنی تالیف کو دو قسموں پر تقسیم کیا، پہلی قسم میں احادیث قولیہ کو حروفِ معجم پر مرتب کیا، اور دوسری قسم میں احادیث فعلیہ یا قول اور فعل دونوں پر مشتمل یا کسی سبب یا کسی مراجعہ اور مکالمہ کو صحابہ کی مسانید پر مرتب کیا۔ سب سے پہلے عشرہ مبشرہ پھر بقیہ صحابہ کی روایات کو حروف معجم پر ترتیب وار ذکر کیا، اسماء کے بعد کنیتوں کا پھر مبہمات کا ذکر کیا، اور آخر میں مراسیل کا تذکرہ کیا۔ (1)

علامہ خولی رحمہ اللہ ''مفتاح السنة'' میں فرماتے ہیں:

إنه جمع فيه بين الكتب الستة وغيره وقد قصد في كتابه جمع الأحاديث النبوية بأسرها.

علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(1) كشف الظنون: ج ١ ص ٥٩٧

إنه مات قبل أن يتمه ولقد اشتمل كتابه على كثير من الأحاديث الضعيفة بل الموضوعة.

مصنف نے اس کتاب میں قولی احادیث کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے جمع کیا اور فعلی حدیث کو صحابہ کی ترتیب پر، جس کتاب سے روایت نقل کرتے تو رموز کی صورت میں اس کتاب کا حوالہ بھی دیتے تھے، اس کتاب میں انہوں نے اکہتر (۷۱) کتب حدیث سے روایات کو یکجا کیا ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

موطأ مالک، مسند الشافعي، مسند طيالسي، مسند أحمد، مسند عبد بن حميد، مسند حميدي، صحيح ابن حبان، مسند العدني، مسند حارث، مسند ابن أبي شيبه، مسند مسدد، مسند أحمد بن منيع، مسند إسحاق بن راهويه، مسند الشهاب القضاعي، مسند الفردوس الديلمي، مسند أبي يعلى، المستدرک للحاكم، مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن أبي شيبة، السنن الكبرى للبيهقي، شعب الإيمان للبيهقي، المعرفة للبيهقي، البعث والنشور للبيهقي، دلائل النبوة للبيهقي، الأسماء والصفات للبيهقي، الإبانة لأبي نصر سجزي، اعتلال القلوب للخرائطي، الكنى لأبي أحمد حاكم، الألقاب للشيرازي، مكارم الأخلاق للخرائطي، مساوی الأخلاق للخرائطي، الخلعيات، المخلصات، البخلاء للخطيب بغدادي، الجامع للخطيب بغدادي، الإفراد للدارقطني، تفسير ابن جرير للطبري، الحلية لأبي نعيم، الطب النبوي لأبي نعيم، فضائل الصحابة أبي نعيم، كتاب المهدي لأبي نعيم، المعجم الكبير للطبراني، المعجم الأوسط للطبراني، المعجم الصغير للطبراني، عمل اليوم والليلة لابن سني، الطب النبوي لابن سني، الترغيب في الذكر لابن شاهين، نوادر الأصول للحكيم الترمذي، ذم الغضب لابن أبي الدنيا، مكايد الشيطان

لابـن أبـي الدنيا، كتاب الإخوان لابن أبي الدنيا، ذم الغيبة لابن أبي الدنيا، قـضـاء الـحوائج لابن أبي الدنيا، معجم ابن قانع، فوائد لسمويه، المختارة لـضـيـاء مـقـدسي، تاريخ بغداد للخطيب البغدادي، ذيل تاريخ بغداد لابن النجار، تاريخ دمشق لابن عساكر، معرفة الصحابة لأبي نعيم، فوائد تمام، الـعـظـمة لأبـي الشيـخ، الصلاة للمروزي، الأمالي لأبي القاسم المصري، الترغيب في الذكر لابن شاهين، المصاحف لابن الأنباري، فضائل القرآن لابـن ضـريـس، الـزهـد لهناد بن سري، الغيلانيات، الوقف والابتداء لابن الأنباري، الزهد لابن المبارك.❶

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں مکمل ذخیرہ احادیث کو ذکر کرنے کا قصد کیا تھا لیکن تکمیل سے پہلے انتقال ہوگیا، انہوں نے قولی احادیث کو حروف تہجی کی ترتیب پر اور فعلی روایات کو مسانید کی ترتیب پر ذکر کیا۔ حدیث کے شروع میں راوی کا نام، آخر میں رموز کی صورت میں ماخذ ذکر کیا، اس کتاب کو شروع کرنے کے بعد مصنف کو اندازہ ہوگیا تھا کہ یہ کام کافی طویل ہے، تو انہوں نے اس کا اختصار ''الـجـامـع الـصـغير '' کے نام سے کیا۔ ''الجامع الكبير '' کو ''جمع الجوامع '' بھی کہتے ہیں۔

علامہ محمد بن ادریس عراقی حسینی فاسی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۳ھ) نے ''الـجـامـع الكبير '' کے مصادر و ماخذ کو ''فتح البصير في التعريف بالرجال المخرج لهم في الـجـامـع الكبير '' میں ذکر کیا اور احادیث پر صحت، حسن، ضعف اور وضع کے لحاظ سے حکم اپنی اس تصنیف میں لگایا ''الـدرر الـلـوامـع فـي الـكـلام علـى أحـاديـث جمع الجوامع '' لیکن یہ کتاب مکمل نہیں ہوئی۔❷

ایک انسان کا تمام کتب حدیث سے تمام روایات کو جمع کرنا دور جدید کے نت نئے ذرائع کے بغیر تقریباً ناممکن تھا اس لئے علامہ سیوطی رحمہ اللہ سے بہت سی روایات چھوٹ

❶ضعيف الجامع الصغير وزيادته: ج ۱ ص ۳۱ تا ۳۵ ❷الرسالة المستطرفة: ص ۱۸۳

گئیں۔اب بعد میں آنے والے اہل علم روایات کی تلاش میں ماخذ ''الجامع الکبیر'' کو بناتے اور اگر کوئی روایت نہ ملے تو اس کا انکار کر دیتے، اس لئے ضرورت تھی کہ ان سے جو روایات چھوٹ گئیں انہیں یکجا کیا جائے، تو علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) نے ''الجامع الأزهر فی حديث النبی الأنور'' کے نام سے کتاب لکھی اور اس میں ان تمام روایات کو حتی الامکان یکجا کیا۔ کتاب کی ترتیب اصل کے مطابق ہے۔ کتاب کے قلمی نسخوں میں ''الجامع الکبیر'' کی روایات کو سیاہ اور اپنے اضافہ کو سرخ قلم سے ذکر کیا تھا۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ''مرکز العربی للبحث و النشر'' قاہرہ سے طبع ہے۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو لکھنے کے بعد ارادہ کیا کہ اس کا اختصار کیا جائے، چنانچہ آپ نے ''الجامع الصغیر'' کے نام سے دوسری کتاب تالیف کی۔

۷...... الجامع الصغير فی أحاديث البشير و النذير

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس کتاب میں اپنی مذکورہ بالا کتاب ''الجامع الکبیر'' جس کو ''جمع الجوامع'' بھی کہا جاتا ہے، اس کے اختصار کے ساتھ مزید روایات کا اضافہ کر کے اس کو مرتب کیا ہے۔ اس میں تقریباً دس ہزار احادیث ہیں جن کو حروف معجم پر عمدہ ترتیب سے یکجا کیا ہے، اگر چہ کہیں کہیں ترتیب میں کچھ خلل بھی آیا ہے، اس کتاب سے استفادہ آسان ہے، مطلوبہ حدیث کس حرف سے شروع ہوتی ہے، اس کی نشاندہی ہو جائے تو پھر با آسانی مل جاتی ہے، اس میں زیادہ تر مختصر روایات کو ذکر کیا ہے، روایت نقل کرنے کے بعد آگے رموز کی صورت میں اس کا حوالہ ذکر کیا ہے، اس کتاب میں تقریباً تیس کتابوں کی احادیث کو یکجا کیا گیا ہے۔ مصنف نے مقدمہ میں حوالوں کے رموز ذکر کر دیئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

صحیح بخاری ''خ'' صحیح مسلم ''م'' ترمذی ''ت'' متفق علیہ ''ق'' سنن ابی داود ''د'' نسائی ''ن'' سنن ابن ماجہ ''ہ'' سنن اربعہ ''د، ت، ن، ہ'' سنن ثلاثہ ''د، ت، ن'' مسند

احمد ''حم'' زوائد عبد اللہ ''عم'' مستدرک حاکم ''ک'' امام بخاری کی ادب مفرد ''خد'' امام بخاری کی تاریخ کبیر ''تخ'' صحیح ابن حبان ''حب'' امام طبرانی کی معجم کبیر ''طب'' سنن دارقطنی ''قط'' امام طبرانی کی معجم اوسط ''طس'' امام طبرانی کی معجم ''طص'' مسند فردوس دیلمی ''فر'' سنن سعید بن منصور ''ص'' مصنف ابن ابی شیبہ ''ش'' الحلیۃ ابونعیم ''حل'' امام عبد الرزاق کی الجامع ''عب'' مسند ابویعلی ''ع'' شعب الایمان بیہقی ''ہب'' سنن کبری بیہقی ''ہق'' امام ابن عدی کی الکامل فی الضعفاء ''عد'' امام عقیلی کی تاریخ الضعفاء ''عق'' تاریخ بغداد کے لئے ''خط'' ❶

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس میں حوالے کے علاوہ اس کی اسنادی حیثیت بھی اس طرح متعین کی ہے کہ صحیح روایات کے سامنے حرف ''صح'' لکھ دیا ہے اور ضعیف روایات کے سامنے حرف ''ض'' لکھ دیا ہے، اور حسن روایات کے سامنے حرف ''ح'' لکھ دیا ہے، لیکن علامہ عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ ''الأجوبة الفاضلة'' ص ۱۲۷ پر فرماتے ہیں کہ یہ علامات علامہ سیوطی نے خود نہیں لگائیں بلکہ بعد میں کسی اور عالم نے لگائی ہیں، علامہ مناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ان رموز پر اعتماد نہ کیا جائے اس لئے کہ ناسخین سے اس میں بہت تحریف واقع ہوئی ہے:

وأما ما يوجد في بعض النسخ من الرمز إلى الصحيح والحسن والضعيف بصورة رأس صاد وحاء وضاد فلا ينبغي الوثوق به لغلبة تحريف النساخ على أنه وقع له ذلک في بعض دون بعض كما رأيته بخطه❷.

اس کتاب میں روایات کو بغیر سند کے نقل کیا گیا ہے، ترتیب چونکہ حروف تہجی پر ہے اس لئے روایت بآسانی مل جاتی ہے، مصنف کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس میں کوئی ایسی روایت ذکر نہیں کی ہے جس کے روایت کرنے میں کوئی کذاب یا وضاع راوی منفرد ہو، لیکن ان کی یہ بات درست نہیں ہے، اس لئے کہ اس کتاب میں سینکڑوں

❶مقدمة الجامع الصغير مع فيض القدير: ج ۱ ص ۲۵ تا ۳۰ ❷فيض القدير: ج ۱ ص ۴۱

روایات موضوع اور غیر مستند موجود ہیں، اور کئی ایک وہ روایات بھی ہیں کہ جن کو خود علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''التعقبات علی الموضوعات، اللآلی المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة'' میں موضوع کہا ہے۔ علامہ سیوطی کا یہ کام جمع وترتیب کے حوالے سے ایک عظیم الشان کام ہے، البتہ روایات کا حکم بیان کرنا ایک مشکل کام تھا اس لئے اس میں بہت سے تسامحات ہوئے ہیں۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ سے جو روایات چھوٹ گئی تھی انہیں ''زیادة الجامع'' کے نام سے جمع کیا۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۰ھ) نے ''زیادة الجامع'' کو اصل کتاب یعنی ''الجامع الصغیر'' کے ساتھ ملا کر دونوں کی روایات کو حروفِ معجم کی ترتیب پر مرتب کیا اور اس کا نام رکھا ''الفتح الکبیر فی ضم الزیادة إلی الجامع الصغیر'' یہ کتاب ''إحیاء الکتب العربیة'' قاہرہ سے طبع ہے۔

''الجامع الصغیر'' کی موضوع ومن گھڑت روایات کو احمد بن محمد بن صدیق غماری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۰ھ) نے ''المغیر علی الأحادیث الموضوعة فی الجامع الصغیر'' کے نام سے جمع کیا، اس کتاب میں حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق موضوع روایات کو یکجا کیا ہے۔ یہ کتاب ''دار الرائد العربی'' بیروت سے طبع ہے۔

شیخ عبداللہ غماری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۳ھ) نے ''الجامع الصعیر'' سے موضوع روایات کو الگ کر کے تمام صحیح احادیث کو الگ کیا اور جو روایات امام سیوطی رحمہ اللہ سے رہ گئی تھیں انہیں بھی اس کتاب میں یکجا کیا، کتاب کا نام ''الکنز الثمین فی أحادیث النبی الأمین'' رکھا، یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے۔ یہ کتاب ''عالم الکتب'' بیروت سے طبع ہے۔

''الجامع الصغیر'' کی جامعیت اور افادیت کی وجہ سے کئی ایک اہل علم نے اس کی شروحات لکھی ہیں، مطبوعہ شروحات میں معروف درج ذیل ہیں:

﴿۷۶﴾ ''الجامع الصغیر'' سے متعلق لکھی گئی کتابیں

(۱) الکوکب المنیر شرح الجامع الصغیر

علامہ شمس الدین محمد بن علقمی رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۹ھ) نے اس میں ''الجامع الصغیر'' کی قولی احادیث کی تشریح کی ہے، انہوں نے بہت سی روایات کی شرح چھوڑ دی اور بعض کی بہت تفصیلی شرح کی، اس لئے ضرورت تھی اس پر اضافہ اور تہذیب و تنقیح کی جائے، تو علامہ ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۰۳ھ) نے ''الاستدراک النضیر علی الجامع الصغیر'' کے نام سے اس کی تکمیل کی اور اس کے شروع میں اصولِ حدیث سے متعلق ایک مقدمہ لکھا۔ ❶

(۲) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) شافعی مسلک سے تعلق رکھنے والے معروف محدث ہیں، آپ کی مشہور کتابوں میں ''الیواقیت و الدرر فی شرح نخبة ابن حجر، الفتح السماوی بتخریج أحادیث البیضاوی'' اور ''فیض القدیر'' ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی ''الجامع الصغیر'' کی روایات کی سہل انداز میں تشریح وتوضیح کی ہے، اور روایات پر حکم بھی بیان کیا ہے، موصوف کا اسلوب یہ ہے کہ یہ روایت نقل کرنے کے بعد متن حدیث کے ہر ہر جزء کی تشریح کرتے ہیں اور اگر وہ روایت بظاہر متعارض ہو تو تطبیق بیان کرتے ہیں، تشریح کے دوران دیگر روایات کو بھی توضیح میں ذکر کرتے ہیں، اس موضوع سے متعلق دیگر احادیث کی بھی نشاندہی کرتے ہیں، شرح حدیث کے حوالے سے یہ کتاب نہایت مفید ہے، اس میں گویا پورے ذخیرہ حدیث کی تشریح ہے، اگر کسی روایت کے معانی اور مفاہیم کی وضاحت نہ ملے تو اس کتاب کی طرف مراجعت کریں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا گویا مکمل ذخیرہ حدیث کو تشریح

❶ کشف الظنون: ج ۱ ص ۵۶۰

وتوضیح کے ساتھ مطالعہ کر لیتا ہے، اس پر ایک نمایاں کام مصنف نے یہ کیا ہے کہ تشریح کے ساتھ ساتھ روایات کی تخریج اور اس پر حکم بھی بیان کیا ہے، یہ بھی بتلاتے ہیں کہ یہ روایت فلاں کتاب میں ہے اور دیگر کتب میں ان طرق سے مروی ہے، اگر سند میں موجود کسی راوی پر کلام ہو تو ائمہ جرح وتعدیل کے حوالے سے اس پر کلام بھی ذکر کرتے ہیں، گویا یہ کتاب بیک وقت تین فوائد پر مشتمل ہے، شرح حدیث، تخریج حدیث اور حکم حدیث۔

دار الحدیث قاہرہ والے نسخہ پر تعلیق وتخریج دکتور احمد نصر اللہ نے کی ہے، انہوں نے تعلیق وتخریج میں زیادہ مدار علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیقات پر کیا ہے، یہ پہلے روایت پر حکم بیان کرتے ہیں اور پھر اس کی تخریج کرتے ہیں، حواشی میں اس اعتبار سے کچھ نقص رہ گیا ہے کہ انہوں نے مدار صرف علامہ البانی رحمہ اللہ کی تحقیقات کو بنایا ہے، ان روایات اور رجال پر دیگر محدثین کی جو آراء تھیں ان کا ذکر نہیں کیا۔ اگر شخص واحد کے بجائے جمہور کی آراء لیتے اور متاخرین محدثین کے ساتھ متقدمین محدثین کی تشریحات کو سامنے رکھ کر حکم بیان کرتے تو یہ زیادہ مفید ہوتا۔ راقم کی رائے کے مطابق اگر کوئی اس کتاب کا مطالعہ کر لے تو اس کے سامنے جہاں جامع الصغیر میں موجود تمام متون آجائیں گے وہیں ان کی تشریح، تخریج اور حکم بھی آجائے گا، اس لئے ایک عالم کے لئے اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ نہایت مفید ہے، خصوصاً حدیث پڑھانے والوں کے لئے، لیکن یاد رہے کہ علامہ سیوطی اور علامہ مناوی رحمہما اللہ سے بھی حدیث پر حکم بیان کرنے میں کئی تسامحات ہوئے ہیں، اس لئے اس کتاب کے ساتھ ''**المداوی لعلل الجامع الصغیر والشرح المناوی**'' کا مطالعہ کیا جائے، یعنی تشریح حدیث کے لئے فیض القدیر اور حکم حدیث اور اس فن پر تبحر، عمق اور ممارست فی الحدیث کے لئے ''المداوی'' کا مطالعہ کیا جائے۔

(۳) التیسیر بشرح الجامع الصغیر

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) نے ''**الجامع الصغیر**'' کی دو شرحیں لکھیں، ایک تفصیلی شرح اور ایک مختصر، آپ کی تفصیلی شرح کا نام ''**فیض القدیر**''

ہے، جس کا تعارف ماقبل میں گزر چکا ہے اور مختصر شرح کا نام "التیسیــــــر" ہے، یہ شرح حروف تہجی کی ترتیب پر ہے، اس میں اختصار کے ساتھ احادیث کی تشریح کی گئی ہے، راوی کا نام ذکر کیا گیا ہے، متن حدیث کی عام فہم انداز میں وضاحت ہے، روایت کی تخریج کی گئی ہے اور حکم بھی بیان کیا گیا ہے، یہ شرح اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ اس میں اختصار سے تمام اہم باتیں سامنے آجاتی ہیں، تفصیلاً اگر دیکھنا ہو تو مصنف کی "فیـض الـقدیر" کا مطالعہ کیا جائے۔ یہ شرح دو جلدوں میں "مکتبة الإمام الشافعي" ریاض سے طبع ہے۔

(۴) السراج المنیر شرح الجامع الصغیر

علامہ علی بن احمد بن نور الدین بن محمد العزیزی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۷۰ھ) نے اس شرح میں زیادہ تر استفادہ علامہ مناوی رحمہ اللہ کی "فیــض الـقـدیـر" سے کیا ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ روایت نقل کر کے مختصر تشریح کرتے ہیں اور پھر تخریج کرتے ہیں، لیکن یہ احادیث پر حکم لگانے میں قدرے متساہل ہیں، اس لئے حکم حدیث میں علامہ مناوی رحمہ اللہ ان کی بنسبت زیادہ محتاط ہیں، ان کا اسلوب یہ ہے کہ یہ روایت نقل کرنے کے بعد اس کی اختصار سے تشریح کرتے ہیں، جیسے:

(أعلـنـوا هـذا الـنكاح واجعلوه في المساجد) أي اجعلوا عقدة فيها بـحضرة جمع من العلماء والصلحاء وفيه أن عقد النكاح في المسجد لا يكره بخلاف البيع ونحوه.

انہوں نے حدیث کی تشریح بھی کر دی اور مختصراً استنباط من الحدیث بھی ذکر کر دیا۔ یہ قوسین کے درمیان محذوف الفاظ نکال کر حدیث کی تشریح کرتے ہیں، اکثر یہ شرح میں علامہ مناوی رحمہ اللہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں، اس میں حدیث کی تفصیلی شرح نہیں ہے، "مـکتبة الإیـمـان" مدینہ منورہ سے طبع اس نسخے سے استفادہ کرنا نہایت دشوار ہے، اس لئے کہ اس کی عبارات کٹی ہوئی ہیں، اور اغلاط بھی کافی زیادہ ہیں، اگر اس نسخے پر تعلیق وتخریج کر کے "فیض القدیر" کی طرح کمپیوٹرائز طبع کیا جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے گی،

گویا جامع الصغیر کی تفصیلی شرح ''فیض القدیر ''اور مختصر شرح ''السراج المنیر ''ہے۔

فائدہ: یاد رہے کہ ''السراج المنیر ''نام کی دو کتابیں ہیں، ایک خطیب شربینی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۷ھ) کی قرآن کی تفسیر ہے، اور دوسری علامہ عزیزی رحمہ اللہ کی ''الجامع الصغیر'' کی شرح ہے۔

(۵) التنویر شرح جامع الصغیر

علامہ محمد بن اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۲ھ) کی تصنیفات میں معروف کتب تین ہیں ''توضیح الأفکار، سبل السلام، التنویر ''علامہ صنعانی کا اس کتاب میں اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے احادیث کو حروفِ تہجی کی ترتیب پر نہایت سہل انداز میں ذکر کیا ہے، احادیث کی تشریح مختصر اور عام فہم کی ہے، شرح حدیث میں انہوں نے متقدمین کے ساتھ متاخرین محدثین کے حوالے سے بھی تشریحات ذکر کی ہیں، مروی عنہ کا تذکرہ کیا ہے، روایت کی تخریج کی ہے، اور کہیں حکم بھی بیان کیا ہے، لیکن زیادہ توجہ شرح حدیث پر ہے۔ اس شرح پر تعلیق و تخریج نہایت عمدہ ہے، اس کی وجہ سے کتاب کی ضخامت بڑھ گئی ہے، یہ شرح محمد اسحاق محمد ابراہیم کی تحقیق کے ساتھ ۱۱ جلدوں میں ''مکتبہ دار السلام'' ریاض سے طبع ہے۔

(٦) الفتح الکبیر فی ضم الزیادة إلی الجامع الصغیر

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۰ھ) نے امام سیوطی رحمہ اللہ کی ''زیادة الجامع'' کی روایات کو حروفِ معجم کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا، جو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اضافہ کیا تھا اس کو اصل مقام پر اُس کے ساتھ ملایا، یوں اصل کتاب اور اضافی روایات حسن ترتیب کے ساتھ یکجا ہوگئیں، گویا اس کتاب میں ''الجامع الصغیر'' اور ''زیادة الجامع'' کی روایات جمع ہیں، یہ کتاب ''إحیاء الکتب العربیة'' قاہرہ سے طبع ہے۔

(۷) المداوی لعلل الجامع الصغیر وشرحی المناوی

علامہ احمد بن محمد بن صدیق غماری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۰ھ) نے اس کتاب میں ''الجامع الصغیر ''اوراس کی شرح ''فیض القدیر ''دونوں کے علل کو جمع کیا ہے، اس کتاب کا موضوع شرح حدیث نہیں ہے بلکہ اصولِ حدیث کی روشنی میں روایات کو حل کرنا ہے، یہ کتاب اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ اہلِ علم نے اس کے متعلق یہ جملہ کہا ہے ''من أراد صناعة الحديث فعليه بالمداوی ''یہ حروف تہجی کی ترتیب پر ہے، مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ یہ روایت نقل کرنے کے بعد اس روایت کے دیگر طرق ذکر کرتے ہیں، حدیث یا اس کے ہم معنی الفاظ دیگر کتب سے ذکر کرتے ہیں، الفاظ میں اگر کچھ فرق ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، پھر روایت کا حکم بیان کرتے ہیں، ''قلت ''سے اپنی رائے ذکر کرتے ہیں، اس کتاب میں جابجا علامہ سیوطی اور علامہ مناوی رحمہما اللہ کے تسامحات جو حکم حدیث یا تخریج حدیث میں ان سے ہوئے ہیں ان کی نشاندہی کرتے ہیں، روایت اگر معلول ہو تو اس کے معلل ہونے کی وجوہات ذکر کرتے ہیں، روایت پر کلام ائمہ جرح وتعدیل کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں، اگر اس روایت یا راوی پر کسی محدث نے کلام کیا ہو تو اُسے ذکر کرتے ہیں، عللِ حدیث کے دوران علامہ سیوطی اور علامہ مناوی رحمہما اللہ کے ساتھ ساتھ مشہور محدثین میں سے کسی سے تسامح ہوا ہو تو اس کی بھی نشان دہی کرتے ہیں، یہ اس فن پر ایک ایسی جامع کتاب ہے کہ اس کے مطالعے کے بعد اس موضوع پر کسی اور کتاب کے مطالعے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، جو شخص یہ چاہے کہ وہ فن حدیث میں تبحر حاصل کرے اور علل اور طرق سے واقفیت ہو، اور اس فن کے امہات مباحث اسے یکجا مل جائیں تو وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرے۔ راقم کی رائے کے مطابق اگر دو کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو گویا مکمل ذخیرہ حدیث تشریح اور توضیح، حکم، درایت وروایت اور روات پر کلام کے حوالے سے فی الجملہ سب مباحث زیر مطالعہ آجائیں گی۔ شرح حدیث کے لئے ''فیض القدیر ''اور ''علل اور حکم حدیث کے لئے ''المداوی ''۔ یاد رہے کہ مصنف کے مزاج میں

قدرے تشدد تھا اس لئے صرف انہی کی رائے کو مدار نہ بنایا جائے، دیگر محدثین کی آراء دیکھنے کے بعد قطعی حکم لگایا جائے۔ یہ کتاب چھ جلدوں میں "دار الکتب العلمیة" سے طبع ہے۔

(۸) المغير على الأحاديث الموضوعة فی الجامع الصغير

علامہ احمد بن محمد بن صدیق غماری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۰ھ) نے اس کتاب میں "الجامع الصغير" کی موضوع روایات کو حروفِ معجم کی ترتیب پر جمع کیا ہے، اصل کتاب کے ساتھ اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے تاکہ موضوع روایات کی معرفت ہو جائے۔ یہ کتاب "دار الرائد العربی" بیروت سے طبع ہے۔

(۹) الكنز الثمين فی أحاديث النبی الأمين

علامہ عبداللہ غماری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۳ھ) نے "الجامع الصغير" سے موضوع روایات کو الگ کر کے تمام صحیح احادیث کو جمع کیا اور جو روایات علامہ سیوطی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئی تھیں اُن کا اضافہ کیا، گویا اس کتاب میں "الجامع الصغير" کی تمام صحیح احادیث اضافہ جات کے ساتھ جمع ہو گئیں۔ یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر "عالم الكتب" بیروت سے طبع ہے۔

(۱۰) السراج المنير فی ترتيب أحاديث صحيح الجامع الصغير

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) نے "الجامع الصغير" کی وہ احادیث جو آپ کی تحقیق کے مطابق صحیح اور حسن ہیں ان کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے، چونکہ "الجامع الصغير" حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہے اس لئے اس سے استفادہ کچھ دشوار تھا، تو انہوں نے اولاً "الجامع الصغير" کی صحیح اور حسن احادیث کو الگ کیا، پھر ان صحیح روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا۔ یہ روایت کے شروع میں مروی عنہ کا تذکرہ کرتے ہیں، روایت پر حکم بیان کرتے ہیں اور تفصیلی مباحث کے لئے اپنی کتاب کا

حوالہ ذکر کرتے ہیں، یعنی کتاب کا نام اور رقم الحدیث ذکر کردیتے ہیں تاکہ اگر کسی نے حدیث پر تفصیلاً دیکھنا ہو تو ان کی اس کتاب کی طرف مراجعت کرے، اس میں انہوں نے ضعیف احادیث کو ذکر نہیں کیا۔ اس کتاب میں کل (۸۳۱۲) روایات ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں عصام موسی ہادی کی تحقیق کے ساتھ ''دار الصدیق'' ریان سے طبع ہے۔

(۱۱) صحیح جامع الصغیر وزیادته

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) نے اس کتاب میں ''الجامع الصغیر'' کی صحیح اور حسن روایات کو الگ کیا ہے اور ضعیف اور موضوع روایات کو الگ کیا ہے، اس تصنیف میں آپ نے صحیح اور حسن روایات کی نشاندہی کی ہے، راوی کا تذکرہ کیا ہے، روایت پر حکم بیان کیا ہے اور ہر روایت کے سامنے اپنی تصنیف ''سلسلة الأحاديث الصحيحة'' کا نام لکھ کر رقم الحدیث ذکر کیا کہ تفصیلی مباحث کے لئے اس کتاب کی طرف مراجعت کریں۔ اس کتاب میں کل روایات کی تعداد (۸۲۰۲) ہے۔ طریقہ تحریر یہ ہے کہ سب سے پہلے متنِ حدیث ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد حکم بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مصدر اور صحابی کا تذکرہ کرتے ہیں، اور اپنی مطبوعہ کتابوں میں جس کتاب میں اس حدیث پر تفصیل ہے اس کا حوالہ ذکر کرتے ہیں، مثلاً صحیح الجامع کی پہلی حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے:

أتى باب الجنة يوم القيامة فستفتح فقول الخازن: من أنت؟ فأقول: محمد، فيقول: بلك أمرت أن لا أفتح لأحد قبلك. صحيح (حم، م) عن أنس. (الصحيحة: ۷۷۴)

یہ کتاب دو جلدوں میں ''المكتب الإسلامي'' سے طبع ہے۔

(۱۲) ضعیف الجامع الصغیر وزیادته

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) نے اس کتاب میں ''الجامع الصغیر'' کی ضعیف اور موضوع روایات کو الگ کیا ہے، جن کی تعداد (۶۴۵۲) ہے، علامہ

البانی نے اس کتاب میں احادیث کو تین درجات پر تقسیم کیا ہے، ضعیف، ضعیف جداً اور موضوع۔ اس کتاب میں ان کا اسلوب یہ ہے کہ یہ پہلے روایت کو ذکر کرتے ہیں، پھر اس پر حکم بیان کرتے ہیں، پھر مصدر اور صحابی کا تذکرہ کرتے ہیں، اور اپنی مطبوعہ کتابوں میں جس میں تفصیل ہو اس کا حوالہ ذکر کرتے ہیں، عموماً حوالے میں ''سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة '' کا حوالہ ہوتا ہے، اور اس کے آگے رقم الحدیث کا ذکر ہوتا ہے، اگر کسی کو تفصیل مطلوب ہو تو اس کتاب کی طرف مراجعت کرے، لیکن موصوف قدرے متشدد اور متعصب تھے اور آراء میں کچھ تناقض بھی ہے اس لئے بعض ایسی روایات کو بھی ضعیف اور موضوعات میں شمار کیا ہے جو دیگر محدثین کے ہاں قابلِ استدلال ہیں، اس لئے صرف ان ہی کی تحقیق پر اعتماد کر کے روایت پر حکم نہ بیان کیا جائے جب تک دیگر محدثین سے اس کی تائید و تصویب نہ ہو۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''المكتب الإسلامي '' سے طبع ہے۔

۸...... كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال

علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین المعروف متقی ہندی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۵ھ) کی یہ کتاب اس فن پر لکھی گئی تمام کتابوں میں سب سے جامع ہے، اسے احادیث کا ایک انسائیکلو پیڈیا کہا جا سکتا ہے، اس میں انہوں نے ''الجامع الصغير '' اور ''زيادة الجامع '' کی روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا اور اس کا نام ''منهج العمال فى سنن الأقوال '' رکھا، پھر ''الجامع الكبير '' کی قولی احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کر کے اس کا نام ''الإكمال لمنهج العمال '' رکھا، پھر قولی اور فعلی تمام روایات کو یکجا کر کے مجموعہ کا نام ''كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال '' رکھا۔ تقریباً (۷۷) کتب حدیث کی روایات کو یکجا کیا ہے، خصوصاً اس میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی تینوں کتابوں ''الجامع الكبير، الجامع الصغير '' اور ''زيادة الجامع '' کو یکجا کیا ہے، مصنف نے روایات کے ذکر میں ہر حدیث کے ماخذ کا حوالہ رموز کی صورت میں دیا ہے، جیسے صحیح بخاری

کے لئے ''خ''، مسلم کے لئے ''م'' ترمذی کے لئے ''ت'' نسائی کے لئے ''ن'' ابن ماجہ کے لئے ''ق'' مستدرک حاکم کے لئے ''ک'' کا حوالہ دیا ہے۔ یہ روایت ذکر کرنے کے بعد رموز میں اس کا حوالہ ذکر کرتے ہیں، راوی کا ذکر کرتے ہیں، البتہ روایت پر حکم بیان نہیں کرتے۔ یہ کتاب کسی حدیث کی تلاش کرنے کے لئے ایک رہنما کی حیثیت رکھتی ہے، اگر کہیں روایت نہ ملے تو اس کتاب میں تلاش کی جائے جو حوالہ سامنے آئے پھر اصل کی طرف مراجعت کی جائے تو ان شاء اللہ روایت مل جائے گی۔ ان کا یہ کام بڑا عظیم الشان ہے، جدید آلات اور شاملہ کے بغیر محض اپنی ذاتی محنت سے کتب حدیث سے روایات کو ابواب کی ترتیب پر یکجا کرنا، اس میں جہاں مرفوع روایات ہیں وہاں موقوف اور مقطوع روایات بھی ہیں۔ اس کتاب کی اب تک کوئی خدمت نہیں ہوئی، اگر کوئی اس کتاب پر تعلیق وتخریج کے ساتھ اس طور پر کام کرے کہ جس روایت کا حوالہ مصنف نے دیا ہے اصل کتاب سے اس کی تخریج کرے، پھر وہ حدیث جن کتب میں آئی ہے ان کی نشاندہی کر کے تخریج کرے اور ہر ہر روایت کا حکم بیان کرے، اور اگر روایت یا راوی پر کوئی کلام ہو تو اس کی تفصیلاً وضاحت کرے، اس کتاب پر ایسا علمی کام راقم کی نظر سے نہیں گزرا۔ اس کتاب پر ایک آدمی کا کام کرنا بہت مشکل ہے، چونکہ اس میں روایات کی تعداد (۴۶۶۲۴) ہے۔ چند محققین علماء اگر اس کتاب پر کام کا آغاز کریں تو یہ ایک نہایت علمی کام ہوگا، گویا تمام ذخیرہ حدیث تخریج وتعلیق اور حکم کے ساتھ مزین ہو جائے گا۔ اگر تخصص فی الحدیث کے طلباء کو ایک ایک کتاب بطورِ مقالہ کے تحقیق کے لئے دی جائے تو چند سالوں میں یہ کام ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اس کتاب کی موضوع روایات کو الگ کر لیا جائے تو یہ بھی اہلِ علم کے لئے مفید کام ہوگا۔ یہ کتاب سولہ جلدوں میں ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

﴿۷۷﴾ کتب البلدان

ان کتابوں کو کہتے ہیں جن میں ایک شہر یا مختلف شہروں کے مقامات، وہاں کی آب وہوا، حدودِ اربعہ، مشہور صنعت، امراء، سلاطین، نہروں، پہاڑوں، راستوں وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اس فن میں جو کتابیں تحریر کی گئی ہیں، ان میں سے زیادہ تر وہ ہیں جن میں صرف بلدان ومقامات سے متعلق عام معلوم درج ہوتی ہیں، لیکن کچھ ایسی بھی ہیں جن میں ان معلومات کے علاوہ وہاں کے مشہور ائمہ ومحدثین، اہل علم اور راویانِ حدیث کے متعلق بھی معلومات درج ہیں۔ چند اہم کتابیں حسب ذیل ہیں۔

۱...... فتوح البلدان

علامہ احمد بن یحیی بن جابر بلاذری رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) کی اس کتاب میں حضور کی مدینہ کی طرف ہجرت، اموال بنی نضیر، اموال بنی قریظہ، خیبر، فدک، طائف، یمامہ، بحرین، یمن، اسود عنسی کا حال اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ مرتد ہوئے، فتوح شام، خالد بن ولید کا شام کی طرف جانا، اردن کی فتح، دمشق کی فتح، فتح جزیرہ، فتح ارمینیہ، فتح اسکندریہ، فتح افریقہ، فتح اندلس، یوم قادسیہ، اس طرح دیگر ان شہروں کی فتوحات کا ذکر کیا جو حضور یا صحابہ کے دور میں فتح ہوئے۔ گویا اس کتاب میں حضور کے غزوات اور خلفائے راشدین اور اس کے بعد کے دور کی فتوحات اور اِن علاقوں کے بارے میں تفصیلی معلومات ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''مکتبة الهلال'' بیروت سے طبع ہے۔ مصنف کی دوسری معروف کتاب ''أنساب الأشراف'' ہے۔

۲...... المسالک والممالک

امام ابوعبید اللہ عبداللہ بن عبدالعزیز بکری اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۷ھ)

۳...... معجم ما استعجم من الأسماء البلاد والمواضع

امام ابوعبید اللہ عبد اللہ بن عبد العزیز بکری اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۴۸۷ھ)

۴...... معجم البلدان

امام ابوعبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ حموی رحمہ اللہ (متوفی ٦٢٦ھ)

۵...... مسالک الأبصار فی ممالک والأمصار

امام احمد بن یحیی بن فضل اللہ قرشی عدوی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۹ھ)

مؤخر الذکر کتاب میں راویان ومشہور اہل علم کے بارے میں بڑی اچھی معلومات موجود ہیں، ایک محدث اور حدیث کے طالب علم کے لئے اس فن کی کتابوں کی اشد ضرورت پڑتی ہے۔ خاص طور سے یہ کتاب راویوں کے مقامات، ان کے صحیح تلفظ اور مختصر سوانح کے بارے میں کافی مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں، جس سے راویوں کی نسبت میں تصحیف کا امکان ختم ہوجاتا ہے اور وہاں کے مزاج، ماحول اور اسباب مروت کی واقفیت حاصل ہوتی ہے، جس سے وہاں کا باشندہ راوی متاثر رہتا ہے، لہذا راوی پر حکم لگانے اور اس کو سمجھنے کے لئے اس کتاب سے بڑی مدد مل سکتی ہے۔ یہ کتاب ۷ جلدوں میں ''دار صادر'' سے طبع ہے۔

﴿۷۸﴾ کتب معرفة رواة المختلطین

وہ رواۃ جو ابتدائی دور میں ثقہ تھے لیکن زندگی کے آخری دور میں کسی وقت کسی وجہ سے ان کا حافظہ کمزور یا خراب ہوگیا، ایسے رواۃ کے اسماء کو اہل علم نے منفرد کتابوں میں جمع کردیا ہے، ان میں سے کچھ کتابیں حسب ذیل ہیں:

۱...... الاغتباط بمعرفة من رُمی بالاختلاط

حافظ ابوالوفاء برہان الدین ابراہیم بن محمد المعروف سبط ابن العجمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۱ھ)

۲......الکواکب النیرات فی معرفة من اختلط من الرواة الثقات

امام ابوالبرکات محمد بن احمد بن یوسف المعروف ابن الکیّال رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۹ھ)

۳...... نهاية الاغتباط بمن رُمي من الرواة بالاختلاط

استاذ ابوعبید اللہ علاء الدین علی رضا (معاصر)

﴿۷۹﴾ کتب الأنساب

انساب نسب کی جمع ہے، نسب، قرابت اور رشتہ داری کو کہا جاتا ہے، انساب میں نسبت کبھی قبیلہ کی طرف ہوتی ہے، کبھی جد کی طرف ہوتی ہے، کبھی شہر کی طرف ہوتی ہے اور کبھی کسی پیشہ کی طرف ہوتی ہے۔ قبیلہ کی طرف منسوب ہو جیسے ''الأشجعی'' امام عبید اللہ بن عبد الرحمٰن کی نسبت اشجعی ہے۔ عبد الرحمٰن بن عبد اللہ مسعودی کی نسبت ''المسعودی'' جد کی طرف ہے۔ امام محمد بن یوسف فریابی کی نسبت ''الفریاب'' شہر کی طرف ہے، نعیم بن عبد اللہ مجمر کی نسبت ''المجمر'' پیشہ کی طرف ہے، یہ عموماً مسجد کے در و دیوار پر خوشبو لگاتے تھے، یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ اس علم کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں انسان نسب کی اغلاط سے محفوظ رہتا ہے، اصول حدیث کی کتابوں میں اس پر مستقل ایک عنوان قائم ہے ''والنسب التی علی خلاف ظاهرها'' اور ''معرفة المنسوبين إلى غير أبائهم'' اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں مطبوعہ کتب درج ذیل ہیں:

ا ...... أنساب الأشراف

علامہ ابو احمد بن یحیی بن جابر المعروف امام بلازری رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) صاحبِ ''فتوح البلدان'' مصنف نے اس کتاب کی پہلی جلد میں ''أبناء آدم، أول من تكلم بالعربية، خروج جرهم من مكة، ولد عدنان، السبب فی تسمية

الهاشم، حفر زمزم، محبة عبد المطلب لمحمد صلى الله عليه وسلم، وفاة آمنة ''اس طرح کے دیگر عنوان قائم کر کے اس کے تحت نہایت مفید معلومات ذکر کی ہیں، اسی طرح صحابہ پر آنے والی آزمائشیں ذکر کی ہیں، حضرت عمار بن یاسر، حضرت صہیب رومی، حضرت عامر بن فہیرہ کا تذکرہ کیا ہے، صحابہ کرام کی دونوں ہجرتوں کا ذکر بھی کیا ہے، ''المهاجرون إلى الحبشة ''اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا تذکرہ بھی کیا ہے، عنوان قائم کیا ''هجرة الرسول إلى المدينة ''پھر آگے غزوات کا ذکر کیا ہے، ترتیب وار غزوات کا ذکر کر کے آخر میں حجۃ الوداع کا ذکر کیا ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ یہ حروفِ تہجی کے مطابق رجال کا ذکر کرتے ہیں، ہر ایک کا نسب بیان کرتے ہیں، اس میں صحابہ کرام کا تذکرہ بڑے اچھے انداز میں کیا ہے، اس کی دسویں جلد میں سعد بن ابی وقاص، عبد الرحمٰن بن عوف کے حالات اور ان کے متعلق تفصیلی روایات ذکر کی ہیں۔ اسی طرح ''البدء بالتاريخ بالهجرة، إسلام عمر، عمرو بن عاص ''کے حالات بھی قدرے تفصیل سے ذکر کئے ہیں، گیارہویں جلد میں عبد اللہ بن ام مکتوم، سہل بن بیضاء، عبد اللہ بن مسعود اور شعراء بنو ہذیل کا تعارف کرایا ہے۔ یہ ابتدائی کتابوں میں سے ہے، جس میں نہایت تفصیل کے ساتھ انساب کے ساتھ ساتھ سوانح کا بھی ذکر ہے، اس میں انہوں نے جملہ معلومات سند کے ساتھ ذکر کی ہیں، اور زیادہ تر انہوں نے امام ابن سعد رحمہ اللہ سے اور انہوں نے امام واقدی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، اس کتاب کے مشمولات درج ذیل ہیں:

الأول: فى ما أهمله البلاذرى من نسب ثقيف وعامر بن صعصعة، والثاني والثالث: فى أنساب ربيعة. لأن البلاذرى قصر كتابه على أنساب مضر. وجعل الأول منه فى سيرة النبى ونسبه الشريف، والثانى فى على وبنيه، والثالث فى العباس وبنيه، والرابع فى معاوية وزياد ويزيد،

والخامس فی عثمان ومروان، والسادس فی ولد عبد الملک وفتنة ابن الزبیر، والسابع فی بقیة ولد عبد الملک، وطرف من ربیعة بن عبد شمس. والثامن فی بنی زهرة حتی عبد مناف، وتیم ومخزوم . والتاسع فی تتمة قریش: جمح وسهم وعدی وعامر ومحارب. والعاشر فی تتمة مدرکة وقسم من طابخة. والحادی عشر فی تتمة طابخة وتمیم، والأخیر: فی نسب قیس، وأغفل عامر بن صعصعة وهم جمرتها.

یہ کتاب سہیل ذکار کی تحقیق کے ساتھ (۱۳) جلدوں میں ''دار الفکر'' سے طبع ہے۔

۲...... الأنساب المتفقة فی الخطّ المتماثلة فی النقط والضّبط

علامہ ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ) کی یہ کتاب مستشرق دی یونغ کی تحقیق کے ساتھ لندن سے طبع ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے حروفِ تہجی کی ترتیب پر رواۃ کے اسماء ذکر کئے ہیں، اور راوی جس نسبت سے معروف ہے اختصار کے ساتھ آدھی سے ایک سطر میں اس کی وضاحت کی ہے، ضبطِ اسماء کو بیان کیا ہے، اگر دو راوی ایک نسبت سے معروف ہیں لیکن دونوں الگ الگ مقامات کی طرف منسوب ہیں تو اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ راوی کے معروف اساتذہ وتلامذہ کا بھی ذکر کرتے ہیں، جیسے:

الکَلاَبَاذی والکَلاباذی الأول منسوب إلی کلاباذ محلّة ببخارا منها أبو محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب الفقیه الکلاباذی، وأبو نصر أحمد بن محمد الحافظ الکلاباذی الثانی منسوب إلی محلّة نیسابور منها أحمد بن السری بن سهل حامد النیسابوری الجّلاب کان یسکن کلاباذ سمع محمد بن یزید السُّلمی وسهل ابن عثمان وغیرهما روی محمد بن الفضل المذکّر وغیره. ❶

۲۲۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ''مکتبة المثنی'' بغداد سے طبع ہے۔

❶ الأنساب: ص ۱۳۳

۳...... اقتباس الأنوار والتماس الأزهار فی أنساب الصحابة ورواة الآثار

امام ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ المعروف امام رُشاطی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۲ھ) نے اس کتاب میں اولاً صحابہ کے انساب اور پھر دیگر روات کے انساب ذکر کئے ہیں، یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ اس میں تقریباً تمام معروف صحابہ کے انساب کا ذکر ہے، اس طرح روات میں بھی معروف حضرات کا۔ یہ عموماً ڈیڑھ سے دوسطروں میں نام ونسب کے بعد انساب کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''عالم الکتب'' بیروت سے طبع ہے۔

۴...... الأنساب

امام ابوسعد عبدالکریم بن محمد بن ابی المظفر المعروف امام سمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) یہ کتاب بارہ جلدوں میں حیدرآباد دکن سے طبع ہے، اس نسخے پر تحقیق شیخ عبدالرحمٰن معلّمی نے کی ہے، لیکن وہ اس کی تکمیل نہ کرسکے، اس کی تکمیل شیخ اکرم بوشی نے کی ہے۔

وھو کتاب عظیم فی ھذا الفنّ لم یصنف فیه مثله، وھو یضم جمیع أوجه النسبة، سواء کانت إلى جَدّ أو بلدةٍ أو حرفةٍ أو غیر ذلک، افتتحه السمعانی بمقدمة قیمة فی أنساب العرب.

علامہ سمعانی رحمہ اللہ نے اس فن پر نہایت عظیم الشان کتاب تصنیف کی، اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں یہ سب سے جامع اور مفصل کتاب ہے، بعد میں آنے والے اہل علم حضرات کے لئے یہ کتاب ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے، علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

إن ھذا تصنیف لم یسبق إلیه لکان صادقا، ولو زعم أنه قد استقصى الأنساب لکان بالحق ناطقا. [1]

[1] اللباب فی تهذیب الأنساب: ج ۱ ص ۸

ترجمہ: اگر کوئی کہے کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ اس سے قبل اس طرح کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تو اس کا کہنا بجا ہے، اگر کوئی دعوی کرے کہ مصنف نے تمام انساب کو جمع کر دیا ہے تو وہ حق بجانب ہوگا۔

اس کتاب کے شروع میں نہایت مفید مقدمہ ہے، جس میں اس فن سے متعلق بیش بہا معلومات ہیں، اس میں سب سے پہلے "**فصل فی الحث علی تعلیم الأنساب ومعرفتها**" کے عنوان کے تحت اس علم کی ضرورت اور اس کی معرفت کو بیان کیا کہ انساب کی پہچان کیوں ضروری ہے، اس کے بارے میں احادیث اور اقوالِ سلف بیان کئے ہیں، مثلاً صفحہ ۹ پر ہے:

تعلموا من أنسابكم ما تصلون به أرحامكم فإن صلة الرحم محبة في الأهل.

اس روایت کو مختلف سندوں کے ساتھ ذکر کیا۔

اور پھر "**فصل في نسب رسول الله صلى الله عليه وسلم**" کا عنوان ڈال کر اس میں آپ کا سلسلہ نسب آپ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک مکمل ذکر کیا ہے، صفحہ (۱۳) پر "**في نسب بني هاشم**" اور پھر "**في نسب قريش، في نسب مضر، في نسب جماعة من القبائل المتفرقة**" ان عنوانات کے تحت ان قبائل کے انساب کو قدرے تفصیل سے لکھا ہے، صفحہ ۲۶ پر "**فيما ينسب في قبائل العرب إلى اللؤم والدناءة**" ذکر کیا ہے۔

مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ یہ کسی قبیلے کا نام حروف تہجی کے اعتبار سے لکھ کر ضبطِ اسماء بتلاتے ہیں، اور اگر وہ کسی خاص شہر یا جد یا قبیلے کی طرف منسوب ہو تو وجہ بتلاتے ہیں، مثلاً:

الأشعري بفتح الألف وسكون الشين المعجمة وفتح العين المهملة وكسر الراء، هذه النسبة الى أشعر وهي قبيلة مشهورة من اليمن.

اسی طرح انہوں نے دیگر رواۃ کے انساب کا بھی ذکر کیا ہے، اس میں ہر راوی کے نسب کی مکمل وضاحت ہے، انہوں نے انساب کے ذکر کے ساتھ قدرے تفصیل سے اس

کے حالات بھی ذکر کئے ہیں اور ان کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال بھی ذکر کئے ہیں، ان کے معروف شیوخ اور تلامذہ کا بھی ذکر کیا ہے، چونکہ اس میں شیوخ وتلامذہ، اہل علم کی آراء اور راوی کے حالات بھی ہیں، اس وجہ سے یہ کتاب کافی تفصیلی ہوگئی، اب ضرورت اس بات کی تھی کہ صرف انساب کے تذکرے کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا جائے اور جو روات ومعلومات ان سے چھوٹ گئیں اور جو تسامحات ہوئے ہیں ان کی نشاندہی کی جائے، تو علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ) نے اس کام کو حسنِ خوبی واسلوبی کے ساتھ ''اللباب فی تهذیب الأنساب'' کے نام سے کیا۔ نیز علامہ سمعانی رحمہ اللہ کی ''الأنساب'' کی ایک تہذیب واختصار علامہ قطب الدین محمد بن محمد خیضر مصری رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۴ھ) نے ''الاکتساب فی تلخیص الأنساب'' کے نام سے کی، اس میں انہوں نے اضافات علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ کی ''اللباب فی تهذیب الأنساب'' اور علامہ رُشاطی رحمہ اللہ کی ''اقتباس الأنوار'' سے کئے ہیں۔

۵...... اللباب فی تهذیب الأنساب

علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ) کی یہ کتاب تین جلدوں میں ''دار صادر'' بیروت سے طبع ہے۔ (مصنف کی معروف تصنیفات میں ''أسد الغابة فی معرفة الصحابة'' ''اللباب'' اور ''الکامل فی التاریخ'' ہے۔ علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ کے نام سے ایک اور عالم بھی معروف ہیں، وہ عظیم محدث ہیں ان کی تاریخِ وفات ۶۰۶ھ ہے، ان کی تصانیف میں معروف ''جامع الأصول'' اور ''النهاية فی غریب الحدیث'' ہیں، یہ دونوں الگ الگ ہیں)۔ مصنف نے اس کتاب میں علامہ سمعانی رحمہ اللہ کی کتاب ''الأنساب'' کا اختصار کیا ہے، ''اختصر به کتاب الأنساب للسمعانی'' چونکہ علامہ سمعانی رحمہ اللہ کی کتاب (۱۲) جلدوں میں نہایت طویل تھی، تو انہوں نے اختصار کر کے مفید معلومات کو تین جلدوں میں ذکر کیا، علامہ کتانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واختصره لابن الأثير وزاد عليه أشياء أهملها واستدرك على ما فاته ونبّه على أغلاطه وهو كتاب مفيد جدا. ❶

ترجمہ: ابن اثیر رحمہ اللہ نے ''الأنساب'' کا اختصار کیا، زائد چیزوں کو حذف کیا، اور جو چیزیں چھوٹ گئیں تھیں ان کا اضافہ کیا، اغلاط پر تنبیہ کی، یہ نہایت مفید کتاب ہے۔

یہ اختصار فی الجملہ اصل سے زیادہ مفید ہے، اس لئے کہ ''الأنساب'' فن سے زیادہ تراجم اور تاریخ کی کتاب نظر آتی ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ حروف تہجی کی ترتیب پر راوی کا مختصر نام ونسب ذکر کر کے معروف شیوخ اور تلامذہ اور پھر نسبت بیان کرتے ہیں، نیز سنِ وفات بھی عموماً ذکر کرتے ہیں، مثلاً:

اَلْأَصْـمَعِي بِفَتْح الْألف وَسُكُون الصَّاد الْمُهْملَة وَفتح الْمِيم وبالعين الْـمُهْـملَة فِـي آخِـره هَذِه النِّسْبَة إِلَى الْجد وَهُوَ الإِمَام الْمَشْهُور أَبُو سعيد عبـد الـملک بن قريب بن عَليّ بن أصمع بن مظهر بن رَبَاح بن عَمْرو بن عبـد شـمس ابن أعيا بن سعد بن عبد بن غنم بن قُتَيْبَة بن مَالک بن أعصر الْبَـاهِـلِـيّ الْأَصْـمَعِي من أهل الْبَصْرَة توفّي بهَا سنة خمس عشرَة وَمِائَتَيْنِ وَقيل سِتّ عشرَة وَقيل سبع عشرَة وَبلغ ثمانيا وَثَمَانِينَ سنة.

اس طرح انہوں نے ابتداء سے انتہاء تک ہر راوی کے نام کا ضبط اور نسب کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ اس میں اختصار کے ساتھ صرف موضوع سے متعلق معلومات کا ذکر ہے، یہ کتاب نہ ''الأنساب'' کی طرح بہت طویل ہے اور ''لب الألباب'' کی طرح نہایت مختصر ہے۔

٦ ...... لب الألباب فی تحرير الأنساب

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے علامہ جزری رحمہ اللہ کی ''اللباب فـی تهذيب الأنساب'' کی تلخیص کی ہے۔ علامہ جزری رحمہ اللہ نے ''الأنساب'' کی

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۹۳

تلخیص ''اللباب'' کے نام سے کی، اور علامہ سیوطی نے ''اللباب'' کی تلخیص ''لب الألباب'' کے نام سے کی۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ یہ حروفِ معجم کے اعتبار سے صرف نسبت کا ذکر کرتے ہیں، کہیں ضبطِ کلمات بتلاتے ہیں، وجہ نسبت بتاتے ہیں، اس کے علاوہ راوی کے متعلق دیگر معلومات کا اس میں ذکر نہیں ہے، نہ ہی اس کے شیوخ اور تلامذہ اور نہ ہی ان کے متعلق اہل علم کی آراء، بلکہ اس میں صرف نسبت سے متعلق مختصر کلام ہے۔ یہ ہر راوی کا تذکرہ ایک سے ڈیڑھ سطر میں کرتے ہیں، اس پر حاشیہ نہایت عمدہ ہے، جس صاحب علم کا تذکرہ آیا ہے تو انہوں نے ''الأنساب، اللباب'' اور ''الإکمال'' کے حوالے سے مزید وضاحت اور تفصیلات حواشی میں ذکر کی ہیں، اور ان کتابوں میں کہاں ان کا تذکرہ آیا ہے جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ اِسے ذکر کیا ہے۔ اگر کسی کو صرف نسبت معلوم کرنی ہو تو اس کتاب کا مطالعہ کرے، اور متوسط تفصیلات کے لئے ''اللباب'' کا مطالعہ کرے، اور تفصیلات کے لئے ''الأنساب'' کا مطالعہ کرے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

﴿۸۰﴾ کتب الکنی

محدثین کرام نے جس طرح راویانِ حدیث کے تراجم اور احوال پر کتابیں تصنیف کیں، اسی طرح ان حضرات نے ضرورت کے پیش نظر رواۃ کے ناموں میں اشتباہ اور التباس پیدا نہ ہو، اس موضوع پر بھی انہوں نے بکثرت کتابیں تصنیف کیں، بسا اوقات بعض راوی کنیت سے معروف ہوتے ہیں اور اپنے اسماء سے معروف نہیں ہوتے اور بعض اسماء سے معروف ہوتے ہیں کنیت سے نہیں ہوتے، جو صرف کنیت ہی سے مشہور ہوں اور اس کے سوا ان کا کوئی اور نام نہ ہو اس کی دو قسمیں ہیں:

۱......جس کی دوسری کنیت بھی ہو جیسے ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث، یہ مدینہ منورہ کے سات بڑے فقہاء میں سے ہیں، ان کا نام ابو بکر اور کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔

۲......جس کا نام ہی کنیت ہو جیسے ابو بلال اشعری، یہ ان کا نام بھی ہے اور کنیت بھی

ہے۔ اور بعض راوی ایسے بھی ہوتے ہیں جو صرف کنیت سے مشہور ہوتے ہیں اور ان کے نام کا کوئی علم نہیں ہوتا، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابومہیبہ۔ بسا اوقات لقب بھی کنیت کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے ابوتراب، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لقب ہے جو کنیت کے طور پر استعمال ہو رہا ہے، ان کی کنیت ابوالحسن تھی، اور بعض راوی ایسے بھی ہیں جن کی دو یا دو سے زیادہ کنیتیں بھی ہیں جیسے ابن جریج، ان کی کنیت ابوولید اور ابوخالد ہے۔ اور بعض رواۃ ایسے بھی ہیں کہ جن کی کنیت تو مشہور ہے مگر نام میں اختلاف ہے، جیسے ابو بصرہ غفاری، انہیں حُمیل اور جُمیل کہا گیا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو اپنے نام اور کنیت دونوں سے مشہور ہیں جیسے امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی، ابو عبداللہ مالک بن انس، ابوعبداللہ احمد بن حنبل وغیرہم، یہ چاروں فقہاء اپنے نام اور کنیت دونوں کے ساتھ مشہور ہیں۔

اس علم کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی ایک راوی کو دو شمار نہ کرے، اگر کسی کو کنیتوں کا علم نہ ہو تو بسا اوقات راوی کا نام اور کنیت کو دو الگ الگ شمار کر لیتے ہیں، اس قسم کے تسامحات کبار اہل علم سے بھی ہوئے ہیں، جیسے امام حاکم نے سند نقل کی ہے ''**عبد الله بن شداد عن أبي الوليد** '' حالانکہ ابوالولید عبداللہ بن شداد کی کنیت ہے، انہوں نے اس کو دو نام شمار کر کے درمیان میں ''عن'' ذکر کر دیا حالانکہ یہ ایک ہی ہے۔ ❶

اسی طرح امام نسائی نے سند ذکر کی ''**عن أبي أسامة حماد بن سائب** '' تو انہوں نے ابواسامہ کو حماد بن سائب کی کنیت شمار کی حالانکہ یہ ان کی کنیت نہیں ہے، یہ دونوں الگ الگ ہیں، ابواسامہ وہ حماد بن اسامہ ہے حماد بن سائب نہیں ہے، اب کنیت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان سے یہ تسامح ہوا کہ انہوں نے دونوں کو ایک شمار کیا حالانکہ وہ دونوں الگ الگ راوی ہیں۔ ❷

اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

---

❶ فتح المغيث: ج۳ ص ۱۹۹، ۲۰۰　❷ فتح المغيث: ج۳ ص ۲۱۳

۱ ...... الأسامی و الکنی

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) صاحبِ مسند احمد، یہ کتاب شیخ عبداللہ یوسف الجدیع کی تحقیق کے ساتھ "مکتبہ اقصیٰ" کویت سے طبع ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اس کتاب کو ان کے صاحبزادے صالح بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۵ھ) نے روایت کیا ہے، یہ کتاب کسی خاص ترتیب پر مرتب نہیں ہے، البتہ اس کے آغاز میں ترجمہ نمبر (۱) سے ترجمہ نمبر (۴۱) تک صحابہ کرام کی کنیتوں کا ذکر ہے، اس کے بعد سے لے کر کتاب کے آخر تک ترجمہ نمبر ۴۳۸ تک صحابہ اور غیر صحابہ دونوں کی کنیتوں کا ذکر ہے، ان کے منہج میں یکسانیت نہیں ہے، کہیں کنیت پہلے ذکر ہے تو کہیں نام پہلے ذکر ہے، جو راوی امام صاحب کے دور کے نہیں ہیں بلکہ اس سے قبل کے ہیں ان کے نام یا کنیت کو کسی محدث نے ذکر کیا ہے تو اس کی جانب منسوب قول کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، چونکہ یہ ابتدائی کتابوں میں سے ہے اس لئے اس میں جامعیت نہیں ہے۔ یہ کتاب ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲ ...... الکنی

امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) یہ کتاب "دائرۃ المعارف عثمانیہ" حیدرآباد دکن سے طبع ہے۔ اس کتاب کو امام بخاری نے دو قسموں پر منقسم کیا ہے، پہلی قسم کنی مجردہ کی ہے، کتاب کا زیادہ تر حصہ اسی سے متعلق ہے، اس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے حروفِ معجم پر پہلے والے حرف کا اعتبار کر کے مرتب کیا ہے، حرف الف سے شروع کر کے حرف یاء تک کنیتوں کو ترتیب سے ذکر کیا ہے، اور جو کنیتیں مشترک تھیں ان کو باب کے تحت ذکر کیا ہے جیسے "باب أبو أمیة" اب ابوامیہ نام کی جتنی کنیتیں ہیں سب میں تمییز ذکر کی ہے، اور جو منفرد ہے ان کو اس حرف کے آخر میں ذکر کیا ہے۔ دوسری قسم کنی مقیدہ ہے جس کا عنوان "**وفی الأسماء من کان الغالب علی اسمه کنیته وله اسم**" ہے، اس قسم کو بغیر کسی ترتیب کے ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب امام بخاری رحمہ اللہ کی "**التاریخ الکبیر**" کے آخر میں بھی طبع

ہے، بعض اہل علم کی رائے کے مطابق یہ ''التاریخ الکبیر '' کا جزء ہے، مستقل کوئی کتاب نہیں، اور بعض اہلِ علم نے اس کو مستقل کتاب شمار کیا ہے، درست بات یہ ہے کہ یہ ''التاریخ الکبیر '' کا جز نہیں ہے، اس لئے کہ اس جزء کا راوی محمد بن ابراہیم بن شہیب ہے اور تاریخ کا راوی اس کے علاوہ ہے، اور یہ کتاب محدثین کے ہاں الگ سے معروف ہے۔ یہ کتاب ۹۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳...... الكنى والأسماء

امام مسلم رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ) یہ کتاب استاذ عبد الرحیم بن احمد قشقری کی تحقیق کے ساتھ ''مجلس علمی جامعہ اسلامیہ'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کی یہ کتاب چونکہ فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے، اس لئے اس میں بہت سی کنیتیں آپ سے چھوٹ گئی ہیں، اس کتاب میں آپ کا ماخذ امام بخاری رحمہ اللہ کی ''الکنی '' ہے، بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ یہ ساری باتیں چونکہ امام بخاری رحمہ اللہ سے منقول ہیں اس لئے یہ ان کی الگ سے کوئی تصنیف نہیں ہے بلکہ یہ امام بخاری رحمہ اللہ ہی کی تصنیف ہے، لیکن راجح بات یہ ہے کہ یہ مستقل کتاب ہے، البتہ زیادہ تر معلومات اس میں ''الکنی '' کی ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ایسے افراد کا بھی تذکرہ کیا ہے جو کنیتوں سے مشہور ہیں اور ان کے نام بھی موجود ہیں اور ان کا بھی تذکرہ کیا ہے جو کنیتوں سے معروف ہیں لیکن ان کے اسماء نہیں ہیں، کتاب کا ایک چوتھائی حصہ کنی مجردہ سے متعلق ہے۔ یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، ہر کنیت کو باب سے شروع کیا ہے اور ہر حرف کے آخر میں متفرق کنیتوں کا ذکر ہے، ان کے تراجم عام طور پر ایک سے دو سطر میں ہوتے ہیں، جن میں نام ونسب کے ساتھ کہیں کہیں استاد اور شاگرد کا بھی ذکر ہوتا ہے، بہت کم ہی ائمہ جرح وتعدیل میں سے کسی کا قول ذکر کرتے ہیں، اس میں کل (۲۸۰۴) تراجم ہیں، کتاب کے آخر میں محقق نے ایک عمدہ فہرست تیار کی ہے، جس کی وجہ سے کتاب سے استفادہ نہایت سہل ہوگیا ہے۔

۴...... الكنى و الأسماء

علامہ دولابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ) کی یہ کتاب ''دائرۃ المعارف عثمانیہ'' حیدر آباد دکن سے طبع ہے۔ امام دولابی رحمہ اللہ کی یہ کتاب اس فن کی معروف کتابوں میں سے ہے، اس میں ان کنیتوں کا ذکر ہے جس کے اسماء معلوم ہیں اور ان کا بھی ذکر ہے جن کے اسماء معلوم نہیں ہیں۔ حروفِ معجم کی ترتیب پر حسنِ ترتیب کے ساتھ کنیتوں کو یکجا کیا گیا ہے، یہ کتاب بنیادی طور پر دو قسموں پر مرتب ہے: قسم صحابہ، قسم تابعین۔

ہر قسم کو حروفِ معجم پر اول حرف کے اعتبار سے ذکر کیا ہے، سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم کا ذکر ہے، پھر دوسروں کے لئے اس کے استعمال کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ پھر عشرہ مبشرہ کی کنیتوں کا ذکر ہے، پھر دیگر صحابہ کرام کا، پھر تابعین کا ذکر ہے، اس کتاب کی افادیت اس وجہ سے زیادہ ہے کہ انہوں نے گذشتہ کتب سے استفادہ کر کے اپنی حد تک ایک جامع کتاب تصنیف کی۔

۵...... من وافقت كنيتُه كنيةَ زوجه من الصحابة

امام محمد بن عبد اللہ المعروف ابن حیویہ رحمہ اللہ (متوفی ۳٦٦ھ) کا یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جو صحابہ کرام کی کنیتوں سے متعلق ہے۔ اس میں صحابی کی کنیت اور اس کا نام ذکر کر کے اپنی سند سے اُن کی حدیث ذکر کی ہے، پھر اس طرح ان کی اہلیہ کی کنیت، نام اور حدیث ذکر کی ہے، اس میں کل (۱۲) تراجم ہیں، ہر ترجمہ صحابی اور اس کی اہلیہ کی کنیت پر مشتمل ہے، اس میں کل احادیث کی تعداد (۱۹) ہے، یہ رسالہ (۹۵) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ شیخ محمد حسن آل یسین کی تحقیق کے ساتھ ''دار البصائر'' دمشق سے طبع ہے۔

٦...... من وافق اسمُه اسمَ أبيه ومن وافق اسمُه كنيةَ أبيه

امام ابو الفتح محمد بن حسین موصلی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۴ھ) نے اس کتاب میں ان صحابہ و تابعین کا ذکر کیا ہے جن کا نام ان کے والد کے نام کے موافق ہے، یا جن کا نام ان

کے والد کی کنیت کے موافق ہے جیسا کہ کتاب کے نام سے واضح ہے، (۵۸) صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں (۱۱۴) حضرات کا ذکر ہے۔ یہ کتاب شیخ فیصل احمد الجوابرہ کی تحقیق کے ساتھ ''إحیاء التراث الإسلامی'' کویت سے طبع ہے۔

۷...... الکنی و الأسماء

امام ابواحمد محمد بن محمد الحاکم کرابیسی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۸ھ) کی یہ کتاب اس فن کی نہایت اہم کتاب ہے اور اس فن کی جملہ معلومات اس کتاب میں موجود ہیں، ان کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب، اساتذہ وتلامذہ اور کہیں کہیں ان کے واسطے سے مروی روایات نقل کرتے ہیں، ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں، ہر ترجمہ میں سب سے پہلے کنیت کا ذکر کرتے ہیں پھر دیگر معلومات کا مندرجہ بالا ترتیب کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، اس کتاب کی افادیت اس وجہ سے زیادہ ہے کہ اس میں بیک وقت کنیت کے ساتھ ساتھ راوی کے متعلق اہم معلومات بھی دستیاب ہوجاتی ہیں۔ یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، اس میں پہلے صحابہ کرام کا ذکر ہے پھر دیگر رواۃ کا، اگر کسی صحابی کی کنیت ذکر کرتے ہیں تو ''لـه صحبة'' کہہ کر اس کی صحابیت کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ اس کتاب کی تلخیص علامہ عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) نے ''تلخیص الکنی'' کے نام سے کی ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اس کتاب کا اختصار کیا اور مزید اضافات کرکے اُس کا نام ''المقتنی فی سرد الکنی'' رکھا۔ یہ دکتور یوسف محمد دخیل کی تحقیق کے ساتھ ''دار الغرباء'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۸...... الاستغنا فی معرفة المشهورین من حملة العلم بالکنی

علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) کو ''حافظ مغرب'' کہا جاتا ہے، ان کی معروف تصنیفات میں ''التمهید، الاستذکار، الاستیعاب فی معرفة الأصحاب، جامع بیان العلم وفضله'' اور ''الانتقاء فی فضائل الأئمة الثلاثة

الفقهاء '' ہے۔علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کی یہ کتاب تین قسموں پر مشتمل ہے،ایک قسم میں صحابہ کا ذکر اور دوسری قسم میں دیگر اہل علم کا۔مؤلف نے پہلی قسم کی جانب ''من عرف من الصحابة بكنيته '' کہہ کر اشارہ کیا ہے،اور دوسری قسم کے لئے اس طرح عنوان قائم کیا ہے''أسماء المعروفين بالكنى من حملة العلم ممن اشتهر بكنيته ولم يذكر فى أكثر أسانيد الحديث باسمه من التابعين و من بعدهم فى الخالفين ''تیسری قسم کا عنوان یہ ہے''فيمن لم يوقف له على اسم و لا عرف بغير كنية من التابعين و من بعدهم فى الخالفين ''

مصنف کی یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے،نوعیت تراجم یہ ہے کہ پہلی قسم میں صحابی کی کنیت اور نام ونسب ذکر کرتے ہیں،اگر ان سے کوئی حدیث مروی ہوتو بطورِ نمونہ کے ایک دو حدیثوں کو بالسند ذکر کرتے ہیں،نیز صحابہ کرام کے اسلام لانے،غزوات میں شرکت کرنے اور زندگی کے اہم واقعات کو بھی ذکر کرتے ہیں،عموماً سن وفات بھی بتلاتے ہیں۔دوسری اور تیسری قسم میں صاحبِ کنیت کا نام معلوم ہوتو نام ونسب کے ساتھ ساتھ شیوخ وتلامذہ کا ذکر کرتے ہیں،ان کی زندگی کے کسی اہم واقعے کو ذکر کرتے ہیں،ائمہ جرح وتعدیل کے کلام سے استشہاد کے ساتھ اپنی رائے بھی ذکر کرتے ہیں،بعض تراجم ان کے طویل ہیں اور بعض نہایت مختصر ہیں،عموماً ایک سے دو سطروں میں ترجمہ ذکر کرتے ہیں۔یہ کتاب شیخ عبداللہ مرحول سوالمہ کی تحقیق کے ساتھ''دار ابن تيمية'' ریاض سے طبع ہے۔

۹ ...... الإكمال فى رفع الارتياب عن المؤتلف و المختلف من الأسماء و الكنى و الألقاب

علامہ ابن ماکولا رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۵ھ) کی اس کتاب میں بیک وقت تین موضوعات کے متعلق معلومات ملتی ہیں:

(۱)علم مؤتلف ومختلف کے بارے میں　　　(۲) کنیتوں کے بارے میں

(۳)القاب کے بارے میں

علامہ ابن ماکولا رحمہ اللہ کو اللہ تعالی نے ان علوم میں بڑی مہارت عطا کی تھی، جس کا اندازہ اس کتاب کے مطالعے سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اختصار کے باوجود اس فن کی اہم معلومات کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ یہ کتاب شیخ عبدالرحمٰن بن یحیی معلّمی کی تحقیق کے ساتھ ''دائرۃ المعارف عثمانیہ'' حیدر آباد دکن سے طبع ہے۔

۱۰ ...... المُقتنی فی سرد الکنی

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے امام حاکم کرابیسی رحمہ اللہ کی ''الکنی والأسماء'' کا اس کتاب میں اختصار کیا ہے اور اس کے آخر میں عورتوں کی کنیتوں کے متعلق ایک جزء کا اضافہ بھی کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں جملہ اسانید واحادیث کو حذف کیا، ترجمہ میں صرف ایک استاد اور شاگرد کا ذکر کیا ہے اور کہیں کہیں صرف استاد کے تذکرے پر اکتفا کیا ہے، البتہ صحابی کے ساتھ ساتھ تابعی کی بھی وضاحت کردی ہے، جو مذکورہ کتب میں نہیں تھی اور کہیں کہیں ضعیف اور ثقہ ہونے کی نشاندہی بھی کی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے سب سے اہم کام یہ کیا ہے کہ اس کتاب کو حروف معجم کی ترتیب پر مرتب کیا، حرف اول سے حرف آخر تک ایک ہی انداز واسلوب اختیار کیا، حسن ترتیب کی وجہ سے اس کتاب سے استفادہ نہایت آسان ہے، اس موضوع کی تمام کتابوں پر یہ کتاب فائق ہے، مقدمہ کے طور پر سب سے پہلے ابو القاسم پھر ابو احمد پھر ابو اسحاق پھر ابو اسرائیل اور ابو اسماعیل کو مقدم کر کے بقیہ رواۃ کے ذکر کو حروفِ معجم کی ترتیب پر رکھا ہے، اس میں اضافی کام انہوں نے یہ کیا ہے کہ خواتین کی کنیتوں کا بھی ذکر کیا ہے، اس کتاب میں (٦٩٩٥) تراجم کا تذکرہ ہے، اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب سب سے جامع ہے، راقم کی رائے کے مطابق اس موضوع پر اگر کسی کے پاس صرف یہ ایک کتاب ہو تو اُسے فی

الجملہ اس موضوع پر کسی اور کتاب کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہ شیخ صالح عبدالعزیز مراد کی تحقیق کے ساتھ ''احیاء التراث الإسلامی ''مدینہ منورہ منورہ سے طبع ہے۔

۱۱ ...... المنی فی الکنی

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کا یہ رسالہ شیخ محمد عزیز شمس کی تحقیق کے ساتھ ''دار السّلفیہ'' بمبئ سے طبع ہے۔ یہ ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں مصنف نے حروفِ معجم کی ترتیب پر صرف کنیتوں کا ذکر کیا ہے، اس موضوع پر آپ کا ایک اور رسالہ ''رسالة فی معرفة حملة الکنی و الأسماء و الألقاب'' کے نام سے ہے، جو استاد صلاح الدین منجد کی تحقیق کے ساتھ ''جامعة القدیس'' بیروت سے طبع ہے۔

۱۲ ...... المغنی فی ضبط أسماء الرجال و معرفة کنی الرو ات و ألقابهم و أنسابهم

علامہ محمد طاہر بن علی پٹنی رحمہ اللہ (متوفی ۹۸۶ھ) ہندوستان کے معروف علماء میں سے ہیں، (آپ کی تصنیفات میں معروف ''مجمع بحار الأنوار، تذکرة الموضوعات، المغنی ''ہیں)۔ اس کتاب میں مصنف نے رواۃ کے ضبطِ اسماء پر زور دیا ہے، اور ان کی کنیتوں، القابات اور انساب کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو حضرت مولانا زین العابدین اعظمی کی تحقیق کے ساتھ طبع ہے۔

﴿۸۱﴾ کتب الألقاب

راویانِ حدیث کی معرفت اور ان کی شخصیت کی تعیین کے لئے علمائے محدثین نے مختلف قسم کی کتابیں تالیف کی ہیں، ان میں ایک موضوع ''کتبِ القاب'' بھی ہے، لقب اس نام کو کہتے ہیں جو اصل نام کے علاوہ ہو، لقب کا یہ مفہوم نحویوں اور لغویوں کے ہاں ہے، محدثین کے ہاں لقب اس صفت کو کہتے ہیں جو مسمّی کی معرفت پر بحیثیت مدح وذم یا بلندی وپستی پر دلالت کرے، خواہ وہ بطورِ نام استعمال ہو یا بطورِ کنیت ونسبت۔ ❶

القاب سے مراد ہر وہ صفت جو موصوف کی رفعت وبلندی یا حقارت وپستی پر دلالت کرے، یا اس میں مدح وذم کا مفہوم موجود ہو، القاب کی دو قسمیں ہیں: پسندیدہ، ناپسندیدہ۔

پسندیدہ القاب سے مراد وہ ہے کہ جنہیں اصحابِ القاب خود پسند کریں، جیسے ''القوی'' یہ امام ابو یونس بن یزید بن فروخ کا لقب ہے، ثقہ ہونے کے باوجود عبادت وطواف پر قدرت رکھنے کی وجہ سے انہیں یہ لقب دیا گیا ہے۔ اسی طرح ''صاعقة'' (بجلی) یہ حافظ ابو یحیی محمد بن عبد الرحیم کا لقب ہے، قوتِ حافظہ اور کثرتِ مذاکرہ کی وجہ سے ان کو یہ لقب دیا گیا ہے۔ اسی طرح ''بُندار'' (بمعنی جمع کرنے والا تاجر) یہ محمد بن بشار کا لقب ہے، کثرت سے حدیث روایت کرنے کی وجہ سے انہیں یہ لقب دیا گیا۔

ناپسندیدہ القابات یعنی ایسے القاب جنہیں خود صاحبِ القاب پسند نہ کرتے ہوں جیسے ''ضالّ'' (راستہ سے بھٹکا ہوا) یہ معاویہ بن عبد الکریم کا لقب ہے، ان کو یہ لقب اس لئے دیا گیا کہ یہ مکہ مکرمہ کے راستے میں بھٹک گئے تھے۔ اسی طرح ''ضعیف'' (بمعنی کمزور) یہ عبد اللہ بن محمد کا لقب ہے، جسمانی اعتبار سے نہایت کمزور ہونے کی وجہ سے ان کو یہ لقب دیا گیا، واضح رہے کہ یہاں حدیث میں ضعیف ہونا مراد نہیں ہے بلکہ جسم میں کمزور ہونا مراد ہے۔

---

❶ فتح الوهاب فيمن اشتهر من المحدثين بالألقاب: ص ۷

اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے القاب کو اسماء سمجھنے کا خدشہ نہیں رہتا اور کسی ایک شخص کے لئے ایک موقع پر نام اور دوسرے موقع پر لقب ذکر کرنے سے اس کو دو راوی شمار نہیں کیا جاتا، اس علم کی معرفت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک ہی راوی ہے، اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... فتح الباب فی الکنی و الألقاب

علامہ ابن مندہ رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۵ھ) نے اس کتاب میں کنیتوں اور القاب دونوں کا ذکر کیا ہے، البتہ چونکہ یہ فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے، اس لئے ان سے بہت سے رواۃ کی کنیتیں اور القابات چھوٹ گئے۔ یہ مشہور مستشرق ویدرنج کی تحقیق کے ساتھ المانیا سے طبع ہے۔

۲ ...... کتاب الکنی و الألقاب

امام حاکم نیساپوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) نے اس میں کنیتوں اور القابات کا ذکر کیا ہے، کتاب کی ترتیب حروفِ معجم پر ہے، یہ راوی کے نام ونسب ذکر کرنے کے بعد اس کی کنیت اور لقب ذکر کرتے ہیں۔

۳...... کشف النقاب عن الأسماء و الألقاب

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی، اس کا ذکر ''الفھرس الشامل'' جلد ۱ صفحہ ۶۳ پر موجود ہے۔

۴...... ذات النقاب فی الألقاب

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی یہ کتاب اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں جامع کتاب ہے، اس میں مصنف نے صرف القابات کو ذکر کیا ہے، کنیتوں کو ذکر نہیں کیا، جیسا کہ بعض محدثین نے کنیتوں اور القابات کو یکجا ذکر کیا ہے، انہوں نے

کنیتوں پر مستقل ''المقتنی فی سرد الکنی ''لکھی ہے۔ یہ کتاب شیخ محمد ریاض مالح کی تحقیق کے ساتھ ''دار ابن کثیر'' دمشق سے طبع ہے۔

۵...... نزهة الألباب فی الألقاب

یہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی تالیف ہے۔

وهو مؤلف بديع، ومن أحسن ما ألف في هذا الموضوع، فقد جمع فيه الحافظ خلاصةَ من سبقه، وزاد فيه زياداتٍ حسنة.

اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں یہ سب سے جامع کتاب ہے، موصوف نے اس میں تمام سابقہ کتب کا خلاصہ ذکر کیا ہے، انہوں نے راوی کا نام ولقب ذکر کیا ہے، اس کے احوال ذکر نہیں کئے، کہیں کہیں تاریخ وفات ذکر کی ہے۔ دیگر معلومات کے لئے دوسری کتابوں کی طرف مراجعت کرنی پڑے گی، اب تک جو القابات گذشتہ محدثین سے رہ گئے تھے انہوں نے اِسے بھی ذکر کیا ہے، اس موضوع پر اگر کسی کے پاس حافظ کی یہ کتاب موجود ہو تو اُسے فی الجملہ کسی اور کتاب کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہ کتاب شیخ استاد عبدالعزیز بن محمد بن صالح سدیری کی تحقیق کے ساتھ ''مکتبة الرشد'' ریاض سے طبع ہے۔

۶...... رسالة فی معرفة حملة الکنی والأسماء والألقاب

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس رسالہ میں کنیتوں، اسماء اور القابات کا ذکر کیا ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نسب نقل کرنے کے بعد اس کی کنیت اور لقب ذکر کرتے ہیں، دیگر تفصیلی معلومات، احوال اور حالات سے بالکل تعرض نہیں کرتے، ایک سے ڈیڑھ سطروں میں نام ونسب، کنیت ولقب ذکر کرتے ہیں، اختصار وجامعیت کے لحاظ سے یہ رسالہ مفید ہے۔ یہ رسالہ شیخ صلاح الدین منجد کی تحقیق کے ساتھ ''مکتبة القدس'' بیروت سے طبع ہے۔

﴿۸۲﴾ كتب فضائل الصحابة

متقدمین محدثین میں سے کئی ایک کبار محدثین نے صحابہ کرام کے فضائل پر کتابیں تصنیف کیں، ان حضرات کا اسلوب یہ تھا کہ انہوں نے سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو نقل کیا، یہ کتابیں اس اعتبار سے نہایت مفید ہیں کہ ان میں ذخیرہ احادیث سند کے ساتھ ہے۔ محدثین کرام نے جہاں اپنی کتبِ حدیث میں فضائل صحابہ کا تذکرہ کیا، اسی طرح کئی ایک محدثین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی تصنیف کیں، ان میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱......"فضائل الصحابة" امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) نے سند کے ساتھ صحابہ کرام کے فضائل سے متعلق احادیث کو یکجا کیا ہے۔ یہ کتاب "مؤسسة الرسالة" سے دو جلدوں میں طبع ہے۔

۲......"فضائل الصحابة" امام نسائی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۳ھ) نے بھی اپنی سند کے ساتھ حضراتِ صحابہ کرام کے فضائل و مناقب سے متعلق احادیث کو نقل کیا ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں "دار الكتب العلمية" سے طبع ہے۔

۳......"مناقب النساء الصحابيات" امام عبدالغنی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) نے صحاح ستہ کے رجال پر معروف کتاب "الكمال في أسماء الرجال" لکھی، مصنف نے "مناقب النساء الصحابيات" میں ازواجِ مطہرات اور صحابیات سے متعلق احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ اس میں صحابیات کے مناقب کا تذکرہ ہے، عموماً محدثین نے صحابہ کرام کے فضائل سے متعلق احادیث علیحدہ یکجا کی ہیں لیکن صحابیات کے مناقب پر مشتمل کوئی جامع کتاب نہیں لکھی گئی تھی تو مصنف نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سند کے ساتھ تمام احادیث کو یکجا کیا۔ یہ کتاب ایک جلد میں "دار البشائر الإسلامية" سے طبع ہے۔

﴿۸۳﴾ کتب معرفة الصحابة

حضرات صحابہ کرام کے حالات جاننا ایک مؤمن کے لئے ضروری ہیں تا کہ ان کی اقتداء کر کے دنیاوی واخروی اعتبار سے فوائد وثمرات حاصل ہوں، صحابہ میں ہر ایک کی زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، حضرات صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کے طریقے پر انسان چلے تو اسے ہدایت حاصل ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی حفاظت کے سبب جہاں ہزاروں روات کے حالات محفوظ ہوئے، وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حالات بھی رجال اور تاریخ کی کتب میں تا قیامت محفوظ ہوگئے، صحابہ کرام کے حالات جاننا اس لئے بھی ضروری ہے کہ معلوم ہوجائے کہ یہ روایت مرسل ہے یا متصل، چونکہ اگر معلوم ہوگا کہ یہ صحابی ہے تو وہ روایت اتصال پر محمول ہوگی۔ صحابہ پر کوئی جرح وقدح نہیں ہوگی، اس لئے کہ ''الصحابة كلهم عدول ''اور اگر وہ صحابی نہیں ہے تو وہ روایت مرسل کہلائے گی۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... معرفة من نزل من الصحابة سائر البلدان

امام ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن جعفر بصری المعروف علی بن المدینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ) کی اس کتاب کا تذکرہ علامہ محمد بن جعفر کتانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) نے اپنی کتاب ''الرسالة المستطرفة ''صفحہ (۱۲۷) پر کرتے ہوئے فرمایا ''في خمسة أجزاء لطيفة''

۲ ...... تسمية أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

امام ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورہ ترمذی المعروف امام ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) نے ابتداء میں عشرہ مبشرہ کا ذکر کیا ہے، پھر حروفِ معجم کی ترتیب پر دیگر صحابہ کرام کا ذکر کیا ہے، اس کتاب میں کل (۲۸۷) صحابہ کے اسماء کا ذکر ہے، انہوں نے تمام صحابہ کے

اسماء کا التزام نہیں کیا، بلکہ اپنی معلومات کے مطابق اُن کا ذکر کیا۔ اس کتاب میں صرف صحابہ کرام کے اسماء کا ذکر ہے، ان کے تفصیلی حالات وواقعات کا ذکر نہیں ہے۔ یہ کتاب شیخ عمادالدین حیدر کی تحقیق کے ساتھ ''دار الجنان'' بیروت سے طبع ہے۔

۳...... کتاب المعرفة

امام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ مروزی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۳ھ) کی اس کتاب کا ذکر علامہ کتانی رحمہ اللہ نے ''الرسالة المستطرفة'' صفحہ (۱۲۶) پر کیا ہے، یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی۔

۴...... تسمية فقهاء الأمصار من الصحابة وممن بعدهم من أهل المدينة

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی بن شعیب المعروف امام نسائی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۳ھ) نے اس کتاب میں صرف ان صحابہ کرام کا ذکر کیا ہے جنہوں نے مختلف شہروں کی طرف ہجرت کی اور وہاں پر قرآن وسنت کے ساتھ فقہ کی تعلیم دی اور انہی کے علم وفیض کے ساتھ وہ علاقے معروف ہوئے، کتاب کے نام کے اندر بھی اس کے تعارف کی طرف ایک واضح اشارہ ہے کہ اس میں ان فقہاء صحابہ کے اسماء کا ذکر ہے جو مختلف شہروں میں گئے اور انہوں نے علم وشریعت کی تعلیمات دیں۔ یہ کتاب شیخ صُبحِی بدری سامرائی کی تحقیق کے ساتھ ''مكتبة سلفية'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۵...... معجم الصحابة

امام ابوالحسن عبدالباقی بن قانع بن مرزوق بغدادی المعروف امام ابن قانع رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۱ھ) نے اس کتاب میں اختصار کے ساتھ حضرات صحابہ کرام کا تذکرہ کیا ہے، صحابی کے نام، لقب اور کنیت کا ذکر کیا، انہوں نے تمام صحابہ کا استیعاب نہیں کیا۔ نیز انہوں نے ہر صحابی کی صحبت پر استدلال روایت سے کیا ہے، حروف معجم کی ترتیب پر اس میں کل (۱۱۲۶) تراجم کا

ذکر ہے، اوران سے مروی (۱۹۷۱) روایات کا بھی ذکر ہے۔ یہ کتاب شیخ ابوعبدالرحمٰن صلاح بن سالم المصراتی کی تحقیق کے ساتھ "مكتبة الغرباء الأثرية" مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۶ ...... كتاب الصحابة

امام محمد بن حبان البستی المعروف امام ابن حبان رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) نے اس کتاب میں حروفِ معجم کی ترتیب پر معروف صحابہ کے احوال اختصار کے ساتھ ذکر کئے ہیں، عموماً ان کے تراجم تین سے چار سطروں میں ہوتے ہیں۔ مصنف کی اس کے علاوہ مستقل دو اور کتابیں بھی ہیں جو رجال کے احوال پر اہل علم کے ہاں معروف ہیں، "السيرة النبوية و أخبار الخلفاء" اور "مشاهير علماء الأمصار"

۷...... معرفة الصحابة

امام ابواحمد حسن بن عبداللہ عسکری رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۲ھ)

علامہ کتانی رحمہ اللہ "الرسالة المستطرفة" صفحہ (۱۲۶) پر اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں "وهو مرتب على القبائل" یعنی اس میں صحابہ کرام کا تذکرہ قبائل کی ترتیب پر کیا گیا ہے۔

۸...... معرفة الصحابة

امام احمد بن عبداللہ بن احمد اصبہانی المعروف امام ابونعیم رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) کی مشہور تصنیفات میں "حلية الأولياء، دلائل النبوة، فضائل الخلفاء الراشدين" اور "المستخرج على الصحيحين" قابل ذکر ہیں۔

مصنف نے اپنی اس کتاب کا آغاز عشرہ مبشرہ کے تذکرے سے کیا ہے، پھر ان صحابہ کا ذکر کیا ہے جن کا نام محمد ہے، حضور کے اسم گرامی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے، پھر دیگر صحابہ کرام کا تذکرہ حروف معجم کی ترتیب پر کیا ہے، عموماً ہر صحابی کے ذکر کے ساتھ ان سے مروی ایک یا دو احادیث اپنی سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ اس میں کل (۴۳۰) صحابہ کرام

کے تراجم ہیں، اس کتاب میں موجود صحابہ کرام کے حالات کے دوران ان سے مروی مسند روایات کی تعداد (۸۱۰۵) ہے۔ مصنف نے عموماً اختصار کے پہلو کو مدّ نظر رکھتے ہوئے چار سے پانچ سطروں میں احوال ذکر کئے ہیں اور وہ بھی معروف صحابہ کے، اس کتاب میں استیعاب نہیں ہے، عجیب اتفاق ہے کہ ان کی سن وفات بھی ۴۳۰ھ ہے اور تراجم کی تعداد بھی اس کتاب میں ۴۳۰ ہے۔ یہ کتاب شیخ محمد راضی حاج عثمان مالیزی کی تحقیق کے ساتھ ''مکتبة الدار'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

اہلِ علم حضرات کے لئے مختصراً کتاب کا تعارف درج ذیل ہے:

۱ ...... وقد قدم العشرة المبشرين بالجنة، ثم أتبعهم بمن وافق اسمه اسم الرسول

۲ ...... ثم رتب الباقين على حروف المعجم.

۳ ...... أنه في بعض التراجم يذكر اسم الصحابي فقط.

۴ ...... قد يتكلم عن علل الحديث، وقد يعزوها إلى كتب الصحاح والسنن.

۵ ...... رتب الصحابة على حروف المعجم، ولكنه داخل الحرف الواحد لم يراع ترتيبا.

۶ ...... يذكر طرق الحديث الواحد بكل ما وصله من أسانيد هذا الحديث.

۷ ...... عندما يترجم لصحابي له أحاديث كثيرة يكتفي بذكر المشاهير، والغرائب.

۹ ...... أسماء الصحابة الرواة وما لكل واحد من العدد

امام ابن حزم رحمہ اللہ (متوفی ۴۵۶ھ) کا یہ رسالہ مصنف کی کتاب ''جوامع السیرة'' کے صفحہ ۲۷۵ تا ۳۱۵ کا جز ہے جو الگ سے بھی طبع ہے۔ مصنف نے اس میں ہر صحابی سے مروی روایات کی تعداد لکھی ہے، اس میں کل (۱۰۱۸) صحابہ کا تذکرہ ہے، پہلے اُن صحابہ کا ذکر کیا ہے جن سے ہزاروں روایات منقول ہیں، پھر جن سے سینکڑوں، پھر جن

سے بیسیوں اور پھر جن سے چند ایک۔ یہ کتاب استاذ سید کروی حسن کی تحقیق کے ساتھ ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

۱۰ ...... الاستیعاب فی معرفة الأصحاب

امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد المعروف امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) کی معروف تصنیفات درج ذیل ہیں:

الاستذکار، التمهید، جامع بیان العلم وفضله، الانتقاء فی فضائل الأئمة الثلاثة الفقهاء.

مصنف نے اس کتاب کا نام ''**الاستیعاب**'' اس خیال سے رکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں تمام صحابہ کا استیعاب کرلیا ہے، یعنی انہوں نے اپنے گمان کے مطابق صحابہ کا استیعاب کیا لیکن درحقیقت ان سے ہزاروں صحابہ کے احوال وتراجم چھوٹ گئے ہیں جیسا کہ آئندہ آنے والی کتابوں کے تعارف سے معلوم ہوگا۔ اس کتاب میں تقریباً (۴۲۲۵) صحابہ وصحابیات کا ذکر ہے، موصوف نے کتاب کا آغاز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے کیا ہے اور صحابہ کرام کا تذکرہ حروف معجم کی ترتیب پر کیا ہے، بعض صحابہ کی سنِ وفات بھی ذکر کی ہے۔ البتہ اس کتاب پر یہ نقد کیا گیا کہ انہوں نے مشاجرات صحابہ کی تاریخی روایات کو ذکر کیا ہے اور پھر اس پر کوئی نقد وجرح نہیں کی، ان روایات کے تذکرے سے صحابہ کرام کی شخصیت مجروح ہوتی ہے، صحابہ کرام کے مقام ومرتبہ کو قرآن وسنت کی روشنی میں دیکھا جائے گا، نہ کہ تاریخ کی غیر مستند روایات کی روشنی میں:

قال ابن الصلاح شأنه بذكر ما شجر بين الصحابة، وحكاياته فيه عن الأخباريين لا المحدثين. والمحدثون لا يرتاحون إلى هؤلاء الأخباريين، لأن الغالب عليهم الإكثار والتخليط فيما يروونه[1].

امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

[1] منهج النقد في علوم الحديث: ص۱۲۷

لولا ما شأنه بذكر ما شجر بين الصحابة وحكايته عن الأخباريين. ❶

علامہ ابن فتحون اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۹ھ) نے اس کتاب پر ذیل لکھا ہے، جو ''**الذيل على الاستيعاب لابن عبد البر**'' کے نام سے معروف ہے۔ اسی طرح جو تراجم علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے انہیں علامہ ابن دوانیقی رحمہ اللہ (متوفی ۵۵۸ھ) نے ''**الارتجال في أسماء الرجال**'' کے نام سے جمع کیا۔ امام ابوالقاسم غرناطی ملّاحی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۹ھ) نے بھی اس کتاب پر ذیل لکھا ہے جو ''**ذيل الاستيعاب لابن عبد البر**'' کے نام سے ہے۔ ❷

یہ کتاب شیخ خلیل مامون کی تحقیق کے ساتھ ''**دار المعرفة**'' بیروت سے طبع ہے۔

۱۱ ...... أسد الغابة في معرفة الصحابة

علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ) کی اس کتاب میں (۷۷۱۱) صحابہ کرام کے تراجم ہیں، مصنف نے اس کتاب کا نام ''**أُسد الغابة**'' رکھا ''**أُسد**'' یہ ''**أَسَد**'' کی جمع ہے، ''**أَسَد**'' شیر کو کہتے ہیں، اور ''**غابة**'' جنگل کو کہتے ہیں، تو گویا کتاب کے نام کا مطلب یہ ہے کہ جنگل کے شیروں کی کہانی۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ انہوں نے حروف معجم کی ترتیب پر صحابہ کرام کا تذکرہ کیا ہے، اور سابقہ تمام کتب سے استفادہ کیا ہے، صحابہ کرام کے حالات پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب سب سے زیادہ مفید اور جامع کتاب ہے، اس میں صحابہ کرام کے تفصیلی احوال کا ذکر ہے، کسی صحابی کا کوئی ایسا معروف واقعہ نہیں جو ان سے چھوٹ گیا ہو، اس میں صحابہ کے تذکرے کے ساتھ ساتھ ازواج مطہرات اور صحابیات کا بھی تفصیلی تذکرہ کیا ہے، اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جہاں ان کے احوال کا ذکر ہے وہیں ان سے مروی روایات کا بھی ذکر ہے۔ عشرہ مبشرہ، ازواجِ مطہرات اور دیگر معروف صحابہ کے احوال بسط سے لکھے ہیں۔ مہاجرین صحابہ کی ہجرت، غزوات میں شرکت اور سنِ وفات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مصنف نے زیادہ تر استفادہ درج ذیل چار کتابوں سے کیا ہے:

---

❶ التقريب والتيسير: ص ۹۲　❷ الرسالة المستطرفة: ص ۲۰۳، ۲۰۴

(۱) **معرفة الصحابة:** امام ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ

(۲) **الاستيعاب في معرفة الأصحاب:** علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ

(۳) **معرفة الأصحاب:** امام ابن مندہ رحمہ اللہ

(۴) **المستدرك على معرفة الأصحاب لابن منده:** امام ابوموسیٰ اصبہانی رحمہ اللہ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جمع فيه كثيرا من التصانيف المتقدمة، إلا أنه تبع من قبله، فخلط من ليس صحابيا بهم، وأغفل كثيرا من التنبيه على كثير من الأوهام الواقعة في كتبهم❶.

یہ کتاب علی محمد معوض اور عادل احمد عبد الموجود کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ علامہ عبد الشکور لکھنوی رحمہ اللہ نے کیا ہے جو تین جلدوں میں ''مکتبہ میزان'' لاہور سے طبع ہے۔

کتاب کی جامعیت وافادیت کے پیش نظر امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) نے اس کتاب کا اختصار کیا، لیکن یہ اختصار اب تک طبع نہیں ہوا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اپنے اس اختصار کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

وقد جمع الشيخ عز الدين بن الأثير الجزري في الصحابة كتاباً حسناً جمع فيه كتباً كثيرة وضبط وحقق أشياء حسنة وقد اختصرته بحمد الله تعالى❷.

امام محمد بن محمد لغوی کاشفی رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۵ھ) نے بھی ''مختصر أسد الغابة لابن الأثير'' کے نام سے اس کتاب کا اختصار کیا۔❸

❶ الإصابة: ج ۱ ص ۱۵۴ ❷ التقريب والتيسير: ص ۹۲ ❸ كشف الظنون: ج ۱ ص ۸۲

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے بھی ''أسد الغابة'' سے صحابہ کرام کے اسماء کو تنقیح وتہذیب اور اضافات کے ساتھ ''تجرید أسماء الصحابة'' کے نام سے جمع کیا۔ امام ابوزکریا مقدسی رحمہ اللہ نے ''أسد الغابة'' کا اختصار ''دُرر الآثار وغرر الأخبار'' کے نام سے کیا۔

۱۲ ...... تجريد أسماء الصحابة

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) مصنف نے اس کتاب میں صرف صحابہ کرام کے اسماء ذکر کئے ہیں، حروف معجم کی ترتیب پر تمام صحابہ اور صحابیات کے اسماء اس میں یکجا ہیں، اگر کہیں اشتباہ ہو جائے کسی صحابی کے متعلق کہ یہ صحابی ہیں یا نہیں، تو اس کتاب کی طرف مراجعت کی جائے۔ اس کتاب کا ایک دفعہ مطالعہ مفید ہے تا کہ تمام صحابہ کے اسماء ایک دفعہ نظر سے گزر جائیں۔ اسماء صحابہ کے لئے یہ کتاب اور تفصیلی حالات کے لئے ''أسد الغابة'' کا مطالعہ مفید ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسماءِ صحابہ کے ذکر میں صرف ''أسد الغابة'' پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ درج ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا:

(۱) ''الطبقات الكبرى'' امام ابن سعد رحمہ اللہ

(۲) ''مسند أحمد'' امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

(۳) ''تاريخ الصحابة الذين نزلوا حمص'' امام عبدالصمد بن سعید حمصی رحمہ اللہ

(۴) ''تاريخ مدينة دمشق'' امام ابن عساکر رحمہ اللہ

(۵) ''تاريخ بغداد'' خطیب بغدادی رحمہ اللہ

امام ذہبی رحمہ اللہ اسماء صحابہ کا استیعاب نہیں کر سکے ان سے بھی بہت سے صحابہ کے اسماء چھوٹ گئے ہیں، حافظ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

ثم جرّد الأسماء التي في كتابه مع زيادات عليها الحافظ أبو عبد اللّٰه الذّهبي، وعلم لمن ذكر غلطا ولمن لا تصح صحبته، ولم يستوعب ذلک ولا قارب. (1)

(1) الإصابة: ج ۱ ص ۱۵۴

۱۳ ...... الإنابة إلى معرفة المختلف فيهم من الصحابة

علامہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) کی معروف کتب درج ذیل ہیں:

إكمال تهذيب الكمال، شرح سنن ابن ماجه، إصلاح مقدمة ابن صلاح، الإشارة إلى سيرة المصطفى وتاريخ من بعده من الخلفاء.

"الإنابة" ان صحابہ کرام کے تراجم پر مشتمل ہے جن کی صحابیت پر محدثین کے مابین اختلاف ہے کہ آیا یہ صحابی ہے یا نہیں، تو انہوں نے حتی الامکان قول فیصل ذکر کیا ہے اور ان صحابہ کے اسماء ذکر کئے ہیں، اس میں کل تراجم کی تعداد (۱۲۰۳) ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں "مكتبة الرشد" سے طبع ہے۔

۱۴ ...... الإصابة في تمييز الصحابة

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) "وهو أجمل وأشمل كتاب في تراجم الصحابة" یہ کتاب صحابہ کرام کے تراجم پر لکھی گئی کتابوں میں سب سے زیادہ جامع، اپنے موضوع پر محیط اور مدلل کتاب ہے۔ مصنف نے ابتدائی چھ جلدوں میں جن صحابہ کرام کے تراجم ذکر کئے ہیں ان کی تعداد (۷۴۹۷) ہے، ساتویں جلد میں کنیتوں کا ذکر ہے، اس میں (۱۲۶۸) کنیتوں کا ذکر ہے، آٹھویں جلد صحابیات کے تراجم پر مشتمل ہے، جن میں (۱۵۲۲) صحابیات کا ذکر ہے۔ حافظ نے اس کتاب میں سابقہ کتب سے تمام اہم مواد کو جمع کیا ہے، اور اوہام اور تسامحات سے اجتناب کرتے ہوئے محقق بات تحریر کی ہے۔ صحابہ کے تراجم میں عموماً ان سے مروی روایات بھی ذکر کی ہیں۔ یہ کتاب حروف معجم کی ترتیب پر ہے، پہلے اسماء پھر رجال کی کنیتیں پھر خواتین اور ان کی کنیتوں کا ذکر ہے۔ انہوں نے حروف معجم میں ہر ایک کو چار قسموں پر تقسیم کیا ہے، قسم اول ان صحابہ کے بارے میں ہے کہ جن کی صحبت نص سے ثابت ہے، روایت کے طور پر یا اس کے علاوہ، یا اس طور پر کہ راوی خود روایت میں ذکر کرے جیسے "كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وعنده فلان فلان" دوسری قسم ان صحابہ کی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت وہ سن تمیز کو نہیں پہنچے تھے۔ تیسری قسم مخضر مین صحابہ کی ہے، مخضر مین ان صحابہ کو کہا جاتا ہے کہ جنہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا، اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، چاہے وہ اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں لائے ہوں یا حضور کی وفات کے بعد، ان کا شمار تابعین میں ہوگا، یہ بالاتفاق صحابہ میں سے نہیں ہیں۔ چوتھی قسم ان صحابہ کے بارے میں ہے کہ جن کا تذکرہ کتب رجال میں وہم اور تسامح کے طور پر آیا ہے، یعنی سابقہ مصنفین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا حالانکہ وہ صحابہ میں سے نہیں ہیں۔ حافظ نے کتاب کا آغاز ایک مفید مقدمہ سے کیا ہے، جس میں تین اہم فصلیں ذکر کی ہیں:

الفصل الأول: في تعريف الصحابة.

الفصل الثاني: في الطريق إلى معرفة كون الشخص صحابيا.

الفصل الثالث: في بيان حال الصحابة من العدالة.

اس کتاب کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر اس صحابی سے صحاح اور سنن کی کتابوں میں روایات مروی ہیں تو یہ رموز کی صورت میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں، ترجمہ میں ہر صحابی کا کوئی اہم واقعہ ہو تو اُسے بھی ذکر کرتے ہیں، عموماً سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہ اس موضوع پر سب سے جامع کتاب ہے کہ اس میں صحابہ، صحابیات کا تقریباً استیعاب کیا گیا ہے، اگر کسی کے پاس یہ دو کتابیں ہوں تو اسے فی الجملہ کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں، صحابہ کرام کے تفصیلی حالات جاننے کے لئے "**أسد الغابة**" اور جامعیت، اختصار اور محقق بات کے لئے "**الإصابة**" کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ حافظ کی خصوصیت ہے کہ انہوں نے صحابہ کے اسماء واحوال کے لئے "**كتب السنة، كتب التاريخ، كتب السير والمغازي، كتب الجرح والتعديل**" کا مطالعہ کر کے ایک جامع کتاب مرتب کی۔ انہوں نے تراجم صحابہ میں نام ونسب، کنیت ولقب، پیدائش ووفات، ان کے صحابی ہونے کا ثبوت، غزوات میں شرکت، اُن کے اسلام لانے کا واقعہ،

بعض مناقب اور اُن سے مروی بعض روایات بھی ذکر کی ہیں، جن کتابوں میں اُن سے مروی روایات ہیں اُن کی بھی نشاندہی کی ہے۔ اس کتاب میں مجموعی طور پر کل تراجم کی تعداد (۱۲۲۶۷) ہے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو دکتور عبداللہ بن عبدالمحسن ترکی کی تحقیق کے ساتھ سولہ (۱۶) جلدوں میں ''مرکز البحوث والدراسات العربیة'' قاہرہ سے طبع ہے۔

اس کتاب کا اختصار علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ''عین الإصابة فی معرفة الصحابة'' کے نام سے کیا ہے۔

۱۵ ...... الریاض المستطابة فی جملة من روی فی الصحیحین من الصحابة

علامہ یحیی بن ابوبکر عامری یمانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۳ھ) نے اس کتاب میں ان صحابہ کرام کا تذکرہ کیا ہے جن سے صحیحین میں روایات مروی ہیں، یہ کتاب حروف معجم کی ترتیب پر ہے، اس میں حسن ترتیب پر صحابی کی صحیحین میں کتنی روایات ہیں، صرف بخاری اور صرف مسلم میں کتنی روایات ہیں سب کی تعداد ذکر کی ہے۔ ❶

۱۶ ...... در الصحابة فیمن دخل مصر من الصحابة

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کا یہ مختصر رسالہ ہے، جس میں مصنف نے صرف ان صحابہ کرام کا تذکرہ کیا ہے جو مصر شہر میں داخل ہوئے۔ (مصر کے بارے میں سب سے تفصیلی کتاب علامہ یوسف تغری بن بردی رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۴ھ) کی ''النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة'' ہے، اس کتاب کی تلخیص علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة'' کے نام سے کی، آٹھ جلدوں کی تلخیص دو جلدوں میں ہے، اس کے شروع میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے

❶ کشف الظنون: ج ۱ ص ۹۳۷/ الرسالة المستطرفة: ص ۲۰۷

قدرے تفصیلی سے اپنے حالات بھی ذکر کئے ہیں، اور اس کتاب میں ان تمام اہم شخصیات کا ذکر ہے جو مصر میں آئے تھے، چاہے وہ صحابہ میں سے ہوں یا تابعین میں سے ہوں یا تبع تابعین یا مشہور اہل علم میں سے ہوں، سب کی مختصر سوانح لکھی ہے۔)

۱۷...... البدر المنير في صحابة البشر النذير

شیخ محمد قاسم بن صالح سندھی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۵۷ھ) کی اس کتاب میں ان صحابہ کرام کا تذکرہ ہے جن کی صحابیت کسی روایت سے یا کسی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوئی ہے، دیگر صحابہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸...... حياة الصحابة

یہ حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۸۴ھ) کی تصنیف ہے، جو تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس نور اللہ مرقدہ کے قابل فخر فرزند ارجمند ہیں۔ ان کی تین کتابیں اہل علم کے ہاں معروف ہیں۔

۱...... "أماني الأحبار" یہ امام طحاوی رحمہ اللہ کی "شرح معاني الآثار" کی شرح ہے، لیکن مکمل نہ ہوسکی، البتہ جہاں تک یہ لکھی گئی ہے عربی اردو شروح میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کثرتِ اسفار اور مشغولیت کے باوجود اس قدر علمی کتاب تصنیف کرنا یہ آپ کی کرامت سے کم نہیں۔

۲...... "منتخب احادیث" اس میں چھ موضوعات سے متعلق مستند روایات کو یکجا کیا گیا ہے، اگر ہمارے تبلیغی احباب چھ نمبر سے متعلق صرف انہی روایات کو بیان کریں تو وہ موضوع اور غیر مستند روایات سے بچ جائیں گے۔

۳...... "حياة الصحابة" یہ چار بڑے ابواب پر مشتمل ہے:

الباب الأول: باب الدعوة إلى الله وإلى رسوله.

الباب الثاني: باب البيعة.

الباب الثالث: باب تحمل الشدائد فی الله.

الباب الرابع: باب الهجرة.

مصنف نے ان چار ابواب کے تحت جو بھی روایات وواقعات ذکر کئے ہیں عموماً باحوالہ ذکر کئے ہیں، حضراتِ صحابہ کرام کی سیرت اور اسوہ حسنہ کو نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے، صحابہ کی سیرت کے ساتھ ساتھ سنت کی عملی مثالیں بھی بکثرت ذکر کی ہیں، اس میں ان حضراتِ صحابہ کا تذکرہ بھی ہے جنہوں نے دین کی طرف لوگوں کو دعوت دی، صحابہ پر آنے والے مصائب، تکالیف کا بھی ذکر ہے، دینِ حق کی تبلیغ اور اشاعت میں انہوں نے کس قدر قربانیاں دیں ان کا بھی ذکر کیا، بیعت عقبہ اولی، بیعت عقبہ ثانیہ، ہجرت الی الحبشہ اور ہجرت الی المدینہ کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے جہاں صحابہ کے حالات معلوم ہوتے ہیں وہیں صحابہ کی عقیدت ومحبت دل میں پیوست ہوجاتی ہے اور اس کتاب کے مطالعہ سے دین حق کی اشاعت اور تبلیغ کا جذبہ دل میں موجزن ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کے کارناموں سے جہاں علمی طور پر فائدہ ہوتا ہے وہیں عمل کا جذبہ بھی ابھرتا ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا محمد احسان الحق صاحب نے کیا ہے، عوام وخواص سے درخواست ہے کہ اس ترجمہ کا کم از کم زندگی میں ایک دفعہ ضرور مطالعہ کریں، اس کے فوائد ان شاء اللہ نجی اور معاشرتی زندگی میں نمایاں طور پر نظر آئیں گے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو دکتور بشار عواد کی تحقیق کے ساتھ پانچ جلدوں میں ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

۱۹......سیر الصحابہ

تحریر وترتیب حضرت مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی، اس میں انبیائے کرام کے بعد دنیا کے سب سے مقدس ترین انسانوں کی سرگزشت حیات کا ذکر ہے، اس میں تاریخ اسلام، اسماءِ رجال اور ذخیرہ احادیث کی گراں قدر کتابوں سے ماخوذ مستند حوالہ جات پر مبنی صحابہ کرام، صحابیات، مشہور تابعین وتبع وتابعین اور ائمہ کے مفصل حالات زندگی پر جامع

کتاب ہے۔اس کی پہلی جلد میں حضرت ابو بکر صدیق،حضرت عمر فاروق،حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہم کے مکمل حالات،ان کی عظیم علمی،دینی،سیاسی وانتظامی خدمات اوران کے دورِ حکومت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے،اوران کے زہد وتقوی،اخلاص وللّٰہیت کے واقعات بھی ذکر کئے ہیں،ان کی ازواج واولاد کا بھی ذکر کیا ہے۔

دوسری جلد میں ان جلیل القدر مہاجر صحابہ کرام کی مفصل سوانح تحریر کی گئی ہے جو فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی،اس میں حروف تہجی کے اعتبار سے مہاجرین کے اسماء ذکر کئے ہیں۔

تیسری جلد میں ان جلیل القدر انصار اور خلفائے انصار کی مفصل سوانح بیان کی گئی ہے جنہوں نے تن من دھن کی بازی لگا کر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت کا فریضہ انجام دیا،اس میں انصار کا نسب نامہ،انصار کی تاریخ،انصار کا اسلام اور پھر انصار صحابہ کا حرف معجم کی ترتیب پر تذکرہ کیا ہے۔

چوتھی جلد میں چار کبار صحابہ،حضرت حسن،حضرت حسین،حضرت امیر معاویہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی مفصل سوانح زندگی اور (۱۵۰) صغیر السن حضرات صحابہ کرام کے حالات کو حروفِ معجم کے اعتبار سے ذکر کیا ہے۔

پانچویں جلد میں صحابہ کرام کی پوری حیاتِ طیبہ کا اجمالی نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ صحابہ کرام کے عقائد،عبادات،معاملات،اخلاق،حسنِ معاشرت اور طرزِ معاشرت کا انداز کیا تھا،نیز صحابہ کرام کی سیاسی،مذہبی اور علمی خدمات کی پوری تفصیل اوران کے مجاہدانہ کارناموں کا مکمل حال بیان کیا گیا ہے۔

چھٹی جلد میں ازواجِ مطہرات،بناتِ طاہرات اور اکابر صحابیات کی سوانح حیات ذکر کی گئی ہے،اور صحابیات کے مذہبی،علمی،معاشرتی اور اخلاقی واقعات،عظیم دینی خدمات اور صحابیات کے اسوہ حسنہ کا ذکر ہے۔

ساتویں جلد میں (۹۶) مشہور اکابر تابعین کرام کے مفصل حالات زندگی،علمی اور

دینی خدمات اور ان کے اسوہ حسنہ کو حروف معجم کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔

آٹھویں جلد میں (۱۹) جلیل القدر تبع تابعین کا ذکر ہے، جس میں تفسیر وحدیث اور فقہ وتصوف کے نامور ائمہ کرام بھی شامل ہیں، مفصل حالات زندگی بیان کرکے ان کی علمی خدمات کا مفصل تذکرہ کیا ہے۔

نویں جلد میں (۴۷) جلیل القدر تبع تابعین کے حالات وسوانح درج کئے گئے ہیں، جنہوں نے تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، جہاد اور معاشرت کے میدان میں اہم دینی خدمات انجام دیں۔ یہ کتاب نو جلدوں میں مکتبۃ ''دارالاشاعت'' کراچی سے طبع ہے۔

مصنف نے نہایت علمی انداز میں حضراتِ صحابہ کرام کی سوانح مرتب کی ہے، عموماً ہر بات باحوالہ ذکر کی ہے، اس میں ہر صحابی کی پیدائش سے وفات تک جس قدر معلومات انہیں دستیاب ہوئی ہیں انہوں نے تقریباً سب کو لکھا ہے، اس میں حضرات صحابہ کرام کے گھریلو، معاشرتی زندگی، ان کی عبادات ومعاملات، ان کی ازواج واولاد اور ان کی زندگی کے اہم واقعات کا تذکرہ ہے۔ اندازِ تصنیف اس قدر دلنشین ہے کہ قاری اس کے پڑھنے سے اکتاتا نہیں ہے، عربی عبارات کا ترجمہ اور مفہوم عام فہم انداز میں ذکر کیا ہے، اگر کوئی اردو زبان میں صحابہ کرام کے حالات جاننا چاہے تو اس سے جامع اور مفید کتاب کوئی نہیں۔ اس میں متقدمین کی اس موضوع سے متعلق تمام اہم کتب کا مواد یکجا ہو گیا ہے، انہوں نے زیادہ تر استفادہ ''**طبقات ابن سعد، تاریخ الأمم و الملوک، البدایة و النهایة، معجم الصحابة، معرفة الصحابة، الاستیعاب، أسد الغابة** ''اور''**الإصابة**'' سے کیا ہے۔ عوام وخواص کے لئے سیرت، صحابہ اور تاریخ پر ان تین کتابوں کا مطالعہ نہایت مفید ہے، ''سیرتِ مصطفیٰ، سیر الصحابہ، تاریخ ملت'' اگر کوئی ان تین کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ کرلے تو ان شاء اللہ اُسے اِن موضوعات پر مستند وجامع معلومات حاصل ہو جائیں گی جو اُسے تحریر وتقریر میں نمایاں فائدہ دیں گی۔

﴿۸۴﴾ کتب أحادیث الأحکام

اس سے مراد وہ احادیث ہیں جو فقہی احکام پر مشتمل ہوتی ہیں، ان احادیث سے فقہی احکام ومسائل کا استدلال واستنباط کیا جاتا ہے۔ ان احادیث کو کتبِ حدیث سے منتخب کرکے جمع کیا جاتا ہے، کتبِ احادیثِ احکام اپنے موضوع کے لحاظ سے ''سنن'' کے قریب تر ہیں۔ متقدمین ان احادیث کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کرتے تھے، جیسے امام ابوداود اور امام ترمذی رحمہما اللہ نے اپنی سنن میں ذکر کیں۔ پانچویں صدی کے بعد باقاعدہ ان احادیث کو ''أحادیث الأحکام'' کے نام سے الگ کرکے جمع کیا گیا، ان میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱...... السنن الصحاح المأثورة أو الصحیح المنتقی

امام ابوعلی سعید بن عثمان بن سکن رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۳ھ) نے اس کتاب میں اسانید کو حذف کرکے احکام کی روایات کو ابواب کی ترتیب پر جمع کیا اور ان احادیث کا انتخاب کیا جو ان کی تحقیق میں صحیح تھیں۔ ❶

۲...... المنتخب المنتقی

امام ابوجعفر احمد بن ابی مروان عبد الملک بن محمد انصاری اشبیلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۹ھ) نے کتب الصحاح، کتب السنن، کتاب المسانید اور مصنفات سے صحیح احادیث کا انتخاب کرکے ایک مجموعہ تیار کیا، بعد میں آنے والوں کے لئے یہ کتاب اسلوب میں ایک ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۳...... الأحکام الکبری

امام ابومحمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ اشبیلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۱ھ) نے تین کتابیں لکھیں ''الکبری، الوسطی، الصغری ''''الأحکام الکبري ''میں احادیث

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۲۸

کوسند کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس میں انہوں نے صرف احادیث احکام پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ ایمان، علم، طب، ادب، زہد، توبہ، رقاق، قیامت، تعبیر، مناقب، فتن اور تفسیر کی روایات کو بھی جمع کیا۔ مصنف نقل حدیث میں محتاط ہیں، روایت ذکر کرنے کے بعد اس کے علل وطرق پر بھی گفتگو کرتے ہیں، صحیحین میں زیادہ تر روایات ''صحیح مسلم'' سے نقل کرتے ہیں، لکھتے ہیں:

وعلى كتاب مسلم في الصحيح عولتُ، ومنه أكثر ما نقلتُ.

روایت کی صحت وضعف اور رُوات پر امام ابوداود، امام نسائی، امام بزار، امام طحاوی، امام دارقطنی اور علامہ ابن عبدالبر رحمہم اللہ کا کلام نقل کرتے ہیں۔ یہ کتاب استاذ ابوعبداللہ حسین بن عکاشہ کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ۵ جلدوں میں ''مکتبة الرشد'' ریاض سے طبع ہے، آخری جلد فہرست پر مشتمل ہے۔

۴...... الأحكام الوسطى

امام ابومحمد عبدالحق بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ اشبیلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۱ھ) کی یہ کتاب پہلی کتاب کا اختصار ہے، اس میں مصنف نے اسانید کو حذف کر کے روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا، اور اس میں علل حدیث پر زیادہ گفتگو کی ہے، مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ کتاب کا نام لکھ کر روایت کا متن ذکر کرتے ہیں، متن کے الفاظ میں ناقلین کا اختلاف ذکر کرتے ہیں، روایت کا حکم بیان کرتے ہیں، رواۃ کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کا کلام اختصار سے ذکر کرتے ہیں، یہ کتاب جامعیت وافادیت میں ''الأحكام الكبرى '' سے زیادہ مفید ہے۔ یہ کتاب حمدی سلفی اور صبحی سامرائی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ۴ جلدوں میں ''مکتبة الرشد'' ریاض سے طبع ہے۔

۵...... الأحكام الصغرى

یہ کتاب بھی علامہ عبدالحق اشبیلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۱ھ) کی ہے، یہ کتاب ''الأحكام الوسطى '' کا اختصار ہے، اس میں مصنف نے نہایت اختصار کے ساتھ صرف متون کو ذکر

کیا ہے، اس میں زیادہ روایات موطا مالک اور صحیحین سے نقل کی ہیں، یہ کتاب اُم محمد بنت احمد ہلیس کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''مکتبة ابن تیمیة'' قاہرہ سے طبع ہے۔

٦ ...... عمدة الأحكام من كلام خير الأنام

امام حافظ عبد الغنی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ٦٠٠ ھ) نے اسانید کو حذف کر کے صرف صحابی کے نام پر اکتفاء کیا ہے، یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے، مصنف زیادہ تر ان احادیث کو نقل کرتے ہیں جن پر شیخین کا اتفاق ہے، اور پھر ان روایات کو جن میں امام بخاری یا امام مسلم رحمہما اللہ منفرد ہیں۔ روایت میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، مصنف نے صرف متون کو جمع کیا ہے، احادیث کی شرح نہیں کی، اس لئے ضرورت تھی کہ ان احادیثِ احکام کی شرح کی جائے، بہت سے محدثین نے اس کتاب کی شرح لکھی، جس میں معروف شروح درج ذیل ہیں:

﴿۸۵﴾ ''عمدة الأحكام'' پر لکھی گئی آٹھ شروحات

(۱)...... ''إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام'' علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ)

(۲) ''رياض الأفهام في شرح عمدة الأحكام'' علامہ تاج الدین فاکہانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۴ھ)

(۳) ''الإعلام بفوائد عمدة الأحكام'' علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ)

(۴) ''كشف اللثام شرح عمدة الأحكام'' امام ابوالعون محمد بن احمد سفارینی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۸ھ)

(۵) ''خلاصة الكلام شرح عمدة الأحكام'' فیصل بن عبدالعزیز بن فیصل رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۶ھ)

(٦) ''الإفهام في شرح عمدة الأحكام'' امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ)

(۷) ’’تیسیر العلام شرح عمدۃ الأحکام ‘‘ امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن صالح بسام رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۳ھ)

(۸) ’’فتح السلام شرح عمدۃ الأحکام من فتح الباری ‘‘ ابومحمد عبدالسلام بن محمد (معاصر)

۷...... دلائل الأحکام من أحادیث النبی علیه السلام

امام ابو المحاسن بہاء الدین بن رافع بن شداد رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۲ھ) نے اس میں احادیثِ احکام کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے، اس کتاب میں اسانید کو حذف کر کے صرف صحابی کا نام ذکر کیا ہے، مصنف روایت کو ذکر کر کے اس کا درجہ بتلاتے ہیں، جس کتاب سے روایت ذکر کریں اس کا حوالہ ذکر کرتے ہیں، روایت میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کے درمیان اختلاف ذکر کرتے ہیں، مصنف شافعی المسلک ہیں اس لئے فقہ شافعی کے مستدلات اس کتاب میں کافی زیادہ ہیں۔ یہ کتاب دکتور محمد شیخانی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں ’’دار ابن قتیبة‘‘ دمشق سے طبع ہے۔

۸...... المنتقی من أخبار المصطفی صلی اللہ علیه وسلم

علامہ مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ بن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۲ھ) نے ’’الأحکام الکبری ‘‘ کے نام سے پہلے کتاب لکھی، ’’المنتقی ‘‘ اسی کتاب کا اختصار ہے۔ مصنف نے صحیحین، سننِ اربعہ اور مسند احمد سے روایات نقل کی ہیں، صحابہ کرام کے آثار بھی ذکر کئے ہیں، یہ کتاب فقہی ابواب پر مرتب ہے، اس میں کل (۵۰۲۹) روایات ہیں، مصنف بغیر اسانید کے روایت ذکر کرتے ہیں، اور اس کا مرجع بیان کرتے ہیں، البتہ روایت کا حکم بیان نہیں کرتے، یہ احادیثِ احکام کا ایک عمدہ ذخیرہ ہے اور اسم بامسمّی ہے، یہ کتاب شیخ محمد حامد فقی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ’’المکتبة التجاریة الکبری ‘‘ مصر سے ’’المنتقی من أخبار المصطفی ‘‘ کے نام سے طبع ہے۔ اس کتاب کی بہت

سے علماء نے شرح لکھی، لیکن اکثر نامکمل ہیں اور غیر مطبوعہ ہیں، مطبوعہ معروف شرح علامہ شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) کی ''نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار'' ہے۔

۹ ...... الإمام فی بیان أدلة الأحکام

علامہ عز بن عبد السلام رحمہ اللہ (متوفی ٦٦٠ ھ) کی یہ کتاب دس فصلوں پر مشتمل ہے، اس میں عقائد سے متعلق احکامات ہیں، صفاتِ باری تعالی، انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ سے متعلق تفصیلی احکامات ہیں، اس میں فقہی احکامات نہیں ہیں، راقم نے اس کا ذکر اس لئے کیا تاکہ کوئی اس کے نام سے دھوکہ کھا کر اسے فقہی احادیث کی کتاب نہ سمجھے۔ یہ کتاب دکتور رضوان مختار بن غربیہ کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''دار البشائر الإسلامیة'' سے طبع ہے۔

۱۰ ...... خلاصة الأحکام فی مهمات السنن و قواعد الإسلام

امام ابوزکریا یحیی بن شرف نووی رحمہ اللہ (متوفی ٦٧٦ ھ) کی یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر ہے، مصنف بغیر سند کے روایت ذکر کرتے ہیں، روایت کے شروع میں جس صحابی سے روایت مروی ہے اس کا ذکر کرتے ہیں، روایت کے آخر میں مرجع ذکر کرتے ہیں، مصنف نے اس میں زیادہ تر صحیح اور حسن روایات ذکر کی ہیں، ہر باب کے آخر میں الگ ایک فصل میں ضعیف روایات ذکر کرتے ہیں، روایت کا حکم بیان کرتے ہیں، روایت میں موجود غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، روایت کے طرق و شواہد ذکر کرتے ہیں، غیر مستند روایات کی نشاندہی کرتے ہیں، رواۃ پر جرحاً و تعدیلاً کلام ذکر کرتے ہیں، یہ کتاب احادیث احکام کا ایک جامع ذخیرہ ہے کہ جس میں روایت اور درایت دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب استاذ حسین اسماعیل جمل کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

۱۱ ...... إحکام الأحکام شرح عمدة الأحکام

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ) کی یہ کتاب علامہ عبد الغنی مقدسی

رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) کی ''عمدة الأحکام'' کی مفصل شرح ہے۔ مصنف جس صحابی سے روایت مروی ہے جب پہلی مرتبہ اس کا نام آتا ہے تو اس کے مختصر احوال ذکر کرتے ہیں، روایت سے مستنبط فوائد ونکات ترتیب وار ذکر کرتے ہیں، فقہاء کرام کے مذاہب ذکر کر کے عموماً راجح قول کی نشاندہی کرتے ہیں، ہر روایت کے تحت ترتیب وار اول، ثانی، ثالث، رابع کہہ کر اس کے علمی وفنی فوائد ونکات ذکر کرتے ہیں۔ یہ ایک عالمانہ کتاب ہے، جس کے مطالعہ سے حدیثی وفقہی بصیرت کو خوب جلا ملتی ہے، اگر اس کتاب سے صرف احادیث کے مستنبط مسائل ولطائف کو الگ کر کے طبع کیا جائے تو اہل علم کے لئے ایک مفید کاوش ہوگی۔ یہ کتاب شیخ محمد حامد فقی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں مصر سے طبع ہے۔

۱۲ ...... الإلمام بأحادیث الأحکام

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ) نے اس کتاب میں مبتدی طلباء کے حفظ کے لئے احادیثِ احکام کو جمع کیا ہے، اس میں فقہی ابواب کی ترتیب پر مستند روایات جمع ہیں، اس کتاب میں شرح حدیث نہیں ہے بلکہ صرف متون کا استقصاء ہے۔ یہ کتاب استاذ حسین اسماعیل جمل کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''دار ابن حزم'' سے دو جلدوں میں طبع ہے۔ اس کتاب کا اختصار حافظ قطب الدین ابو علی حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۵ھ) نے ''الاهتمام بتلخیص الإلمام'' کے نام سے کیا، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب کا ذکر ''الدرر الکامنة'' (۲/۳۹۸) میں کیا ہے۔

۱۳ ...... شرح الإلمام بأحادیث الأحکام

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ) کی یہ کتاب ان کی اپنی تصنیف ''الإلمام'' کی شرح ہے، یہ کتاب مکمل کتاب کی شرح نہیں ہے بلکہ ''باب صفة الوضوء'' کے آخر تک کی شرح ہے، یعنی ''کتاب الطهارة'' بھی مکمل نہیں ہے، لیکن یہ

کتاب علوم وفنون کا ایک گنجینہ ہے، خصوصاً احادیث سے مستنبط مسائل وفوائد اور نکات کا ایک نادر مجموعہ ہے۔ دورِ صحابہ سے لے کر ساتویں صدی تک حدیث پر ایسی گفتگو کرنے والا علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں گزرا، اس لئے حافظ قطب الدین حلبی رحمہ اللہ نے بالکل بجا فرمایا:

إنه لم يتكلم على الحديث من عهد الصحابة إلى زماننا مثل ابن دقيق العيد.

انہوں نے صرف حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت "**أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع...... إلى آخره**" صرف اس ایک حدیث سے (۴۰۲) مسائل وفوائد کا استنباط کیا ہے۔ اس کتاب میں (۵۷) احادیث سے تین ہزار سے زائد مسائل وفوائد کا استنباط کیا ہے۔ اگر یہ کتاب مکمل ہو جاتی تو استنباطِ مسائل میں اس کی نظیر نہ ہوتی، لیکن جہاں تک انہوں نے لکھا ہے وہ بھی بے نظیر ہے۔

آج کل طلباء کرام کو فقہاء کے مابین اختلافی مسائل کے دلائل تو ازبر ہوتے ہیں لیکن استنباطِ مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، حالانکہ علوم نبوت کا اصل مقصود یہ ہیں۔ یہ کتاب محمد خلوف عبداللہ کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ۵ جلدوں میں "**دار النوادر**" سوریا سے طبع ہے۔

۱۴...... الإحكام لأحاديث الإلمام

علامہ علاء الدین علی بن بلبان فارسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۹ھ) کی یہ کتاب علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ کی "**الإلمام بأحاديث الأحكام**" کی تلخیص ہے، اس کتاب کا مخطوطہ "اخلاصیہ" حلب میں ہے۔

۱۵...... نصب الراية لأحاديث الهداية

علامہ جمال الدین عبد اللہ بن یوسف زیلعی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) نے اس کتاب میں فقہ حنفی کی معروف کتاب "**الهداية**" کی احادیث وآثار کی تخریج کی ہے۔

مصنف ایک معتدل مزاج رجال وحدیث پر گہری نظر رکھنے والے ایک متبحر عالم ہیں، اس کتاب میں انہوں نے روایت کے سند ومتن دونوں پر گفتگو کی ہے، روایت کا حکم بیان کیا ہے، روایت کے دیگر طرق وشواہد ذکر کئے ہیں، روایت کے مراجع ذکر کئے ہیں، جس صحابی سے روایت مروی ہے اس کی نشاندہی کی ہے، اگر روایت بالمعنی ہے تو اس کے الفاظ ذکر کئے ہیں، روایات، آثار اور اقوال کو اصل ناقلین کی طرف منسوب کیا ہے، اس مسئلہ میں فقہ حنفی کے دیگر مستدلات کی نشاندہی کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب کی تلخیص ''الدراية في تخريج أحاديث الهداية'' کے نام سے کی، جو روایات علامہ زیلعی رحمہ اللہ کو نہیں ملیں ان کی تخریج علامہ قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) نے ''منية الألمعي فيما فات من تخريج أحاديث الهداية للزيلعي'' کے نام سے کی۔

۱۶ ...... المحرر في أحاديث الأحكام

علامہ ابن عبد الہادی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۴ھ) کی یہ کتاب علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ کی ''الإلـــمـــام'' کی تلخیص ہے، اس کتاب میں مصنف نے فقہی ابواب کی ترتیب پر (۱۳۰۷) روایات کو جمع کیا ہے، مصنف روایت ذکر کرکے اس کا مرجع بتلاتے ہیں، روایت کا حکم بیان کرتے ہیں، رواۃ کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کی آراء ذکر کرتے ہیں، اگر روایت میں کوئی علت ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، اس کتاب میں فقہ حنبلی کے مستدلات کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ یہ کتاب دکتور عبد اللہ بن محسن ترکی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''مؤسسة الرسالة'' سے ایک جلد میں طبع ہے۔

۱۷ ...... الدر المنظوم من كلام المصطفى المعصوم

علامہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) کی یہ ایک مختصر کتاب ہے، جس میں ان احادیث کو ذکر کیا ہے جس پر ائمہ صحاح ستہ متفق ہیں، اور ہر باب کے آخر ایک فصل ذکر کی ہے جس میں اس باب سے متعلق ضعیف روایات ذکر کی ہیں، اس کتاب میں کل

(۳۶۱) احادیث ہیں۔ یہ کتاب مشہور محقق شیخ محمد عوامہ کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ طبع ہے۔

۱۸...... كفاية المستقنع لأدلة المقنع

امام ابوالمحاسن یوسف بن محمد بن عبداللہ مردوی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۹ھ) کی یہ کتاب علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (متوفی ۶۲۰ھ) کی "المقنع فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني" کی کتاب پر مرتب ہے، اس میں فقہ حنبلی کے مستدلاتِ حدیث کو ذکر کیا گیا ہے، مصنف اختصار کے ساتھ روایت کا مرجع ذکر کر کے روایت کا حکم اور روات پر جرحاً وتعدیلاً گفتگو کرتے ہیں۔ یہ کتاب "الانتصار في أحاديث الأحكام" کے نام سے بھی طبع ہے۔

۱۹...... تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج

علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ) نے اس کتاب میں امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی "منهاج الطالبين" کے دلائل کو ذکر کیا ہے، مصنف اس میں صحیح اور حسن روایات ذکر کرتے ہیں ضعیف ذکر نہیں کرتے، جہاں ضعیف روایت لائیں تو اس پر تنبیہ کر دیتے ہیں، یہ کتاب دو جلدوں میں استاذ عبداللہ لحیانی کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ طبع ہے۔

۲۰...... بلوغ المرام من أحاديث الأحكام

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب میں ان احادیث کو ذکر کیا ہے جس سے فقہاء کرام نے فقہی احکامات کا استنباط کیا ہے، مصنف نے زیادہ تر احادیث صحاح ستہ اور مسند احمد سے نقل کی ہیں، مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ بغیر سند کے احادیث ذکر کرتے ہیں، البتہ صحابہ کرام میں جس سے روایت منقول ہے اس کا تذکرہ کر کے متنِ حدیث نقل کرتے ہیں، ائمہ محدثین میں سے جس نے اس روایت کو ذکر کیا ہے اس کی تخریج کرتے ہیں، صحت وضعف کے لحاظ سے روایت کا حکم بیان کرتے ہیں۔ کتاب

کے آخر میں ''کتاب الجامع'' کے عنوان کے تحت آداب، اخلاقیات، ذکر، دعا اور زہد وورع سے متعلق احادیث نقل کی ہیں، اس کتاب میں کل (۱۵۶۸) احادیث ہیں، یہ کتاب اس لائق ہے کہ اسے حفظ کیا جائے۔ یہ کتاب سمیر بن امین الزہیری کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''دار أطلس'' ریاض سے طبع ہے۔

﴿۸۶﴾ ''بلوغ المرام'' پر لکھے گئے شروح، حواشی، منظومات اور تخریجات

(۱) ''البدر التمام شرح بلوغ المرام'' شیخ قاضی حسین بن محمد المغربی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۹ھ)

(۲) ''سبل السلام شرح بلوغ المرام'' علامہ محمد بن اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۲ھ)

(۳) ''مسک الختام شرح بلوغ المرام'' علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) یہ فارسی زبان میں ہے۔

(۴) ''فتح العلام لشرح بلوغ المرام'' علامہ نور الحسن بن علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۶ھ) علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے ''إتحاف الکرام'' کے مقدمہ میں اس کتاب کو علامہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ کے مذکورہ بیٹے علامہ نور الحسن رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے، جب کہ بعض اہلِ علم کی رائے یہ ہے کہ یہ نواب صاحب کی ذاتی تصنیف ہے۔ واللہ اعلم

(۵) ''مختصر الکلام علی بلوغ المرام'' شیخ فیصل بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۶ھ)

(۶) ''نیل المرام شرح بلوغ المرام'' شیخ محمد بن یاسین بن عبداللہ رحمہ اللہ

(۷) ''فقه الإسلام شرح بلوغ المرام'' شیخ عبدالقادر شبیۃ الحمد رحمہ اللہ

(۸) ''توضیح الأحکام من بلوغ المرام'' شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بسام رحمہ اللہ

(۹)''إتحاف الكرام في التعليق على بلوغ المرام''علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۷ھ)

(۱۰)''حاشية الدهلوى على بلوغ المرام''علامہ احمد بن حسن دہلوی رحمہ اللہ

(۱۱)''فتح ذى الجلال والإكرام بشرح بلوغ المرام''علامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۱ھ)

(۱۲)''فتح الوهاب شرح على بلوغ المرام''شیخ محمد احمد شنقیطی رحمہ اللہ

(۱۳)''شرح بلوغ المرام''شیخ عطیہ بن محمد سالم رحمہ اللہ

علامہ محمد اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۲ھ) جنہوں نے''بلواغ المرام'' کی مفصل شرح''سبل السلام''کے نام سے لکھی، انہوں نے اس کتاب کی احادیث کو نظم کی صورت میں بھی لکھا،''كتاب الطلاق''کے باب''باب العدة''تک پہنچے تو ان کا انتقال ہوگیا، (۱۹۴۰) اشعار میں انہوں نے اس کتاب کو منظوم کیا، پھر اس کی تکمیل ان کے شاگرد حسین بن عبدالقادر صنعانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۹۸ھ) نے کی، انہوں نے''باب العدة''سے آخر کتاب تک کی روایات کو (۶۳۰) اشعار میں مکمل کیا، اب کل اشعار کی تعداد (۲۵۷۰) ہے۔ یہ کتاب''دار الحديث''مکہ مکرمہ سے ۱۳۹۶ھ میں طبع ہوئی ہے۔

شیخ محمد بن محمد بن یحیی حسنی صنعانی رحمہ اللہ نے''بلوغ المرام''کی احادیث کی تخریج''الإمام بتخريج أحاديث بلوغ المرام''کے نام سے کی۔

شیخ محمد بن یاسین بن عبداللہ رحمہ اللہ نے''بلوغ المرام''کی آخری کتاب ''كتاب الجامع''جس میں آداب، اخلاق، ورع اور ذکر ودعا سے متعلق احادیث ہیں، اس کی شرح''الساطع شرح كتاب الجامع من كتاب بلوغ المرام من أدلة الأحكام''کے نام سے لکھی، یہ شرح''المكتبة التجارية''مکہ مکرمہ سے طبع ہے۔

۲۱...... سبل السلام شرح بلوغ المرام

علامہ محمد بن اسماعیل صنعانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۲ھ) کی یہ کتاب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

کی ''بلوغ المرام'' کی شرح ہے، یہ شرح اختصار ہے علامہ شرف الدین حسین بن محمد مغربی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۹ھ) کی ''البدر التمام فی شرح بلوغ المرام'' کا۔علامہ صنعانی رحمہ اللہ کا اسلوب یہ ہے کہ یہ روایت کی تخریج کر کے حکم بتلاتے ہیں، اگر حافظ نے کسی روایت کو ضعیف کہا ہے تو یہ اس کی وجہ ضعف بیان کرتے ہیں، ضبطِ اسماء وکلمات کا اہتمام کرتے ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، صحابہ کرام، ائمہ فقہاء ومجتہدین کے مذاہب ودلائل ذکر کرتے ہیں، اور ذکر مذاہب میں زیدیہ اور شیعہ کا بھی ذکر کرتے ہیں، اپنی رائے کے مطابق اقوال میں ترجیح بیان کرتے ہیں، حدیث سے مستنبط مسائل وفوائد بھی ذکر کرتے ہیں، حلِ کتاب اور شرح حدیث کے لحاظ سے یہ جامع اور مفصل شرح ہے، البتہ مطالعہ کے دوران ان کے شذوذ وتفردات سے آگاہ رہنا چاہئے۔یہ کتاب دکتور محمد صبحی حسن حلّاق رحمہ اللہ کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''دار ابن الجزوء'' ریاض سے طبع ہے۔

۲۲ ...... نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار

علامہ محمد بن علی بن محمد شوکانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) کی یہ کتاب امام البرکات مجد الدین عبدالسلام ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۳ھ) کی ''المنتقی من أخبار المصطفی'' کی شرح ہے، یہ کتاب احادیثِ احکام کا ایک جامع ذخیرہ ہے، مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ یہ سند ومتن پر روایت ودرایت دونوں پہلوؤں سے گفتگو کرتے ہیں، روایت کی تخریج کے بعد صحت وضعف کے لحاظ سے روایت کا درجہ بیان کرتے ہیں۔روایت کے دیگر طرق وشواہد ذکر کرتے ہیں، عموماً استیعاب کی کوشش کرتے ہیں، غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہیں، ضبطِ اسماء وکلمات ذکر کرتے ہیں، فقہاء کرام کے مذاہب، ان کے دلائل وترجیحات ذکر کرتے ہیں، ذکر مذاہب میں زیدیہ اور شیعہ فرقوں کی آراء بھی ذکر کرتے ہیں، حدیث سے مستنبط مسائل ونکات ذکر کرتے ہیں، فقہی واصولی مباحث زیر بحث لاتے ہیں، یہ حدیثی، فقہی اور اصولی مباحث کا ایک بڑا ذخیرہ ہے، مصنف نے اس میں زیادہ تر استفادہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''فتح الباری'' اور ''التلخیص الحبیر''

سے کیا ہے۔ مطالعہ کے دوران دو باتوں کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے، نمبر ایک حکم حدیث میں ان کی رائے کو مدار نہ بنایا جائے جب تک دیگر محدثین سے اس کی تائید نہ ہو۔ نمبر دو ذکر مذاہب میں ان کی ترجیحات اور تفردات کو حرفِ آخر نہ سمجھا جائے، جب تک دیگر اہل سنت والجماعت کے ائمہ سے اس کی تائید نہ ملے، مصنف چونکہ زیدی شیعہ ہیں اس لئے بہت سے مسائل میں ان کا میلان انہی کی طرف ہے، اسی طرح کا رجحان انہوں نے اپنی تفسیر ''فتح القدیر'' میں آیات کی تفسیر میں ظاہر کیا ہے۔ اس طرح کے مقامات کی نشاندہی کے لئے ''التفسیر والمفسرون'' کا مطالعہ کریں۔ ''نیل الأوطار'' شیخ عصام الدین صابطی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ۸ جلدوں میں ''دار الحدیث'' مصر سے طبع ہے۔

۲۳ ...... إحیاء السنن

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۲ھ) کے سامنے جب یہ بات آئی کہ فقہ حنفی حدیث سے مؤید نہیں ہے اور حنفیہ کے ہاں قیاس کو حدیث پر مقدم کیا جاتا ہے، تو حضرت نے اس دعوی کے ابطال کے لئے یہ کتاب لکھی، اور اس میں حنفیہ کے احادیث وآثار کے دلائل جو کتب حدیث میں منتشر تھے انہیں یکجا کیا اور نام رکھا ''إحیاء السنن'' لیکن تکمیل سے پہلے یہ مسودہ ضائع ہوگیا، پھر حضرت نے دوبارہ ان روایات کو جمع کر کے نام رکھا ''جامع الآثار'' پھر اختصار کے ساتھ روایت کا حکم، روایت سے طرزِ استدلال، اور اگر روایت بظاہر متعارض فیہا ہے تو ان میں تطبیق ذکر کی، اس کا نام ''تابع الآثار'' رکھا۔ یہ کتاب اور تعلیق مکتبہ قاسمی دیوبند سے ۱۳۱۵ھ میں طبع ہوئی۔ چونکہ یہ متن اور تعلیق نہایت مختصر ہیں ''کتاب الصلاۃ'' بھی اس میں مکمل نہیں ہے، ضرورت تھی کہ اس کام کو قدرے تفصیل کے ساتھ کیا جائے اور احادیث پر سنداً ومتناً، روایۃً ودرایۃً گفتگو کی جائے، تو حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی علمی واصلاحی مصروفیات کی وجہ سے یہ کام علامہ احمد حسن سنبھلی رحمہ اللہ کے سپرد کیا، انہوں نے احادیث وآثار کو جمع کیا اور اس کا نام سابقہ کتاب کے نام پر ''إحیاء السنن'' رکھا، اور پھر سنداً ومتناً مفصل انداز میں ان روایات کی شرح کی

اوراس کا نام ''توضیح السنن علی إحیاء السنن '' رکھا، حضرت تھانوی رحمہ اللہ اسے حرفاً حرفاً پڑھتے تھے جہاں مناسب سمجھتے اس میں تبدیلی کرتے، یہاں تک کہ ''کتاب الحج '' تک کام مکمل ہوگیا۔

۲۴ ...... إعلاء السنن

یہ محدث العصر علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۴ھ) کی تصنیف ہے، جس کا م وفکر کا آغاز حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے کیا تھا مصنف نے علی وجہ الکمال اس کی تکمیل کی۔ مصنف حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے شاگرد و بھانجے ہیں، مصنف نے نہایت استقراء وتتبع کے ساتھ کتب حدیث سے احادیثِ احکام کو جمع کیا اور ہر ہر روایت پر سنداً ومتناً سیر حاصل بحث کی، حدیث کے دیگر طرق وشواہد نقل کئے، روایت پر صحت وضعف کے لحاظ سے مفصل بحث کی، اگر روایت بالمعنی ہے تو اس کے الفاظ نقل کئے، حنفیہ کے مستدلات پر جو اشکالات تھے اس کے جوابات دیئے، حدیث کی صحت وضعف اور رُوات پر کلام ائمہ محدثین کے حوالے سے نقل کیا، مشہور اختلافی مسائل جیسے رفع یدین، قرأت خلف، آمین وغیرہ پر سیر حاصل بحث کی۔ مصنف نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ بیس سال کے عرصہ میں اس کتاب کو لکھا، یہ صرف ایک کتاب نہیں بلکہ احادیثِ احکام کا ایک انسائیکلو پیڈیا ہے، راقم کے ناقص مطالعہ کے مطابق چودہ سو سال کے عرصہ میں اس موضوع پر اس سے جامع، مفصل اور محقق کتاب نہیں لکھی گئی، یہ ان لوگوں کے لئے دندان شکن جواب ہے جو کہتے ہیں حنفیہ کے پاس احادیث وآثار نہیں ہیں، یا حنفیہ قیاس کو حدیث پر مقدم کرتے ہیں۔ مصنف نے شرح حدیث میں متقدمین متاخرین کی مباحث کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کردیا ہے، اہل علم حضرات ایک دفعہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ مصنف نے کتاب کے شروع میں دو مقدمے لکھے، ایک حدیثی اور دوسرا فقہی واصولی۔ حدیثی مقدمہ کا نام ''إنهاء السكن لمن يطالع إعلاء السنن '' رکھا، یہ مقدمہ شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''قواعد فی علوم الحدیث '' کے نام سے طبع ہوا

ہے۔ دوسرا اصولی وفقہی مقدمہ ہے، جسے علامہ حبیب احمد کیرانوی رحمہ اللہ نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے افادات اور اپنے مطالعہ کی روشنی میں تالیف کیا، اس کا نام ''فوائد فی علوم الفقہ '' ہے۔ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور آپ کے محدثین تلامذہ کے حالات بھی لکھے، جو ''أبو حنیفة و أصحابه المحدثون '' کے نام سے طبع ہیں۔ ''إعلاء السنن '' ان دونوں قیمتی مقدمات اور فہرست کے ساتھ ۲۲ جلدوں میں ''إدارة القرآن والعلوم الإسلامیة'' کراچی سے طبع ہے۔

﴿۸۷﴾ کتب إعراب الحدیث

اس سے مراد حدیث کے وہ کلمات ہیں جن کا اعراب مشکل ہے، یا اس اعراب کے پڑھنے میں چند احتمالات ہیں تو راجح کی تعیین کی گئی ہے، جس طرح قرآن کریم کے اعراب پر کتابیں لکھی گئی جیسے امام مکی بن ابی طالب رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۷ھ) کی ''مشکل إعراب القرآن '' امام ابوالبقاء عبداللہ بن حسین عکبری رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۶ھ) کی ''التبیان فی إعراب القرآن '' وغیرہ۔ حدیث کے اعراب پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتابیں تین ہیں:

۱ ......إعراب الحدیث النبوی

امام ابوالبقاء عبداللہ بن حسین العکبری رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۶ھ) درسِ حدیث کے دوران احادیث کے اعراب کا خوب اہتمام کرواتے تھے، اور طلباء حدیث کو اعراب املاء کرواتے تھے، آپ کے صحاح ستہ، مسند احمد کا درس ہوتا جہاں کوئی ایسی حدیث آتی تو آپ لکھواتے، شواہد میں قرآنی آیات ذکر کرتے، اگر ایک کلمہ میں کئی احتمالات ہوتے تو سب ذکر کرتے، البتہ عموماً ترجیح نہیں دیتے تھے، یہ کتاب استاذ عبدالالہ نبہان کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''مجمع اللغة العربیة'' دمشق سے طبع ہے۔

۲ ...... شواهد التوضیح والتصحیح لمشكلات الجامع الصحیح

امام جمال الدین محمد بن عبداللہ طائی المعروف ابن مالک رحمہ اللہ (متوفی ۶۸۲ھ)

اس کتاب میں انہوں نے ''صحیح البخاری '' کے وہ مقامات جہاں اعراب کے لحاظ سے مشکلات تھیں ان کی وضاحت کی اور استشہاد میں آیات، اشعار اور محاورات کو اختصار سے ذکر کیا۔ یہ کتاب دکتور طہ محسن کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''مکتبة ابن تیمیة '' قاہرہ سے طبع ہے۔

۳...... عقود الزَّبرجد علی مسند الإمام أحمد

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس کتاب میں امام احمد رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) کی ''مسند أحمد '' کے اعراب کے لحاظ سے مشکل مقامات کی وضاحت کی ہے۔ مصنف نے اس کتاب کا انتخاب اس لئے کیا کہ ''صحاح ستہ، موطا مالک، مسند ابی حنیفہ، مسند الشافعی'' وغیرہ پر شروح وحواشی کی صورت میں یہ خدمت کردی گئی ہے، ''مسند أحمد '' کے ضخیم ہونے کی وجہ سے اب تک اس کی یہ خدمت نہیں ہوئی تھی، اللہ تعالی نے مصنف سے یہ کام لیا۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ بہت ساری احادیث کو رواۃ نے روایت بالمعنی کے طور پر نقل کیا ہے، کسی نے اضافہ کے ساتھ مکمل روایت نقل کی، کسی نے اختصار سے کام لیا، بعض نے فصیح الفاظ کی جگہ اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ نقل کئے جو غیر فصیح تھے، اس لئے بعض روایات متعدد الفاظ کے ساتھ منقول ہیں، بعض ان میں فصاحت اور اعراب کے لحاظ سے فصیح کلمات تھے، جب کہ بعض اس کے برخلاف تھے، اس لئے ضرورت پیش آئی اس کتاب کے لکھنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بھی کلام ہے وہ فصیح ہے، جہاں وہ فصاحت کے برخلاف نظر آئے وہ رواۃ نے روایت بالمعنی کیا ہوتا ہے۔ حضور افصح العرب تھے آپ کے کلام میں خطا ناممکن ہے۔ (مقدمة المصنف: ص ۶۸) یہ کتاب مسانید کی ترتیب پر مرتب ہے، اس میں کل (۱۷۳۰) کلمات کی وضاحت کی گئی ہے، مصنف کی یہ علمی امانت ہے کہ انہوں نے ہر قول کو اس کے قائل کی طرف منسوب کیا ہے، اپنی رائے کے بجائے ائمہ لغت ونحو کے اقوال سے وضاحت کی ہے، یہ کتاب دکتور سلمان قضاۃ کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''دار الجیل '' بیروت سے طبع ہے۔

﴿۸۸﴾ کتب علوم الحدیث

فن اصول حدیث کا آغاز وارتقاء

آنحضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیثِ مبارکہ میں اپنی طرف جھوٹ منسوب کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم بتلایا ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

تو اس روایت کے پیش نظر حضرات صحابہ کرام احادیث کے بیان کرنے میں بڑی احتیاط کرتے تھے، بعض کبار صحابہ کرام سے چند ایک احادیث منقول ہیں، جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ابتدائے نبوت ہی سے اسلام قبول کر چکے تھے لیکن ان سے مروی روایات کی تعداد نہایت محدود ہے۔ صحابہ کرام نقل حدیث میں نہایت محتاط تھے، عہد صحابہ وتابعین میں جب روایت حدیث کی نشو ونما ہوئی تو اب ضرورت تھی کہ ان اصول وقواعد کو مدوّن کیا جائے جس کی روشنی میں احادیث بیان کرنے کی اجازت ہو، تو انہوں نے منہجِ قرآنی پر مبنی حسب ذیل اصول مرتب کئے:

۱......جھوٹ کو حرام قرار دینا۔

۲......فاسق کی خبر کو رد کرنا۔

۳......جھوٹی خبر کو نقل کرنے کی حرمت۔

۴......راوی کی روایت کو قبول کرنے کے لئے عدالت کی شرط۔

۵......ہر مسئلے کی حقیقت معلوم کرنا۔

صحابہ کرام کے بعد کبار تابعین نے اخذِ حدیث اور روایتِ حدیث میں نہایت محتاط انداز اختیار کیا، اصول حدیث کے قواعد اب تک باقاعدہ طور پر مدوّن نہیں ہوئے تھے، البتہ چند اہم اصولوں کی طرف امام شافعی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۴ھ) نے اپنی کتاب ''الرسالة'' میں اشارہ کیا ہے، وہ چند اصول درج ذیل ہیں:

۱......مرد وعورت دونوں کی حدیث قبول کی جائے گی۔

۲......غیر مدلس کی روایت عنعنہ کو قبول کیا جائے گا۔

۳......جن کی روایت قبول کی جائے گی ان کے اوصاف بھی بیان کئے جائیں گے۔

۴......اگر مدلس تحدیث کے صیغہ کے ساتھ روایت کرے تو اس کی یہ روایت قابل قبول ہوگی۔

۵......جو راوی روایت حدیث میں کثرت سے غلطیاں کرتا ہو اس کی خبر رد کر دی جائے گی۔

۶......راوی کی عدالت کا جاننا ضروری ہے۔

اس فن کے بعض قواعد کی طرف کتب حدیث میں محدثین نے اشارہ کیا ہے، بعض اہم اصولوں کو امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے اپنی کتاب ''صحیح البخاری'' میں تراجم ابواب کی صورت میں نقل کیا ہے:

۱ ...... **باب قول المحدث: حدثنا وأخبرنا.**

۲ ...... **باب ما يُذكر في المناولة.**

۳...... **باب متى يصح سماع الصغير.**

۴...... **باب الخروج في طلب العلم.**

۵...... **الحرص على الحديث.**

۶ ...... **باب كتابة العلم.**

''صحیح بخاری'' میں موجود پانچ اہم اصول

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں متعدد جگہوں پر اس فن سے متعلق بعض اصولوں کی طرف اشارہ کیا ہے، جیسے

اصول نمبر (۱)

وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. [1]

[1] بخاری جلد اول صفحہ ۱۶۴، مکتبہ رحمانیہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی کے آخری عمل کو لیا جائے گا۔

اصول نمبر (۲)

وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ. ❶

(ثقہ راوی) کی زیادتی قبول ہوگی۔

اصول نمبر (۳)

وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ، إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ :قَدْ صَلَّى،فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ. ❷

ترجمہ: مبہم روایت کی وضاحت مفسر روایت سے کی جائے گی جبکہ ثقہ راوی اُسے نقل کرے، جیسے حضرت فضل بن عباس نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی، حضرت بلال فرماتے ہیں کہ پڑھی ہے،اب حضرت بلال کا قول لیا جائے گا اور حضرت فضل بن عباس کے قول کو چھوڑ دیا جائے گا۔

اصول نمبر (۴)

مثبت اور منفی روایت میں مثبت روایت کو ترجیح ہوگی۔

یہ اصول امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ اسی مثال سے ماخوذ ہے:

كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ فِي الكَعْبَةِ وَقَالَ بِلَالٌ:قَدْ صَلَّى، فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ. ❸

یہاں حضرت فضل کا قول منفی ہے اور حضرت بلال کا قول مثبت ہے،تو مثبت کو منفی پر ترجیح ہوگی۔

❶ بخاری جلد اول صفحہ ۲۸۴ مکتبہ رحمانیہ ❷ بخاری جلد اول صفحہ ۲۸۴ مکتبہ رحمانیہ

❸ بخاری جلد اول صفحہ ۲۸۴ مکتبہ رحمانیہ

اصول نمبر (۵)

امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک اگر ایک روایت کی سند قوی ہے اور دوسری روایت کی سند اس درجہ قوی نہیں لیکن اس میں احتیاط زیادہ ہے تو دوسری روایت کو لیں گے۔

اس مسئلہ میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف ہے کہ ران عورت ہے یا نہیں، جمہور علماء کے ہاں عورت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی تھی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ران ستر نہیں ہے، اس روایت کی سند قوی ہے، جبکہ دوسری روایت حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے کہ ران ستر ہے، اس روایت میں احتیاط زیادہ ہے، اختلافِ علماء کی صورت میں متفق علیہ صورت پر عمل کرنا انسب و بہتر ہے۔ اگر ران کو چھپائے رکھیں تو فریقین میں سے کسی کے نزدیک گناہ نہیں اور نماز بالاتفاق درست ہوگی، لیکن اگر ران کھلی رکھیں تو جمہور کے نزدیک گناہ بھی ہوگا اور نماز بھی فاسد ہوگی:

قال أبو عبد الله: ويروى عن ابن عباس وجرهد ومحمد بن جحش عن النبي صلى الله عليه وسلم "الفخذ عورة" وقال أنس رضي الله عنه عنه: حسر النبي صلى الله عليه وسلم عن فخذه. قال أبو عبد الله وحديث أنس أسند وحديث جرهد أحوط حتى تخرج من اختلافهم. [1]

"مقدمہ مسلم" میں موجود چند اہم اصول

اسی طرح امام مسلم رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ) نے اپنی معروف کتاب "صحیح مسلم" کے مقدمہ میں چند اہم اصول بیان کیے ہیں: مثلاً:

۱...... حاملین حدیث کی طبقات میں تقسیم

۲...... "منکر" حدیث کو جاننے کا طریقہ

۳...... زیادت ثقہ

۴...... روایتِ حدیث کے آداب

۵...... دین میں سند کا مقام و حیثیت اور سند کی اہمیت سے متعلق کبار اہل علم کے زریں اقوال

---

[1] بخاری جلد اول ص ۱۱۹، ط: مکتبہ رحمانیہ

۷......جرح وغیبت کے درمیان فرق نیز جرح غیبت میں داخل نہیں

۸......حدیث معنعن پر مدلل انداز میں بحث

۹......احادیث گھڑنے کے اسباب

۱۰......روایاتِ حدیث میں افتراء کے اسباب

۱۱......جنگِ جمل اور جنگِ صفین کے بعد باطل گروہ کی طرف سے وضع حدیث

۱۲......صحابہ کرام کا نقل حدیث میں احتیاط

اس قسم کے نہایت اہم اصولوں کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنے مقدمہ میں بیان کیا ہے۔

کتب سنن میں موجود اصول وفوائد

اس کے بعد امام ابوداود رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ) نے اپنی کتاب ''**سنن أبی داود**'' میں ان اصولوں کو حسب موقع ذکر کیا، جبکہ کچھ مباحث کو اپنے اس رسالہ ''**رسالة إلی أهل مكة**'' میں ذکر کیا، یہ رسالہ حضرت شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ طبع ہے، یہ رسالہ ''**ثلاث رسائل فی مصطلح الحديث**'' میں موجود ہے، اس میں مندرجہ ذیل تین رسالے ہیں:

۱......''**رسالة للإمام أبی داود السجستانی إلی أهل مكة فی وصف سننه**'' امام ابوداود سجستانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ)

۲......''**شروط أئمة الستة**'' علامہ محمد طاہر مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ)

۳......''**شروط الأئمة الستة**'' امام ابوبکر حازمی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۴ھ)

ان تینوں رسالوں کو حضرت شیخ نے اپنی مفید تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''**المطبوعات الإسلامية**'' حلب سے شائع کیا ہے۔ اس کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ) نے ''**العلل الصغير**'' کے نام سے سنن ترمذی کے لئے ایک مقدمہ لکھا، جس میں جرح وتعدیل، سند کی اہمیت، ضعیف اور وضاع راویوں کا تذکرہ، روایت بالمعنی، کبار محدثین کے مراتب، اخذِ حدیث اور اداءِ حدیث کی شکلیں، حدیثِ مرسل کا حکم، مشہور ائمہ جرح وتعدیل

کا تذکرہ، مختلف فیہ رواۃ کا ذکر، چند مشہور رواۃ کا تذکرہ اور امام ترمذی کی اصطلاحات کی وضاحت ہے۔ یہ مباحث درحقیقت سنن ترمذی کے لئے بطورِ مقدمہ کے ہیں۔ مدارس عربیہ میں اس بات کی ضرورت ہے کہ اس مقدمہ کو سنن ترمذی سے پہلے پڑھایا جائے، اس مقدمہ کی اچھی شرح ''شرح علل الترمذی لابن رجب'' (متوفی ۷۹۵ھ) کی ہے اور اردو زبان میں اس مقدمہ کی نہایت عمدہ تشریح وتوضیح اور حسن ترتیب کے ساتھ مباحث کا ذکر شیخ الحدیث حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری مدظلہ نے ''تحفۃ الألمعی'' کے شروع میں کیا ہے، حضرت کے افادات پر مشتمل یہ شرح آٹھ جلدوں میں طبع ہے۔ امام ترمذی کا یہ مقدمہ مولانا سید سلمان حسینی ندوی کی تعلیقات کے ساتھ ''مقدمة سنن الترمذی'' کے نام سے طبع ہے، پھر حضرت مولانا عبدالماجد غوری نے ازسرِ نو تحقیق اور مفید تعلیقات کے ساتھ اسے ''المدخل إلی دراسة جامع الترمذی'' کے نام سے ''دار ابن کثیر'' دمشق سے طبع کروایا ہے۔

چوتھی صدی ہجری میں باقاعدہ اس علم کے اصول اور قواعد کی تدوین کی طرف محدثین کرام نے اپنی توجہ مبذول کی، اس صدی میں مصطلحات حدیث پر کئی اہل علم کی مفید تالیفات لکھی گئیں، جن میں قابلِ ذکر تالیفات مندرجہ ذیل ہیں:

۱ ...... المحدث الفاصل بین الراوی والواعی

امام ابومحمد الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامہرمزی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۰ھ) نے اس کتاب میں راوی اور محدث کے آداب، تحملِ حدیث اور صیغِ اداء کے طریقے بیان کئے ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:

أول من صنف فی ذلک القاضی أبو محمد الرامهرمزی فی کتابه ''المحدث الفاصل'' لکنه لم یستوعب. ❶

ترجمہ: سب سے پہلے جس نے اس فن پر کتاب تصنیف کی وہ قاضی ابومحمد رامہرمزی ہیں، جن کی کتاب کا نام ''المحدث الفاصل'' ہے، لیکن انہوں نے اس فن کا استیعاب نہیں کیا۔

❶ شرح نخبة الفکر: ص ۱۴

اس کتاب کی کبار محدثین نے تعریف کی ہے، اس میں علم حدیث اور راویوں کا مقام، طلب حدیث میں نیت، اوصاف طالبِ حدیث، عالی اور نازل، طلب حدیث میں سفر، ایسے لوگ جو اپنے اجداد کے ساتھ منسوب ہیں یا جن کے نام متفق ہیں یا جو کنیتوں سے معروف ہوگئے ہیں، ان کے کارناموں کو اچھی طرح ضبط کیا گیا ہے، پھر سماع حدیث کی تفصیل ہے۔ یہ اس فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے اور جو فن پر پہلی مرتبہ کتاب لکھی جائے اس میں موضوع کا مکمل احاطہ اور استیعاب نہیں ہو پاتا، اس کتاب میں سماعت ودرایت کے اہم اصول وآداب بیان کئے گئے ہیں لیکن جامعیت واستیعاب نہیں، اس کے باوجود متقدمین کے ہاں اس کتاب کو ایک مستقل بنیادی حیثیت حاصل ہے، بعد میں آنے والے علماء نے اس منہج پر اپنی کتابیں مدوّن کی ہیں، یہ کتاب ڈاکٹر محمد عجاج خطیب کی تحقیق کے ساتھ ''دار الفکر'' دمشق سے ۱۳۹۱ھ میں ۶۸۶ صفحات پر طبع ہوئی ہے۔

۲ ...... معرفة علم الحديث

امام ابو عبد اللہ حاکم نیساپوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) نے اس کتاب میں باون (۵۲) انواع ذکر کی ہیں، ''النوع الأول، النوع الثاني'' کے عنوان قائم کر کے اس کے تحت علوم حدیث کی مباحث کو عمدہ اسلوب کے ساتھ جمع کیا ہے، اس میں گیارہویں نوع حدیثِ معنعن کے بارے میں ہے، اکیسویں نوع ناسخ ومنسوخ کی پہچان پر ہے، چھبیسویں نوع تدلیس کے بارے میں ہے، بتیسویں نوع مذاہب المحدثین کے متعلق ہے، انتالیسویں نوع انساب پر ہے، پینتالیسویں نوع القاب پر مشتمل ہے، نوع نمبر ۴۹ ''معرفة الأئمة الثقات المشهورين'' سے متعلق ہے۔ اس کتاب پر محقق کی تعلیقات نہایت گراں قدر ہے، جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ مصطلح حدیث پر منظم طریقہ سے لکھی جانے والی کتابوں میں اس کا شمار ہوتا ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کے متعلق لکھتے ہیں:

والحاكم أبو عبد الله النيسابوري لكنه لم يهذّب ولم يرتب. [1]

---

[1] شرح نخبة الفكر: ص ۱۴

ترجمہ: امام ابوعبداللہ حاکم نیساپوری نے (بھی کتاب تصنیف کی) لیکن انہوں نے اِسے مہذب ومنقح نہیں کیا اور نہ مرتب کیا۔

یہ کتاب سید معظم حسین کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''**دائرة المعارف العثمانية**'' حیدرآباد دکن سے ۱۳۵۴ھ میں ۲۶۶ صفحات پر طبع ہوئی ہے۔

۳...... المدخل إلى معرفة الصحيح والسقيم من الأخبار

یہ امام ابوعبداللہ حاکم نیساپوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) کا ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں انہوں نے اس فن سے متعلق چند مفید مباحث کا تذکرہ کیا ہے، یہ کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے، بلکہ درحقیقت یہ امام حاکم رحمہ اللہ کی مشہور تصنیف ''**الاکلیل فی الحدیث**'' کا مقدمہ ہے، جو اس کتاب کی تصنیف کے بعد لکھا گیا ''**الاکلیل**'' ایک جامع کتاب ہے، جس میں ہر قسم کی احادیث موجود ہیں، یہ رسالہ امیر مظفر کی فرمائش پر لکھا گیا، اس میں حدیث صحیح کی دس قسمیں لکھی ہیں، پانچ متفق علیہ اور پانچ مختلف فیہ، پھر مجروحین کے بھی دس طبقات قائم کئے ہیں، اور اس پر ایسی مفید معلومات نقل کی ہیں جو دیگر اصولِ حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتیں۔ محقق العصر علامہ عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) نے اس رسالے پر ایک مقالہ لکھا ہے، جو اردو زبان میں ''المدخل فی اصول الحدیث کا تفصیلی ناقدانہ جائزہ'' کے نام سے طبع ہے۔ اب یہ مقالہ ''اصولِ حدیث کے بعض اہم مباحث'' نامی کتاب میں موجود ہے، جو ''رحیم اکیڈمی'' سے طبع ہے۔ حضرت مولانا محمد طارق اٹکی صاحب نے حضرت کے اس مقالہ کو اردو سے عربی زبان میں نقل کیا ہے اور مزید چند مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔

۴...... المستخرج على معرفة علوم الحديث

امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) نے امام حاکم رحمہ اللہ کی کتاب ''**معرفة علوم الحديث**'' پر بعض استدراکات کئے ہیں اور جو مباحث ان سے

چھوٹ گئی تھیں ان کا اضافہ کیا اور بعض تسامحات کی نشاندہی بھی کی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:

وتلاه أبو نعيم الأصبهاني فعمل على كتابه "مستخرجا" وأبقى أشياء للمتعقب. ❶

ترجمہ: (امام حاکم) کے بعد امام ابونعیم اصبہانی آئے، اور انہوں نے اس کتاب پر استخراج کا کام کیا اور کچھ چیزیں بعد میں آنے والوں کے لئے چھوڑ دیں۔

لیکن یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی، اس کتاب کا ایک مخطوطہ "مکتبہ بریلی" میں ہے۔

۵...... الكفاية في علم الرواية

امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت المعروف خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے اس فن پر دو نہایت مفید کتابیں تالیف کیں، یہ کتاب مصطلح حدیث کے مسائل سے بھرپور اور روایت کے قواعد کے بیان سے بھری ہے، اس کتاب کا شمار اس فن کے اہم ترین مصادر میں ہوتا ہے۔ مصنف نے اس میں تمام مفید مباحث کو حسن ترتیب کے ساتھ ابواب کی صورت میں مرتب کیا ہے، اور بعض اہم باتوں کو سند کے ساتھ نقل کیا ہے، اس فن کی بنیادی مباحث کے لحاظ سے یہ کتاب نہایت جامع ہے، یہ شیخ محمد عبدالرحمٰن معلّمی کی تحقیق کے ساتھ "دائرة المعارف" حیدرآباد سے شائع ہوئی ہے۔

۶...... الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع

اس کتاب میں خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے محدث اور طالب کے آداب ذکر کئے ہیں، روایت حدیث کے دوران کن باتوں کی رعایت رکھنی چاہئے، حدیث لکھنے اور سننے کے آداب، کتابت حدیث اور تحریر حدیث کے آداب، حدیث کو آگے نقل کرنے کے آداب، اس قسم کے دیگر مفید آداب پر یہ کتاب مشتمل ہے، یہ کتاب شیخ محمود طحان کی تحقیق

❶ شرح نخبة الفكر: ص ۱۴

سے دوجلدوں میں ''مکتبة المعارف '' سے شائع ہوئی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ان دونوں کتابوں کے متعلق فرماتے ہیں:

ثم جاء بعدهم الخطيب أبو بكر البغدادى، فصنّف فى قوانين الرواية كتابا سماه ''الكفاية'' وفى آدابها سماه ''الجامع'' وقل فن من فنون الحديث إلا وقد صنف فيه كتابا مفردا. ❶

ترجمہ: ان کے بعد خطیب ابو بکر بغدادی آئے اور انہوں نے قوانینِ روایت کو ''الکفایة'' میں اور آدابِ روایت کو ''الجامع'' میں جمع کیا۔ انواعِ حدیث پر کوئی شاذ ونادر ایسا موضوع ہوگا جس پر انہوں نے مستقلاً کوئی کتاب نہ لکھی ہو۔

۷...... الإلماع إلى معرفة أصول الرواية وتقييد السماع

قاضی عیاض بن موسیٰ یحصبی مغربی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۴ھ) ایک مشہور ومعروف مستند فقیہ ومحدث ہیں، آپ کی تصنیفات میں معروف ''الشفاء'' اور ''ترتیب المدارک'' ہیں۔ ''الإلماع'' روایت وسماعت اور اس کے اصول وقواعد پر مبنی ہے، نظم وترتیب کے اعتبار سے یہ کتاب اس فن کی نہایت مفید کتابوں میں سے ہے، یہ کتاب ''مجلس تعارف اسلامی'' سے ۲۰۰ صفحات پر شائع ہوئی ہے۔

هو كتاب نفيس للغاية، فريد فى بابه، بديع فى أسلوبه لم يسبق إلى مثله يحتوى على آداب السامع والمحدث وكيفية الإجازة وكيفية ضبط الكتابة ومباحث مهمة من مباحث علوم الحديث.

اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت نہایت مفید مضامین کا تذکرہ ہے:

باب فى شرف علم الحديث وشرف أهله.

باب فى آداب سماع الطالب.

متى يصح سماع الصغير.

❶ شرح نخبة الفكر: ص ۱۴

القراء ة علی الشیخ.

المناولة.

الإجازة لکتب المعینة.

یہ کتاب ترتیب اور اسلوب کے اعتبار سے نہایت مفید ہے، ہر اہم بات کو عنوان کے تحت سہل انداز میں تحریر کیا گیا ہے، شیخ سید احمد صقر کی تحقیق کے ساتھ ''دار التراث'' قاہرہ سے طبع ہے۔

۸...... ما لا یسع المحدث جهله

امام ابو حفص عمر بن عبد المجید المیانجی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۰ھ) کا یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو سات صفحات پر مشتمل ہے، جس میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ حدیث کی چند مصطلحات کی تعریف کی گئی ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس رسالہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

وأبو حفص المَیَّانجی جزء ا سماه ''ما لا یسع المحدث جهله''. ❶

ترجمہ: ابو حفص میانجی نے ایک رسالہ لکھا ہے، جس کا نام ''ما لا یسع المحدث جهله'' ہے۔

اس رسالہ کی ابتداء میں علم کی فضیلت سے متعلق احادیث ہیں اور پھر ''حدثنا'' اور ''أخبرنا'' میں فرق ہے، اجازہ اور مناولہ کے متعلق مختصر بحث ہے، پھر ایک باب ''باب فی اللحن'' ہے، جس میں حدیث ''نضّر الله امرأ'' کو تحریر کیا ہے، پھر ''باب من یروی عنه و من لا یروی عنه'' ہے۔ یہ رسالہ مشہور محقق عالم شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تعلیق وتخریج کے ساتھ ''مطبوعات الإسلامیة'' حلب سے طبع ہے۔ شیخ عبد الفتاح رحمہ اللہ نے ''خمس رسائل فی علوم الحدیث'' کے نام سے ایک کتاب تالیف کی ہے، جس میں مندرجہ ذیل پانچ رسائل کو عمدہ تعلیقات کے ساتھ جمع کیا ہے:

---

❶ شرح نخبة الفکر: ص ۱۵

۱......''مقدمة التمهيد لابن عبد البر (المتوفى ٤٦٣هـ)'' پھر اس کے ضمن میں علامہ عبداللہ بن محمد صدیق الغماری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۳ھ) کا رسالہ ''تمهيد الباحث المستفيد إلى أخطاء الأجزاء الثلاثة الأول من التمهيد'' بھی لگایا ہے۔

(علامہ غماری نے اس رسالے میں ''التمهيد'' کی ابتدائی تین جلدوں میں مذکور تسامحات کی نشاندہی کی ہے)

۲......رسالة في وصل البلاغات الأربعة في الموطأ لابن صلاح (المتوفى ٦٤٣هـ)

۳......ما لا يسع المحدث جهله للميانجي (المتوفى ٥٨٠هـ)

۴......التسوية بين حدثنا وأخبرنا للطحاوي (المتوفى ٣٢١هـ)

۵......رسالة في جواز حذف قال عند قولهم حدثنا لأبي محمد بن أحمد الفاسي (المتوفى ١٢١٣هـ)

۹ ...... معرفة أنواع علوم الحديث المعروف مقدمة ابن صلاح

ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن المعروف علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۳ھ) کی یہ کتاب اس فن کی سب سے اہم اور مفید کتاب ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ مدرسہ اشرفیہ میں منصب تدریس پر فائز کئے گئے، تو انہوں نے معروف کتاب ''مقدمہ ابن صلاح'' تالیف کر کے اس میں فنونِ حدیث کی اچھی تنقیح کی ہے، لیکن چونکہ یہ کتاب حسب ضرورت وقتاً فوقتاً لکھی گئی اس لئے اس کی ترتیب مناسب نہ ہوسکی، تاہم ابن صلاح نے چونکہ خطیب وغیرہ کی تصانیف میں جو متفرق مضامین تھے ان کو جمع کر کے اس کتاب میں اضافہ کیا اس لئے یہ کتاب ''جامع المتفرقات'' سمجھی جاتی ہے، اور اس کے ساتھ دیگر مفید اہم فوائد اور نکات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ان تمام مباحث کو یکجا کر دیا ہے جو دیگر کتابوں میں متفرق تھیں، اسی وجہ سے بعد میں آنے والے علماء نے اس کتاب کی خدمت کی ہے، بعض نے اس کے اختصار لکھے، بعض

نے اس کو نظم میں لکھا، بعض نے اس پر استدراکات کیے، بعض نے اس میں اضافات کیے، بعض نے اس پر اعتراضات، تو دیگر بعض نے جوابات دیئے:

اختصرت ليتيسر فهمها إلى أن جاء الحافظ الفقيه تقي الدين أبو عمرو عثمان بن الصلاح عبد الرحمن الشهر زوری نزيل دمشق فجمع لما ولی تدريس الحديث بالمدرسة الأشرفية، كتابه المشهور فهذّب فنونه وأملاه شيئا بعد شئ فلهذا لم يحصل ترتيبه على الوضع المناسب واعتنى بتصانيف الخطيب المتفرقة فجمع شتات مقاصدها، وضم إليها من غيرها نخب فنوائدها فاجتمع فی كتاب ما تفرق فی غيره، فلهذا عكف الناس عليه وساروا بسيره فلا يُحصى كم ناظم له ومختصر ومستدرک عليه ومقتصر ومعارض له ومنتصر. ❶

علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ نے اس کتاب میں (۶۵) انواع ذکر کیں، ان میں سے چند معروف درج ذیل ہیں:

صحيح، حسن، ضعيف، مسند، معزل، مرفوع، موقوف، مقطوع، معنعن، معلق، تدليس، شاذ، منكر، الشواهد، زيادة الثقات، معلل، مضطرب، مدرج، موضوع، مقلوب، أنواع الاجازات، كتابة الحديث، كيفية رواية الحديث، معرفة آداب المحدث، العالی، النازل، مشهور، غريب، مسلسل، الناسخ والمنسوخ، المصحف، مختلف الحديث، معرفة الصحابة، معرفة الأسماء والكنى، ألقابات المحدثين، المؤتلف والمختلف، المبهمات، معرفة الثقات، الضعفاء، معرفة أوطان الرواة وغيرها.

یہ کتاب اب تک لکھی گئی کتابوں میں سب سے جامع تھی کہ اس میں اصولِ حدیث کی (۶۵) انواع یکجا ہوگئیں، اس لئے بعد میں آنے والے اہل علم حضرات میں سے کسی نے

❶ شرح نخبة الفكر: ص ۱۵، ۱۶

اس کتاب کا اختصار کیا، کسی نے اس کو نظم کی صورت میں لکھا، بعض نے اضافات کیے، بعض نے استدراکات کیے، بعض نے اس کو سامنے رکھ کر اپنے انداز میں جامع کتاب تالیف کی اور بعض نے اسی پر حواشی لکھے، یعنی ساتویں صدی سے لے کر نویں صدی تک ان دو صدیوں میں اس کتاب کی خوب خدمت کی گئی، اس کے بعد جب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''نخبة الفکر'' تصنیف کی تو پھر اس پر شروح وحواشی اور تعلیقات لکھنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ''مقدمہ ابن صلاح'' کا سب سے محقق نسخہ وہ ہے جو دکتور نور الدین عتر کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''المکتبة العلمية'' مدینہ منورہ سے ۱۳۸۶ھ میں ۴۳۳ صفحات پر طبع ہوا ہے۔

''مقدمہ ابن صلاح'' پر لکھی گئی شروحات

(۱) ''الجواهر الصحاح فی شرح علوم الحديث لابن الصلاح'' شیخ الاسلام عز الدین ابو عمر عبد العزیز بن محمد بن جماعة (متوفی ۷۶۷ھ)

(۲) ''الشذ الفيّاح من علوم ابن الصلاح'' امام برہان الدین ابو اسحاق اَبناسی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۲ھ)

(۳) ''محاسن الاصطلاح وتضمين كتاب ابن الصلاح'' شیخ الاسلام سراج الدین ابو حفص عمر بن رسلان بلقینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۵ھ)

''مقدمہ ابن صلاح'' پر لکھے گئے نکات

(۱) ''النُّكت على كتاب ابن الصلاح'' علامہ بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ)

(۲) ''اصلاح ابن الصلاح'' علامہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ)

(۳) ''التقييد والإيضاح لما أُطلق وأُغلق من كتاب ابن الصلاح'' حافظ زین الدین عبد الرحیم بن حسین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ)

(۴) ''النكت على كتاب ابن الصلاح'' حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ)

’’مقدمہ ابن صلاح کے اختصارات

(۱)’’إرشاد طلاب الحقائق إلى معرفة سنن خير الخلائق ‘‘امام ابوزکریا یحیي بن شرف الدین نووی رحمہ اللہ (متوفی ٦٧٦ ھ) مصنف نے اس کتاب کا اختصار ’’التقريب و التيسير لمعرفة سنن البشير النذير‘‘ کے نام سے کیا۔

(۲)’’المنهل الرّوى فى علوم الحديث النبوى ‘‘قاضی القضاۃ بدرالدین محمد بن ابراہیم بن سعداللہ بن جماعۃ حموی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۳ ھ)

(۳)’’الخلاصة فى معرفة الحديث ‘‘امام شرف الدین حسین بن محمد بن عبد اللہ طیبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ ھ)

(۴)’’المنتخب فى علوم الحديث ‘‘امام ابوالحسن علی بن عثمان بن ابراہیم ماردینی تُرکمانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۰ ھ)

(۵)’’اختصار علوم الحديث‘‘ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ ھ)

(٦)’’المقنع فى علوم الحديث‘‘علامہ ابن الملقّن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ ھ)

’’مقدمہ ابن صلاح‘‘ کے منظومات

(۱)’’محاسن الاصطلاح وتضمين كتاب ابن الصلاح (للإمام البلقينى) ‘‘ امام زین الدین طاہر بن حسن بن عمر بن حسن حلبی المعروف ابن حبیب رحمہ اللہ

(۲)’’أقصى الأمل و السُّول فى علوم أحاديث الرسول ‘‘امام شہاب الدین خلیل بن سعادت خوبی دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ٦۹۳ ھ) یہ منظومہ ’’منظومة ابن خليل‘‘ کے نام سے بھی معروف ہے۔

(۳)’’نظم الدرر فى علم الأثر‘‘

حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰٦ ھ) کا یہ منظوم کلام ’’ألفية العراقى‘‘ کے نام سے مشہور ہے۔ مصنف نے خود اس کتاب کی شرح لکھی جو اس وقت ’’شرح التبصرة و التذكرة ألفية العراقى‘‘ کے نام سے طبع ہے۔ اس ’’ألفية‘‘

کی مفصل شرح علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے ''فتح المغیث بشرح ألفية الحديث'' کے نام سے لکھی۔ علامہ عراقی رحمہ اللہ کی ''الفیة'' کی ایک شرح شیخ زکریا انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۶ھ) نے ''فتح الباقی بشرح الفية العراقی'' کے نام سے لکھی ہے۔

۱۰ ...... إرشاد طلاب الحقائق إلى معرفة سنن خير الخلائق

امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ٦٧٦ھ) کی مشہور تصنیفات درج ذیل ہیں:

شرح صحيح مسلم، المجموع شرح المهذب، روضة الطالبين، تهذيب الأسماء واللغات، رياض الصالحين، الأربعين، الأذكار.

یہ ''مقدمہ ابن صلاح'' کا اختصار ہے، مصنف مقدمہ میں لکھتے ہیں:

قصدت اختصار هذا الكتاب ورجوت أن يكون هذا المختصر إحياء لذكره وطريقا إلى حفظه وزيارة الانتفاء به ونشره وبالغ إن شاء الله تعالى فی إيضاحه بأسهل العبارات.

یہ کتاب درحقیقت نہایت مختصر ہے، مگر طویل حواشی اور تعلیقات کی وجہ سے اس کی ضخامت بڑھ گئی ہے، ورنہ فی نفسہ یہ تقریباً (۱۵۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ علامہ ابن صلاح کے مقدمہ سے انواع ذکر کرتے ہیں اور وضاحت کر کے اپنا کلام بھی ذکر کرتے ہیں، مبتدی طلبہ کے لئے یہ نہایت مفید کتاب ہے، اسی لئے عرب کے کئی دینی مدارس میں یہ کتاب نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو دکتور نور الدین عتر کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''دار البشائر الإسلامية'' بیروت سے ۱۴۱۱ھ میں طبع ہے۔

۱۱ ...... التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير

امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ٦٧٦ھ) کی یہ کتاب مصنف کی پہلی کتاب یعنی ''إرشاد طلاب الحقائق'' کی تلخیص ہے، اس میں انہوں نے نہایت اختصار سے اصولِ حدیث کی (٦٥) انواع ذکر کی ہیں، امام نووی رحمہ اللہ نے خود مقدمہ میں بھی ذکر کیا ہے کہ میری

یہ کتاب پہلی والی کتاب کی تلخیص ہے، اور وہ کتاب ''مقدمہ ابن صلاح'' کی تلخیص ہے:

وهـذا كتاب اختصرته من كتاب "الإرشاد" الذى اختصرته من علوم الحديث للشيخ الإمام الحافظ المتقن أبى عمرو عثمان بن عبد الرحمن المعروف بابن صلاح، أبالغ فيه فى الاختصار إن شاء الله تعالى من غير إخلال بالمقصود.

یہ کتاب ''**المنهل الروى من تقريب النووى**'' کے نام سے بھی طبع ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ''**تدريب الراوى شرح تقريب النووى**'' کے نام سے مفصل انداز میں اس کتاب کی شرح لکھی ہے۔

۱۲...... أقصى الأمل والسُّول فى علوم أحاديث الرسول

امام شہاب الدین احمد بن خلیل خوئی دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۳ھ) نے اس کتاب میں ''مقدمہ ابن صلاح'' کو اشعار کی صورت میں ذکر کیا ہے، (۱۶۰۰) اشعار میں ''مقدمہ ابن صلاح'' کو منظوم کیا گیا ہے، یہ کتاب ''منظومہ ابن خلیل'' کے نام سے بھی معروف ہے، صاحب کتاب علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔

۱۳...... القصيدة الغرامية

امام شہاب الدین احمد بن فرح اندلسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۹ھ) نے یہ ایک قصیدہ لکھا ہے، جس میں علوم حدیث کی تمام قسموں کو بیان کیا ہے، اہلِ علم کے ہاں یہ قصیدہ معروف ہے۔

۱۴...... الاقتراح فى بيان الاصطلاح

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ) کی یہ کتاب بڑی اہمیت کی حامل ہے، جیسا کہ اس کی واضح اور مختصر عبارات سے نمایاں ہے، کتاب میں مصطلحات حدیث کی عمدہ انداز میں تلخیص کی گئی ہے، اس فن کے علماء نے اس کتاب پر بہت اعتماد کیا ہے، موصوف نے اس کتاب کو نو ابواب پر تقسیم کیا ہے، وہ نو ابواب درج ذیل ہیں:

الباب الأول: فی ألفاظ متداولة تتعلق بهذه الصناعة.

الباب الثانی: فی کیفیة السماع والتحمل وضبط الروایة وآدابها.

الباب الثالث: فی آداب المحدث.

الباب الرابع: فی آداب کتابة الحدیث.

الباب الخامس: فی معرفة العالی والنازل.

الباب السادس: فی معرفة بقایا من الاصطلاح سوی ما تقدم فی الباب الأول.

الباب السابع: فی معرفة الثقات.

الباب الثامن: فی معرفة الضعفاء.

الباب التاسع: فی ذکر الأسماء.

مصنف نے اس کتاب میں علومِ حدیث سے متعلق اپنی آراء بھی ذکر کی ہیں، جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مصنف محض ایک ناقل ہی نہیں بلکہ ہر اہم مسئلے میں ان کی اپنی ذاتی رائے بھی ہے۔ موصوف کی علمی تبحر کا اندازہ ان کی کتاب ''إحکام الأحکام'' ''الإلمام بأحادیث الأحکام'' اور ''شرح الأربعین النوویة'' سے ہوتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب ان کا اور علامہ عز الدین عبدالعزیز بن عبدالسلام رحمہ اللہ (متوفی ٦٦٠ھ) صاحب ''قواعد الأحکام فی مصالح الأنام'' کا تذکرہ نہایت عقیدت ومحبت سے کیا کرتے تھے، دونوں کو ''شیخ الاسلام'' کے لقب سے یاد کرتے۔ علامہ ابن دقیق العید کی یہ کتاب شیخ عامر حسن صبری کی عمدہ تحقیق وتعلیق کے ساتھ ''دار البشائر الإسلامیة'' بیروت سے ۱۴۱۷ھ میں ۵۱۲ صفحات پر طبع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر کئی ایک اہل علم نے اس کو نظم کی صورت میں بھی لکھا اور بعض نے اس کی تشریح بھی لکھی، علامہ زین الدین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ٨٠٦ھ) نے (۴۲۷) اشعار کی صورت میں اس کتاب کو نظم کی صورت میں ترتیب دیا، اس کے بعد آپ کے فرزند امام ابوزرعہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ٨٢٦ھ) نے

اس کے بعض متفرق مقامات کی شرح لکھی، پھر علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے اس کی مفصل شرح ''الإیضاح فی شرح نظم العراقی للاقتراح'' کے نام سے لکھی۔ ❶

۱۵ ...... المنهل الرَّوِی فی علوم الحدیث النبوی

علامہ ابن جماعہ حموی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۳ھ) نے اس میں ''مقدمہ ابن صلاح'' کی نہایت مفید انداز میں حسن ترتیب کے ساتھ تلخیص کی گئی ہے، بعد میں مصنف کے پوتے علامہ عز الدین محمد بن ابوبکر بن جماعہ رحمہ اللہ (متوفی ۸۱۹ھ) نے ''المنهج السوی فی شرح المنهل الروی'' کے نام سے اس کی شرح لکھی، ''المنهل الروی'' استاذ محی الدین عبد الرحمٰن رمضان کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ۱۸۳ صفحات پر ''دار الفکر'' دمشق سے طبع ہے۔

۱۶ ...... الخلاصة فی معرفة الحدیث

امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ)

(مصنف کی مطبوعہ تصانیف تین ہیں، (۱) ''الکاشف عن حقائق السنن'' یہ مشکوۃ کی شرح ہے، جو ''شرح الطیبی'' کے نام سے معروف ہے۔ (۲) ''فتوح الغیب فی الکشف عن قناع الریب'' یہ تفسیر کشاف پر حاشیہ ہے، جو ''حاشیة الطیبی علی الکشاف'' کے نام سے معروف ہے۔ (۳) ''الخلاصة فی معرفة الحدیث'' یہ اصولِ حدیث پر ہے)

مصنف نے ''الخلاصة'' میں ''مقدمہ ابن صلاح'' کا اختصار کیا ہے، اس میں انہوں نے اصول حدیث کی اہم انواع کی تعریف اور مختصر وضاحت لکھی ہے، اس میں تفصیلی مباحث نہیں ہیں، اختصار کے باوجود یہ اس فن کی مفید کتاب ہے، اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے، جس میں بہت سی مفید باتوں کا تذکرہ ہے، اس کے بعد چار ابواب ہیں اور آخر

---

❶ الضوء اللامع: ج۸ ص ۱۶

میں ایک خاتمہ ہے۔ مقدمہ میں علم حدیث کی فضیلت، اصطلاحاتِ حدیث، متن، سند، متواتر اور آحاد وغیرہ کو زیر بحث لایا ہے، باب اول میں حدیث صحیح کی تعریف اور اس کے اوصاف کو بیان کیا، دوسرا باب اوصافِ رواۃ پر ہے، تیسرا باب تحملِ حدیث، طرق، نقل اور ضبط سے متعلق ہے، چوتھا باب اسماء رجال اور طبقات علماء سے متعلق ہے، خاتمہ میں آداب شیخ اور طالب کا تذکرہ ہے۔ یہ کتاب دکتور صبحی بدری السامری کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''**دیوان الأوقاف بغداد**'' سے ۱۳۹۱ھ میں ۸۷ صفحات پر طبع ہوئی ہے۔

۱۷ ...... الموقظة فی علم مصطلح الحدیث

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی یہ کتاب نہایت مختصر ہے، یہ درحقیقت اختصار ہے علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ (متوفی ۷۰۲ھ) کی ''**الاقتراح فی بیان الاصطلاح**'' کا۔ اس میں اصولِ حدیث کی مکمل (۶۵) انواع نہیں ہیں، بلکہ صرف (۲۴) انواع ہیں، اس میں اصطلاحات کی تعریفات مختصر اور جامع الفاظ میں ہیں، تعریفات کے حفظ کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے، جیسے درس نظامی کے نصاب میں ''خیر الاصول'' شامل ہے، حواشی، تعلیقات، اضافات اور تحقیقات کی وجہ سے اس کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی۔ یہ کتاب عالم عرب کے مشہور محقق عالم شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی نہایت مفید تعلیق وتحقیق اور تقدیم کے ساتھ ''**مطبوعات الإسلامیة**'' حلب سے طبع ہے۔

۱۸ ...... المنتخب فی علوم الحدیث

علامہ علاء الدین علی بن عثمان المعروف علامہ ترکمانی رحمہ اللہ (متوفی ۷۵۰ھ) مشہور حنفی عالم ہیں، انہوں نے ''**السنن الکبری للبیهقی**'' پر ''**الجوهر النقی**'' کے نام سے نہایت مفید حواشی اور تعلیقات لکھی ہیں۔ مصنف کی یہ کتاب ''مقدمہ ابن صلاح'' کا اختصار ہے، البتہ انہوں نے اختصار کے ساتھ علوم حدیث کی بعض اہم مباحث بھی ذکر کی

ہیں، اور جا بجا وہ مفید اضافات بھی کئے ہیں جو اس فن کے بیشتر علماء سے چھوٹ گئے تھے اور ''مقدمہ ابن صلاح'' پر استدراکات بھی کئے ہیں، بعض مواقع پر تسامح اور اغلاط کی نشاندہی بھی کی ہے۔ علامہ ابن فہد رحمہ اللہ ''لحظ الألحاظ'' میں مصنف کے ترجمہ میں اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

اختصر فيه كتاب ابن صلاح اختصاراً حسناً مستوفي.

۱۹...... إصلاح كتاب ابن الصلاح

علامہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) مشہور حنفی عالم ہیں، (آپ کی تصنیفات میں معروف ''**إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال، شرح سنن ابن ماجه، الخصائص النبوية، الدرر المنظوم من كلام المصطفى المعصوم، الإشارة إلى سيرة المصطفى وتاريخ من بعده من الخلفاء**'' ہیں،) اس کتاب کے شروع میں محقق نے ایک مفید مقدمہ لکھا ہے، جس میں مصنف کے حالات اور تصنیفات کا ذکر کیا ہے۔ علامہ مغلطائی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ''مقدمہ ابن صلاح'' کے قابلِ اصلاح ایک ایک جملہ ذکر کر کے اس پر استدراکات، تعقبات اور اشکالات کئے ہیں، اس کتاب میں اس طرح کے کل (۲۰۴) جملے ہیں، جن پر مصنف نے تعقبات کئے ہیں اور ہر موقع پر ان کی گرفت عموماً نہایت مضبوط ہے، مختصر اور جامع انداز میں یہ تعقبات ذکر کرتے ہیں، اس میں جا بجا ان مفید مباحث کا تذکرہ ہے جو عموماً دیگر اصول حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتیں، مصنف کا اس کتاب میں انداز محققانہ ہے، ہر ہر جملہ پر بڑے جامع انداز میں انہوں نے تبصرہ کیا ہے، اس سے جہاں مصنف کی وسعت علمی معلوم ہوتی ہے، وہیں اس فن میں اِن کے تبحر کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ ''مقدمہ ابن صلاح'' کی اصلاح پر باضابطہ سب سے پہلی علمی گرفت یہی ہے، بعد میں آنے والے اکابر محدثین انہی کے خوشہ چین ہیں، جیسے علامہ عراقی، علامہ بُلقینی، علامہ زرکشی، حافظ ابن حجر رحمہم اللہ وغیرہ۔ علامہ مغلطائی رحمہ اللہ ناقدانہ مزاج کے محقق عالم تھے، انہوں نے امام مزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) کی

''تهـذيب الكمال'' کے اوہام کو''جـمع أوهام التهذيب'' کے نام سے جمع کیا۔ انہی کی ''إكمال تهذيب الكمال'' حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''تهذيب التهذيب'' کا ایک بنیادی ماخذ ہے۔ عموماً حافظ اس میں ''قـلت'' سے جو فائدہ ذکر کرتے ہیں وہ اسی سے ماخوذ ہوتا ہے، لیکن اب تک اس کتاب کے شایان شان خدمت نہیں ہوئی ہے، جس طرح دیگر اصول حدیث کی کتابوں کی ہوئی ہے، ایک محقق عالم کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ہی مفید ہے۔ یہ کتاب امام ابوعبداللہ محی الدین بن جمال البکاری کی تحقیق کے ساتھ ''المكتبة الإســـلامية'' سے ایک جلد میں شائع ہوئی ہے، راقم کے پاس اس کتاب کا فوٹو اسٹیٹ موجود ہے۔

۲۰ ...... اختصار علوم الحديث

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) کی یہ کتاب ''مقدمہ ابن صلاح'' کی تلخیص ہے، اس میں انہوں نے علوم حدیث کی (۶۵) انواع کا ذکر کیا ہے، اس کتاب کا اسلوب وہی ہے جو علامہ ابن صلاح کے مقدمہ کا ہے، البتہ انہوں نے اختصار کے ساتھ اَمثلہ، فوائد اور نکات بھی ذکر کئے ہیں، حسنِ ترتیب کے اعتبار سے یہ کتاب سب پر فائق ہے۔ علامہ احمد محمد شاکر رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۷۷ھ) نے اس پر نہایت مفید تحقیقات اور تعلیقات لکھی ہیں، اور ہر اہم بات کی تخریج کی ہے، اور جو مباحث مصنف سے رہ گئی تھیں ان کا بھی ذکر کیا ہے، یہ حاشیہ نہایت علمی و تحقیقی ہے، یہ کتاب حاشیہ کے ساتھ ''البـاعـث الحثيـث فـي شـرح اختـصار علوم الحديث'' کے نام سے طبع ہے۔ اس کتاب کا یہ نسخہ ''مکتبہ محمد علی صبیح قاہرہ'' سے ۱۳۷۱ھ میں ۲۵۲ صفحات پر طبع ہوا ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کی اس کتاب کا اردو میں ترجمہ حافظ زبیر علی زئی نے کیا ہے۔

۲۱ ...... النكت على مقدمة ابن صلاح

علامہ بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۴ھ) نے اس کتاب میں نہایت مفید

نکت ذکر کئے ہیں، بعض جگہ اضافات ہیں، بعض مواقع پر استدراک ہے، بعض مواقع پر تسامح کی نشاندہی کی ہے، جابجا اس فن کی اہم اور مفید باتوں کو ذکر کیا ہے، وہ مباحث جو علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ سے چھوٹ گئی تھیں ان کا بھی اضافہ کیا ہے، اور ہر اہم جملہ کو لے کر اس پر نقد و تبصرہ بھی کیا ہے، علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے اس فن میں اپنی وسعتِ اطلاع کی بنیاد پر درج ذیل اہم مباحث کا اضافہ کیا:

"من لم يرو عنه إلا شخص واحد" "رواية الصحابة بعضهم عن بعض" "رواية الصحابة عن التابعين" "معرفة أسباب الحديث" "معرفة التاريخ المتعلق بالمتون" "معرفة تفاوت الرواة" "معرفة الأوائل و الأواخر" "معرفة الأصح" وغیرہ، مصنف نے اس میں حدیثی، فقہی، اصولی، لغوی اور نحوی آراء بھی ذکر کی ہیں، مصنف اس فن میں محض ناقل نہیں بلکہ مجتہدانہ بصیرت رکھتے ہیں۔

محقق کی مفید تعلیقات کی وجہ سے کتاب کی افادیت مزید ہوگئی ہے۔ یہ کتاب دکتور زین العابدین بن محمد بلافریج کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں "أضواء السلف" ریاض سے طبع ہے۔

۲۲...... الشَّذا الفَيَّاح من علوم ابن الصّلاح

علامہ ابراہیم بن موسی بن ایوب برہان الدین ابناسی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۲ھ) کی یہ کتاب "مقدمہ ابن صلاح" کی شرح ہے، اس میں کل (۶۵) انواع کا ذکر ہے، مصنف نے زیادہ تر اس میں علامہ عراقی رحمہ اللہ کی تحریرات، حدیثی فوائد اور نکت کو ذکر کیا ہے، مصنف علامہ عراقی رحمہ اللہ کے کلام سے باہر نہیں نکلتے، یہاں تک "قلت، سمعت، قرأت على شيخنا" کہہ کر عبارات بعینہ ذکر کرتے ہیں اور صراحت نہیں کرتے کہ اس کا قائل کون ہے، عام قاری یہ سمجھتا ہے کہ شاید مصنف اپنی بات کہہ رہے ہیں، حالانکہ وہ علامہ عراقی رحمہ اللہ کی تحقیق نقل کر رہے ہوتے ہیں، گویا یہ مقدمہ ابن صلاح کی شرح ہے، لیکن علامہ عراقی رحمہ اللہ کے افادات کی روشنی میں۔ یہ شرح استاذ صالح فتحی ہلل کی تعلیق و تحقیق

کے ساتھ دو جلدوں میں ''مکتبة الرشد'' ریاض سے طبع ہے۔

۲۳ ...... المقنع فی علوم الحدیث

امام ابو حفص سراج الدین عمر بن علی المعروف ابن الملقن رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۴ھ) ایک مشہور شافعی عالم ہیں، (ان کی تصنیفات میں معروف ''التوضیح لشرح صحیح البخاری'' ''البدر المنیر'' ''عجالة المحتاج'' ''طبقات الأولیاء'' ''الأشباہ والنظائر، المقنع فی علوم الحدیث'' ہیں۔) مصنف نے علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ کی کتاب کا اختصار کیا ہے اور جابجا مفید اضافات بھی کئے ہیں، اس کتاب میں کل (۶۵) انواع ہیں، بعض مواقع پر مثالیں بھی ذکر کی ہیں، عبارت مختصر اور عام فہم ہے۔ اختصار کے باوجود افادیت و جامعیت کے لحاظ سے یہ کتاب دیگر کتبِ اصولِ حدیث پر فائق ہے۔ یہ کتاب استاذ عبداللہ یوسف جدیع کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''دار فواد'' سے طبع ہوئی ہے۔

۲۴ ...... محاسن الاصطلاح فی تضمین کتاب ابن الصَّلاح

شیخ الاسلام سراج الدین عمر بن رَسلان بلقینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۵ھ) یہ کتاب ''مقدمہ ابن صلاح'' کی شرح ہے، اس میں مقدمہ ابن صلاح کے ہر ہر جملہ کی تشریح کی گئی ہے اور عبارات پر ہونے والے اشکالات کے جوابات دیئے ہیں، اور دیگر مفید معلومات اور نکات کا اضافہ کیا ہے۔ یہ کتاب دکتورہ عائشہ عبدالرحمٰن کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''دار الکتب المصریة'' سے طبع ہے۔

۲۵ ...... التقیید والإیضاح لما أُطلق وأُغلق من کتاب ابن الصلاح

علامہ ابو الفضل زین الدین عبدالرحیم بن حسین المعروف علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے استاد ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں مقدمہ ابن صلاح میں جو باتیں مغلق یا مشکل تھیں ان کی وضاحت کی ہے، جابجا اضافات کئے ہیں، اور جو

باتیں قابلِ اصلاح تھیں ان کی نشاندہی کی ہے، تفصیل طلب مباحث کی وضاحت کی ہے، حل کتاب کے لحاظ سے نہایت مفید ہے، مصنف نے اس کتاب میں (۲۹۰) نُکت ذکر کئے ہیں، اور علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ پر جو اعتراضات کئے ہیں ان کی تعداد (۶۵) ہے۔ مصنف جہاں ان کی عبارت پر اشکال کرتے ہیں تو ''قولــــه'' سے مقدمہ ابن صلاح کی عبارت ذکر کرتے ہیں، پھر عبارت کے آخر میں ''انتھی'' لکھ کر عبارت کی تکمیل کی طرف اشارہ کرتے ہیں، پھر ''قـلـت'' سے اپنی تحقیق ذکر کرتے ہیں اور عموماً آخر میں ''واللہ أعلم'' لکھتے ہیں۔ علامہ عراقی رحمہ اللہ نے ''علوم الحدیث'' پر اس کے علاوہ ایک اور مفید کتاب بھی تالیف کی ہے، جس کا نام ''ألفية العراقی'' ہے، جس کی انہوں نے خود شرح ''شرح التبصرة والتذکرة'' کے نام سے لکھی، جو ''شرح ألفية العراقی'' کے نام سے معروف ہے۔ اس الفیہ کی مفصل شرح علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے ''فتح المغیث شرح ألفية الحدیث'' کے نام سے لکھی۔ ''التقیید والإیضاح'' کا محقق نسخہ وہ ہے جو شیخ محمد راغب طباخ کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''المطبعة العلمية'' حلب سے طبع ہوا ہے۔

۲۶ ...... ألفية العراقی

علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے فنِ اصولِ حدیث کو اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے، اس میں کل (۱۰۰۲) اشعار ہیں، اس کو ''ألــفية'' اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ہزار اشعار پر مشتمل ہے، اور عراقی میں نسبت مصنف کی طرف ہے۔ مصنف نے علم اصول حدیث کی تمام اہم اصطلاحات کو اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے، یعنی صحیح، حسن، غریب، مشہور، عزیز، شاذ، منکر، ضعیف اور موضوع وغیرہ، ان کے اشعار نہایت عام فہم اور سلیس ہیں، یہ مصنف کی واضح تبحر علمی ہے کہ فن کی جملہ مباحث کو نہایت حسن اسلوبی کے ساتھ اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے، اگر کوئی طالب علم یہ اشعار یاد کرے تو گویا اسے اس فن کی تمام اہم اصطلاحات یاد ہو جائیں گی۔ اس ''ألــفية'' کی سب سے مفصل، جامع اور مدلل

انداز میں شرح علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے ''فتح المغیث بشرح ألفیة الحدیث'' کے نام سے لکھی۔ (اس کا تعارف ان شاء اللہ آگے آئے گا)

۲۷...... مختصر فی علوم الحدیث

سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۱۶ھ) کی یہ کتاب پانچ کتابوں کا خلاصہ ہے ''مقدمة ابن الصلاح، تقریب النووی، مختصر ابن جماعة، المنهل الروی، خلاصة الطیبی '' یہ متن آٹھویں صدی میں لکھا گیا، اس دور میں عبارت جس قدر مختصر اور مغلق ہوتی اُسے اعزاز سمجھا جاتا تھا، اس لئے ضرورت تھی کہ اس کتاب کی جامع شرح لکھی جائے، تو علامہ عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ) نے اس کی شرح لکھی، شرح کا نام ''ظفر الأمانی بشرح مختصر السید الشریف الجرجانی '' ہے، یہ کتاب ایک ضخیم جلد میں شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی نہایت مفید تعلیقات اور حواشی کے ساتھ ''المطبوعات الإسلامیة'' حلب سے طبع ہے۔ علامہ عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ نے یہ کتاب اپنی وفات سے ڈیڑھ ماہ قبل تصنیف کی، چنانچہ شیخ عبد الفتاح رحمہ اللہ اس کتاب پر اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

فقد فرغ منه تألیفا قبل وفاته بنحو شهر ونصف، فرغ منه فی الثانی عشر من صفر، وتوفی للیلة بقیت من ربیع الأول سنة ۱۳۰۴.

شرح به ''مختصر السید الشریف الجرجانی'' فی مصطلح الحدیث شرحا وافیا، أسهب فیه وأوعب، وأطال المباحث المحرّرة وأطنب، وأرخی العنان فی البیان حتی أربی علی الغایة. وتعرض فیه لمباحث شائكة، ومسائل معضلة، اجتهد فی حلّها وتنقیحها، وتقییدها وتوضیحها بالأدلة الناطقة، والنَّصفة الفائقة، فأحسن وأجاد كما هی عادتُه فی اقتحام الأبحاث الصعبة المتعصیة وتذلیلها وتجلیتها، فجزاه الله خیراً. [1]

---

[1] ظفر الأمانی: مقدمة المحقق، ص ۵

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ ایک محقق اور تمام فنون پر گہری نظر رکھنے والے متبحر عالم تھے، جس کا اندازہ ان کی درج ذیل کتابوں سے ہوتا ہے ''التعليق الممجد على موطأ محمد، مجموعة رسائل للكهنوي، السعاية في كشف ما في شرح الوقاية'' ''ظفر الأماني، الرفع والتكميل، الفوائد البهية، تذكرة الراشد''وغیرہ۔

''ظفر الأماني ''میں انہوں نے اصولِ حدیث کی نہایت جامع انداز میں تعریفات، اَمثلہ اور اس اصطلاح سے متعلق جتنے مفید مباحث دیگر کتب میں تھیں انہیں حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا، اس میں صرف حدیث متواتر کے تحت دس مباحث ذکر کی ہیں۔اسی طرح ہر ہر اصطلاح کے تحت اپنے مفید اضافات، استدراکات اور تعلیقات کا تذکرہ کیا ہے، اس میں جابجا بہت سی غیر مستند روایات کی نشاندہی بھی کی ہے۔شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ نے دس سال کا طویل عرصہ اس کتاب کی خدمت میں صرف کیا ہے، اور نہایت ہی محنت، جستجو، لگن اور عرق ریزی کے ساتھ اس کتاب کی کما حقہ خدمت کی ہے:

فإن كتاب ''ظفر الأماني بشرح مختصر السيد الشريف الجرجاني'' للإمام العلامة محمد عبد الحي اللكهنوي من أجلّ وأهمّ ما ألّف في مصطلح الحديث من المتأخرين، وقد كنتُ قمتُ بخدمة هذا الكتاب الجليل من نحو عشر سنين، حباً مني بآثار الإمام اللكهنوي التي قمت بالكثير منها تحقيقا وطباعة وإشاعة، وحرصاً مني على تقريب فوائد هذا الإمام وفرائده إلى علماء بلاد العرب وطلبة العلم بها. [1]

''ظفر الأماني ''کے آخر میں ایک رسالہ''أخطاء الدكتور تقي الدين الندوي في تحقيق كتاب ''ظفر الأماني'' للكهنوي ''کے نام سے ہے، اس میں شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ نے علامہ تقی الدین ندوی کے تسامحات کو جمع کیا ہے، ان تسامحات اور خطاؤں کی تعداد (۶۷۸) ہے، شیخ نے صفحہ نمبر کے ساتھ علامہ تقی الدین ندوی

---

[1] أخطاء الدكتور تقي الدين الندوي في تحقيق كتاب ''ظفر الأماني'' للكهنوي: ص ۱

کا ہر ہر جملہ نقل کیا اور پھر اس پر نقد و جرح کی ہے۔ یہ شیخ کی وسعت علمی اور کثرتِ مطالعہ کی بیّن دلیل ہے کہ ایک مصنف کی (۶۷۸) غلطیاں شمار کروائیں، یہ کوئی معمولی بات نہیں، انہوں نے ناقدانہ انداز میں ان تعلیقات کا مطالعہ کیا اور پھر تفصیلاً اسے ذکر کیا، یہ رسالہ اس کتاب کے آخر میں منسلک ہے۔

۲۸ ...... نخبة الفكر فى مصطلح أهل الأثر

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اپنی اس کتاب کے سبب تالیف کو صفحہ نمبر (۱۶) پر بیان کیا ہے:

فسألنى بعض الإخوان أن ألخّص له المهم من ذلک، فلخصته فى أوراق لطيفة سميتها "نخبة الفكر فى مصطلح أهل الأثر" على ترتيب ابتكرته، وسبيل انتهجته مع ما ضممته إليه من شوارد الفرائد وزوائد الفوائد، فرغب إليَّ جماعة ثانيا أن أضع عليها شرحا يحل رموزها، ويفتح كنوزها، ويوضح ما خفى على المبتدى من ذلک، فأجبته إلى سؤاله رجاء الاندراج فى تلک المسالک فبالغت فى شرحها فى الإيضاح والتوجيه، ونبّهتُ على خبايا زواياها.

ترجمہ: پس بھائیوں نے مجھ سے تقاضا کیا کہ میں ان کے لئے اہم امور کی تلخیص کردوں، تو میں نے چند ورقوں میں اس کی تلخیص کردی اور اس کا نام "نخبة الفكر فى مصطلح أهل الأثر" رکھا، جسے میں نے ایسی ترتیب پر مرتب کیا جسے میں نے ایجاد کیا اور ایسا راستہ اختیار کیا جو میرا انتخاب ہے۔ جس میں، میں نے ان امور کو شامل کیا جو ذہن سے دور رہنے والے مشکل ترین مسائل ہیں اور مفید اضافے بھی ہیں، پھر دوبارہ لوگ میری طرف متوجہ ہوئے یہ کہتے ہوئے کہ میں اس پر ایک شرح لکھوں جو اس کے اشارات کو حل کرے اور اس کے مخفی خزانوں کو کھول دے اور ان امور کی وضاحت کردی جائے جو مبتدی پر مخفی رہتے ہیں، پس میں نے ان کے سوال کو پورا کیا امید کرتے ہوئے کہ شامل ہو جاؤں

میں اِن کے راستوں میں، پس میں نے اس کی شرح میں توجیہ و وضاحت میں خوب مبالغہ کیا ہے، اور اس کے مخفی گوشوں پر متنبہ کیا ہے۔

حافظ نے پہلے متن لکھا، جس کا نام ''**نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر**'' ہے، پھر اس کی شرح ''**نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر**'' کے نام سے لکھی، یہ متن اور شرح اس قدر آپس میں ملے ہوئے ہیں کہ پڑھتے وقت یہ پہچان نہیں ہو پاتی کہ یہ متن ہے اور یہ شرح ہے۔ انہوں نے اس اسلوب میں متن کی تشریح کی ہے کہ دونوں میں یکسانیت ہوگئی ہے، اس متن وشرح کے لکھنے میں حافظ نے ایک نیا اسلوب اختیار کیا ہے، جو مقدمہ ابن صلاح سے ہٹ کر ہے، البتہ مباحث وہی ہیں لیکن انہیں ترتیب وتہذیب، تنقیح اور چھان پھٹک کے ساتھ عمدہ اضافات اور مخفی گوشوں کی وضاحت کے ساتھ اختصار کے دامن کو تھامتے ہوئے بڑے مفید انداز میں تحریر کیا۔ اس کے بعد آنے والے اہل علم نے اسی کتاب پر حواشی، تعلیقات، اختصارات، اضافات، منظومات اور استدراکات لکھے ہیں، جیسا کہ اس سے پہلے ''مقدمہ ابن صلاح'' پر لکھے گئے۔ ساتویں اور آٹھویں صدی میں ''مقدمہ ابن صلاح'' کی اہل علم نے خدمت کی اور اس کتاب کے لکھے جانے کے بعد پھر اس پر اہل علم نے مفید تصنیفات کیں، اس کتاب پر لکھی گئی شروحات، حواشی، منظومات اور اختصارات تقریباً (۳۸) ہیں۔

اگر تفصیلاً دیکھنا ہو تو ''**شرح شرح نخبة الفكر**'' کے مقدمہ میں صفحہ نمبر (۱۰۱) سے (۱۰۷) تک کا مطالعہ کریں، اس میں (۳۸) کتابوں کا تذکرہ ہے، پہلے عنوان قائم کیا ہے ''**فمن شرحها**'' اس کے تحت (۱۳) شروحات کا ذکر کیا، پھر ''**نظمها**'' اس عنوان کے تحت (۱۲) کتابوں کا ذکر کیا، اور پھر ''**وممن حاشاها على شرح المؤلف ابن حجر**'' اس عنوان کے تحت اس کتاب پر لکھے گئے (۱۲) حواشی کا ذکر کیا۔

اس کتاب کی سب سے جامع، مفصل اور محقق شرح ''**شرح شرح نخبة الفكر**'' ہے، محدثِ کبیر ملا علی قاری رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) کی، یہ شرح ''قدیمی کتب خانہ'' سے

۹۲۴ صفحات پر طبع ہے۔اس کے شروع میں ایک نہایت علمی مقدمہ ہے جس میں حافظ کے تفصیلی حالات اور آپ کی تصنیفات کا ذکر ہے۔اسی طرح ملا علی قاری رحمہ اللہ کے تفصیلی احوال اور تصنیفات کا بھی ذکر ہے۔ملا علی قاری رحمہ اللہ کا اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ یہ متن کے ہر ہر جزء کی وضاحت کرتے ہیں،متن میں کوئی لفظ غریب ہو تو اس کی وضاحت کرتے ہیں،مشکل عبارت کی توضیح کرتے ہیں،عام فہم انداز میں عبارت کی تشریح کرتے ہیں،حل کتاب کے اعتبار سے ''نـزهة الـنظـر'' پر لکھی گئی شروحات میں یہ سب سے مفید ہے۔انہوں نے ضمائر کے مراجع کی بھی تعیین کی ہے اور جا بجا مفید اضافات بھی کئے ہیں، ضبطِ کلمات اور اعراب کی وضاحت کی ہے،مبہم اور مجمل عبارت کی تشریح کی ہے اور جا بجا ان اہم مفید باتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے جو مصنف سے رہ گئی تھیں،حنفی نقطہ نظر کی وضاحت بھی کی ہے، جیسے صحابی کی تعریف کے تحت اور مرسل روایت کی وضاحت میں۔احناف کے اصول حدیث کی کئی اہم مباحث اس کتاب میں متفرق طور پر موجود ہیں،اگر کوئی صاحب علم ان باتوں کو یکجا کر دے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی۔اسی طرح ملا علی قاری رحمہ اللہ کی ''مـرقاة المفاتيح'' سے فقہی اور حدیثی نکات کو الگ کیا جائے تو یہ اہل علم کے لئے نایاب کام ہوگا۔

۲۹ ...... النكت على مقدمة ابن صلاح

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب میں ''مقدمہ ابن صلاح'' پر نکت ذکر کئے ہیں یعنی اس میں استدراکات،تعقبات،تسامحات کی نشاندہی اور چند مفید فوائد کا تذکرہ ہے،اس میں کل (۱۲۹) نکت ہیں۔حافظ کو دوران مطالعہ کوئی اشکال، نادر نکتہ یا علمی فائدہ سامنے آتا تو اُسے اپنے پاس لکھ لیتے۔اس کتاب میں کل (۲۲) انواع ہیں جبکہ مقدمہ ابن صلاح میں (۶۵) انواع کا ذکر ہے،حافظ اس کتاب کی تکمیل نہ کر سکے، (۲۲) انواع تک پہنچے تھے پھر کسی وجہ سے رک گئے،اگر یہ نکت مکمل ہو جاتے تو مقدمہ ابن صلاح پر اس سے زیادہ مفید کوئی اور نکت نہ ہوتے۔اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو دو جلدوں میں شیخ ربیع بن ہادی عمیر المدخلی کی تحقیق کے ساتھ ''المجلس العلمی'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۳۰...... التذكرة فى علوم الحديث

امام سراج الدین بن ملقّن رحمہ اللہ (متوفی ۸۹۳ھ) کا ۳۲ صفحات پر مشتمل ایک مختصر سا رسالہ ہے، جس میں انواع علوم حدیث کو نہایت اختصار سے ذکر کیا ہے، یہ رسالہ استاذ علی حسن کی تعلیق کے ساتھ ''دار عمار'' عمان سے طبع ہے۔

۳۱...... فتح المغيث بشرح ألفية الحديث

علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے اس کتاب میں علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کی ''ألفية العراقي'' کی مفصل انداز میں شرح کی ہے، اس میں اوپر اشعار ہیں اور نیچے ان کی تشریح وتوضیح ہے، جامعیت اور افادیت کے لحاظ سے یہ کتاب سب پر فائق ہے، نویں صدی ہجری تک اصول حدیث پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب اس فن کی سب سے جامع اور مفصل کتاب ہے، اس میں جہاں علامہ عراقی کے (۱۰۰۲ھ) اشعار کی وضاحت ہے، وہیں جابجا ان مفید اضافات کا بھی تذکرہ ہے جو دیگر اہل علم سے چھوٹ گئے تھے، انہوں نے اب تک لکھی گئی تقریباً تمام کتابوں کے اہم فوائد کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا ہے، اگر کوئی شخص اس فن کی تفصیلی مباحث جاننا چاہے اور ہر بحث کے تحت اہل علم کی آراء پر مطلع ہونا چاہے اور شرح وبسط کے ساتھ اس فن کو پڑھنا چاہے تو اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ یہ کتاب شیخ علی حسن کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ۵ جلدوں میں ''مكتبة السنة'' قاہرہ سے طبع ہے۔

۳۲...... تدريب الراوى فى شرح تقريب النَّووى

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کی یہ کتاب امام نووی رحمہ اللہ (متوفی ۶۷۶ھ) کی ''التقريب والتيسير'' کی جامع اور مفصل شرح ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس فن پر دو کتابیں تصنیف کیں ''إرشاد طلاب الحقائق'' اور ''التقريب والتيسير'' (ان کا تعارف گزر چکا ہے) علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں اصول

حدیث کی (۹۳) انواع کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ ذکر کیا ہے، یہ پہلے متن کی وضاحت کرتے ہیں اور پھر شرح کے دوران جو مفید اضافات ان کے سامنے آئے ہیں ان کو ذکر کرتے ہیں۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کی کتابیں عموماً جامعیت کے لحاظ سے فائق ہوتی ہیں، چونکہ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ اس فن کی تمام امہات کتابوں کا مطالعہ کرکے ایک جامع کتاب تصنیف کریں جیسے کہ ان کی تصنیفات سے واضح ہے، مثلاً ''**الدر المنثور فی تفسیر المأثور**'' اس میں انہوں نے تمام تفسیری روایاتِ حدیث کو یکجا کیا ہے۔ ''**الإتقان فی علوم القرآن**'' میں علوم قرآن کی (۸۰) انواع کو ذکر کیا ہے۔ ''**الجامع الصغیر**'' میں حتی الامکان تمام احادیث کو یکجا کیا ہے۔ اسی طرح ''**تدریب الراوی**'' میں اصولِ حدیث کی جملہ مباحث کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے اصولِ حدیث کی (۶۵) انواع ذکر کی تھیں، جبکہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس میں اضافہ کرکے (۹۳) انواع ذکر کیں، سب سے آخری نوع ''**معرفة الحفاظ**'' سے متعلق ہے، کتاب کے مقدمہ میں درج ذیل چار فوائد ذکر کئے ہیں:

الفائدة الأولی فی حد علم الحدیث و ما یتبعه.

الفائدة الثانیة فی حد الحافظ و المحدث و المسند.

الفائدة الثالثة فی أوّل من صنّف فی الاصطلاح.

الفائدة الرابعة أنواع علوم الحدیث کثیرة لا تعد.

علامہ سیوطی رحمہ اللہ کا اسلوب یہ ہے کہ یہ پہلے تعریف ذکر کرکے اُس کی وضاحت کرتے ہیں، پھر حکم بیان کرتے ہیں، عموماً اُس حکم کی حکمت ودلیل بھی ذکر کرتے ہیں، پھر مثال ذکر کرکے تطبیق دیتے ہیں اور آخر میں اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا بھی ذکر کرتے ہیں، یہ کتاب جامعیت، افادیت اور حسن ترتیب کے لحاظ سے بے نظیر ہے، اس کا محقق نسخہ وہ ہے جو دکتور بدیع السید اللحام کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''**دار الکلم الطیب**'' دمشق سے طبع ہے۔ حال ہی میں یہ کتاب مشہور محقق عالم شیخ محمد عوامہ کی تحقیق کے

ساتھ پانچ جلدوں میں طبع ہوئی ہے، کتاب کا یہ نسخہ حواشی وتعلیقات کی وجہ سے نہایت ہی مفید ہے۔

۳۳...... البحر الذی زخر فی شرح ألفیة الأثر

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کے طرز پر اصول حدیث کی تعریفات اور مباحث کو نظم کی صورت میں ذکر کیا اور پھر اپنی منظومہ کلام کی خود شرح لکھی، لیکن یہ شرح مکمل نہ ہوسکی، یہ کتاب اب تحت مخطوطہ کی صورت میں تھی، اس کا مخطوطہ ''دار الکتب المصریة'' رقم (۱۰) کے تحت محفوظ تھا، لیکن حال ہی میں یہ دکتور انیس بن احمد انڈونیشی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''مکتبة الغرباء'' سے طبع ہوئی ہے۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اصولِ حدیث کی اصطلاحات کو نظم کی صورت میں ذکر کیا ہے، یہ کل (۹۹۴) اشعار ہیں، جو ''ألفیة السیوطی فی علم الحدیث'' کے نام سے طبع ہیں، ان اشعار کی مختصر مگر جامع شرح مشہور محقق احمد محمد شاکر نے کی ہے، جو ایک جلد میں ''المکتبة العلمیة'' سے طبع ہے۔

۳۴...... فتح الباقی بشرح ألفیة العراقی

امام ابو یحیی زکریا بن محمد بن احمد مصری المعروف قاضی زکریا انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۹۲۶ھ) کی یہ کتاب علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کی ''ألفیة'' کی شرح ہے، مصنف کتاب کے مقدمہ میں سبب تالیف ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

طلب منی بعض الأعزة عليّ من الفضلاء المتردّدين إليّ، إلى أن أضع عليها شرحا يحل ألفاظها، ويبيّن دقائقها، ويحقّق مسائلها، ويحرّر دلائلها، فأجبته إلى ذلك.

حلِ کتاب کے لحاظ سے یہ مفید شرح ہے، اس میں زیادہ تر معلومات حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے حوالے سے منقول ہیں، علامہ سخاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس شرح

میں زیادہ تر استفادہ میری شرح (یعنی ''فتح المغیث '') سے کیا ہے، دیکھئے تفصیلاً ''الضوء اللامع: ج ۳ ص ۲۳۶ '' یہ شرح دکتور عبد اللطیف رحیم کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ۳ جلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

۳۵...... قفو الأثر فی صفوة علوم الأثر

علامہ محمد بن ابراہیم حلبی المعروف ابن الحنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۹۷۱ھ) (یہ کتاب شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ ''المطبوعات الإسلامية '' حلب سے طبع ہے، اس کتاب کے شروع میں شیخ کا نہایت مفید مقدمہ ہے، جس میں انہوں نے اصول حدیث پر لکھی گئی (۳۴) کتابوں کا مختصر تعارف کرایا ہے)

''قفو الأثر '' درحقیقت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''نخبة الفکر '' کی ایک مفید تلخیص ہے، انہوں نے مختصر مگر جامع انداز میں تعریفات ذکر کی ہیں، مثلاً: ''الشاذ ما رواه المقبول مخالفا لمن هو أرجح منه ''اس کتاب میں اصول حدیث کی تفصیلی مباحث نہیں ہیں، صرف تعریف اور کہیں کہیں کچھ وضاحت ہے، البتہ تعلیقات کی وجہ سے اس کتاب کی اہمیت بڑھ گئی ہے، اس کے صفحہ نمبر ۷۵ پر ''ورده قاسم بأن قوة الحديث إنما هي بالنظر إلى رجاله لا بالنظر إلى كونه فى كتاب كذا ''اس کے تحت شیخ عبد الفتاح رحمہ اللہ نے نہایت ہی مفید حاشیہ لکھا ہے اور یہ بتلایا ہے کہ اعتبار روایت میں سند کا ہوتا ہے کتاب کا نہیں ہوتا، یعنی یہ دیکھا جائے گا کہ روایت کی سند کس طرح ہے، اس پر مدار نہیں ہے کہ یہ روایت کس کتاب میں ہے۔ یہ رسالہ ۱۲۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳۶...... الیواقیت والدرر فی شرح نخبة ابن حجر

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳۱ھ) کی اس کتاب کے شروع میں ایک مفصل مقدمہ ہے، جس کے صفحہ ۳۴ پر محشی نے عنوان قائم کیا ''جهود العلماء فی خدمة متن نخبة الفکر وشرحه ''اس عنوان کے تحت انہوں نے ''نخبة الفکر '' کی (۶۶) شروحات کے نام ذکر کئے ہیں، اوران کے مصنفین کا تذکرہ بھی کیا، محقق کا یہ مقدمہ اہل علم

کے لئے نہایت ہی مفید ہے، اس میں حافظ کے تفصیلی حالات اور ان کی تصنیفات کا بھی ذکر ہے۔ علامہ مناوی رحمہ اللہ نے حافظ کی عبارات کی تقطیع کر کے اُن پر عنوانات ذکر کئے اور سہل انداز میں اس کی تشریح کر کے اُس بحث سے متعلق دیگر اہم فوائد و نکات ذکر کئے، مصنف نقلِ حدیث میں محتاط ہیں۔ محشی نے اس کتاب پر گراں قدر تعلیقات لکھیں، مصنف کی عموماً ہر بات کی تخریج کی اور اَمثلہ میں ذکر کی گئی احادیث اور شواہد کی بھی تخریج کی، مصنف نے جن کے حوالے سے کوئی بات ذکر کی ہے حاشیہ میں ان کے حوالہ جات بقید صفحات ذکر کئے ہیں۔ علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ نے حافظ پر جو تعقبات اور استدراکات کئے ہیں ان کا بھی جابجا تذکرہ کیا ہے، اور بعض مواقع پر ان کے جوابات بھی ذکر کئے ہیں، ''نخبة الفکر'' کی شروحات میں ملا علی قاری رحمہ اللہ کی شرح کے بعد یہ ایک مفید شرح ہے۔ یہ شرح دکتور مرتضی زین احمد کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''مکتبة الرشد'' سے طبع ہے۔

۳۷...... مقدمة فی أصول الحدیث

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۵۲ھ) نے مشکوۃ کی دو شروحات تالیف کیں، عربی میں ''اللمعات'' اور فارسی میں ''اشعۃ اللمعات'' مصنف نے شرح کے شروع میں اصول حدیث کی مصطلحات اور مفید مباحث کو بطورِ مقدمہ کے شامل کیا، یہ مقدمہ نہایت ہی عام فہم ہے، مبتدی طلبہ کے لئے اصطلاحاتِ حدیث سمجھنے میں نہایت مفید ہے، یہ مقدمہ مولانا سید سلمان حسینی ندوی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ شائع ہوا ہے، مزید مفید تعلیقات مولانا عبدالماجد غوری صاحب نے اس پر تحریر کیں، اب یہ رسالہ ''دار ابن کثیر'' دمشق سے طبع ہے۔

۳۸...... المنظومة البیقونیة فی مصطلح الحدیث

علامہ عمر بن محمد بن فتوح المعروف امام بیقونی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۰ھ) کی اس کتاب

میں کل (۳۴) اشعار ہیں، یہ رسالہ ۱۲ صفحات پر "دار المغنی" سے طبع ہے۔ اس منظومہ کی مفصل شرح علامہ محمد بدر الدین حسنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۵۴ھ) نے "الدرر البهية فی شرح المنظومة البيقونية" کے نام سے لکھی، یہ شرح استاذ احمد بن سلیم حمّاسی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ مکتبہ "سعد الدين" دمشق سے طبع ہے۔ علامہ محمد بن صالح بن محمد العثیمین رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۱ھ) نے اس منظومہ کی شرح "شرح المنظومة البيقونية فی مصطلح الحديث" کے نام سے لکھی، یہ شرح "دار الثريا" سے طبع ہے۔

۳۹...... توضيح الأفكار فی شرح تنقيح الأنظار

علامہ محمد بن اسماعیل المعروف علامہ صنعانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸۲ھ) کی یہ کتاب علامہ محمد بن ابراہیم المعروف ابن الوزیر صنعانی (متوفی ۸۴۰ھ) کی "تنقيح الأنظار" کی ایک عمدہ شرح ہے (مصنف کی کتابوں میں معروف "سبل السلام شرح بلوغ المرام" ہے) اس کتاب میں انہوں نے جابجا علمائے زیدیہ کے مذاہب کا بھی تذکرہ کیا ہے، اس میں مباحث کو "مسألة" کا عنوان لگا کر بیان کیا گیا ہے، اس میں کل (۶۳) انواع ذکر کی گئی ہیں۔ یہ کتاب مصر کے مشہور عالم ومحقق محمد محی الدین عبد الحمید کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ "مكتبة الخانجی" قاہرہ سے دو جلدوں میں طبع ہے۔

۴۰...... إمعان النظر شرح شرح نخبة الفكر

علامہ قاضی محمد اکرم سندھی رحمہ اللہ "من أعلام القرن الحادی عشر الهجری" یہ گیارہویں صدی کے ہیں۔ یہ کتاب اب تک مخطوطے کی صورت میں تھی، اللہ تعالیٰ ان کے محقق کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ جنہوں نے بڑی محنت، جستجو اور عرق ریزی کے ساتھ اس کتاب کی خدمت کی ہے، نخبہ پر لکھی گئی شروحات میں یہ نہایت مفید شرح ہے، اور اس میں جابجا ان مباحث کا تذکرہ ہے جن سے دیگر اصول حدیث کی کتابیں عموماً خالی ہیں، چند ایک اہم نکات درج ذیل ہیں:

۱......تلقی بالقبول اقوی ہے افادہ علم میں کثرتِ طرق سے، نیز امت کا اجماع خطا سے معصوم ہے۔ (ص۳۴)

۲......"لیس کل صحیح یعمل به بدلیل المنسوخ" (ص۴۸)

۳...... بہت سی علل ایسی ہیں جو محدثین کے اصول پر جاری ہوتی ہیں جبکہ فقہاء کے اصول پر جاری نہیں ہوتیں۔ (ص۴۵)

۴......علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ کی مکمل عبارت نقل کی اور اپنا تبصرہ کیا جو اقسامِ سبعہ سے متعلق ہے۔ (ص۶۲)

۵...... بدعتِ مکفرہ یہ ہے کہ ضروریات دین میں کسی امر معلوم کا انکار کیا جائے۔ (ص۱۷۹)

۶......جس سند میں واسطے زیادہ ہوں تو خطا کا احتمال زیادہ ہوتا ہے اور جتنے واسطے کم ہوں اتنی روایت زیادہ قوی ہوتی ہے، جیسے ثلاثیاتِ بخاری اور وُحدانِ امام اعظم۔ (ص۲۱۷)

۷......ضعیف روایت کو بھی تلقی بالقبول حاصل ہو جائے تو یہ تواتر کے درجہ کو پہنچ جائے گی۔ (ص۱۸۶)

۸...... فضائل اعمال، قصص، ترغیب وترہیب میں ضعیف روایت پر عمل کرنا جائز ہے۔ (ص۱۸۵)

۹......سند میں کذاب راوی کے ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ روایت بھی موضوع ہو۔ (ص۱۲۱)

۱۰......روایت کا متن منکر ہے اس کے باوجود اس کے جو رجال ہیں وہ صحیح کے رجال ہیں۔ (ص۱۳۳)

۱۱......علامہ سیوطی نے "قطف الأزهار" میں متواتر کی کئی مثالیں نقل کی ہیں، ان میں سے دس مثالیں یہاں موجود ہیں۔ (ص۲۵)

۱۲......خبر مشہور اور غریب کی مثالیں۔ (ص۲۶)

۱۳......ہمارے ائمہ احناف نے محدثین کے برخلاف خبر کی تین قسمیں کی ہیں۔(ص۳۱)

یہ کتاب امام ابوسعید غلام مصطفیٰ قاسمی کی تحقیق وتعلیق اور مفید حواشی کے ساتھ ''رحیم اکیڈمی'' کراچی سے طبع ہے۔

۴۱...... بلغة الأريب فى مصطلح آثار الحبيب

علامہ سید مرتضی بن محمد حسینی بلگرامی زبیدی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۵ھ) لغت، حدیث، رجال اور انساب کے امام تھے، آپ کی معروف تصنیفات درج ذیل ہیں:

تاج العروس شرح القاموس، إتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين، عقود الجواهر المنيفة فى أدلة المذهب الإمام أبى حنيفة.

''**بلغة الأريب**'' میں مصنف نے اختصار کے ساتھ اصطلاحاتِ حدیث کو ذکر کیا ہے، یہ کتاب شیخ عبدالفتاح رحمہ اللہ کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''**المطبوعات الإسلامية**'' حلب سے طبع ہے۔

۴۲...... قواعد التحديث من فنون مصطلح الحديث

علامہ محمد جمال الدین بن محمد قاسمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۲ھ) کی اس کتاب کے شروع میں عالم عرب کے مشہور محقق شیخ عبدالقادر ارنؤوط کا مقدمہ ہے، جس میں مصنف کے حالات وتصنیفات، اس فن اور کتاب کی اہمیت سے متعلق مفید معلومات کا ذکر ہے۔ علامہ قاسمی رحمہ اللہ کی معروف تصنیف ''**محاسن التأويل**'' ہے، جو قرآن کریم کی تفسیر ہے، جس سے ان کے علمی مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں کل دس ابواب قائم کئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

الباب الأول: فى التنويه بشأن الحديث.

الباب الثانى: فى معنى الحديث وفيه مباحث.

الباب الثالث: فى بيان علم الحديث.

الباب الرابع: فی معرفة أنواع الحدیث.

الباب الخامس: فی الجرح و التعدیل و فیه مسائل.

الباب السادس: فی الأسناد و فیه مباحث.

الباب السابع: فی أحوال الروایة و فیه مباحث.

الباب الثامن: فی آداب المحدث و طالب الحدیث و غیر ذلک.

الباب التاسع: فی کتب الحدیث و فیه فوائد.

الباب العاشر: فی فقه الحدیث.

یہ کتاب دکتور محمد بہجہ بیطار کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ایک جلد میں ''دار إحیاء الکتب العربیة'' سے طبع ہے۔

۴۳...... توجیه النظر إلی أصول الأثر

علامہ شیخ طاہر جزائری دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۸ھ) (یہ کتاب شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کے اہتمام اور تعلیق کے ساتھ ایک ضخیم جلد میں ''مطبوعات اسلامیہ'' حلب سے طبع ہے، یہ کتاب (۱۱۱۶) صفحات پر مشتمل ہے، اس کے شروع میں شیخ کا ایک نہایت مفید مقدمہ ہے اور اس کے بعد مصنف کے قدرے تفصیل کے ساتھ حالات اور تصانیف کا ذکر ہے، مصنف کی معروف تصانیف درج ذیل ہیں:

۱...... التبیان لبعض المباحث المتعلقة بالقرآن

۲...... تدریب اللسان علی تجوید البیان

۳...... تمهید العُروض إلی فن العَروض

۴...... الجواهر الکلامیة فی العقیدة الإسلامیة

۵...... بدیع التلخیص وتلخیص البدیع

اس مقدمہ میں ان کی ۳۵ تصانیف کا ذکر ہے۔ مصنف کے تفصیلی حالات کے لئے ان کے شاگرد رشید شیخ محمد سعید البانی دمشقی کی کتاب ''تنویر البصائر بسیرة الشیخ

طاھر ''کا مطالعہ کریں)اس کتاب میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ یہ تعریفات کے تذکرے کے بعد امثلہ ذکر کرتے ہیں، اور اس اصطلاح کی عام فہم انداز میں توضیح کرتے ہیں، جامعیت اور افادیت کے لحاظ سے یہ کتاب اصول حدیث کی دیگر کتب پر فائق ہے، اس میں (٦٥) انواع کا تذکرہ ہے، اور ہر نوع کے تحت کئی ذیلی مباحث کا ذکر ہے۔ شیخ عبد الفتاح رحمہ اللہ کے نہایت محققانہ حواشی سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے، شیخ عبد الفتاح رحمہ اللہ کے جملہ حواشی ،تعلیقات اور تصانیف کو مطالعہ میں رکھا جائے، اس سے علم حدیث ،اصولِ حدیث اور رجال سے خوب مناسبت پیدا ہوتی ہے۔

۴۴...... مبادئ علم الحديث

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۹ھ) نے صحیح مسلم کی شہرہ آفاق شرح ''فتح الملهم'' کے نام سے تالیف کی ،اس کے شروع میں آپ نے علوم حدیث کی مباحث کو بطورِ مقدمہ کے ذکر کیا، اس مقدمہ میں زیادہ تر مباحث علامہ طاہر جزائری رحمہ اللہ کی ''توجيه النظر'' سے ماخوذ ہیں، اس میں تواتر کی چار قسموں کو بھی ذکر کیا ہے۔ فنِ اصول حدیث کی اصطلاحات ،امثلہ اور دیگر حدیثی وعلمی فوائد کے لئے ایک نادر مجموعہ ہے، شیخ عبد الفتاح رحمہ اللہ نے اپنی نہایت مفید حواشی وتعلیقات کے ساتھ اس مقدمہ کو ''مبادئ علم الحديث'' کے نام سے طبع کروایا ہے۔

۴۵...... قواعد في علوم الحديث

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۴ھ) نے احادیث احکام اور فقہ حنفی کے مستدلات، فریق مخالف کے دلائل وجوابات اور مسلک حنفی کی وجہ ترجیحات کا تذکرہ اپنی محققانہ کتاب ''إعلاء السنن ''میں کیا، یہ کتاب ۲۲ جلدوں میں ''ادارۃ القرآن وعلوم الاسلامیہ کراچی'' سے طبع ہے۔ اس کے شروع میں مصنف نے اصول حدیث کی مباحث سے متعلق ایک علمی مقدمہ ''إنهاء السكن إلى من يطالع إعلاء السنن ''کے نام سے

لکھا، شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) نے اس مقدمہ کو اپنی نہایت مفید تعلیقات اور حواشی کے ساتھ ''قواعد فی علوم الحدیث'' کے نام سے طبع کروایا، اس کتاب میں مصنف نے جابجا احناف کے اصول بھی ذکر کئے ہیں، اور اس میں بعض وہ مباحث ہیں جن سے اس فن کی دیگر کتابوں میں تعرض نہیں کیا گیا، شیخ کے حواشی کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

۴۶...... منحة المغيث شرح ألفية العراقی فی الحديث

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۹۴ھ)

(حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ کی مشہور تصانیف میں ''معارف القرآن، التعلیق الصبیح، تحفة القاری، سیرت مصطفیٰ، خلافتِ راشدہ، عقائد الاسلام اور علم الکلام'' قابل ذکر ہیں)

مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ نے علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) کی ''ألفية العراقی'' کی شرح لکھی ہے، ''ألفية العراقی'' کی شروحات میں دو شروحات نہایت مفید ہیں، ایک ''فتح المغيث'' اور دوسری ''منحة المغيث''

اس کتاب پر تعلیق وتحقیق حضرت مولانا ساجد الرحمٰن صدیقی رحمہ اللہ نے کی (ان کی تصانیف میں معروف ''دلیل الفالحین شرح ریاض الصالحین'' اور ''كتابة الحديث بأقلام الصحابة'' ہیں)۔

اس کتاب کے شروع میں ایک نہایت مفید مقدمہ ہے، جس میں ''ألفية العراقی'' اور ''منحة المغيث'' کے مصنفین کے حالات اور تصنیفات کا ذکر ہے، اس کے صفحہ نمبر (۱۰۳) پر محقق نے عنوان ڈالا ہے ''شروح هذه الألفية'' اس کے تحت (۱۹۱) شروحات کے اسماء بمع مصنفین ذکر کئے ہیں۔ مصنف کی یہ کتاب ''الفیہ'' کے (۱۰۰۲) اشعار کی شرح ہے، ان کا اسلوب اول سے آخر تک ایک ہی رہا ہے، حسن ترتیب، جامعیت اور افادیت کی وجہ سے یہ کتاب دیگر کتب پر ممتاز ہے، انہوں نے عدالت صحابہ پر بڑی مفصل گفتگو کی ہے، جو تقریباً (۲۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب تقریباً ۹۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، تعلیق وتحقیق

کی وجہ سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ یہ ایک ضخیم جلد میں ''دار البشائر الإسلامية'' حلب سے طبع ہے۔

۴۷...... الوسيط في علوم الحديث

دکتور شیخ محمد بن محمد ابو شیبہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۳ھ) کی اس کتاب کا مختصر تعارف یہ ہے کہ علامہ رامہرمزی رحمہ اللہ سے لے کر اس وقت تک اس فن پر جس قدر لکھا گیا ہے مصنف نے ان تمام مباحث کو حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کر دیا ہے، اہل علم حضرات کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ یہ کتاب ''دار المعرفة'' سے طبع ہے۔

۴۸...... علوم الحديث ومصطلحه

دکتور صبحی صالح رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۷ھ) نے اس کتاب میں مصطلحات حدیث سے متعلق مفید معلومات اور مباحث ذکر کی ہیں، اس میں ہر نوع کی تعریف اور مختصر توضیح کے بعد اَمثلہ ذکر کی ہیں، اختصار کے باوجود یہ کتاب اس فن کو سمجھنے والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس میں حضور کے دور میں کتابت حدیث، علم حدیث کے لئے اسفار، تحمل اور اداء حدیث میں موازنہ، حدیث کا مقام، لغت، ادب اور شرع کی روشنی میں، سنت کی ضرورت واہمیت اور اس طرح دیگر علمی و تحقیقی مضامین کو بھی اپنی کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ علمی حلقوں میں اس کتاب کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے، اور متعدد زبانوں میں اس کے تراجم بھی ہوئے ہیں، یہ کتاب ''دار العلم'' سے طبع ہے۔ ان کی ''علوم القرآن'' پر بھی ایک مفید کتاب ہے، جس کا نام ہے ''مباحث في علوم القرآن''۔

۴۹...... أصول الحديث علومه ومصطلحه

دکتور محمد عجاج الخطیب، اس کتاب میں حدیث اور مصطلحات حدیث سے متعلق نہایت مفید مباحث کا ذکر ہے، مثلاً:

علم الحديث رواية ودراية، أهمية علم أصول الحديث، السنة في اللغة

والشرع، فی اصطلاح المحدثین مكانة السنة من التشریع، أدلة حجیة السنة، منهج الرسول صلی الله علیه وسلم فی تعلیم أصحابه، انتشار الحدیث فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم، الحدیث فی عهد الصحابة والتابعین، تدوین الحدیث، علم تاریخ الروایة، علم الجرح والتعدیل، علم ناسخ الحدیث ومنسوخه، حكم الوضع، حكم روایة الموضوع، كیف یعرف الحدیث الموضوع.

اس قسم کے عنوانات کے تحت نہایت مفید معلومات ذکر کی ہیں، مصنف نے ہر مصطلح کی جامع تعریف نقل کی ہے، اور کتاب کے شروع میں تدوین حدیث پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس کے آخر میں صحابہ اور تابعین کا تذکرہ بھی بڑے جامع انداز میں کیا ہے، علوم حدیث اور مصطلحات کے اعتبار سے متاخرین کی کتابوں میں ایک مفید کتاب ہے، یہ کتاب ''دار الفکر'' سے طبع ہے۔ مصنف نے اپنی اس کتاب کے دو اختصار کئے ہیں ''الوجیز فی علوم الحدیث ونصوصه'' اور ''المختصر الوجیز فی علوم الحدیث''

۵۰...... ثلاث رسائل فی علوم الحدیث

اس کتاب میں درج ذیل تین رسالوں پر شیخ عبد الفتاح غدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تعلیقات ہیں:

۱...... رسالة الإمام أبی داود السجستانی إلی أهل مكة فی وصف سننه (امام ابوداود رحمہ اللہ متوفی ۲۷۵ھ)

۲...... شروط الأئمة الستة (علامہ محمد طاہر مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ)

۳...... شروط الأئمة الخمسة (امام ابوبکر حازمی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۴ھ)

۵۱...... أربع رسائل فی علوم الحدیث

۱...... قاعدة فی الجرح والتعدیل.

۲...... قاعدة فی المؤرخین

یہ دونوں رسائل علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) کے ہیں۔

۳...... **المتکلمون فی الرجال** (علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ)

۴...... **ذکر من یعتمد قوله فی الجرح و التعدیل** (علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ)

ان مندرجہ ذیل بالا رسائل کو شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ نے اپنی نہایت مفید تعلیقات وحواشی کے ساتھ ''**المطبوعات الإسلامیة**'' حلب سے طبع کروایا ہے۔

۵۲...... خمس رسائل فی علوم الحدیث

۱...... **مقدمة التمهید** (علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ)

۲...... **رسالة فی وصل البلاغات الأربعة فی الموطأ** (علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ (متوفی ۶۴۳ھ)

۳...... **ما لا یسع المحدث جهله** (علامہ میانجی رحمہ اللہ (متوفی ۵۸۰ھ)

۴...... **التسویة بین حدثنا و أخبرنا** (امام طحاوی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۱ھ)

۵...... **رسالة فی جواز حذف قال عند قولهم حدثنا** (امام ابوعبداللہ محمد بن احمد رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۱۳ھ)

شیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمہ اللہ نے اپنی نہایت مفید تعلیقات وحواشی کے ساتھ ان پانچوں رسائل کو ''**المطبوعات الإسلامیة**'' حلب سے طبع کروایا ہے۔

۵۳...... منهج النقد فی علوم الحدیث

دکتور نور الدین عتر، اس کتاب میں اصطلاح حدیث، اس کے مختلف ادوار، رواتِ حدیث، تاریخ روات، مقبول ومردود، علوِّ سند، انقطاع، تفرد حدیث اور پھر اس کے نتائج وغیرہ پر بحث کی ہے۔

۵۴...... تیسیر مصطلح الحدیث

دکتور محمود طحان، مصنف عالم عرب کے ایک محقق اور نکتہ رس عالم دین ہیں (ان کی

تصنیفات میں معروف ''أصول التخریج و دراسة الأسانید، الخطیب البغدادی و أثرہ فی علم الحدیث، تیسیر مصطلح الحدیث'' ہے)اس کتاب کے شروع میں آپ نے ایک مختصر مقدمہ لکھا ہے، جس میں اصول حدیث پر لکھی گئی (۱۵) کتابوں کا اختصار کے ساتھ تعارف کرایا ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے تعریف نقل کرتے ہیں، پھر حکم بیان کرتے ہیں، شرائط ذکر کرتے ہیں، ذیلی اقسام بیان کرتے ہیں، اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں کا ذکر کرتے ہیں، جامعیت، افادیت اور حسن ترتیب کے لحاظ سے نہایت ہی مفید ہے، مبتدی طلبہ یا اس فن کی مصطلحات سمجھنے والوں کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے، مصنف نے حتی الامکان ہر تعریف کے ساتھ اس کی مثال اور حکم اور اس پر لکھی گئی کتابوں کا تذکرہ کرنے کا اہتمام کیا ہے، اس کتاب میں کل چار ابواب ہیں:

''الباب الأول: الخبر'' اس کے تحت چار فصلیں ہیں:

الفصل الأول: تقسیم الخبر باعتبار وصوله إلینا.

الفصل الثانی: الخبر المقبول.

الفصل الثالث: الخبر المردود.

الفصل الرابع: الخبر المشترک بین المقبول والمردود.

الباب الثانی: صفة من تقبل روایته وما یتعلق بذلک من الجرح والتعدیل.

الباب الثالث: الروایة وآدابها وکیفیة ضبطها.

الباب الرابع: الإسناد وما یتعلق به.

یہ کتاب ۲۳۵ صفحات پر مشتمل ہے، اگر ''نخبة الفکر'' سے پہلے اس کتاب کو درس نظامی کے نصاب میں شامل کیا جائے تو طلبہ بآسانی اس فن کی مصطلحات، امثلہ، شرائط، حکم اور تصنیفات سے واقف ہو جائیں گے، کتاب کا اسلوب چونکہ عام فہم ہے اس لئے ہر طالب علم چاہے وہ ذی استعداد ہو یا نہ ہو سب کے لئے مفید ہے۔

(فائدہ) شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) نے مشہور و معروف محدثین

کے وہ رسائل جواَب تک طبع نہیں ہوئے تھے، یا ان پر کوئی مفید تعلیق و تحقیق نہیں ہوئی تھی، تو اس بات کی ضرورت تھی کہ اہل علم کے اس قیمتی سرمایہ کو مفید حواشی اور تعلیقات کے ساتھ آنے والی نسلوں کے سامنے لایا جائے، تو شیخ نے ان رسائل کو درج ذیل تین رسالوں میں جمع کیا ''ثلاث رسائل فی علوم الحدیث، أربع رسائل فی علوم الحدیث، خمس رسائل فی علوم الحدیث'' (ان کا تعارف ماقبل میں گزر چکا ہے)

۵۵......الوجیز فی مصطلح الحدیث

استاذ محمد ابوالفتوح مرصفی

۵۶......الموجز فی علوم الحدیث

استاذ مساعد مسلم آل جعفر

۵۷......المنهل اللطیف فی أصول الحدیث

شیخ محمد بن علوی مالکی حسنی رحمہ اللہ

۵۸...... المغیث فی علم مصطلح الحدیث

استاذ حافظ حسن مسعودی

۵۹...... مختصر علوم الحدیث

استاذ محمد علی قطب

۶۰ ...... علوم الحدیث

استاذ عبدالکریم زیدان اور عبدالقادر داود عبداللہ

۶۱ ...... دراسة فی مصطلح الحدیث

استاذ ابراہیم نعمت

اردو زبان میں اصولِ حدیث پر لکھی گئی معروف کتابیں

۱......خیر الاصول: حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ۔

۲......مطالعہ حدیث: حضرت مولانا محمد حنیف ندوی۔

۳......اصول الحدیث: ڈاکٹر خالد علوی۔

۴......اصول حدیث: مولانا تقی الدین امینی۔

۵......اصول حدیث: مولانا عباس خان۔

۶......اصول حدیث: مفتی نظام الدین اعظمی۔

۷......آسان اصول حدیث: حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب۔

۸......اصطلاحات اصول حدیث: مولانا مفتی محمد مصطفیٰ مفتاحی۔

۹......معرفۃ علوم الحدیث: ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف۔

۱۰......التحدیث فی علوم الحدیث: ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر۔

۱۱......علوم حدیث تاریخ وتعارف: مولانا عبد الماجد غوری اور مولانا احمد زکریا غوری ندوی۔

۱۲......علوم الحدیث: مولانا عبید اللہ اسعدی۔

راقم کی رائے کے مطابق اردو زبان میں مصطلحات حدیث پر لکھی گئی کتابوں میں علمی وتحقیقی کتب درج ذیل ہیں:

اصول حدیث: ڈاکٹر خالد علوی۔

علوم الحدیث: حضرت مولانا عبید اللہ اسعدی۔

معرفۃ علوم الحدیث: ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف۔

التحدیث فی علوم الحدیث: ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر۔

علوم حدیث تاریخ وتعارف: مولانا عبد الماجد غوری۔

کتب الجرح و التعدیل

محدثین علماء نے ثقہ اور ضعیف راویوں کی پہچان پر کئی قسم کی کتابیں تصنیف کی ہیں:

۱......وہ کتابیں جن میں صرف ثقہ راویوں کا تذکرہ ہو۔

۲......وہ کتابیں جن میں صرف ضعیف اور وضاع راویوں کا تذکرہ ہو۔

۳......وہ کتابیں جن میں ثقہ اور ضعیف دونوں قسم کے راویوں کا تذکرہ ہو۔

۴......وہ کتابیں جن میں صرف کسی خاص کتاب کے رجال کا تذکرہ ہو۔

۵......وہ کتابیں جن میں صحاح ستہ کے راویوں کا تذکرہ ہو۔

محدثین علماء نے ان مندرجہ بالا پانچوں قسم کی موضوعات پر تصنیفات کیں، ان کتابوں میں راوی کا نام، نسب، لقب، کنیت اور نسبت کا ذکر کیا جاتا ہے، راوی کی پیدائش اور وفات کا تذکرہ کیا جاتا ہے، ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کسی کتاب میں تفصیلاً اور کسی کتاب میں اختصار کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں، عموماً یہ کتابیں حروف معجم کی ترتیب پر مرتب کی گئی ہیں۔

﴿۸۹﴾ کتب الثقات

۱ ...... تاریخ الثقات

امام ابو الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح عجلی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ) کی یہ کتاب ''معرفة الثقات من رجال أهل العلم و الحديث'' کے نام کے ساتھ بھی طبع ہے، یہ کتاب مصنف نے طبقات کی ترتیب پر مرتب کی تھی، مصنف کی ترتیب کردہ کتاب کا صرف دوسرا حصہ ملتا ہے، پہلا حصہ دستیاب نہیں ہے۔ علامہ نور الدین ہیثمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۷ھ) کو یہ مکمل کتاب میسر آئی تھی تو انہوں نے اس کتاب کو حروفِ معجم کی ترتیب پر مرتب کیا، موجودہ جو نسخہ چھپا ہے وہ انہی کا مرتب شدہ ہے۔ پھر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس میں بعض اہم فوائد کا تذکرہ کیا ہے جو مصنف اور علامہ ہیثمی رحمہ اللہ سے

چھوٹ گئے تھے، علامہ عجلی رحمہ اللہ کا مرتب کردہ جو نسخہ ہے وہ طبقات کی ترتیب پر تھا جبکہ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے انہیں حروفِ معجم کی ترتیب پر مرتب کیا۔ علامہ عجلی رحمہ اللہ کا اس کتاب میں منہج ایجاز واختصار کے ساتھ رواۃ کا تذکرہ کرنا تھا، اس میں کل (۲۱۱۶) ثقہ راویوں کا تذکرہ ہے، لیکن یہ بات یاد رہے کہ علامہ عجلی رحمہ اللہ رواۃ کی توثیق میں اہل علم کے درمیان متساہل ہیں، اس لئے کسی راوی کی توثیق میں صرف انہی ہی کی رائے پر اعتماد نہیں کیا جائے گا جب تک دیگر محدثین سے اس کی تائید اور توثیق نہ ہو:

إن العجلی معروف بتساهل فی توثیق الرواة، فلذلک وُرود کل راوٍ فی هذا الکتاب لا یعنی أنه ثقة علی الإطلاق.

یہ کتاب ایک جلد میں ''مکتبة الدار'' مدینہ منورہ سے شیخ عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی کی تحقیق سے طبع ہے۔

۲...... کتاب الثقات

امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) نے کتاب کے شروع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا تذکرہ کیا ہے، آپ کی پیدائش، نسب، وحی کا آغاز، بیعت عقبہ اولیٰ، واقعہ معراج، ہجرت الی المدینہ، سن ہجری کا آغاز اور پھر غزوات اور سرایا کو بھی قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس کے بعد خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ کا تذکرہ کیا ہے، تیسری جلد میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثم إنا ذاکرون أسماء الصحابة ونقصد منهم من راوی عنه الأخبار.

پھر انہوں نے حروفِ تہجی کی ترتیب سے صحابہ کا تذکرہ کیا ہے، صحابہ کے حالات اختصار کے ساتھ ذکر کئے ہیں، صحابی کا نام ونسب اور مختصر احوال کے بعد آگے لکھتے ہیں ''له صحبة'' اور پھر ان سے جن تابعین نے روایات نقل کی ہے اختصار کے ساتھ اُن کا ذکر کرتے ہیں، کہیں کہیں سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں، عموماً تین سے چار سطروں میں ہر راوی کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، پھر انہوں نے تابعین کا تذکرہ کیا ہے، اور چھٹی جلد میں تبع تابعین

کے بعد آنے والے رجال کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں کئی ایسے مجہول راویوں کو بھی ذکر کیا ہے کہ جن کے حالات اس کتاب کے علاوہ کسی اور میں نہیں ملتے۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ ہر وہ راوی جس کے بارے میں انہیں جرح کا علم نہ ہو اگرچہ وہ مجہول ہو، اس کے حالات معلوم نہ ہوں تو بھی اُسے ذکر کرتے ہیں، یعنی ان کے ہاں ثقاہت کے لئے اس قدر شرط کافی ہے کہ اس پر جرح نہ کی گئی ہو:

وذكر ابن حبان في هذا الكتاب عدداً كبيرا من الرواة المجهولين الذين لا يعرف أحوالهم غيره وطريقته فيه: أنه يذكر من لم يعرفه بجرح وإن كان مجهولا لم يُعرف حالُه.

یہ بات بھی یاد رہے کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ کی توثیق اہل علم کے ہاں زیادہ معتبر نہیں ہے، بلکہ وہ درجات توثیق میں دیگر محققین محدثین کی نسبت ادنی درجہ پر ہیں، اس وجہ سے کہ ان کے مزاج میں قدرے تساہل تھا، انہوں نے اس کتاب میں بہت سے ایسے رواۃ کا بھی تذکرہ کردیا ہے کہ جو ضعیف ہیں اور کئی ایک ایسے بھی ہیں جو مجہول ہیں۔

انہوں نے اپنی دوسری تصنیف ''**الضعفاء والمجروحين**'' میں ضعیف رواۃ کا ذکر کیا ہے، اور ان میں بعض وہ رواۃ بھی ہیں جنہیں مصنف نے ثقات میں شمار کیا تھا، اس کتاب میں رواۃ کے ضعف کے ساتھ وجہ ضعف کا بھی ذکر ہے، اس لئے امام ابن حبان رحمہ اللہ کی ''**كتاب الثقات**'' کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ بھی کرنا چاہئے، اور چونکہ یہ کتاب ان کے بعد کی تصنیف کردہ ہے اس لئے زیادہ اعتماد اس پر کرنا چاہئے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ کے ہاں کسی راوی کے ثقہ ہونے کے لئے پانچ شرائط ہیں:

۱...... أن يكون شيخه ثقة. ۲...... أن يكون تلميذه ثقة. ۳...... وأن لا ينفرد بروايته يخالف فيها غيره. ۴...... وأن لا يكون مدلسا. ۵...... وأن لا يكون مرسلا.

یہ کتاب نو جلدوں میں استاذ عبد الخالق افغانی کی تحقیق کے ساتھ ''**دائرة المعارف العثمانية**'' حیدر آباد دکن سے طبع ہے۔

۳...... مشاهير علماء الأمصار

امام ابو حاتم محمد بن حبان بستی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) نے اس میں مختلف شہروں کے مشہور ثقہ رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، نیز اس میں مختلف علاقوں کے مشہور اہل علم کا تذکرہ بھی ہے، جیسا کہ کتاب کے نام سے واضح ہے، اس کتاب میں کل (۱۶۰۲) تراجم کا ذکر کیا ہے، اور یہ سب وہ ہیں جو موصوف کی تحقیق کے مطابق مختلف شہروں کے مشہور ثقہ علماء میں سے ہیں، یاد رہے کہ اس کتاب میں تمام ثقہ راویوں کا ذکر نہیں ہے بلکہ صرف مشہور ثقہ علماء کا ذکر ہے۔ یہ کتاب "دار النشر" قاہرہ سے دو جلدوں میں طبع ہے۔

۴...... تاريخ أسماء الثقات ممن نُقل عنهم العلم

امام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف بابن شاہین رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) نے اس کتاب کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا، اس میں راوی کا نام و نسب، کنیت، لقب اور پھر ان کے مشہور اساتذہ و تلامذہ اور ائمہ جرح و تعدیل کی اُن کے متعلق آراء کا ذکر ہے، ان کا ترجمہ عموماً دو سے تین سطروں میں ہوتا ہے، مثلاً امام نافع رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

كان نافع حافظا ثبتا له شأن روي عنه صفوان بن سليم وزيد بن أسلم.

اسی طرح امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

أبو يوسف أوثق من أبي حنيفة في الحديث.

لیکن اس کتاب کے حاشیہ نمبر ۹ میں ہے:

في هذا الكلام غلو لا يرضاه أبو يوسف نفسه بل لولا الإمام أبي حنيفة لما ارتفع لأبي يوسف شأن أصلا.

محشی نے دس صفحات پر تفصیل سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی توثیق دلائل کے ساتھ نقل کی ہے، اہل علم کے لئے اس میں بڑی مفید معلومات ہیں، یہ کتاب شیخ صبحی بدری سامرائی کی تحقیق کے ساتھ ایک جلد میں "دار السلفية" کویت سے طبع ہے۔

۵...... تذکرة الحفاظ

امام ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کا اس فن میں مقام اور جلالتِ شان تمام اہل علم کے ہاں مسلّم ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں اسم با مسمّٰی بنایا تھا، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

لو أقيم على أكمة و الرواة بين يديه يعرف كلا منهم بأسمائهم و أسماء آبائهم.

امام ذہبی رحمہ اللہ کو اس فن پر اس قدر تبحر تھا کہ اگر ان کو ایک ٹیلہ پر کھڑا کر دیا جائے اور رواۃ کو ان کے سامنے لایا جائے تو یہ ہر ہر راوی کا نام و نسب اور ان کے متعلق اہل علم کی آراء اور اس کے مقام و مرتبہ کو بتلا سکتے ہیں۔ ان کے تفصیلی حالات ان کے شاگرد علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ) نے "**طبقات الشافعية الكبرى**" کی جلد نمبر ۵ میں لکھے ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

هذه تذكرة بأسماء معدّلي حملة العلم النبوي، و من يُرجع إلى اجتهادهم في التوثيق و التضعيف و التصحيح و التزييف. (1)

یعنی اس کتاب میں ان ائمہ کا تذکرہ کروں گا جن کی طرف رواۃ کی توثیق و تضعیف میں رجوع کیا جاتا ہے اور جو اس فن کے ائمہ میں سے ہیں۔ اس کتاب کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے ۲۱ طبقات پر تقسیم کیا ہے، صحابہ کے طبقہ سے لے کر اپنے دور تک تقریباً ساڑھے سات سو سال میں جتنے ائمہ اس قسم کے آئے ہیں ان کے مختصر حالات اس کتاب میں ذکر کئے ہیں۔ اس میں کل تراجم کی تعداد (۱۲۱۲) ہے، اس کے پہلے طبقہ میں خلفائے راشدین کا ذکر ہے، اور پھر اس کے بعد صحابہ میں جو علم حدیث میں معروف تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت اسماء رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کا تذکرہ کیا ہے، کتاب کے آخر میں اپنے شیخ امام مزی رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ: ص ۲

اس کتاب پر کئی ایک علماء نے ذیل لکھا، جن میں معروف علامہ تقی الدین ابن فہد رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۱ھ) جنہوں نے ''لحظ الألحاظ '' کے نام سے ذیل لکھا۔علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کتاب کا اختصار ''طبقات الحفاظ '' کے نام سے کیا، ترتیب وہی رکھی جو امام ذہبی رحمہ اللہ کی تھی، البتہ امام ذہبی رحمہ اللہ سے جو اہل علم چھوٹ گئے تھے یا آپ کے بعد جو اس فن کے مشہور لوگ آئے ہیں یعنی ۷۵۰ھ سے ۹۰۰ھ تک، اس ۱۵۰ سال کے عرصے میں جو معروف علماء گزرے ہیں ان کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس کتاب میں کل تراجم کی تعداد (۱۱۹۰) ہے، کئی ایک تراجم کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے حذف بھی کیا ہے، اس لئے تراجم کی تعداد کم ہے، اور انہوں نے عموماً دو سے تین سطروں میں ائمہ کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

٦ ...... الرواة الثقات المتكلم فيهم بما لا يوجب ردّهم

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے اس رسالہ میں ان متکلم فیہ رواۃ کا تذکرہ کیا ہے جو ثقہ ہیں، ان پر کئے گئے کلام کا اعتبار نہیں ہے، اس لئے کہ یہ کلام یا متعصبین کی جانب سے ہے، یا متشددین، یا معاصرین یا بغیر سببِ جرح کے ہے، اس لئے اس کی وجہ سے راوی کی روایت رَدّ نہیں ہوگی اور اس کی ثقاہت برقرار رہے گی۔ یہ رسالہ محمد ابراہیم موصلی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''دار البشائر الإسلامية'' سے طبع ہے۔

۷...... لحظ الألحاظ بذيل طبقات الحفاظ

امام محمد بن محمد بن محمد المعروف تقی الدین ابن فہد رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۱ھ) نے امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''تذكرة الحفاظ '' پر ذیل لکھا ہے، اس میں انہوں نے بیس تراجم ذکر کئے ہیں، بارہ تراجم خود لکھے ہیں اور آٹھ تراجم علامہ سید حسینی رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھے ہیں۔ اس میں ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ طبقے کا ذکر ہے۔ یہ ذیل ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

۸...... الثقات عمن لم يقع في الكتب الستة

علامہ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ) کی یہ کتاب اس فن کی ایک اہم

کتاب ہے، جس میں صحاح ستہ کے علاوہ ثقہ رواۃ کا ذکر ہے۔ شیخ صبحی نے اس کو ایک اہم کتاب بتاتے ہوئے اس کے وجود کی نشاندہی کی ہے، اور یہ بتایا ہے کہ استنبول کی ایک لائبریری ''کوپرلی'' میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے جس کا نمبر (۲۶۳، ۲۶۴) ہے۔ ❶

ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری فرماتے ہیں اس کتاب کی پہلی اور دوسری جلد ''کوپرلی'' میں ہے، اور کچھ حصہ ''رباط'' کے خزانہ عامہ میں موجود ہے، جس کا نمبر (۳۲۱) ہے۔ ❷

۹ ...... ذیل طبقات الحفاظ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''تذکرۃ الحفاظ'' پر ذیل لکھا ہے، اس میں ۴ طبقات کا ذکر ہے، بائیسویں طبقے میں (۱۵) تراجم کا، تیئیسویں طبقے میں (۱۱) تراجم کا، چوبیسویں طبقے میں (۹) تراجم کا اور پچیسویں طبقے میں (۱۱) تراجم کا ذکر ہے، کتاب کا آغاز امام ذہبی رحمہ اللہ کے ترجمے سے کیا ہے۔ یہ ذیل ایک جلد میں شیخ زکریا عمیرات کی تحقیق کے ساتھ ''دار الکتب العلمیۃ'' سے طبع ہے۔

۱۰ ...... طبقات الحفاظ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''تذکرۃ الحفاظ'' کا اختصار کیا ہے، یہ کتاب (۲۴) طبقات پر مشتمل ہے اور اس میں کل (۱۱۹۰) تراجم کا ذکر ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ کے بعد جو ائمہ نقاد آئے ہیں ان کا بھی تذکرہ کیا ہے، کتاب کا اختتام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے ترجمہ پر کیا ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ نام ونسب، کنیت، لقب، مشہور چند اساتذہ وتلامذہ اور ایک یا دو اہل علم کی ان کے متعلق آراء اور آخر میں سنِ وفات ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''دار الکتب العلمیۃ'' سے طبع ہے۔

---

❶ تاریخ الثقات: مقدمة محقق، ص۱۷ ❷ بحوث فی تاریخ السنة المشرفة: ص ۱۰۰

﴿۹۰﴾ کتب الضعفاء

ضعیف راویوں پر لکھی گئی کتابوں کی تعداد ثقہ راویوں پر لکھی گئی کتابوں کی تعداد سے زیادہ ہے، ان کتابوں میں جہاں اس راوی کا ترجمہ پایا جاتا ہے وہاں اس کا سبب ضعف بھی مذکور ہوتا ہے، اور سبب ضعف کی وضاحت کے لئے اس راوی کی منکر روایات کو بطورِ استدلال ذکر کیا جاتا ہے، اس طرح کی کتب میں عام طور پر ضعیف اور موضوع روایتیں بکثرت پائی جاتی ہیں، بلکہ عموماً یہ کتب مصدر اصلی کی حیثیت رکھتی ہیں، اس فن پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... الضعفاء الكبير

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے اس کتاب میں نہایت اختصار کے ساتھ ضعیف رواۃ کے تراجم ذکر کئے ہیں، ایک سے دوسطروں میں راوی کا نام ونسب اور جرح ذکر کرتے ہیں، چونکہ یہ فن کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے اس لئے اس میں تفصیلات نہیں ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں استاذ محمود ابراہیم زید کی تحقیق کے ساتھ ''دار المعرفة'' سے طبع ہے۔

۲ ...... الضعفاء الصغير

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے اس میں (۴۱۸) رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، عموماً ایک سے دوسطروں میں ہر ایک کے احوال ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ تصنیف ۳۵ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے رواۃ کا ذکر ہے، راوی کا نام وکنیت، اس راوی کے استاذ اور تلامذہ میں چند ایک کا ذکر اور پھر جرح وتعدیل میں سے کوئی ایک آدھ قول ذکر کرتے ہیں، مثلاً:

أيوب بن عائذ الطائی سمع الشعبی وقيس بن مسلم، روى عنه ابن عيينة كان يرى الإرجاء وهو صدوق.

امام بخاری رحمہ اللہ کے اس رسالے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق جرح موجود ہے، جس کو امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے استاذ نعیم بن حماد کے حوالے سے نقل کیا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کے سامنے جب امام صاحب کی وفات کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے کہا:

الحمد لله وسجد كان ينقض الإسلام عروة عروة ما ولد في الإسلام مولود أشأم منه. ❶

یعنی امام ابوحنیفہ نے اسلام کو کڑی کڑی کر کے توڑ دیا اور ان سے بڑھ کر کوئی منحوس اسلام میں پیدا نہیں ہوا۔

اس جرح کا ناقل نعیم بن حماد ہے اور نعیم کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کی تقریباً تمام کتابوں میں ہے:

كان يضع الحديث في تقوية السنة وحكايات عن العلماء في ثلب أبي حنيفة مزورة كذب. ❷

امام بخاری رحمہ اللہ جو امام صاحب سے کچھ نالاں ہیں اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ انہوں نے نعیم بن حماد کی شاگردی اختیار کی، اور یہ شخص امام صاحب کے بارے میں جھوٹی باتیں گھڑتا تھا، یہی بات سبب بنی امام بخاری رحمہ اللہ کے امام ابوحنیفہ سے انحراف کی:

صحب البخاري أيضا نعيم بن حماد الذي اتهمه الدولابي بوضع حكايات في مثالب أبي حنيفة كلها زور كما جاء ذكره في التهذيب والميزان فلعل ذلك هو منشأ انحراف البخاري عن الإمام أبي حنيفة. ❸

مشہور غیر مقلد عالم مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلاصہ کلام یہ ہے

❶ الضعفاء الصغير: باب النون، ترجمة: النعمان بن ثابت، ص ۱۳۲

❷ الكامل في ضعفاء الرجال: ج۸ ص ۲۵۱/ تاريخ مدينة دمشق: ج۶۲ ص۱۶۸/ الضعفاء والمتروكون لابن الجوزي: ج۳ ص۱۶۴/ تهذيب الكمال: ج۲۹ ص۴۷۶/ المغني في الضعفاء: ج۲ ص۷۰۰/ تهذيب التهذيب: ج۱۰ ص۴۶۲

❸ قواعد في علوم الحديث: سبب انحراف البخاري عن أبي حنيفة، ص ۳۸۰

کہ نعیم کی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ اس کی روایت کی بناء پر امام ابوحنیفہ جیسے بزرگ امام کے حق میں بدگوئی کریں، جن کو حافظ شمس الدین جیسے ناقد الرجال ''امام اعظم'' کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أحد أئمة الإسلام والسادة الأعلام وأحد الأركان العلماء وأحد الأئمة الأربعة، أصحاب المذاهب المتبوعة. ❶

۳...... الضعفاء

امام ابواسحاق ابراہیم بن یعقوب جوزجانی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۹ھ) نے اس کتاب میں ضعیف رواۃ کے اسماء ذکر کئے ہیں، اور مختصر عبارت میں ان پر جرح ذکر کی ہے، لیکن مصنف کوفی رواۃ پر جرح کرنے میں متشدد ہیں اس لئے ان رواۃ کے بارے میں ان کی جرح کا اعتبار نہیں ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الجوزجَانی فقد قُلْنَا غير مرّة إِن جرحه لَا يقبل فِي أهل الكُوفَة لشدَّة انحرافه ونصبه ❷.

یہ کتاب سید صبحی سامرائی کی تحقیق کے ساتھ ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

۴...... الضعفاء والمتروكون

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۴ھ) کی اس کتاب میں صرف رواۃ کے اسماء اور ان پر اختصار کے ساتھ جرح کا ذکر ہے۔ یہ کتاب دکتور سعدی ہاشمی کی تحقیق کے ساتھ مجلس علمی مدینہ منورہ سے طبع ہے۔ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کی حدیث کے لئے خدمات پر اس کتاب کا مطالعہ کریں ''أبو زرعة وجهوده فی السنة النبوية''

۵...... الضعفاء والمتروكون

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۳ھ) کا یہ رسالہ ہندوستان

❶ تاریخ اہل حدیث: ص۶۴ ❷ هدى السارى: الفصل التاسع، ص ۴۴۶

سے طبع ہے، اس پر ناشر کا نام نہیں ہے، یہ رسالہ چالیس صفحات پر مشتمل ہے، مصنف نے حروف تہجی کی ترتیب پر ضعیف اور متروک رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، یہ راوی کا نام، اس کے والد کا نام ذکر کر کے اس کے متعلق جرح نقل کرتے ہیں، ان کا ترجمہ آدھی سے ایک سطر میں ہوتا ہے، مثلاً:

إبراهيم بن عطية متروك الحديث. أسامة بن زيد بن أسلم ليس بالقوى. طارق بن عبد الرحمن ليس بالقوى.

امام نسائی رحمہ اللہ جرح کے باب میں متعنت ہیں اس لئے جب تک دیگر منصف مزاج محدثین سے اس کی تائید نہ ہو تو اُس پر بالکلیہ اعتماد نہ کیا جائے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

حبيب المعلم متفق على توثيقه لكن تعنت فيه النسائي... الحسن بن الصباح البزار تعنت فيه النسائي. ❶

۶ ...... الضعفاء الكبير

امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد حجازی المعروف امام عقیلی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۲ھ) نے حروفِ تہجی کی ترتیب پر ضعیف رواۃ کا ذکر کیا ہے، ڈیڑھ سے دو سطروں میں راوی کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ امام عقیلی رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

للعقيلي مصنف مفيد في معرفة الضعفاء. ❷

یہ کتاب آپ کی ان گراں قدر تصانیف میں سے ہے جس کو فنی اعتبار سے پہلی اور جامع کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے، اس کتاب میں جملہ متکلم فیہ راویوں کا تذکرہ مصنف نے اپنے علم کے مطابق کیا ہے۔ بعض رواۃ کی جرح میں مصنف متعنت ہیں اس لئے دیگر محدثین کی آراء دیکھے بغیر حکم نہ لگایا جائے۔ یہ کتاب ۴ جلد میں ''دار الكتب العلمية'' سے طبع ہے۔

---

❶ فتح الباري شرح صحيح البخاري: الفصل التاسع في سياق أسماء من طعن فيه من رجال، ج ۱ ص ۴۶۱　❷ ميزان الاعتدال: ج ۱ ص ۴

۷...... المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين

امام ابوحاتم محمد بن حبان بستی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ) نے پہلے "كتاب الثقات" لکھی اور اس کے بعد یہ کتاب تصنیف کی، اس کتاب میں ضعفاء اور متروکین کے ساتھ ان محدثین کا بھی تذکرہ کیا ہے جو نقل حدیث میں قابل اعتماد نہیں ہیں۔ یہ راوی کا نام ونسب، جرح اور سبب جرح بیان کرتے ہیں، اس راوی سے جو روایات منقول ہیں انہیں لکھ کر اس پر کلام بھی کرتے ہیں، اور حکم بھی بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت کس درجہ کی ہے، مثلاً:

أيوب عن عبد السلام شيخ كأنه كان زنديقا يروى عن أبى بكرة عن ابن مسعو أن الله تبارك وتعالى إذا غضب انتفخ على العرش حتى يثقل على حملته روى عنه حماد بن سلمة كان كذابا لا يحل ذكر مثل هذا الحديث ولا كتابته وما أراه إلا دهريا.

اسی طرح عموماً ہر راوی کا تذکرہ کرتے ہیں یعنی راوی کا نام اس پر جرح اور اگر اس سے کوئی روایت مروی ہو تو اس کی نشاندہی اور اس پر حکم بیان کرتے ہیں۔ یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت اہم ہے کہ اس میں ان محدثین کا ذکر کیا ہے جو روایات لکھتے اور بیان کرتے ہیں لیکن وہ محدثین کے ہاں قابل اعتبار نہیں ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ضعیف اور متروک رواۃ کا تذکرہ بھی ہے، جرح وتعدیل میں مصنف کا اپنا ایک نقطہ نظر ہے کہ جس راوی کے بارے میں کوئی جرح معلوم نہ ہو تو وہ عادل سمجھا جائے گا، اس لئے کہ جب جرح موجود نہیں ہے تو اس کی ضد عدالت ثابت ہوگی، ہمیں اس بات کا مکلّف نہیں بنایا گیا ہے کہ ہم مخفی باتوں کی تلاش میں پڑ جائیں، ہم ظاہر کے مکلّف ہیں اسی پر حکم لگائیں گے:

فَمن لم يعلم بجرح فَهُوَ عدل إِذا لم يبين ضِدّه إِذْ لم يُكَلف النَّاس من النَّاس معرفَة مَا غَابَ عَنْهُم وَإِنَّمَا كلفوا الحكم بِالظَّاهِرِ من الْأَشْيَاء غير المغيب عَنْهُم [1].

[1] كتاب الثقات: مقدمة المصنف، ج ۱ ص ۱۳

امام ابن حبان رحمہ اللہ کے نزدیک ایک شخص کی روایت سے جہالت عین ختم ہو جاتی ہے، یہی ان کے شیخ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا مذہب بھی ہے:

وکان عند بن حبان ان جهالة العين ترتفع برواية واحد مشهور وهو مذهب شيخه بن خزيمة❶.

جمہور کے ہاں جہالت عین دو حضرات کی روایت سے ختم ہوتی ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ کے ہاں راوی اگر مجہول العین نہ ہو تو وہ عادل سمجھا جائے گا، یہاں تک کہ اس پر جرح واضح ہو جائے، یہ ان کا نقطہ نظر عجیب ہے جو جمہور کے برخلاف ہے:

ذهب إليه بن حبان من أن الرجل إذا انتفت جهالة عينه كان على العدالة الى أن يتبيّن جرحه مذهب عجيب والجمهور على خلافه❷.

امام ابن حبان رحمہ اللہ راوی کے ضعف کے بعد بسا اوقات اُس کی ایک آدھ روایت بھی ذکر کر لیتے ہیں، اس لئے اس کتاب میں موضوع روایات کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے ''الموضوعات'' میں کافی حد تک روایات اس کتاب سے ذکر کی ہیں۔ کتاب اپنے موضوع پر مفید ہے، مندرجہ بالا اصولوں کی رعایت رکھتے ہوئے ان کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ''دار الوعی'' حلب سے طبع ہے۔

(فائدہ) **''الرواة الذين ترجّم لهم ابن حبان فى المجروحين وأعادهم فى الثقات''** دکتور مبارک یوسف ہاجری۔ اس کتاب میں ان روات کے تراجم کا ذکر ہے کہ جس پر امام ابن حبان رحمہ اللہ نے جرح کر کے ان کو مجروحین میں ذکر کیا، اور پھر انہی راویوں کا ذکر ثقات میں بھی کیا ہے، اب پڑھنے والوں کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ راوی ثقہ ہے یا ضعیف کیونکہ دونوں کتابوں میں اس کا تذکرہ ہے، مصنف پہلے جرح والا قول نقل کرتے ہیں پھر ان کی کتاب ''الثقات'' سے ثقہ والا قول نقل کرتے ہیں، پھر اس کے بعد دیگر ائمہ

❶لسان الميزان: مقدمة المصنف، ج ۱ ص ۱۴

❷لسان الميزان: مقدمة المصنف، ج ۱ ص ۱۴

جرح وتعدیل کی آراء اس راوی کے بارے میں ذکر کرتے ہیں کہ آیا یہ ثقہ ہے یا ضعیف۔ اس کتاب میں کل (۱۵۹) رواۃ کا ذکر ہے، پھر آخر میں فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ راوی مجروح ہے یا ثقہ ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ کی کتاب ''الثقات'' اور ''المجروحین من المحدثین'' کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ نہایت ہی مفید ہے۔ ۳۹۶ صفحات پر مشتمل یہ مقالہ جامعہ کویت سے طبع ہے۔

۸...... الکامل فی ضعفاء الرجال

امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ جرجانی المعروف امام ابن عدی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ) کی یہ کتاب مصنف کے دور تک کی تمام کتابوں میں سب سے جامع کتاب ہے، اس کتاب کے بارے میں کئی ایک اہل علم نے توثیقی کلمات کہے ہیں، امام دار قطنی رحمہ اللہ سے جب یہ کہا گیا کہ آپ ضعیف رواۃ کے احوال پر کوئی کتاب تصنیف کریں، تو انہوں نے کہا کہ آپ کے پاس امام ابن عدی رحمہ اللہ کی کتاب نہیں ہے؟ تو سائل نے کہا: موجود ہے، تو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے کہا ''فیه کفایة لا یزاد علیه'' امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا ''وأما فی العلل والرجال فحافظ لا یجاری'' ❶

علامہ سخاوی رحمہ اللہ امام ابن عدی رحمہ اللہ کی ''الکامل'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

وهو أكمل الكتب المصنّفة قبله وأجلها ولكنه توسع لذكره كل من تُكلّم فيه وإن كان ثقة. ❷

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہے یعنی جیسا نام کامل ہے ویسے رواۃ کے احوال میں بھی یہ کامل ہے، اس کے الفاظ کلام کے عین مطابق ہیں، اسی چشمہ سے لوگوں نے فائدہ حاصل کیا اور انہیں کی گواہی پر فیصلہ کرنے والوں نے فیصلہ کیا، اوران کے قول کی طرف متقدمین متاخرین اہل علم نے رجوع کیا:

وَكتابه الكَامِل طابق اسمه مَعْنَاهُ وَوَافَقَ لَفظه فحواه من عينه انتجع

❶ طبقات الشافعية الكبرى: ج۳ ص ۳۱۶ ❷ فتح المغيث: ج۳ ص ۳۴۸

المنتجعون وبشهادته حكم المحكمون وَإِلَى مَا يقُول رَجَعَ المتقدمون والمتأخرون❶.

اس کتاب میں امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ہر اس شخص کا تذکرہ کیا ہے جس پر جرح کی گئی ہو اگرچہ وہ معمولی جرح ہی کیوں نہ ہو، راوی کتنا ہی ثقہ ہو اگر اس پر کلام کیا گیا ہے تو مصنف نے اس کا تذکرہ اپنی اس کتاب میں کیا ہے، اس لئے اس میں کئی ایسے روات کا تذکرہ بھی آ گیا جو صحیحین کے راوی ہیں، اور کئی ثقہ اور جلیل القدر اہل علم کا تذکرہ بھی اس میں آیا ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ ''میزان الاعتدال'' کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

وفيه من تكلم فيه مع ثقته وجلالته بأدنى لين، وبأقل تجريح، فلولا أن ابن عدى أو غيره من مؤلفي كتب الجرح ذكروا ذلك الشخص لما ذكرته لثقته...... لا أني ذكرته لضعف فيه عدى.❷

امام ذہبی رحمہ اللہ نے ''میزان الاعتدال'' میں اس کتاب سے کافی استفادہ کیا ہے اور یہی آپ کے بنیادی ماخذ میں سے ہے۔ اس قسم کے راوی امام ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک ضعیف نہیں ہیں، امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ان کو ضعفاء میں شمار کیا ہے تو امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اُن کا ذکر کر دیا حالانکہ ان کے نزدیک وہ ثقہ ہیں۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ راوی کا نام ونسب، نسبت، کنیت، لقب اور پھر سند کے ساتھ ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں، ہر ایک مجروح راوی کا ذکر ایک سے دو صفحات میں کرتے ہیں، اس کتاب کی افادیت اس وجہ سے زیادہ ہے کہ اس میں تمام متکلم فیہ روات کا تذکرہ ہے اور سند کے ساتھ ائمہ جرح وتعدیل کے تفصیلی اقوال ذکر ہیں اور کہیں کہیں ان سے مروی غیر مستند روایات ذکر کر کے اس پر حکم بھی بیان کیا ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے جلیل القدر تابعی حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ کا ذکر بھی کیا، پھر طویل بحث کرنے کے بعد آخر میں لکھا:

وليس له من الأحاديث إلا القليل فلا يتهيأ أن يحكم عليه الضعف بل

❶طبقات الشافعية الكبرى: ج۳ ص ۳۱۵ ❷ميزان الاعتدال: ج ۱ ص ۱۳، ۲

هو صدوق ثقة مقدار ما يُروى عنه. ❶

حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ جن کی فضیلت میں صحیح احادیث موجود ہیں، انہوں نے اس کا تذکرہ بھی اس کتاب میں کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے شخص سے فرمایا تھا کہ ان سے اپنے لئے دعا کروانا:

عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ، وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ؟ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ، إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ ❷.

اسی طرح علامہ ابن عدی رحمہ اللہ نے ''احمد بن صالح المصری'' کا ذکر اپنی اس کتاب میں کیا، پھر ان کے متعلق لکھا:

ولو لا أنی شرطت فی کتابی هذا أن أذکر فیه کل من تکلم فیه متکلم لکنت أجل أحمد بن صالح أن أذکره. ❸

اسی طرح علامہ ابن عدی رحمہ اللہ نے ''احمد بن محمد بن سعید ابو العباس'' کا ذکر اپنی کتاب میں کیا اور جارحین کی جرح بھی نقل کی، پھر آخر میں لکھتے ہیں:

لأنی شرطت فی أول کابی هذا، أن أذکر فیه کل من تکلم فیه متکلم ولا أحابی، ولولا ذاک لم أذکره للذی کان فیه من الفضل والمعرفة. ❹

❶ الکامل: ج۲ ص۲۱۱ ❷ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أویس القرنی، ج۴ ص۱۹۶۸، رقم الحدیث: ۲۵۴۲ ❸ الکامل فی ضعفاء الرجال: ترجمة: أحمد بن صالح أبو جعفر المصری، ج۱ ص۳۰۲

❹ الکامل فی ضعفاء الرجال: ترجمة: أحمد بن محمد بن سعید، ج۱ ص۳۳۹

اسی طرح ''امام عبداللہ بن سلیمان بن اشعث'' کا تذکرہ بھی اپنی اسی کتاب میں کرکے آخر میں لکھتے ہیں:

لولا شرطنا أول فی الکتاب أن کل من تکلم فیه متکلم ذکرته فی کتابی هذا. ❶

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

وفیه من تکلم فیه مع ثقته وجلالته بأدنی لین، وبأقل تجریح، فلولا أن ابن عدی أو غیره من مؤلفی کتب الجرح ذکروا ذلک الشخص لما ذکرته لثقته. ❷

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''ابو بشر واسطی جعفر بن ایاس'' کا تذکرہ اپنی کتاب ''الکامل'' میں کرکے برا کیا ہے اس لئے کہ وہ ثقہ رواۃ میں سے ہیں:

جعفر بن إیاس أبو البشر الواسطی أحد الثقات أورده ابن عدی فی کامله فأساء. ❸

امام ذہبی رحمہ اللہ نے ''میزان الاعتدال'' میں کثرت کے ساتھ ایسے راویوں کا ذکر کیا ہے جو ثقہ ہیں، لیکن اس کے باوجود امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ان کا ذکر کیا ہے، اگر امام ابن عدی رحمہ اللہ کے نفس ذکر کرنے سے کوئی راوی ضعیف ہوجاتا تو یہ تمام ثقہ راوی مجروح ہوجائیں گے، خصوصاً صحیحین کے رجال بھی نہیں بچ سکیں گے۔ معلوم ہوا کہ امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ہر اس راوی کا ذکر کردیا جس پر کسی نے کلام کیا ہے، قطع نظر کہ وہ کلام صحیح ہے یا نہیں۔ اس لئے صرف اس کتاب میں کسی راوی پر کلام دیکھ کر اُس کے متعلق حتمی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ دیگر محدثین سے اس کی تائید نہ ہو۔

---

❶ الکامل فی ضعفاء الرجال: ترجمة: عبد الله بن سلیمان بن الأشعث، ۵/ ۴۳۷

❷ میزان الاعتدال فی نقد الرجال: مقدمة، ج ۱ ص ۲

❸ میزان الاعتدال فی نقد الرجال: حرف الجیم، ترجمة: جعفر بن إیاس، ج ۱ ص ۴۰۲

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ کتاب اس لحاظ سے مفید ہے کہ اس میں ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال سند کے ساتھ موجود ہیں، عموماً ہر ترجمہ کے آخر میں مفید خلاصہ ہوتا ہے، رواۃ پر حکم بیان کرنے میں عموماً یہ معتدل ہیں، البتہ حنفی رواۃ کے تراجم میں قدرے تشدد ہے۔ بسا اوقات رواۃ کے تراجم میں قصص وحکایات بھی ذکر کرتے ہیں، حالانکہ ان کا ذکر اس کتاب میں مناسب نہیں تھا۔ عموماً تراجم میں اُن رواۃ سے مروی منکر، باطل اور موضوع روایات بھی ذکر کرتے ہیں۔ مصنف کے دور تک کی کتابوں میں اس موضوع پر یہ کتاب جامعیت کے لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ یہ کتاب عادل احمد، عبدالموجود، علی محمد معوض کی تحقیق کے ساتھ ۹ جلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

امام ابن طاہر مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ) نے اس کتاب پر ایک ذیل لکھا ہے۔ ❶

امام احمد بن علی بن عبدالقادر المعروف تقی الدین مقریزی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۵ھ) نے امام ابن عدی رحمہ اللہ کی کتاب ''الکامل'' کا اختصار ''مختصر الکامل فی الضعفاء'' کے نام سے کیا ہے، انہوں نے اسانید اور تکرار کو حذف کر کے اختصار کے ساتھ رواۃ کا ذکر کیا ہے، اس لئے یہ نہایت مفید ہے۔

۹ ...... کتاب الضعفاء والمتروکین

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) کی یہ کتاب حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہے، اس میں رواۃ کے اسماء ہیں اور ایک سے دو جملوں میں جرح کا ذکر ہے، اس میں کل (۶۳۲) رواۃ کا ذکر ہے۔ یہ کتاب دکتور موفق بن عبداللہ بن عبدالقادر کی تحقیق کے ساتھ ''مکتبة المعارف'' ریاض سے طبع ہے۔

۱۰ ...... کتاب الضعفاء

امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) نے اس کتاب میں حروف تہجی کی ترتیب پر (۲۸۹) رواۃ کے اسماء ذکر کئے ہیں، مصنف راوی کا نام ونسب ذکر کر کے

❶ میزان الاعتدال: ج ۱ ص ۲

اختصار کے ساتھ یہ بتلاتے ہیں کہ یہ راوی کن کن سے منکر اور موضوع روایت نقل کرتا ہے، اُن کے نام ذکر کرتے ہیں اور اُن روایات کا حکم بیان کرتے ہیں، مصنف کا کلام نہایت موجز اور دقیق ہوتا ہے۔ یہ کتاب دکتور فاروق حمادہ کی تحقیق کے ساتھ ''دار الثقافة'' مغرب سے طبع ہے۔

۱۱ ...... الضعفاء والمتروکون

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب میں ضعفاء اور وضاع راویوں کے نام ہیں اور ان کے متعلق کبار ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ہیں۔ لیکن مصنف نے اس کتاب میں بہت سے ثقہ راویوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق اس کتاب میں کل (۴۰۱۸) رواۃ کا ذکر ہے۔ مصنف عموماً ایک سے دو سطروں میں راوی کا نام ونسب اور ائمہ جرح وتعدیل کے حوالے سے جرح ذکر کرتے ہیں۔ اس میں راوی کی حکایات وقصص اور اس کی منکر روایات کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں صرف راوی کا نام ونسب اور جرح ہے۔ یہ کتاب دکتور عبد اللہ قاضی کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ''دار الکتب العلمیة'' سے طبع ہے۔

۱۲ ...... میزان الاعتدال فی نقد الرجال

امام ابوعبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی یہ کتاب اس موضوع پر لکھی گئی تمام کتابوں میں جرح وتعدیل کے اعتبار سے سب سے جامع ہے:

وھو من أجل الکتب و أحسنھا و أجمعھا فی نقد الرجال جرحا وتعدیلا.

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں اپنے سے پہلے تمام ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کو جمع کیا ہے، اس میں انہوں نے اُن تمام اہم کتابوں سے استفادہ کیا ہے جو ضعفاء اور مجروح رواۃ کے متعلق لکھی گئی ہیں، نیز وہ کتابیں بھی اِن کا ماخذ رہیں جن میں ثقہ اور ضعیف دونوں قسم کے رواۃ کا ذکر ہوتا ہے۔ اس کتاب کا موضوع اگرچہ ضعیف رواۃ کا تذکرہ ہے لیکن اس میں بہت سے ثقہ رواۃ کا تذکرہ کر کے اُن کا دفاع بھی کیا ہے۔ اس

میں آپ کے لئے بنیادی ماخذ علامہ ابن عدی رحمہ اللہ کی ''الکامل'' ہے، امام ابن عدی رحمہ اللہ نے جن راویوں پر جرح کی ہے تو امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی ان سب کو نقل کیا ہے، اگر چہ وہ راوی ثقہ کیوں نہ ہوں، اس کی وجہ خود مقدمہ میں لکھتے ہیں:

وفیه من تکلم فیه مع ثقته وجلالته بأدنی لین، وبأقل تجریح، فلولا أن ابن عدی أو غیره من مؤلفی کتب الجرح ذکروا ذلک الشخص لما ذکرته لثقته...... لا أنی ذکرته لضعف فیه عدی. ❶

یعنی امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان تمام روات کا تذکرہ کیا ہے جن کا ذکر امام ابن عدی رحمہ اللہ نے کیا اگر چہ وہ ثقہ کیوں نہ ہوں، جو راوی ثقہ تھے امام ذہبی رحمہ اللہ نے آگے ان کی صراحت کردی ہے کہ یہ راوی ثقہ ہیں، متکلم فیہ ہونے کی بنیاد پر ان کا تذکرہ ضعفاء میں کیا گیا ہے۔ ایسا کوئی بھی ثقہ راوی ہو تو مصنف اس کی ثقاہت ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کی روشنی میں ذکر کرتے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں صحابہ کرام اور ائمہ متبوعین میں سے کسی کا تذکرہ نہیں کیا، چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

لا أذکره فی کتابی من الأئمة المتبوعین فی الفروع أحدا لجلالتهم فی الإسلام وعظمتهم فی النفوس مثل أبی حنیفة والشافعی والبخاری. ❷

مصنف نے صراحت کردی کہ میں ائمہ متبوعین میں سے کسی کا تذکرہ اپنی کتاب میں نہیں کروں گا، ائمہ متبوعین میں سب سے پہلے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام ذکر کیا، اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کتاب میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر جرح نہیں کی۔ بعض نسخوں میں جو جرح ہے یہ بعد میں آنے والوں میں سے کسی نے اصل کتاب میں شامل کی ہے۔

''میزان الاعتدال'' کے نسخے میں وہ جرح یہ ہے:

النعمان بن ثابت بن زوطی أبو حنیفة الکوفی إمام أهل الرأی، ضعفه النسائی من جهة حفظه وابن عدی وآخرون. ❸

---

❶ میزان الاعتدال: ج ۱ ص ۲ ❷ میزان الاعتدال: مقدمة المؤلف، ج ۱ ص ۲

❸ میزان الاعتدال فی نقد الرجال: حرف النون، ترجمة: النعمان بن ثابت، ج ۴ ص ۲۶۵

یہ جرح امام ذہبی رحمہ اللہ نے نقل نہیں کی بلکہ متعصبین نے یہ جرح ان کی کتاب میں شامل کی۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) فرماتے ہیں کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے میزان میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ اپنی اس کتاب میں نہ ہی کسی صحابی کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی ائمہ متبوعین میں سے کسی کا ذکر کیا ہے:

ولكنه التزم أن لا يذكر أحدا من الصحابة و لا الأئمة المتبوعين. ❶

علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے میزان میں کسی صحابی کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ائمہ متبوعین میں سے کسی کا ذکر کیا:

وتبعه على ذلك الذهبي في الميزان إلا أنه لم يذكر أحدا من الصحابة و الأئمة المتبوعين. ❷

ان حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں ائمہ متبوعین کا ذکر نہیں کیا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ امام صاحب پر کیسے جرح کر سکتے ہیں جب کہ انہوں نے خود امام صاحب کا تذکرہ ''تذکرة الحفاظ'' میں کیا ہے:

أبو حنيفة الإمام الأعظم فقيه العراق النعمان بن ثابت بن زوطا التيمي...... و كان إماما ورعا عالما عاملا متعبدا كبير الشأن لا يقبل جوائز السلطان بل يتجر ويتكسب...... وقال ابن المبارك أبو حنيفة أفقه الناس، وقال الشافعي الناس في الفقه عيال على أبي حنيفة، وقال يزيد ما رأيت أحدا أورع و لا أعقل من أبي حنيفة. ❸

❶فتح المغيث بشرح ألفية الحديث: معرفة الثقات والضعفاء، ج ا ص ۱۲۶، ۱۲۷

❷تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي: النوع الحادي والعشرون، معرفة الثقات والضعفاء، ج ۲ ص ۸۹۰

❸تذكرة الحفاظ: ترجمة: أبو حنيفة الإمام الأعظم النعمان بن ثابت، ج ا ص ۱۲۶، ۱۲۷

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''سیر أعلام النبلاء ''میں مکمل تیرہ صفحات پر امام صاحب کے متعلق تعریفی اقوال ذکر کئے ہیں، امام صاحب کا ذکرِ خیر شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أبو حنيفة النعمان بن ثابت التميمي الإمام، فقيه الملة، عالم العراق ورأى أنس بن مالك لما قدم عليهم الكوفة...... وقال يحيى بن سعيد القطان لا نكذب الله ما سمعنا أحسن من رأى أبي حنيفة وقد أخذنا بأكثر أقواله...... وقال على بن عاصم لو وزن علم الإمام أبي حنيفة بعلم أهل زمانه لرجح عليهم...... سمعت يحيى بن معين يقول: كان أبو حنيفة ثقة في الحديث. ❶

امام ذہبی رحمہ اللہ تو امام صاحب کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ بنو آدم کے اذکیاء میں سے تھے:

فقيه العراق الإمام أبو حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي...... وكان من أذكياء بني آدم، جمع الفقه والعبادة والورع والسخاء، وكان لا يقبل جوائز الدولة. ❷

امام ذہبی رحمہ اللہ نے تو آپ کو اپنی کتاب ''المعين في طبقات المحدثين ''میں کبار محدثین میں شمار کیا ہے۔ اس کتاب میں آپ کا ذکر کیا، جس کے متعلق خود فرماتے ہیں:

فهذه مقدمة في ذكر أسماء أعلام حملة الآثار النبوية تبصر الطالب النبية وتذكر المحدث المفيد بمن يقبح بالطلبة أن يجهلوهم. ❸

امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کے مناقب پر مستقل ایک رسالہ ''مناقب الإمام أبي

❶ سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو حنيفة النعمان بن ثابت، ج٦ ص ٣٩٠ تا ٤٠٣

❷ العبر في خير من غبر: سنة خمسين ومائة، ترجمة: النعمان بن ثابت، ج ١ ص ١٦٤

❸ المعين في طبقات المحدثين: ص ١٧

حنیفة و صاحبیه'' کے نام سے لکھا ہے۔ تفصیلی بحث کے لئے راقم کی کتاب ''امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا محدثانہ مقام'' کا مطالعہ کریں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مصنف کا اس کتاب میں اسلوب یہ ہے کہ یہ راوی کا نام، والد کا نام نقل کرتے ہیں، کنیت اور لقب ذکر کرتے ہیں، راوی کے مشہور اساتذہ اور تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، پھر اس کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں، ''قلت'' سے اپنی رائے بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس راوی سے جو موضوع، غیر مستند روایات مروی ہیں ترجمے میں اس کا ذکر بھی کرتے ہیں اور پھر اس روایت کا حکم بھی بیان کرتے ہیں۔ اکثر رواۃ کی سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں، کئی جگہ پر انہوں نے امام ابن عدی رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے، اور اس کے مقابلے میں اپنی رائے ذکر کی ہے اور ان کے تسامحات کی نشاندہی بھی کی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

ومن أجمع ما وقفت عليه في ذلك الكتاب الميزان الذى ألفه الحافظ أبو عبد الله الذهبي. ❶

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کو آٹھ اقسام پر تقسیم کیا ہے، کتاب کی ترتیب حروفِ تہجی کے اعتبار سے ہے، قسم اول میں (۹۹۲۶) مردوں اور خواتین کے تراجم ذکر کئے ہیں، یہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ قسم ثانی کنیتوں کی ترتیب پر ہے، جس میں (۸۲۸) تراجم کا ذکر ہے۔ قسم ثالث میں ان رواۃ کا تذکرہ ہے جو اپنے والد کی نسبت سے مشہور ہیں ان کی تعداد (۹۶) ہے۔ قسم رابع انساب کے بیان میں ہے۔ قسم خامس مجھول الاسم راویوں کے بارے میں ہے۔ قسم سادس مجھول خواتین کے بارے میں ہے۔ قسم سابع خواتین کی کنیتوں کے بارے میں ہے۔ قسم ثامن ان خواتین کے بیان میں جن کے نام معلوم نہیں ہیں، لیکن وہ اپنے بیٹوں کی نسبت سے مشہور ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں کل (۱۱۰۵۳) تراجم کا ذکر کیا ہے۔ کئی اہل علم نے اس کتاب پر ذیل لکھا ہے، جن میں حافظ

❶ لسان الميزان: ج ۱ ص ۴

ابن حجر کے معروف استاذ علامہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰٦ھ) ہیں، ان کا یہ ذیل اصل کتاب کے ساتھ طبع ہے، مکتبہ رحمانیہ سے جو نسخہ طبع ہے اس میں یہ ذیل موجود ہے۔ البتہ یاد رہے کہ یہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی ابتدائی کتابوں میں سے ہے، صرف اس کو دیکھ کر حکم نہیں بیان کرنا چاہئے، جب تک آپ کی دیگر تصنیفات سے اس کی تائید اور توثیق نہ ہو۔ ذیل میں علامہ عراقی رحمہ اللہ نے (۷۹۹) رواۃ کا تذکرہ کیا ہے اور ان کا اسلوب یہ ہے کہ راوی اور اس کے والد کا نام، اس کے مشہور اساتذہ و تلامذہ کا ذکر، ائمہ جرح و تعدیل میں سے کسی ایک کا قول نقل کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب کی تلخیص اور تکمیل ''لسان المیزان'' کے نام سے کی۔

۱۳ ...... المغنی فی الضعفاء

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی مختصر کتابوں میں یہ نہایت مفید کتاب ہے:

وھو کتاب قیم، کثیر النفع، جمع فیہ المؤلف عددا کثیرا من الضعفاء والوضاعین والکذابین.

مصنف نے اس کتاب میں (۷۸۵۵) رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، یہ کتاب ''میزان الاعتدال'' کے مقابلے میں اختصار کے ساتھ لکھی گئی ہے، اس میں راوی کا نام و نسب، چند ایک اساتذہ و تلامذہ اور ائمہ جرح و تعدیل میں سے چند ایک کی اس کے متعلق آراء مذکور ہیں۔ اس میں وضاع، کذاب، ضعفاء رواۃ کا تذکرہ ہے، اور ان رواۃ کا بھی ذکر ہے جو ثقہ ہیں لیکن ان سے کثرت سے وہم ہوتا ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ کا پوری کتاب میں منہج ایک ہی رہا ہے، اختصار کے ساتھ آپ نے تراجم ذکر کئے ہیں، اگر کوئی تفصیلاً مطالعہ کرنا چاہے تو مصنف کی ''میزان الاعتدال'' پڑھے اور اگر اختصار کا خواہشمند ہو تو ''المغنی'' کا مطالعہ کرے۔ یہ کتاب دکتور نور الدین عتر کی تحقیق کے ساتھ ''دار المعارف'' حلب سے طبع ہے۔

۱۴ ...... لسان المیزان

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب میں ''میزان الاعتدال''

کو بنیاد بنایا ہے، جو باتیں امام ذہبی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئی تھیں ان کا اضافہ کیا، جو تراجم رہ گئے تھے ان کا تذکرہ کیا، اور بعض جگہ تسامحات کی نشاندہی کی، گویا یہ کتاب تلخیص اور تکمیل ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ترجمہ کے شروع میں لفظ ''ذ'' لکھیں تو یہ اشارہ ہوتا ہے کہ علامہ عراقی رحمہ اللہ نے ''میزان الاعتدال'' کے ذیل میں یہ بات نقل کی ہے۔ عموماً حافظ ابن حجر رحمہ اللہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی پہلے عبارت ذکر کرتے ہیں اور جب ان کی عبارت ختم ہو تو ''انتھی'' کے ذریعے اشارہ کرتے ہیں، اس کے بعد جو بات ہوتی ہے وہ حافظ کی ہوتی ہے۔

اس کتاب میں کل (۱۴۳۴۳) تراجم کا ذکر ہے، حافظ نے میزان سے بہت سے رواۃ کے تذکرے کو حذف کیا ہے، جن سے ائمہ ستہ نے روایت تخریج کی ہے، ''تھذیب الکمال'' میں جن رواۃ کا ذکر تھا ان کو بھی حذف کیا ہے، بقیہ میزان الاعتدال کو اپنی کتاب میں مفید اضافات کے ساتھ شامل کیا ہے۔ حافظ سب سے پہلے راوی کا نام ونسب، لقب اور کنیت ذکر کرتے ہیں، راوی کے چند مشہور اساتذہ وتلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، پھر اس کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کی آراء ذکر کرتے ہیں، اگر کسی جرح کے مقابلے میں دیگر ائمہ کی تعدیلی آراء بھی موجود ہوں تو انہیں بھی ذکر کرتے ہیں، راوی ثقہ ہو تو بھرپور دفاع بھی کرتے ہیں، اور کہیں کہیں سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں۔ حافظ نے اپنی معلومات سے جن رواۃ کا اضافہ کیا ہے ان کے نام کے شروع میں حرف ''ف'' کا اضافہ کیا ہے، اور جن رواۃ کا اضافہ علامہ عراقی رحمہ اللہ کی ''ذیل میزان الاعتدال'' سے کیا اس کے لئے علامت حرف ''ذ'' ذکر کی ہے۔ حافظ اپنی معلومات امام ذہبی رحمہ اللہ کی معلومات کے بعد ذکر کرتے ہیں۔

کتاب حروف تہجی کی ترتیب پر ہے، ناموں کے بعد کنیت اور پھر مبہمات کا ذکر ہے، حافظ نے اپنی اس کتاب سے ان تمام رواۃ کے تراجم حذف کر دیئے ہیں جنہیں انہوں نے ''تھذیب التھذیب'' میں ذکر کیا تھا۔ حافظ فرماتے ہیں:

لو استقبلت من أمری ما استدبرت لم أتقید بالذهبی و لجعلته کتابا مبتکرا۔ ❶

---

❶ الجواهر والدرر فی ترجمة شیخ الإسلام ابن حجر: ج ۲ ص ۶۵۹

یہ حافظ کا اپنا مقولہ ہے کہ جس نتیجے پر میں بعد میں پہنچا ہوں اگر پہلے سے یہ بات مجھے معلوم ہوتی تو میں امام ذہبی کا پابند نہ ہوتا، بلکہ الگ سے مستقل کتاب تصنیف کرتا۔

حافظ کی چار کتابیں ایسی ہیں جن پر انہیں خود بھی اعتماد تھا "فتح الباری، تهذيب التهذيب، لسان الميزان، المشتبه" ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کتاب کا نام "لسان الميزان" رکھا، یعنی میزان کی زبان، امام ذہبی رحمہ اللہ کی بات کی منقح انداز میں توضیح کی ہے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تحقیق کے ساتھ "دار البشائر الإسلامية" سے طبع ہوا ہے۔ حافظ سے جو تراجم چھوٹ گئے تھے یا جن میں انہیں وہم ہوا تھا اُن کا تذکرہ اپنی کتاب "تحرير الميزان" میں کیا ہے۔ اسی طرح امام ذہبی رحمہ اللہ نے "ميزان الاعتدال" میں جن رواۃ کا ذکر کیا اور اُن کے ضعف پر کوئی دلیل ذکر نہیں کی تو اُن کا تذکرہ انہوں نے "تقويم اللسان" میں کیا ہے۔ مصنف اس کے مسودے سے ۸۴۷ھ میں فارغ ہوئے۔ ❷

"لسان الميزان" پر حاتم بن عارف بن ناصر عونی نے ذیل لکھا ہے، اس میں انہوں نے اُن (۲۳۷) رواۃ کا ذکر کیا ہے جو حافظ سے چھوٹ گئے تھے، مصنف نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ دس سال کے مطالعہ سے ان تراجم کا اضافہ کیا ہے۔ یہ کتاب "ذيل لسان الميزان" کے نام سے ایک جلد میں "دار عالم الفوائد" مکہ مکرمہ سے طبع ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس فن پر اگر کسی کے پاس یہ دو کتابیں ہوں تو اسے فی الجملہ کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں ہے "ميزان الاعتدال، لسان الميزان"

---

❶ الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر: ج۲ ص ۶۵۹

❷ الجواهر والدرر في ترجمة شيخ الإسلام ابن حجر: ج۲ ص ۶۸۳

﴿۱۹﴾ کتب الجرح والتعدیل التی جمعت بین الثقات والضعفاء

۱ ...... الطبقات الکبری

علامہ محمد بن سعد بن منیع بصری المعروف امام ابن سعد رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۰ھ) نے اس کتاب میں ثقہ اور ضعیف دونوں قسم کے روات کا ذکر کیا ہے۔ مصنف عموماً ہر بات سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، اس لئے کتاب کی اہمیت زیادہ ہے، تذکرہ رجال کی کتابوں میں یہ قدیم ترین کتاب ہے، اس میں رجال پر وسیع معلومات ہیں، اور ایسے جزوی واقعات کا بھی تذکرہ ہے جو دیگر کتب میں نہیں ملتے۔ مصنف کا زمانہ چونکہ عہد رسالت کے قریب تھا اور ہر بات کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس لئے یہ کتاب بعد والوں کے لئے ایک ماخذ شمار کی جاتی ہے۔ یہ کتاب سن ۲۰۷ھ سے سن ۲۲۷ھ تک لکھی گئی ہے، یعنی مصنف نے بیس سال کے عرصے میں اس کتاب کو تصنیف کیا ہے، اس کتاب کے آٹھ حصے ہیں، پہلا اور دوسرا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے اسوہ حسنہ پر مشتمل ہے، تیسرا حصہ خلفائے راشدین کی سیرت پر ہے، چوتھا حصہ مہاجرین اور انصار صحابہ پر ہے، پانچواں حصہ میں تابعین اور تبع تابعین کا تذکرہ ہے، چھٹے حصے میں اصحاب کوفہ کا تذکرہ ہے، ساتویں حصے میں آخر کے دور کے صحابہ اور تابعین کا تذکرہ ہے، آٹھویں حصے میں صحابیات اور نیک صالح خواتین کا تذکرہ ہے۔ اس کتاب سے پہلے علامہ واقدی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۷ھ) نے ''طبقات الواقدی'' کے نام سے کتاب لکھی تھی جو اس وقت نایاب ہے، تو ان کے شاگرد امام ابن سعد رحمہ اللہ نے تفصیل کے ساتھ طبقات کا تذکرہ کیا ہے۔ علامہ ابن سعد رحمہ اللہ چونکہ امام واقدی رحمہ اللہ کی تحریرات لکھا کرتے تھے اس لئے ''کاتب واقدی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ مصنف کی اس کتاب سے بعد میں آنے والے اہل علم نے خوب استفادہ کیا، مثلاً امام ابن ابی الدنیا، علامہ بلاذری، خطیب بغدادی، امام ابن عساکر، امام

ذہبی، امام ابن حجر، علامہ ابن خلکان رحمہم اللہ۔ اس کتاب کا تفصیلی تعارف ''**کتب التاریخ والرجال المتفرقة**'' کے ذیل میں ہے۔

علامہ ابن سعد رحمہ اللہ کا کلام جرح وتعدیل کے باب میں اہل علم کے ہاں معتبر ہے، فن جرح وتعدیل میں آپ کو ایک مقام حاصل تھا، اس لئے اہل علم نے طبقات رواۃ کے سلسلے میں اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں ''**کان من أهل العلم والفضل والفهم والعدالة، صنف كتابا فی طبقات الصحابة والتابعين إلى وقته فأجاد فيه وأحسن**'' ❶

امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کے ترجمہ کا آغاز ''**الحافظ، العلامة، الحجة**'' کے لقب سے کرنے کے بعد ان کی اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وَكَانَ مِنْ أَوْعِيَةِ العِلْمِ، وَمَنْ نَظَرَ فِي الطَّبَقَاتِ خَضَعَ لِعِلْمِهِ❷.

حاجی خلیفہ رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

أعظم ما صنف فی طبقات الرواة. ❸

یہ کتاب آٹھ جلدوں میں محمد عبدالقادر عطا کی تحقیق کے ساتھ ''**دار الكتب العلمية**'' سے طبع ہے۔

۲ ...... التاریخ والعلل

امام ابو زکریا یحیی بن معین بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۳ھ) نے کبار ائمہ جرح وتعدیل میں سے ہیں، ان کے شاگرد امام فضل عباس بن محمد دوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۱ھ) نے اپنے استاد کے جرح وتعدیل سے متعلق اقوال کو اس کتاب میں جمع کیا ہے، یہ کتاب صرف امام ابن معین رحمہ اللہ کے رواۃ کے متعلق اقوال پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب مرتب انداز میں نہیں ہے بلکہ اس میں کیف ما اتفق رواۃ کے متعلق موصوف کے اقوال ہیں۔ یہ

❶ تاريخ بغداد: ج۵ ص ۳۲۱　　❷ سير أعلام النبلاء: ج۱۰ ص ۶۶۵

❸ كشف الظنون: ج۲ ص ۱۰۹۹

کتاب دکتور احمد نور سیف کی تحقیق کے ساتھ ''مرکز العلمی جامعة الملک عبد العزیز'' مکہ مکرمہ سے طبع ہے۔

۳...... معرفة الرجال

افادات: امام یحیی بن معین رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۳ھ) اس کتاب میں امام ابو العباس احمد بن محمد بن قاسم بن محرز بغدادی رحمہ اللہ نے اپنے شیخ کے جرح وتعدیل سے متعلق اقوال کو جمع کیا ہے۔ اس کتاب کا پہلا اور دوسرا جز موجود ہے بقیہ اجزاء اب تک مفقود ہیں۔ اس کتاب میں صرف امام یحیی بن معین رحمہ اللہ کے رواۃ کے متعلق جرحاً وتعدیلاً اقوال موجود ہیں، یہ کتاب محمد کامل قصار اور محمد مطیع کی تحقیق کے ساتھ ''مجمع اللغة العربية'' دمشق سے طبع ہے۔

۴...... العلل ومعرفة الرجال

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) کبار ائمہ جرح وتعدیل میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ ایک عظیم محدث اور فقیہ تھے، یہ کتاب ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے روایت کی ہے، اس میں رواۃ سے متعلق جرحاً وتعدیلاً موصوف کے اقوال ذکر کئے گئے ہیں، یہ کتاب امام احمد رحمہ اللہ کے رواۃ سے متعلق اقوال کا ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔ یہ کتاب استاذ صبحی البدری السامرائی کی تحقیق کے ساتھ ''مکتبة المعارف'' ریاض سے طبع ہے۔

۵...... التاريخ الكبير

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے اس کتاب میں صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر اپنے زمانے تک رواتِ حدیث کے تراجم ذکر کئے ہیں، جس میں مرد، عورت، ضعیف اور ثقہ سب شامل ہیں۔ یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر مرتب کی گئی ہے، لیکن انہوں نے سب سے پہلے محمد نام کے راویوں کا تذکرہ کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی مناسبت کی وجہ سے، پھر اس کے بعد بقیہ تراجم کا تذکرہ حروف تہجی

کی ترتیب پر کیا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے اٹھارہ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں چاندنی راتوں میں اس کتاب کو تصنیف کیا، جامعیت کے لحاظ سے امام بخاری رحمہ اللہ کو اس فن میں شرف اولیت حاصل ہے، بعد میں لکھنے والے اس کتاب کے محتاج ہیں، مصنف مقدمہ کے صفحہ گیارہ پر لکھتے ہیں:

قال أبو عبد الله محمد بن إسماعيل هذه الأسامي وُضعت على (ا،ب، ت، ث) إنما بدئ بمحمد من بين حروف (ا، ب، ت، ث) لحال النبي صلى الله عليه وسلم، لأن اسمه محمد صلى الله عليه وسلم، فإذا فرغ من المحمدين، اُبتدئ في الألف، ثم الباء، ثم التاء، ثم الثاء، ثم ينتهي بها إلى آخر حروف.

چنانچہ انہوں نے صفحہ نمبر گیارہ سے لے کر ۷۱ تک محمد نام کے راویوں کے تراجم لکھے ہیں، پھر اس کے بعد حروفِ تہجی میں ابراہیم نام کے راویوں کے احوال ذکر کئے ہیں۔امام بخاری رحمہ اللہ کا اس کتاب میں اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام اور اس کے والد کا نام ذکر کرتے ہیں، راوی نے کن لوگوں سے سنا اور کن لوگوں نے اس سے سنا یعنی اختصار کے ساتھ چند ایک شیوخ اور تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، اور پھر اس کے متعلق جرحاً وتعدیلاً مختصراً کلام کرتے ہیں۔

عموماً ان کا ترجمہ تین سے چار سطروں میں ہوتا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے نہایت تقوی اور للّٰہیت کی وجہ سے کسی راوی کے متعلق صریح الفاظ میں خود جرح نہیں کی، اس پوری کتاب میں کذاب، وضاع، دجال اس قسم کے سخت الفاظ کا ذکر نہیں ہے، عموماً رواۃ کے بارے میں ''**فيه نظر**'' یا ''**يخالف في بعض حديثه**'' ذکر کرتے ہیں، ان کے ہاں سب سے سخت جرح کے الفاظ ''**منكر الحديث**'' ہیں۔اسی طرح تعدیل کے الفاظ میں بھی مبالغہ نہیں کرتے بلکہ ''**ثقة**'' یا ''**حسن الحديث**'' پر اکتفاء کرتے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہیں کہیں بطورِ مثال ایک یا دو روایت بھی ذکر کر لیتے ہیں۔عموماً

ان کے تراجم مختصر ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے رواۃ کے متعلق اپنے اساتذہ وشیوخ اور اپنی آراء ذکر کی ہیں، یہ ان کے مآخذ تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اگر کسی راوی کے متعلق سکوت اختیار کریں تو بعض اہلِ علم کے ہاں یہ تعدیل پر محمول ہے۔ لیکن امام بخاری رحمہ اللہ کی ذاتی رائے یہ ہے کہ میں جس پر جرح کی وضاحت نہ کروں تو وہ محتمل ہے، یعنی ثقہ اور غیر ثقہ دونوں کا احتمال ہے، اور جس کے بارے میں، میں کہوں ''فیہ نظر'' تو اس میں کوئی دوسرا احتمال نہیں ہے:

كل من لم أبين فيه جرحه فهو على الاحتمال، وإذا قلت: فيه نظر، فلا يحتمل ❶.

معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا کسی راوی پر سکوت اس کی ثقاہت کی دلیل نہیں ہے، ایسی صورت میں دیگر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کو دیکھا جائے۔ اس کتاب میں ثقہ اور ضعیف دونوں قسم کے رواۃ کا ذکر ہے۔ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۸ھ) کو جب اس کتاب کی خبر ہوئی تو نہایت خوشی کی حالت میں امیر وقت عبداللہ بن طاہر رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۰ھ) کی خدمت میں لے کر گئے اور کہا ''**أيها الأمير ألا أريك سحرا؟**'' کیا میں آپ کو جادو نہ دکھاؤں؟ پھر انہوں نے ان کے سامنے یہ کتاب پیش کی، امیر وقت نے جب یہ کتاب دیکھی تو نہایت تعجب کیا۔ ❷

اس کتاب کا محقق نسخہ ''دائرۃ المعارف العثمانیہ'' حیدر آباد دکن سے آٹھ جلدوں میں تعلیق وتحقیق کے ساتھ طبع ہے۔

''التاریخ الکبیر'' میں موجود مرفوع روایات کی تخریج پر لکھی گئی کتاب

اس کتاب میں موجود تمام مرفوع روایات کی تخریج دکتور محمد بن عبدالکریم بن عبید نے اپنی کتاب ''**تخريج الأحاديث المرفوعة المسندة فی كتاب التاريخ الكبير**

❶ تهذيب الكمال: ج١٨ ص٢٦٥ ❷ تاريخ بغداد: ج٢ ص٧/ طبقات الشافعية الكبرى: ج٢ ص٢٢١/ سير أعلام النبلاء: ج١٢ ص٤٠٣

لـلبـخـاری ‘‘میں کردی ہے۔اس کتاب میں کل (۸۵۱) احادیث ہیں، یہ تمام مرفوع روایات ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ’’صحیح بخاری‘‘ کے علاوہ دیگر کتب میں صحت کا وہ معیار نہیں رکھا، اس لئے اس کتاب میں صحیح، حسن، ضعیف، تینوں قسم کی روایات ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں ’’مکتبة الرشد‘‘ ریاض سے طبع ہے۔

’’التاریخ الکبیر ‘‘میں موجود تسامحات اور اوہام کی نشان دہی پر لکھی گئی کتاب

امام بخاری رحمہ اللہ سے ’’تاریخ کبیر‘‘ میں جو تسامحات ہوئے ہیں انہیں امام عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس المعروف امام ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) نے ’’بیان خطأ البخاری فی تاریخه ‘‘کے نام سے جمع کیا ہے۔ یہ کتاب ’’دائرۃ المعارف العثمانیہ‘‘ حیدر آباد دکن سے طبع ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے ’’موضح أوهام الجمع والتفریق‘‘ میں پہلا عنوان ’’أوهام البخاری ‘‘کے نام سے قائم کرکے آپ کے (۷۴) اوہام ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ’’دار المعرفة‘‘ بیروت سے طبع ہے۔

’’التاریخ الکبیر ‘‘میں امام ابو حنیفہ پر مرجئہ ہونے کا الزام اور اس کا جواب

اس کتاب کی آٹھویں جلد صفحہ نمبر ۸۱ پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ پر جرح کی گئی ہے، امام بخاری رحمہ اللہ آپ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

کان مرجئا سکتوا عنه وعن رأیه وعن حدیثه.

یعنی امام ابو حنیفہ پر مرجئہ ہونے کا الزام عائد کیا گیا، آپ پر مرجئہ کا الزام لگانے کی ابتداء خوارج، قدریہ اور معتزلہ جیسے باطل فرقوں نے کی اور ان سب فرقوں کے باطل عقائد تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تو ان سب باطل عقائد سے پاک تھے، انہوں نے ہمیشہ ان کی

سرکوبی کے لئے کام کیا، آپ نے خود اپنے ہی الفاظ میں اپنا عقیدہ بیان کیا ہے:

لا نقول: إن المؤمن لا تضره الذنوب، ولا نقول: إنه لا يدخل النار، ولا نقول: إنه يخلد منها، وإن كان فاسقا بعد أن يخرج من الدنيا مؤمنا، ولا نقول: إن حسناتنا مقبولة وسيئاتنا مغفورة كقول المرجئة، ولكن نقول: من عمل حسنة بجميع شرائطها خالية عن العيوب المفسدة والمعاني المبطلة ولم يبطلها (بالكفر والردة) حتى خرج من الدنيا مؤمنا فإن الله تعالى لا يضيعها، بل يقبلها منه ويثيبه عليها، وما كان من السيئات دون الشرك والكفر ولم يتب عنها صاحبها حتى مات فإنه في مشيئة الله تعالى إن شاء عذبه وإن شاء عفا عنه ولم يعذبه بالنار أبدا. ❶

اتنے صریح الفاظ میں آپ کا عقیدہ جان لینے کے بعد اب کسی صفائی کی ضرورت نہیں رہتی، ہماری نگاہ میں آپ کو مرجئہ کہنے کی یہی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ انہوں نے ان سب باطل فرقوں کی اتنی شد و مد سے مخالفت کی جتنی اس دور میں کوئی اور نہ کرسکا، آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے ان کی جڑیں اکھیڑ کر رکھ دیں، جس کے نتیجے میں ان باطل فرقوں نے بدلہ اس انداز میں لیا کہ آپ پر اور آپ کے ہم خیال دوسرے ائمہ پر مرجئہ ہونے کا الزام لگا دیا، اس لئے آپ نے بصرہ کے ایک عالم عثمان البتی کو اپنی طرف منسوب مرجئہ کے نام کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے لکھا تھا:

فما ذنب قوم تكلموا بعدل، وسماهم أهل البدع بهذا الاسم، ولكنهم أهل العدل وأهل السنة، وإنما هذا الاسم سماهم به أهل شنآن. ❷

امام صاحب کے اسی قول کی تائید امام شہرستانی (متوفی ۵۴۸ھ) نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "الملل والنحل" میں کی ہے، یہ لکھتے ہیں:

❶ شرح الفقه الأكبر: المعاصي تضر مرتكبها خلافا لبعض الطوائف، ص ٧٦، ٧٧

❷ العقيدة وعلم الكلام: رسالة أبي حنيفة إلى عثمان البتي، ص ٦٣٢، دار الكتب العلمية

لعمری كان يقال لأبی حنيفة و أصحابه مرجئة السنة، وعدّه كثير من أصحاب المقالات من جملة المرجئة، ولعل السبب فيه أنه لما كان يقول الإيمان هو التصديق بالقلب وهو لا يزيد و لا ينقص ظنوا أنه يؤخر العمل عن الإيمان، والرجل مع تخريجه فی العمل كيف يفتی بترک العمل، وله سبب آخر وهو أنه كان يخالف القدرية و المعتزلة الذين ظهروا فی الصدر الأول، و المعتزلة كانوا يلقبون كل من خالفهم فی القدر مرجئا، وكذلک الوعيدية من الخوارج، فلا يبعد أن اللقب إنما لزمه من فريقی المعتزلة والخوارج. ❶

آپ کے علاوہ کئی اکابر تابعین اور تبع تابعین کو بھی انہیں فتنوں کی سرکوبی کے سبب مرجئہ میں شمار کیا گیا، جن میں سے چند نام درج ذیل ہیں:

حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب، حضرت سعید بن جبیر، حضرت عمرو بن مرہ، حضرت محارب بن دثار، حضرت مقاتل بن سلیمان، حضرت حماد بن ابی سلیمان، حضرت قدید بن جعفر رحمہم اللہ۔

ان میں سے ہر امام کو صرف اس جرم کی پاداش میں مرجئہ کہا گیا کہ انہوں نے خوارج کے برعکس اصحاب کبار کو مؤمن قرار دیا اور معتزلہ کی طرف سے ان پر ہمیشہ جہنم میں رہنے کے دعوی باطل کی دلائل بین کے ساتھ تردید کی، جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور یہ سب ائمہ نہ صرف مرجئہ ہونے کے اس الزام سے بری تھے بلکہ وہ سب تقوی طہارت اور اطاعت واتباع شریعت کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔

علامہ سید محمد مرتضی زبیدی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۵ھ) نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ارجاء کے الزام سے بری الذمہ ہونے پر یوں تبصرہ کیا ہے:

وأما نسبة الإرجاء إليه فغير صحيح فإن أصحاب الإمام كلهم على

❶ الملل والنحل: الفصل الخامس، المرجئة، ج ۱ ص ۱۴۱

خلاف رأى الإرجاء، فلو كان أبو حنيفة مرجئا لكان أصحابه على رأيه وهم الآن موجودون على خلاف ذلك، وإذا أجمع الناس على أمر وخالفهم واحد أو اثنان لم يلتفت إلى قوله ولم يصدق في دعواه حتى أن الصلاة عند أبي حنيفة خلف المرجئة لا تجوز، ومن أجمع الأمة على أنه أحد الأئمة الأربعة المجمع عليهم لا يقدح فيه قول من لا يعرفه إلا بعض المحدثين. ❶

فائدہ: اس موضوع پر تفصیلی بحث اور اِن عبارات کے ترجمہ کے لئے راقم کی کتاب ''امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محدثانہ مقام'' کا مطالعہ کریں۔

٦ ...... التاريخ الأوسط

امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے اس کتاب میں واقعہ ہجرت سے آغاز کیا ہے، آپ نے پہلے ہجرت الی الحبشہ کا ذکر کیا ہے، اور پھر مختصراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی ذکر کی ہے، ان صحابہ کے احوال کا بھی تذکرہ کیا ہے جن کا انتقال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہوا، اور ان صحابہ کے احوال بھی ذکر کئے ہیں جن کا انتقال خلفائے راشدین کے دور میں ہوا، اس کے بعد انہوں نے ترتیب کے ساتھ تسلسل سے اپنے زمانے تک رواتِ حدیث کا تذکرہ کیا، یہ ایک سے لے کر دس سال تک کے احوال ذکر کرتے ہیں، انہوں نے ''سنة أربعين إلى خمسين'' کا عنوان ذکر کر کے ان دس سال کے اندر جن رواۃ کا انتقال ہوا ہے، ان کا تذکرہ کیا، اور پھر ''ما بين الخمسين إلى ستين'' اسی طرح ۲۵۵ھ تک رواۃ کا اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا ہے، اس میں کل (۲۹۹۷) رواۃ کا ذکر ہے۔ یہ کتاب کافی عرصے تک نایاب تھی، اب یہ کتاب محمود ابراہیم زاید کی تحقیق کے ساتھ ''دار الوعی'' حلب سے دو جلدوں میں طبع ہے۔

۷...... المعروفة والتاريخ

امام ابو یوسف یعقوب بن سفیان بن جوان المعروف امام فسوی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۷ھ)

❶عقود الجواهر المنيفة: مقدمة، ص ۱۵

اس کتاب کا پہلا جز اب تک مفقود ہے، جو اجزاء اس کے مطبوعہ ہیں ان میں صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے تراجم کا ذکر ہے، مصنف نے عصر صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین اور رواتِ حدیث میں سے بھی اکثر کا تذکرہ جرحاً وتعدیلاً کیا ہے، اس لئے یہ کتاب ثقہ اور ضعیف رواۃ کی معرفت میں ایک مفید کتاب ہے۔ یہ کتاب دکتور اکرم ضیاء العمری کی تحقیق کے ساتھ ''وزارة الأوقاف'' بغداد سے طبع ہے۔

۸...... الجرح والتعديل

امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس حنظلی المعروف ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ) کی اس کتاب کا مختصر تعارف یہ ہے:

وهو من أجل وأجمع الكتب في الجرح والتعديل، وأوسعها أغزرها فائدة، وأوثقها صلة بنقد الرجال، اعتمد فيه مؤلفه على أقوال أئمة هذا الفن خاصة والده أبو حاتم الرازي.

یہ کتاب کتب جرح وتعدیل میں نہایت اہم اور مستند کتاب شمار ہوتی ہے، اس میں رواۃ کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کا تذکرہ ہے، یہ کتاب حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب، کنیت اور پھر اختصار کے ساتھ ان کے شیوخ اور تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، اور پھر اس کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں، مصنف زیادہ تر اقوال اپنے والدِ محترم امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ اور امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ کے نقل کرتے ہیں۔ اس کتاب میں (۱۸۰۴۰) رواۃ کے تراجم کا ذکر ہے۔ ہر راوی پر جرح وتعدیل اسناد کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، عموماً یہ چار سے پانچ سطروں میں ہر راوی کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، اس کتاب میں تین بڑے ائمہ وقت کے علم کا نچوڑ جمع ہوگیا، امام بخاری، امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ رحمہم اللہ۔ اس کتاب میں ان ائمہ کے علاوہ دیگر ائمہ نقاد کے اقوال بھی جمع کئے ہیں، مثلاً عبداللہ بن مبارک، امام شعبہ، امام سفیان ثوری، امام احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، امام یحیی بن معین، امام یحیی بن سعید القطان وغیرہم۔

”التاریخ الکبیر“میں عموماً رواۃ پر جرح وتعدیل کے اعتبار سے حکم نہیں تھا جبکہ اس کتاب میں اس کا اہتمام کیا گیا ہے اور یہ اس فن کی بنیادی کتابوں میں سے ہے۔

اس کتاب میں بعض رواۃ کے اسماء کے بعد ان کے متعلق جرحاً وتعدیلاً کوئی رائے ذکر نہیں کی گئی، اُس پر حکم کے مقام کو خالی چھوڑا گیا ہے کہ جب اس کے متعلق کوئی معلومات حاصل ہوجائیں گی تو انہیں وہاں درج کیا جائے گا۔ اس سکوت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ راوی ان کے ہاں ثقہ ہے جیسا کہ بعض حضرات کو یہ وہم ہوا ہے، اس لئے مصنف خود لکھتے ہیں کہ ہم نے ان کے اسماء اس امید پر لکھ دیئے ہیں کہ شاید ہمیں کوئی معلومات بعد میں حاصل ہوجائیں تو ہم انہیں درج کردیں گے:

أنا قد ذكرنا أسامي كثيرة مهملة من الجرح والتعديل كتبناها ليشتمل الكتاب على كل من روى عنه العلم رجاء وجود الجرح والتعديل فيهم فنحن ملحقوها بهم من بعد إن شاء الله تعالى[1].

اس کتاب کے شروع میں اس فن سے متعلق نہایت مفید معلومات پر مشتمل ایک مقدمہ ہے، جس میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ اپنے والد کی سوانح ذکر کی ہے۔

ان کے والد محترم نے رواۃ کے حالات کے لئے بڑے طویل اسفار کئے اور نہایت محنت ومشقت کے ساتھ ان کے حالات معلوم کئے، حصول علم کے لئے ان کے اسفار اور اس سفر میں پیش آنے والے واقعات کو تفصیلاً دیکھنا ہو تو اس مقدمہ کا مطالعہ کریں جو ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ”دائرۃ المعارف العثمانیہ“ حیدرآباد دکن سے ۹ جلدوں میں طبع ہے۔

۹...... الإرشاد فی معرفة علماء الحدیث

علامہ خلیل بن عبداللہ بن احمد قزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۴۴۶ھ) نے رواتِ حدیث میں سے ان حضرات کا تذکرہ کیا ہے جو اس فن کے مشہور ائمہ ومحدثین میں سے ہیں، ائمہ

[1] الجرح والتعدیل: ج ۲ ص ۳۸

جرح وتعدیل کی ان کے متعلق آراء بھی ذکر کی ہیں، اس میں کثرت کے ساتھ محدثین علماء حدیث کا ذکر ہے، مصنف نے ان کی ترتیب شہروں کے اعتبار سے رکھی ہے، یعنی مختلف شہروں میں جو نامور محدث گزرے ہیں ان کا اختصار کے ساتھ تذکرہ کیا ہے، پہلے مدینہ منورہ کے علماء کا ذکر کیا ہے، اس میں کل (۹۱۴) علماء کے تراجم ہیں، یہ محدثین کی سوانح پر بلدان کے لحاظ سے مفید کتاب ہے۔ یہ کتاب دکتور محمد سعید عمر ادریس کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ''مکتبة الرشد'' سے طبع ہے۔

۱۰ ...... سير أعلام النبلاء

امام ابوعبداللہ شمس الدین محمد بن احمد ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کا شمار نامور ائمہ جرح وتعدیل میں ہوتا ہے اور آپ اس فن کے محقق علماء میں سے ہیں، علم حدیث میں آپ کی جلالتِ شان اہلِ علم کے ہاں مسلّم ہے، نقد حدیث میں آپ کی معرفت سب پر عیاں ہے، اللہ تعالی نے آپ کو اسم بامسمّی بنایا تھا۔ اس کتاب کی پہلی جلد سیرت نبویہ پر مشتمل ہے، پھر اس کے بعد خلفائے راشدین اور معروف صحابہ وصحابیات کا تذکرہ ہے، ازواجِ مطہرات کا تذکرہ تفصیلاً ہے، پھر آپ نے قرن اولی سے لے کر قرن ثامن تک ہر دور میں مشہور اہل علم محدثین، رواتِ حدیث، خلفاء اور قضاۃ کا تذکرہ کیا ہے، اس میں آپ کا اسلوب یہ ہے کہ نام ونسب، لقب اور کنیت ذکر کرتے ہیں، معروف اساتذہ وتلامذہ کے ذکر کے بعد ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کرتے ہیں، مشہور محدثین وفقہاء کی سوانح آپ نے بڑے تفصیل سے ذکر کی ہے، خصوصاً ائمہ اربعہ اور ائمہ صحاح ستہ، تراجم میں عموماً سنِ وفات ذکر کرتے ہیں، اگر ان کی تصنیفات ہوں تو اس کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، راوی کے متعلق اپنی رائے بھی ذکر کرتے ہیں، اور اگر ان کی سند سے کوئی روایت موصوف تک پہنچی ہے تو اسے بھی ذکر کرتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ اہل علم چاہے محدثین ہوں یا فقہاء، رواتِ حدیث ہوں یا دیگر اہل علم ہر ایک کا ذکر بڑے بچے تُلے القابات کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ابتداءِ اسلام سے لے کر ۷۰۰ھ تک کے نامور لوگوں کے حالات پر مشتمل ہے،

اس میں صحابہ، تابعین، راویانِ حدیث ومحدثین، فقہاء ومفتیین، قراء ومفسرین کے تذکرہ پر ایسا حسین مجموعہ ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ امام ذہبی رحمہ اللہ محض ناقل نہیں بلکہ ناقد ہیں، روایات وحکایات پر جابجا انہوں نے نقد کیا ہے، اوران کا نقد مزاجِ شریعت کے مطابق ہوتا ہے، مثلاً انہوں نے امام وکیع رحمہ اللہ پر ان الفاظ میں نقد کیا:

صَحِبْتُ وَكِيعاً فِي الحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَكَانَ يَصُوْمُ الدَّهْرَ، وَيَخْتِمُ القُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ. قُلْتُ: هَذِهِ عِبَادَةٌ يُخضَعُ لَهَا، وَلَكِنَّهَا مِنْ مِثْلِ إِمَامٍ مِنَ الأَئِمَّةِ الأَثَرِيَّةِ مَفضُولَةٌ، فَقَدْ صَحَّ نَهْيُه عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَنْ صَومِ الدَّهْرِ، وَصَحَّ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقرَأَ القُرْآنُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ، وَالدِّيْنُ يُسْرٌ، وَمُتَابَعَةُ السُّنَّةِ أَوْلَى، فَرَضِيَ اللهُ عَنْ وَكِيْعٍ، وَأَيْنَ مِثْلُ وَكِيْعٍ؟ وَمَعَ هَذَا فَكَانَ مُلاَزِماً لِشُرْبِ نَبِيذِ الكُوْفَةِ الَّذِي يُسكِرُ الإِكْثَارُ مِنْهُ، فَكَانَ مُتَأَوِّلاً فِي شُرْبِهِ، وَلَوْ تَرَكَهُ تَوَرُّعاً، لَكَانَ أَوْلَى بِهِ، فَإِنَّ مَنْ تَوَقَّى الشُّبُهَاتِ، فَقَدِ اسْتَبرَأَ لِدِيْنِه وَعِرْضِهِ، وَقَدْ صَحَّ النَّهْيُ وَالتَّحرِيْمُ لِلنَّبِيذِ المَذْكُوْرِ، وَلَيْسَ هَذَا مَوْضِعَ هَذِهِ الأُمُوْرِ، وَكُلُّ أَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ، فَلاَ قُدْوَةَ فِي خَطَأِ العَالِمِ، نَعَمْ، وَلاَ يُوَبَّخُ بِمَا فَعلَهُ بِاجْتِهَادٍ نَسْأَلُ اللهَ المُسَامَحَةَ. ❶

ایک محقق عالم کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے، کتاب کا وہ نسخہ جو معروف محقق شعیب ارنؤوط کی زیرنگرانی جس پر کام ہوا ہے وہ نہایت مفید ہے، اس کے شروع میں ایک تفصیلی مقدمہ ہے، جس میں مصنف کے حالات اور آپ کی تصنیفات کا تفصیلی ذکر ہے، محقق نے کتاب میں جابجا مصنف کی بات پر نقد بھی کیا ہے، چونکہ ان کو رجال اور حدیث سے گہری مناسبت تھی، اس لئے ان کی گرفت عموماً مضبوط ہوتی ہے۔

اگر امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''تاریخ الإسلام'' اور ''سیر أعلام النبلاء'' سے امام ذہبی رحمہ اللہ کی روایات وحکایات پر ناقدانہ آراء کو جمع کر کے تعلیق وتحقیق کے ساتھ الگ

❶ سیر أعلام النبلاء: ج۹ ص ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴

سے طبع کیا جائے تو یہ ایک مفید کاوش ہوگی۔ اس قسم کی ایک کوشش فہد بن عبد الرحمٰن نے کی ہے ''الفوائد الذهبية من سير أعلام النبلاء'' کے نام سے، لیکن انہوں نے مکمل کتاب کا استیعاب نہیں کیا۔

یہ نسخہ ۲۵ جلدوں میں ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔ جو تراجم امام ذہبی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے یا انہوں نے قصداً چھوڑ دیئے تھے یا وہ اہل علم جو ان کے بعد آئے انہیں علامہ تقی الدین فاسی رحمہ اللہ (متوفی ۸۳۲ھ) نے اپنی کتاب ''تعريف ذوی العلاء بمن لم يذكره الذهبی من النبلاء'' میں ذکر کیا ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ کی سوانح، تصانیف اور ''تاريخ الإسلام'' میں ان کے منہج کے لئے دکتور بشار عواد معروف کی ''الذهبی ومنهجه فی كتابه تاريخ الإسلام'' کا مطالعہ کریں۔

۱۱ ...... بحر الدم فی من تکلم فيه الإمام أحمد بمدح أو ذم

یہ علامہ یوسف بن حسن عبد الہادی صالحی المعروف ابن مبرد (متوفی ۹۰۹ھ) کی تالیف ہے۔ اس میں موصوف نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱) کے روات کے متعلق جرح وتعدیل کے اقوال جمع کئے ہیں، مصنف نے اس فن کی تمام معروف کتابوں کا مطالعہ کر کے ان سے امام احمد کے اقوال کو الگ کیا اور پھر اسے حسن ترتیب کے ساتھ یکجا کیا، یہ کتاب اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس میں امام احمد کے تقریباً تمام اقوال یکجا ہو گئے ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''دار الراية'' ریاض سے طبع ہے۔

۱۲ ...... الجامع فی الجرح والتعديل

علامہ ابو المعاطی نوری (معاصر) اس کتاب میں مصنف اور ان کے دیگر رفقاء نے ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کو جمع کیا ہے، اس کتاب میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داود، امام عجلی، امام ابو حاتم رازی، امام ابو زرعہ رازی، امام ترمذی، امام ابو زرعہ دمشقی، امام

نسائی، امام بزار، امام دارقطنی اور دیگر کئی ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال جو متفرق کتابوں میں تھے ان سب کو ترتیب کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ ایک ایک راوی کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے جتنے اقوال ہیں سب کو یکجا کیا ہے۔ یہ کتاب ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کے اعتبار سے ایک انسائیکلو پیڈیا ہے کہ اس میں ہر راوی کے متعلق بیک وقت تمام اہل علم کے آراء سامنے آجاتی ہیں، تو ان کی روشنی میں فیصلہ کرنا آسان ہوتا ہے، اب ہر اہل علم کی آراء کو اگر ان کی کتابوں میں دیکھا جائے تو یہ نہایت تحقیق اور جستجو پر مشتمل مشکل کام ہوگا اور اس کے لئے کافی وقت درکار ہوگا، جبکہ یہاں اس کتاب میں ہر راوی کے متعلق تمام اہل علم کی آراء یکجا سامنے آجاتی ہیں، تو اس میں شرح صدر کے ساتھ راوی کے متعلق حکم بیان کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اب تک لکھی گئی تمام کتابوں میں یہ کتاب اس فن پر جامعیت کے اعتبار سے فائق ہے۔ یہ کتاب نو جلدوں میں ''عالم الکتب'' بیروت سے طبع ہے۔

ثقہ، ضعیف اور مجہول راویوں پر ایک جامع کتاب

التکمیل فی الجرح والتعدیل ومعرفة الثقات والضعفاء والمجاهیل

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے اس کتاب میں دو کتابوں کے رواۃ کو جمع کیا ہے ''تهذیب الکمال'' سے ثقہ راویوں کو، اور ''میزان الاعتدال'' سے ضعیف راویوں کو۔ یہ ایک جامع کتاب ہے اس میں ثقہ، ضعیف اور مجہول ہر قسم کے رواۃ کا ذکر ہے، نیز اس کتاب میں ان رجال کا بھی ذکر ہے جو ان دو اہل علم (امام مزی اور امام ذہبی رحمہما اللہ) سے چھوٹ گئے تھے۔ یہ کتاب جامعیت کے اعتبار سے سب پر فائق ہے کہ اس میں بیک وقت تمام رواۃ کا ذکر ہے، اگر اس کو رواۃ کا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو یہ مبالغہ نہیں، یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی تھی، حال ہی میں یہ کتاب دکتور شادی بن محمد بن سالم آل نعمان کی تحقیق کے ساتھ چار ضخیم جلدوں میں ''مرکز البحوث والدراسات'' یمن

سے طبع ہو چکی ہے۔ یہ کتاب ’’جامع المسانید و السنن ‘‘ کا مقدمہ ہے، مصنف نے ’’جامع المسانید و السنن ‘‘ میں دس کتابوں کی احادیث کو مسانید کی ترتیب پر جامع کیا، یہ کتب درج ذیل ہیں:

(۱) صحیح البخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن أبی داود (۴) سنن النسائی (۵) سنن الترمذی (۶) سنن ابن ماجه (۷) مسند أحمد (۸) مسند البزار (۹) مسند أبی یعلی (۱۰) المعجم الکبیر

مصنف نے اپنی اس کتاب کا تعارف اِن الفاظ میں کیا ہے:

وأذکر فی کتابی هذا مجموع ما فی هذه العشرة، وربما زدتُ علیها من غیرها، وقل ما یخرج عنها من الأحادیث مما یحتاج إلیه فی الدین. وهذه الکتب العشرة تشتمل علی أوفی من مائة ألف حدیث بالمکررة. وفیها الصحیح والحسن، والضعیف والموضوع أیضاً. وتشتمل علی أحادیث کثیرة فی الأحکام، وفی التفسیر، وفی التواریخ، والرقائق، والفضائل، وغیر ذلک من فنون العلم.

مصنف نے اس کتاب کے مقدمہ میں صراحت کی ہے کہ ’’التکمیل ‘‘ اس کتاب کا مقدمہ ہے۔ مصنف تفسیر، حدیث اور تاریخ کے امام تھے، آپ کی جملہ تصانیف نہایت مفید ہیں، خصوصاً تفسیر میں ’’تفسیر القرآن العظیم ‘‘ حدیث میں ’’جامع المسانید والسنن ‘‘ اصولِ حدیث میں ’’الباعث الحثیث ‘‘ تاریخ میں ’’البدایة والنهایة ‘‘ سیرت پر ’’السیرة النبویة ‘‘ انبیاء علیہم السلام کی سوانح پر ’’قصص الأنبیاء ‘‘ شوافع کے حالات پر ’’طبقات الشافعیین ‘‘ اور معجزات پر ’’معجزات النبی صلی الله علیه وسلم ‘‘ یہ سب کتابیں مطبوعہ ہیں۔

کتب الجرح و التعديل المختصّة برجال كتب معيّنة

﴿۹۲﴾ کتب رجال البخاری

۱ ...... أسامی من روی عنهم محمد بن إسماعيل البخاری من مشائخه الذين ذكرهم فی جامع الصحيح

امام ابن عدی جرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ) نے امام بخاری رحمہ اللہ کے ان مشائخ کا تذکرہ کیا ہے جن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں روایت نقل کی ہے، اس کتاب میں امام بخاری کے تمام اساتذہ کا ذکر نہیں ہے، بلکہ صرف صحیح بخاری میں جن سے احادیث نقل کی ہیں اُن کے صرف نام نقل کئے ہیں، یہ کتاب استاذ بدر بن محمد العماش کی تحقیق کے ساتھ ''دار البخاری'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۲ ...... الهداية و الإرشاد فی معرفة أهل الثقة و السَّداد

امام ابونصر احمد بن محمد بن حسن المعروف علامہ کلاباذی رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۸ھ) نے حروفِ تہجی کی ترتیب پر رواۃ کا ذکر کیا ہے، راوی کے نام ونسب کے بعد چند معروف اساتذہ وتلامذہ کا ذکر کرکے یہ بتلاتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے صحیح میں کس کتاب میں روایت نقل کی ہے اور سن وفات بھی بتلاتے ہیں، اس میں کل (۱۵۲۵) رواۃ کا ذکر ہے۔ یہ کتاب دوجلدوں میں ''دار المعرفة'' سے طبع ہے۔

۳...... التعديل و التجريح لمن روی عنه البخاری فی الصحيح

امام ابوالولید سلیمان بن خلف بن سعید اندلسی المعروف امام ابوالولید باجی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۴ھ) نے اس کتاب میں صحیح بخاری کے رجال کا تذکرہ کیا ہے، اوران کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کئے ہیں، بخاری کے رجال پر لکھی گئی کتابوں میں یہ کتاب نہایت مفید ہے، اس میں راوی کے جہاں شیوخ اور تلامذہ کا ذکر ہے وہیں ان کے

متعلق اہل علم کی آراء بھی ہیں، اوران کی زندگی کے چند معروف واقعات کا بھی ذکر ہے، چونکہ مصنف ایک محقق عالم ہیں اور رجال پر گہری نظر رکھنے والے ہیں تو آپ کی یہ کتاب جامعیت وافادیت کے لحاظ سے دیگر پر فائق ہے۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ''دار اللواء للنشر و التوزیع'' سے طبع ہے۔

﴿۹۳﴾ کتب رجال مسلم

۱ ...... رجال صحیح مسلم

امام احمد بن علی بن اصفہانی المعروف امام ابن منجویہ رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) نے اس کتاب میں صرف صحیح مسلم کے رجال کا تذکرہ کیا ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ ہر راوی کے شیوخ وتلامذہ اوران کے متعلق اہل علم کی آراء اورسن وفات ذکر کرتے ہیں۔ نیز اس راوی سے کن کتب میں حدیث مروی ہے اُسے بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس کتاب میں حروفِ تہجی کی ترتیب پر (۲۲۴۸) رواۃ کا ذکر ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ''دار المعرفة'' سے طبع ہے۔

﴿۹۴﴾ کتب رجال الصحیحین

۱ ...... رجال البخاری ومسلم

امام دارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) نے اس میں صرف صحیحین کے رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، اس کتاب کا قلمی نسخہ ''کتب خانہ آصفیہ'' میں ۱۲۷نمبر پر موجود ہے۔ [1]

۲ ...... الجمع بین رجال الصحیحین

یہ امام ابوالنصر احمد بن محمد کلاباذی رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۸ھ) کی تصنیف ہے، انہوں نے صحیح بخاری کے رجال پر الگ سے لکھا، پھر انہی رجال کو اور صحیح مسلم کے رجال کو ملا کر ''الجمع بین رجال الصحیحین'' کے نام سے جمع کیا، لیکن یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

[1] تاریخ التراث العربی: ج ۱ ص ۲۶۴

۳...... المدخل إلى معرفة الصحيحين

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیساپوری المعروف امام حاکم رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) کی تصانیف میں معروف ''المستدرک علی الصحیحین، معرفة علوم الحدیث'' اور''تاریخ نیسابور'' ہے۔''المدخل''میں انہوں نے صحیح بخاری اور مسلم کے رجال کا تذکرہ کیا ہے، صحیحین میں جس راوی سے دونوں حضرات نے روایتیں نقل کی ہیں ان کا الگ تذکرہ کیا ہے، اور اگر کسی کی روایت صرف بخاری یا صرف مسلم میں ہے تو اس کا الگ تذکرہ کیا ہے، انہوں نے سب سے پہلے صحابہ کا ذکر کیا، پھر صحابیات کا، پھر تابعین، پھر اس کے بعد دیگر رواۃ کا ذکر کیا۔ مصنف نے اس کتاب کو تین اقسام پر مرتب کیا ہے:

پہلی قسم''متفق علیه البخاری و مسلم''اس کے تحت حروف تہجی کی ترتیب پر ان رجال کا تذکرہ کیا ہے جن سے بخاری و مسلم دونوں نے روایت نقل کی ہے۔

دوسری قسم''ما انفرد به البخاری''اس کے تحت ان رواۃ کا تذکرہ کیا جن سے صرف امام بخاری نے احادیث نقل کی ہیں۔

تیسری قسم''ما انفرد به مسلم''اس کے تحت ان رواۃ کا تذکرہ کیا ہے جن سے صرف امام مسلم نے احادیث نقل کی ہیں۔

یہ کتاب نہایت ہی مفید ہے کہ اس میں بیک وقت بخاری مسلم دونوں کے رجال کا تذکرہ مل جاتا ہے۔ البتہ امام حاکم چونکہ قدرے متساہل ہیں اس لئے رجال کی تعدیل اور توثیق میں دیگر اہل علم کی آراء کو دیکھ کر اعتدال کے ساتھ حکم بیان کرنا چاہئے، یہ کتاب استاذ ابراہیم بن علی کلیب کی تحقیق کے ساتھ''دار المعرفة''سے طبع ہے۔

۴...... رجال البخاری و مسلم

یہ امام ہبۃ اللہ بن حسن لالکائی رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۸ھ) کی تالیف ہے، لیکن یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

صحیح بخاری یا صحیح مسلم سے متعلق رجال پر لکھی گئی کتابوں کے لئے تفصیلاً دیکھئے: ❶

۵......الجمع بین رجال الصحیحین

یہ علامہ محمد بن طاہر بن علی مقدسی المعروف ابن قیسرانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۰۷ھ) کی تصنیف ہے، مصنف نے اس کتاب میں امام ابونصر کلاباذی رحمہ اللہ (متوفی ۳۹۸ھ) کی کتاب ''رجال صحیح البخاری ''اور امام ابن منجویہ رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۸ھ) کی کتاب ''رجال صحیح مسلم '' سے استفادہ کیا ہے، اور زیادہ تر مواد انہی دو کتابوں سے لیا ہے، اور ان دونوں کے رجال کو یکجا ایک کتاب میں جمع کیا ہے، یہ کتاب پہلی دونوں سے مستغنی کر دیتی ہے، کیونکہ اس میں بیک وقت صحیحین کے رجال کا تذکرہ مل جاتا ہے۔ان کا اسلوب یہ ہے کہ مثلاً پہلے عنوان ''من اسمه اسحاق ممن اتفقا علیه ''یعنی اسحاق نام کے راوی جن سے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت نقل کی ہے، پھر راوی کا نام، والد کا نام، کنیت اور لقب کا ذکر کرتے ہیں، ان کے چند شیوخ اور تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، پانچ سے چھ سطروں میں راوی کا تعارف کراتے ہیں، بعض رواۃ کا سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں، پھر عنوان ''أفراد البخاری ممن اسمه إسحاق ''یعنی اسحاق نام کے وہ راوی جن سے صرف بخاری میں روایت ہے اور مسلم میں نہیں ہے، پھر عنوان ''أفراد مسلم ممن اسمه إسحاق ''یعنی اسحاق نام کے وہ راوی جن سے صرف صحیح مسلم میں روایت ہے اور بخاری میں نہیں ہے، ان کا یہی اسلوب پوری کتاب میں ہے کہ پہلے متفق علیہ راویوں کا تذکرہ، پھر اس نام کے راوی سے جو روایات بخاری میں مروی ہیں ان کا ذکر اور پھر مسلم میں۔ یہ کتاب ''دائرۃ المعارف العثمانیہ'' حیدر آباد دکن سے طبع ہے۔

۶ ...... المغنی فی معرفة رجال الصحیحین

استاذ صفوات عبد الفتاح محمود (معاصر) نے اس کتاب میں صحیحین کے رجال کا

---

❶ بحوث فی تاریخ السنة: ص ۱۲۴

تذکرہ اختصار کے ساتھ کیا ہے، یہ کتاب اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس میں مختصر انداز میں راوی کی تعدیل وتوثیق سے متعلق حکم معلوم ہوجاتا ہے۔ ''وهو كتاب نفيس يقدم زبدة القول في رجال الصحيحين'' یہ کتاب ''دار الجيل'' بیروت سے طبع ہے۔

﴿۹۵﴾ كتب رجال الموطأ

امام مالک رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۹ھ) نے صحیح احادیث پر مشتمل ''موطا مالک'' کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی، جس کا تعارف ماقبل میں گزر چکا ہے۔ اس کتاب کے رجال پر مستقلاً تو علامہ سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے ''إسعاف المبطأ برجال الموطأ'' کے نام سے کتاب تصنیف کی۔ ان سے پہلے شارحینِ موطا شرح حدیث کے ساتھ بقدرِ ضرورت موطا کے رجال کے بھی مختصر حالات ذکر کرتے تھے، مثلاً علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) نے ''التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد'' میں، علامہ ابوالولید باجی رحمہ اللہ (متوفی ۴۷۶ھ) نے ''المنتقى شرح الموطأ'' میں، علامہ ابن العربی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۳ھ) نے ''القبس في شرح موطأ مالك بن أنس'' میں، علامہ زرقانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۲۲ھ) نے ''شرح الزرقاني علي موطأ الإمام مالك'' میں، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) نے ''المسوى'' اور ''المصفى'' میں، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۲ھ) نے ''أوجز المسالك إلى موطأ مالك'' میں۔

اب ضرورت اس امر کی تھی کہ موطا کے رجال کو کتب صحاح کی طرح الگ سے لکھا جائے، تو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''إسعاف المبطأ'' لکھی۔ اس میں انہوں نے حروفِ تہجی کی ترتیب پر رواۃ کا تذکرہ کیا ہے، راوی کا نام ونسب، کنیت ذکر کرنے کے بعد چند معروف اساتذہ وتلامذہ کا ذکر کرکے ائمہ جرح وتعدیل میں سے کسی ایک یا دو ائمہ کے اقوال ذکر کرتے ہیں اور آخر میں عموماً سنِ وفات بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''المكتبة التجارية الكبرى'' سے طبع ہے۔

﴿۹۶﴾ کتب رجال السنن الأربعة

۱ ...... تسمية شيوخ أبی دواد سليمان بن الأشعث السجستانی

علامہ حسین بن محمد بن احمد جیانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۹۸ھ) نے اس کتاب میں امام ابوداود رحمہ اللہ کے ان شیوخ کا تذکرہ کیا ہے جن سے امام ابوداود رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں اور ''المراسیل'' میں روایات نقل کی ہیں، امام ابوداود کے شیوخ کے حالات کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ یہ کتاب شیخ زیاد محمد منصور کی تحقیق کے ساتھ مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۲ ...... رجال سنن النسائی

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالعزیز انصاری دورقی رحمہ اللہ نے ''سنن النسائی'' کے رجال کے تراجم ذکر کئے ہیں۔ اس کتاب کا مخطوطہ ''مكتبة ظاهرية'' دمشق میں ہے۔ ❶

۳...... رجال سنن الترمذی

امام ابوعبداللہ محمد بن عبدالعزیز انصاری دورقی رحمہ اللہ نے ''سنن الترمذی'' کے رجال کے تراجم ذکر کئے ہیں۔ ❷

۴...... المجرد فی أسماء رجال ابن ماجه

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے ''سنن ابن ماجه'' کے رجال کو طبقات کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب دکتور فیصل جوابرہ کی تحقیق کے ساتھ ''دار الراية'' ریاض سے طبع ہے۔

---

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۲۰۸ ❷ الرسالة المستطرفة: ص ۲۰۸

﴿۹۷﴾ كتب رجال الصحاح الستة

صحاح ستہ کے رجال پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱...... المعجم المشتمل على ذكر أسماء شيوخ الأئمة النبل

علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) نے اپنی اس کتاب میں ائمہ صحاح ستہ کے شیوخ کے حالات ذکر کئے ہیں، دیگر رواۃ کے حالات اس کتاب میں نہیں ہیں:

اقتصر فيه المؤلف على شيوخ أصحاب الستة دون الرواة الآخرين.

یہ کتاب سکینہ شہابی کی تحقیق کے ساتھ ''دار الفکر'' سے طبع ہے۔

۲...... الكمال في أسماء الرجال

امام ابو محمد عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) نے سب سے پہلے صحاح ستہ کے رواۃ کے تراجم ذکر کئے، لیکن یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی۔

وهو ما زال مخطوطا ولم يطبع إلى الآن لاستغناء أهل الصنعة بتهذيبه عنه.

امام مزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) نے اپنی کتاب ''تهذيب الكمال'' کو اسی کتاب کی ترتیب پر مرتب کیا، اور اس کو بنیاد بنا کر تنقیح وتہذیب اور اضافات کئے، اس جامع تہذیب نے اصل کتاب سے مستغنی کر دیا ہے۔

امام مزی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

وهو كتاب نفيس، كثير الفائدة، لكن لم يصرف مصنفه رحمه الله عنايته إليه حق صرفها، ولا استقصى الأَسماء التي اشتملت عليها هذه الكتب استقصاء تاما، ولا تتبع جميع تراجم الأَسماء التي ذكرها في كتابه تتبعا شافيا، فحصل في كتابه بسبب ذلك إغفال وإخلال. ثم إن بعض ولده ممن لم يبلغ في العلم مبلغه...... فكان مجموع ذلك زيادة على ألف وسبع مئة اسم من الرجال والنساء [1].

---

[1] تهذيب الكمال: مقدمة المصنف، ج ۱ ص ۱۴۷، ۱۴۸

ترجمہ: یہ کتاب عمدہ ہے، بہت مفید ہے، اس کتاب میں جس قدر محنت کرنی چاہئے تھی وہ مصنف سے نہ ہوسکی، اور یہ کتاب جن راویوں کے اسماء پر مشتمل ہے اس کا کامل احاطہ نہ کرسکے، تمام رواۃ کے تراجم کا کامل طور پر تتبع نہ کرسکے، پس اس وجہ سے اس کتاب میں بہت سی کمی، کوتاہی اور خامیاں رہ گئیں، ان کی اولاد میں سے بھی کوئی اس درجہ کو نہیں پہنچا کہ وہ اس کتاب کی تکمیل کرسکے، مردوں اور عورتوں میں سے جن رواۃ کا تذکرہ ان سے چھوٹ گیا ان کی تعداد سترہ سو سے زائد بنتی ہے۔

چونکہ یہ فن کی پہلی کتاب تھی اس لئے اس میں بہت سی غلطیاں و خامیاں نظر آئیں، اب ضرورت تھی کہ ایک جامع کتاب تصنیف کی جائے، جس میں صحاح ستہ کے تمام رواۃ کا تذکرہ ہو، اور کسی لحاظ سے اُس میں تشنگی باقی نہ ہو، تو اس جامع کام کے لئے اللہ رب العزت کی جانب سے انتخاب امام مزی رحمہ اللہ کا ہوا۔

۳...... تهذيب الكمال في أسماء الرجال

یہ امام ابوالحجاج جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن مزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۲ھ) کی تصنیف ہے، امام ذہبی رحمہ اللہ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

ما رأيت أحدا في هذا الشأن أحفظ من الإمام أبي الحجاج المزي.

علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هو إمام المحدثين والله لو عاش الدار قطني لاستحيى أن يدرس مكانه.

علامہ علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:

كتاب عظيم الفوائد، جم الفرائد، لم يصنف في نوعه مثله لأن مؤلفه أبدع فيما وضع، ونهج للناس منهجا لم يشرع. [1]

امام مزی رحمہ اللہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) کے سسر ہیں، علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم اور علامہ تقی الدین سبکی اور امام ذہبی رحمہم اللہ کے ہم عصر ہیں۔ امام مزی

[1] تهذيب الكمال: مقدمة المحقق، ص ۵، ۶

رحمہ اللہ نے ''الکمال فی أسماء الرجال '' کی تہذیب کی، اور جو چیزیں ان سے چھوٹ گئی تھیں ان کا اضافہ کیا، تقریباً اس کتاب میں اصل کتاب سے تین ثلث اضافہ ہے، یہ بات یاد رہے کہ ''تہذیب الکمال '' ''الکمال '' کا بعینہ اختصار نہیں ہے بلکہ صرف ان کے نہج پر لکھی گئی کتاب ہے، اور سترہ سو سے زائد راوی جو امام مقدسی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے ان کا اضافہ ہے اور ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کا تفصیلی ذکر ہے، شیوخ اور تلامذہ کا بھی تفصیلی تذکرہ ہے، کتاب کی جامعیت وافادیت کی وجہ سے بعض اہل علم نے اسے مستقل کتاب شمار کیا اور اسے ''الکمال '' کا اختصار قرار نہیں دیا۔ امام مزی رحمہ اللہ کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب، کنیت، لقب اور نسبت کا ذکر کرتے ہیں ''روی عن فلان '' کہہ کر حروف تہجی کی ترتیب پر تفصیلاً ان کے شیوخ ذکر کرتے ہیں اور ''روی عنه '' کہہ کر تفصیلاً ان کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، راوی کے شیوخ وتلامذہ کا ذکر جس حسنِ ترتیب اور جامعیت سے انہوں نے کیا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی، عموماً روات کا سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں، اور اگر اس میں اختلاف ہو تو دیگر اقوال بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس راوی کی روایت جن کتب میں ہے، رموز کی صورت میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مثلاً:

''صحیح البخاری '' کے لئے ''خ'' ''صحیح مسلم '' کے لئے ''م'' ''سنن أبی داود '' کے لئے ''د'' ''سنن الترمذی '' کے لئے ''ت'' ''سنن النسائی '' کے لئے ''س'' ''سنن ابن ماجه '' کے لئے ''ق'' ''تعلیقات البخاری فی صحیحه '' کے لئے ''خت'' ''الأدب المفرد '' کے لئے ''بخ'' ''خلق أفعال العباد '' کے لئے ''عخ'' ''جزء رفع الیدین '' کے لئے ''ی'' ''جزء القراءة خلف الإمام '' کے لئے ''ز'' ''مقدمة صحیح مسلم '' کے لئے ''مق'' ''کتاب الفرد لأبی داود '' کے لئے ''ف'' ''کتاب المسائل لأبی داود '' کے لئے ''ل'' ''الناسخ والمنسوخ لأبی داود '' کے لئے ''خد'' ''کتاب المراسیل لأبی داود '' کے لئے ''مد'' ''فضائل الأنصار '' کے لئے ''صد'' القدر کے لئے ''قد'' مسند مالک کے لئے ''مد'' شمائل ترمذی

کے لئے ''تم'' ''**خصائل علی للنسائی**'' کے لئے ''ص'' ''**عمل الیوم و اللیلة للنسائی**'' کے لئے ''سی'' ''**مسند علی بن أبی طالب للنسائی**'' کے لئے ''عس'' ''**مسند مالک بن أنس للنسائی**'' کے لئے ''کن'' تفسیر ابن ماجہ کے لئے ''فق'' ''**الکتب الستة معا**'' کے لئے ''ع''، ''سنن اربعہ'' کے لئے ''۴'' یہ اربعہ کا مخفف ہے۔

امام مزی رحمہ اللہ کو اس راوی کی کوئی روایت اگر سند عالی کے ساتھ پہنچی ہو یا کسی خاص صفت سے متصف روایت ہو تو اُسے بھی ذکر کرتے ہیں، اور اپنی سند سے اُسے نقل کرتے ہیں۔ اس کتاب کے حجم بڑھنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں عموماً اس راوی کی روایت مصنف اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں، نیز انہوں نے ہر راوی کے شیوخ اور تلامذہ کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، چاہے وہ معروف ہوں یا غیر معروف۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ائمہ جرح وتعدیل کے بعض اقوال سند کے ساتھ نقل کئے ہیں اور روات سے متعلق نقد و جرح بالتفصیل ذکر کی ہے۔ یہ کتاب حروف تہجی کی ترتیب پر ہے، البتہ انہوں نے الف کے تحت سب سے پہلے ''احمد'' نام کے راویوں کا ذکر کیا اور حرف میم کے تحت ''محمد'' نام کے راویوں کا ذکر کیا۔

مختصر یہ کہ اس کتاب میں درج ذیل امور کا اہتمام کیا گیا ہے:

۱...... ہر راوی کے ترجمہ میں راوی کے مکمل نام ونسب اور کنیت کا ذکر ہے۔

۲...... حروفِ معجم کی ترتیب پر جملہ اساتذہ و تلامذہ کا ذکر ہے۔

۳...... ہر راوی کے ترجمہ کے شروع میں ایسے رموز لگائے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس راوی سے مروی روایات کن کن کتابوں میں ہے۔

۴...... راوی کے متعلق ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کئے ہیں۔

۵...... راوی کے سنِ وفات ذکر کی ہے، اگر اس میں مختلف اقوال ہیں تو انہیں بھی ذکر کیا ہے۔

۶...... عموماً ہر راوی کے ترجمہ کے آخر میں اپنی عالی سند سے ایک آدھ حدیث بھی نقل کی ہے۔

اس کتاب کے آخر میں درج ذیل چار فصلوں کا اضافہ ہے:

فصل فيمن اشتهر فى النسبة إِلَى أبيه، أو جده، أو أمه، أو عمه، أو نحو ذلک، مثل: ابن أبجر، وابن الاجلح، وابن أشوع، وابن جُرَيج، وابن علية، وغيرهم.

وفصل فيمن اشتهر بالنسبة إلى قبيلة، أو بلدة، أو صناعة، أو نحو ذلک مثل: الأَنْبارِيّ، والأَنْصارِيّ، والأَوزاعِيّ، والزُّهْرِيّ، والشافعى، والعدنى، والمقابرى والصيرفى، والفلاس، وغيرهم.

وفصل فيمن اشتهر بلقب أو نحوه، مثل: الأعرج، والأعمش، وبندار، وغندر، وغيرهم. ونذكر فيهم وفيمن قبلهم نحو ما ذكرنا فى الكنى.

وفصل فى المبهمات، مثل: فلان عَن أبيه، أو عن جده، أو عن أُمِّه، أو عن عمه، أو عن خاله، أو عن رجل، أو عن امرأة، ونحو ذلک. ونبه على اسم من عرفنا اسمه منهم.

امام مزی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں زیادہ تر استفادہ درج ذیل چار کتابوں سے کیا ہے:

۱......"الجرح والتعديل" امام ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ (متوفی ۳۲۷ھ)

۲......"الكامل فى ضعفاء الرجال" امام ابن عدی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ)

۳......"تاريخ بغداد" خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ)

۴......"تاريخ مدينة دمشق" امام ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ)

"تهذيب الكمال" اس موضوع پر سب سے جامع کتاب ہے، بعد میں جن حضرات نے بھی صحاح ستہ کے رجال پر تصنیفات کی ہیں ان سب کے لئے ماخذ یہی کتاب ہے۔ امام مزی رحمہ اللہ کی تصنیفات میں ان دو کتابوں کو اللہ تعالی نے قبولیت عطا فرمائی "تهذيب الكمال، تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف"

مصنف نے جلد نمبر ۲۹ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بڑے تفصیلی حالات لکھے، اور آپ

کے حالات میں کوئی جملہ جرح کا نقل نہیں کیا۔ مصنف نے اس کتاب کا آغاز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے کیا، اور اس کی وجہ خود بیان کرتے ہیں:

لکن أحببنا أن لا نخلی الکتاب من ذلک، طلبا لبرکته وتشرفا بذکره صلی اللہ علیه وسلم.

اس کی پہلی جلد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، غزوات، معجزات، ازواج مطہرات، آپ کے اوصاف واخلاق کے تفصیلی تذکرے پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا وہ نسخہ مطالعہ کرنا چاہئے جو محقق العصر دکتور بشار عواد کی تحقیق سے ''**مؤسسة الرسالة**'' سے ۳۵ جلدوں میں طبع ہے۔

۴...... تذهیب تهذیب الکمال فی أسماء الرجال

علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے امام مزی رحمہ اللہ کی ''**تهذیب الکمال**'' کی تنقیح وتہذیب کی اور اسی ترتیب پر کتاب کو مرتب کیا، البتہ راوی کے شیوخ وتلامذہ میں معروف حضرات کا ذکر کیا، بعض ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال ذکر کئے، جہاں تشنگی محسوس ہوئی وہاں دیگر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کا اضافہ کیا۔ ضبطِ اسماء کا اہتمام کیا، تاریخ وفات ذکر کی، اور اگر کسی راوی کے سن وفات میں متعدد اقوال تھے تو راجح قول کی نشان دہی کی، تراجم رواۃ میں بعض مواقع پر اپنی رائے بھی ذکر کی۔ اس کتاب میں وہی اسلوب ورموز اختیار کئے گئے ہیں جو اصل کتاب میں ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''**تهذیب التهذیب**'' میں اس سے استفادہ کیا ہے:

هذا مختصر نافع فی رجال الکتب الستة: الصحیحین، والسنن الاربعة، مقتضب من تهذیب الکمال لشیخنا الحافظ أبی الحجاج المزی، اقتصرت فیه علی ذکر من له روایة فی الکتب، دون باقی تلک التوالیف التی فی التهذیب ودون من ذکر للتمییز، أو کرر للتنبیه.

والرموز فوق اسم الرجل: "خ" للبخاری، و"م" لمسلم و"د" لأبی

داود، و "ت" للترمذی، و "س" للنسائی، و "ق" لابن ماجة، فإن اتفقوا فالرمز "ع" وإن اتفق أرباب السنن الأربعة، فالرمز "۴". ❶

یعنی امام ذہبی رحمہ اللہ نے "تذھیب التھذیب" میں جو اضافے کیے تھے میں نے انہیں اپنی اس مختصر کتاب میں شامل کیا ہے تاکہ فائدہ مکمل ہو۔

امام ذہبی رحمہ اللہ کی یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی صورت میں تھی، میں نے اس کے قلمی نسخے کا عکس مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی لائبریری میں دیکھا ہے۔علامہ عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ نے "مکانة الإمام أبی حنیفة فی الحدیث" میں امام صاحب کا ترجمہ اس نسخہ سے نقل کیا ہے۔

یہ کتاب پہلے طبع نہیں تھی، اب یہ کتاب "الفاروق الحدیثیة للطباعة والنشر" سے طبع ہو چکی ہے۔اس کتاب کا اختصار علامہ خزرجی رحمہ اللہ نے "خلاصة تذھیب تھذیب الکمال فی أسماء الرجال" کے نام سے کیا، جس کا تعارف ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

۵...... الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

ھذا مختصر نافع فی رجال الکتب الستة: الصحیحین، والسنن الأربعة مقتصب من تھذیب الکمال لشیخنا الحافظ أبی الحجاج المزی، اقتصرت فیه علی ذکر من له روایة فی الکتب، دون باقی تلک التوالیف التی فی التھذیب ودون من ذکر للتمییز أو کرر للتنبیه، والرموز فوق اسم الرجل "خ" للبخاری و"م" للمسلم و"د" لأبی داود و"ت" للترمذی و"س" للنسائی و"ق" لابن ماجة، فإن اتفقوا فالرمز "ع" وإن اتفق أرباب السنن الأربعة فالرمز "۴" ❷

❶ تھذیب التھذیب: مقدمة المصنف، ص ۳
❷ مقدمة المصنف: ص ۱

ترجمہ: یہ مختصر کتاب کتب ستہ کے رجال پر مفید کتاب ہے، یہ کتاب امام مزی رحمہ اللہ کی ''تھذیب الکمال'' سے ماخوذ ہے، اس میں صرف صحاح ستہ کے رواۃ کو ذکر کیا گیا ہے، دیگر کتب کے رجال کا اس میں ذکر نہیں ہے۔ اور نہ ہی اُن رواۃ کا ذکر ہے جسے امام مزی رحمہ اللہ نے بطورِ تمییز کے ذکر کیا تھا (''تھذیب الکمال'' میں ایسے رواۃ کا بھی ذکر تھا جو کتب ستہ یا ان کے مؤلفین کی دیگر کتابوں میں نہیں ہیں لیکن وہ کتب ستہ کے رواۃ کا ہم نام تھا، تو امام مزی رحمہ اللہ نے اُن کا ذکر بھی کیا تا کہ تمییز ہو جائے، اور ایسے رواۃ کے ناموں پر لفظ ''تمییز'' لکھ دیا) اور اس کتاب میں نہ ہی اُن رواۃ کا ذکر ہے جسے تنبیہ کے لئے مکرر لایا ہو (اس میں رواۃ کے تراجم کے شروع میں بعض رموز لکھے ہیں جن سے اشارہ ہوتا ہے کہ یہ کس کتاب کا راوی ہے، تو) بخاری کے لئے ''خ''، مسلم کے لئے ''م''، ابو داود کے لئے ''د''، ترمذی کے لئے ''ت''، نسائی کے لئے ''س''، ابن ماجہ کے لئے ''ق'' اور اگر کسی راوی کی روایت سب کتابوں میں ہو تو اس کے لئے ''ع'' اور اگر اس کی روایت سنن اربعہ میں ہو تو اس کے لئے رمز ''۴'' ہے۔

آپ کی یہ کتاب ''تذھیب تھذیب الکمال'' کی بنسبت نہایت مختصر ہے، اس میں آپ کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب، کنیت اور چند ایک اساتذہ وتلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، ایک سے دو کلموں میں راوی پر نقد وجرح ذکر کرتے ہیں، اور سنِ وفات بھی ذکر کرتے ہیں، مثلاً:

حسان بن عبد الله الواسطي بمصر عن الليث ومفضل بن فضالة وعنه البخاري والفسوي ثقة توفي ۲۲۲ خ س ق.

ان کا ترجمہ عموماً ایک سے ڈیڑھ سطر میں ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ کتاب ''تذھیب التھذیب'' کا اختصار نہیں ہے جیسا کہ علامہ صفدی، علامہ سبکی، علامہ ابن تغری بردی اور علامہ ابن العماد رحمہم اللہ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ [1]

---

[1] الوافي: ج۲ ص ۱۶۴ / الطبقات: ج۹ ص ۱۰۴ / المنهل الصافي: ص ۷۰ / شذرات الذهب: ج۶ ص ۱۵۵

بلکہ یہ "تهذيب الكمال" کا اختصار ہے۔ اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو عالم عرب کے مشہور محقق شیخ محمد عوامہ اور شیخ احمد محمد نمر الخطیب کی تحقیق کے ساتھ "مؤسسة علوم القرآن" بیروت سے ۱۴۱۲ھ میں طبع ہوا ہے۔

امام ابوزرعہ عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ) نے "الكاشف" پر ایک ذیل لکھا ہے، اور اس میں کتب ستہ کے علاوہ دیگر وہ رواۃ جنہیں امام ذہبی رحمہ اللہ نے حذف کر دیا تھا انہیں ذکر کیا، اور "مسند أحمد" "زيادات عبد الله" کا اضافہ کیا۔

۶ ...... المجرد من تهذيب الكمال

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی یہ کتاب "تهذيب الكمال" کی تلخیص ہے، اس میں صرف صحاح ستہ کے رواۃ کا ذکر ہے، لیکن اِن رواۃ کو مصنف نے طبقات کی ترتیب پر ذکر کیا ہے، اس میں کل دس طبقات ہیں، پہلے رواۃ کو طبقات پر تقسیم کیا ہے، پھر ہر ہر طبقہ کے رواۃ کو حروفِ تہجی کی ترتیب پر ذکر کیا ہے، اس کتاب کا مخطوطہ کہاں کہاں موجود ہے، اس کے متعلق مشہور محقق بشار عواد معروف کی تحقیق درج ذیل ہے:

من الكتاب نسخة بخزانة كتب الفاتيكان (رقم ۱۰۳۲)، وكانت منه نسخة ببرلين تحمل (رقم ۹۹۳۸). وعثرت على نسخة منه في مكتبة الشهيد علي باشا باستانبول (رقم ۵۲۳) في مئة ورقة وورقتين ينقص من أولها بعض الاوراق، وأول ما فيها: أبو معقل الأَنْصارِيّ الأسدي، وآخرها آخر طبقة البخاري وباقي شيوخ الأئمة. وقد كتبت هذه النسخة سنة ۷۱۷، وفي حواشيها تعليقات واستدراكات كثيرة، وقوبلت على نسخة الذهبي في التاريخ المذكور. وصور معهد المخطوطات بجامعة الدول العربية هذه النسخة وضمها إلى خزانته (برقم ۵۷۶) تاريخ لكنهم لم يعرفوا اسم الكتاب، فذكروا أنه في "أسماء رجال تهذيب الكمال للمزي" ولا عرفوا مؤلفه لذهاب الورقات الاولى منه فاقتضى لذلك التنبيه (انظر

فهرس المخطوطات المصورة لفؤاد سيد: ج ۲ ق، ص: ۱۰)❶.

۷...... المقتضب من تهذيب الكمال

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی یہ کتاب "تهذيب الكمال" سے ماخوذ ہے، اس میں مصنفین صحاح ستہ کے کتب ستہ کے علاوہ دیگر کتب میں موجود رواۃ کا ذکر کیا ہے، یہ وہ رواۃ ہیں جن کا ذکر نہ "تذهيب التهذيب" میں ہے اور نہ "الكاشف" میں اور نہ "المجرد" میں ہے:

فالذی یفهم من نص السخاوی أن الذهبی اختصر کتابا آخر من تهذیب الکمال خاصا بأسماء رجال مؤلفات أصحاب الکتب الستة الاخری، لذلک فهو لا علاقة له بکتابی "الکاشف" و"المجرد" اللذین مر ذکرهما❷.

۸...... إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال

علامہ علاء الدین بن قلیج بن عبداللہ المعروف امام مغلطائی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۲ھ) حدیث اور رجال پر واقفیت رکھنے والے ایک مایہ ناز محدث ہیں، آپ کی تصنیفات میں مشہور "إكمال تهذيب الكمال، شرح سنن ابن ماجه ،إصلاح مقدمة ابن صلاح، الإشارة إلى سيرة المصطفى وتاريخ من بعده من الخلفاء" ہیں۔

علامہ مغلطائی رحمہ اللہ نے "تهذيب الكمال" کی تنقیح وتہذیب اور اضافات کر کے اس کی تکمیل کی ہے۔ مصنف نے اس میں ان رواۃ کا اضافہ کیا جو امام مزی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے اور جہاں کئی تسامحات ہوئے ان کی نشاندہی کی، جن رواۃ کے حالات مختصر تھے انہیں تفصیلاً ذکر کیا، بعض رواۃ کے حالات میں ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کم تھے انہیں تفصیلاً ذکر کیا، کہیں اگر سنِ وفات کا ذکر نہیں تھا تو اسے ذکر کیا، اس لئے اس کتاب

❶تهذيب الكمال: مقدمة المحقق، ج ۱ ص ۵۶

❷تهذيب الكمال: مقدمة المحقق، ج ۱ ص ۵۶

کو ''ذیل تھذیب الکمال، استدراک '' اور ''تکملة'' بھی کہا جاتا ہے۔ علامہ مغلطائی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کا آغاز احمد نام کے راویوں سے کیا، انہوں نے امام احمد کے حالات صفحہ نمبر (۱۱۴) سے (۱۳۸) تک بڑے بسط سے ذکر کئے۔ یہ راوی کے ترجمہ سے پہلے رموز لکھتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس راوی کی روایت کن کن کتابوں میں ہے، پھر راوی کا نام ونسب، کنیت اور چند ایک اہل علم کی آراء اور سن وفات ذکر کرتے ہیں، یہ کتاب اور اصل کتاب دونوں کو ملا کر ۴۷ جلدیں بنتی ہیں یعنی ''تھذیب الکمال '' ۳۵ جلدوں میں اور تکملہ (۱۲) جلدوں میں، ہر راوی کے متعلق تفصیلی حالات کے لئے اس کتاب اور تکملہ کو مطالعہ میں رکھنا چاہئے۔

بہت سے حضرات کو کتاب کے نام کی وجہ سے وہم ہوا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ امام مزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو مکمل نہیں کیا تھا اور علامہ مغلطائی رحمہ اللہ نے اس کو مکمل کیا، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بطورِ خلاصہ کہ علامہ مغلطائی رحمہ اللہ کی یہ کتاب درج ذیل تنقیح وتہذیب اور اضافات پر مشتمل ہے:

۱......ابتداء سے سیرت نبویہ کو حذف کر دیا، جیسے امام مزی رحمہ اللہ نے علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ کی ''الاستیعاب'' سے نقل کیا تھا۔

۲......امام مزی رحمہ اللہ نے جن روایات کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا تھا ان کو حذف کر دیا۔

۳......راوی کے ان واقعات وحکایات کو حذف کر دیا جس کا تعلق تعدیل وتجریح سے نہیں تھا۔

۴......امام مزی رحمہ اللہ نے جو راوی کے شیوخ وتلامذہ کے ذکر کرنے میں استیعاب کی کوشش کی تھی جو بظاہر ممکن نہیں تھی اور اس کے ذکر کا خاص فائدہ نہیں تھا اس لئے انہیں حذف کر کے صرف اُن شیوخ وتلامذہ کا ذکر کیا جو معروف تھے۔

۵......ضبطِ اسماء وانساب کا اہتمام کیا۔

۶......ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال اصل مراجع سے نقل کئے۔

۷......رواۃ کے جرح وتعدیل سے متعلق ائمہ فن کے اقوال کا اضافہ کیا۔

۸......بہت سے وہ رواۃ جن کے تراجم امام مزی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے ان کا اضافہ کیا۔

۹......سنِ وفات کا اہتمام کیا اور حتی الامکان راجح قول ذکر کیا۔

۱۰......امام مزی رحمہ اللہ کے تسامحات کی نشان دہی کی، اور انہیں الگ سے ''أوهام التهذيب'' کے نام سے جمع بھی کیا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''تهذيب التهذيب'' میں اس کتاب سے بہت استفادہ کیا ہے:

وقد انتفعت فی هذا الكتاب المختصر بالكتاب الذی جمعه الإمام العلامة علاء الدين مغلطای علی "تهذيب الكمال". ❶

''تهذيب التهذيب'' میں جو اضافات ہیں تقریباً اسی سے ماخوذ ہیں، اگرچہ حافظ اُن معلومات کو علامہ مغلطائی کی طرف منسوب کر کے نقل نہیں کرتے۔ یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں ''الفاروق الحديثية'' سے طبع ہے۔

۹ ...... التذكرة برجال العشرة

امام محمد بن علی بن حمزہ حسینی دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۵ھ) نے اس کتاب میں درج ذیل دس کتابوں کے رواۃ کے تراجم ذکر کئے ہیں:

۱ ...... صحيح البخاری ۲ ...... صحيح مسلم ۳......سنن النسائی ۴......سنن الترمذی ۵...... سنن النسائی ۶ ...... سنن ابن ماجه ۷...... موطأ مالک ۸......مسند أحمد ۹ ...... مسند الشافعی ۱۰ ...... مسند أبی حنيفة

اس میں صحاح ستہ کے تراجم ''تهذيب الكمال'' سے ماخوذ ہیں، انہوں نے مصنفین صحاح ستہ کی دیگر کتب کے رواۃ ذکر نہیں کئے۔ اسی طرح وہ رواۃ جن کا ذکر

❶ تهذيب التهذيب: مقدمة المصنف، ج ۱ ص ۸

بطورِ تمییز کے تھا اُسے بھی ذکر نہیں کیا۔ شیوخ و تلامذہ میں سے چند ایک کے اسماء ذکر کئے۔ صحاح ستہ کے وہی رموز اختیار کئے ہیں جو ''تهذيب الكمال ''میں ہیں۔ بقیہ چار کتب کے رموز یہ ہیں:

''**موطا مالک** ''کے لئے ''ک''۔ ''**مسند أحمد** ''کے لئے ''أ''۔ ''**مسند أبي حنيفة** ''جسے امام ابن خسرو نے جمع کیا ہے اُس کے لئے ''فہ''۔ ''**مسند الشافعي** ''کے لئے ''فع''۔ امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبداللہ نے جن روایات کا اضافہ کیا ہے اس کے لئے ''عب'' کا رمز استعمال کیا ہے۔

مصنف نے صحاح ستہ کے ساتھ ائمہ متبوعین کی ان چار کتابوں کے رواۃ کو اس لئے شامل کیا کہ ان فقہاء کرام کے اکثر مستدلات وہ روایات ہیں جو ان کتابوں میں سند کے ساتھ موجود ہیں، اس لئے ضرورت تھی کہ فقہاء کرام کی کتب حدیث کے رواۃ کے تراجم بھی اختصار کے ساتھ یکجا کر دیئے جائیں، یہ وہ دس کتابیں ہیں جن پر دین اسلام کا مدار رہے:

فهذه هي كتب الأئمة الأربعة وبإضافتها إلى الستة الأولى تكمل الكتب العشرة التي هي أصول الإسلام وعليها مدار الدين. ❶

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کتاب کو بنیاد بنا کر فقہاء اربعہ کے رواۃ کو تنقیح وتہذیب اور اضافات کے ساتھ ''**تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الاربعة** ''کے نام سے جمع کیا۔ علامہ ابن حمزہ حسینی رحمہ اللہ کی یہ کتاب پہلے مطبوعہ نہیں تھی، اب الحمدللہ دکتور رفعت فوزی عبدالمطلب کی تحقیق کے ساتھ ''مکتبة الخانجي ''قاہرہ سے طبع ہو چکی ہے۔

۱۰ ...... نهاية السُّول في رواة الأصول

امام ابوالوفاء برہان الدین حلبی المعروف سبط ابن العجمی رحمہ اللہ (متوفی ۸۴۱ھ) نے اس کتاب میں اختصار کے ساتھ صحاح ستہ کے رواۃ کے ساتھ ''تعلیقات بخاری، مقدمہ

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۹

مسلم'' اور ''عمل الیوم واللیلہ للنسائی'' کے رواۃ کا اضافہ کیا ہے۔ یہ کتاب دکتور عبدالقیوم بن عبدرب النبی کی تحقیق کے ساتھ ''إحیاء التراث الإسلامی'' جامعہ ام القری سے طبع ہے۔

۱۱ ...... تهذيب التهذيب

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے رجال پر دو اہم کتابیں تصنیف کیں، ایک تفصیلاً اور ایک اختصار کے ساتھ، آپ کی تفصیلی کتاب ''تھذیب التھذیب'' اور مختصر ''تقریب التھذیب'' ہے۔ حافظ نے ''تھذیب الکمال'' کی تلخیص وتہذیب کی اور اس فن پر لکھی گئی گذشتہ تمام اہم کتب سے استفادہ کر کے ایک جامع کتاب مرتب کی۔ اس کتاب کا ماخذ ''تھذیب الکمال، تذھیب التذھیب'' اور ''إکمال تھذیب الکمال'' ہے۔ حافظ نے ائمہ جرح وتعدیل میں سے مشہور اہل علم کی آراء ذکر کیں، ائمہ رجال کے اقوال کی اسناد کو حذف کیا، اور ان احادیث کو بھی حذف کیا جو امام مزی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے ذکر کی تھیں۔ راوی کے سنِ وفات کے متعلق راجح قول ذکر کیا، دیگر مجروح اقوال کو حذف کر دیا، ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال اور دیگر معلومات میں زیادہ تر استفادہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''تذھیب التذھیب'' اور علامہ مغلطائی رحمہ اللہ کی ''إکمال تھذیب الکمال'' سے کیا ہے۔ حافظ عموماً ہر ترجمہ میں ''قلت'' کے بعد اپنی رائے ذکر کرتے ہیں، اس میں انہوں نے زیادہ تر استفادہ علامہ مغلطائی رحمہ اللہ کی ''الإکمال'' سے کیا ہے، بعض مواقع پر بعینہ الفاظ بھی انہی کے ہیں، اگرچہ اُن کی طرف منسوب نہیں کئے۔ اس کتاب میں ان تراجم کا بھی ذکر ہے جو امام مزی رحمہ اللہ سے سے چھوٹ گئے تھے، اور ان کے تسامحات کی بھی نشاندہی کی ہے۔ یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، ان کا اسلوب یہ ہے کہ یہ راوی کا نام ونسب اور کنیت ذکر کرتے ہیں ''روی عن'' کہہ کر ان کے معروف اساتذہ اور ''روی عنہ'' کہہ کر ان کے معروف تلامذہ کا ذکر کرتے ہیں، پھر ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال اور سنِ وفات ذکر کرتے ہیں۔ حافظ نے تراجم متوسط انداز میں

لکھے ہیں، نہ بہت تفصیل ہے جیسا کہ ''**تھذیب الکمال** ''میں ہے اور نہ بہت اختصار ہے جیسا ''**الکاشف** ''اور ''**تقریب التھذیب** ''میں ہے، بلکہ متوسط انداز میں ہے، ہر راوی کا ترجمہ تقریباً ایک صفحہ پر مشتمل ہوتا ہے، البتہ حافظ نے حنفی رواۃ اور اہل علم کے تراجم بہت مختصر لکھے ہیں، اس لئے حضرت شاہ صاحب کو ان سے یہ شکوہ تھا کہ انہوں نے جس طرح دیگر رواۃ کے حالات لکھے ہیں اسی طرح ائمہ احناف اور حنفی رواۃ کے نہیں لکھے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس کتاب میں تنقیح وتہذیب اور اضافات درج ذیل نوعیت کے ہوئے ہیں:

۱......صاحب ترجمہ کے معروف شیوخ وتلامذہ کا ذکر کیا ہے۔

۲......ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کی اسناد حذف کیں۔

۳......امام مزی رحمہ اللہ نے جو روایات نقل کی تھیں انہیں مکمل حذف کر دیا۔

۴......سن وفات کے متعلق متعدد اقوال حذف کر دیئے اور راجح قول ذکر کیا، اور اگر کہیں متعدد اقوال ذکر کئے تو کسی مصلحت کی وجہ سے۔

۵......راوی کی جرح وتعدیل سے متعلق مزید اقوال امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''**تذھیب التھذیب** ''اور علامہ مغلطائی رحمہ اللہ کی ''**إکمال تھذیب الکمال** ''سے نقل کئے۔ عموماً ''**قلت** ''کے بعد معلومات انہیں دو کتابوں سے ماخوذ ہوتی ہیں۔

۶......کتاب میں وہی رموز اختیار کئے ہیں جو ''**تھذیب الکمال** ''میں ہیں۔

۷......امام مزی رحمہ اللہ نے کتاب کے شروع میں تین فصلیں ذکر کی تھیں:

(۱) شروط الأئمة الستة (۲) الحث عن الرواية من الثقات (۳) السرة النبوية

حافظ نے ان تینوں کو حذف کر دیا، اس لئے کہ ان کا تعلق فن اصول حدیث اور سیرت سے ہے۔

۸......ان اخبار وحکایات کو حذف کر دیا جن کا تعلق جرح وتعدیل سے نہیں تھا۔

۹......جو راوی امام مزی رحمہ اللہ سے چھوٹ گئے تھے اُن کا اضافہ کیا۔

۱۰......ایسے راویوں کا اضافہ کیا جو ان رواۃ کے ہم نام تھے اور اُن کے نام کے اوپر لفظ ''تمییز'' لکھ دیا تا کہ دونوں قسم کے رواۃ میں فرق ہو جائے۔

یہ کتاب اہل علم کے ہاں بہت معتمد اور مقبول ہے، اگر کسی کے پاس یہ کتاب ہو تو اُسے فی الجملہ کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کتاب کا محقق نسخہ وہ ہے جو دکتور ابراہیم زیبق اور عادل مرشد کی تحقیق کے ساتھ ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

۱۲ ...... تقریب التهذیب

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی یہ کتاب ''تهذيب التهذيب'' کی تلخیص ہے، حجم کے اعتبار سے یہ ''تهذيب التهذيب'' کا سدس حصہ ہے، اس میں انہوں نے صحاح ستہ کے رواۃ کا ذکر کیا ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب، کنیت، لقب، نسبت، حکم، سنِ وفات اور کس طبقہ کا راوی ہے اس کی نشاندہی کی ہے، عموماً یہ ترجمہ دو سے تین سطروں میں لکھتے ہیں، رموز کی صورت میں اشارہ کرتے ہیں کہ اس راوی سے مروی روایت صحاح ستہ میں فلاں فلاں کتاب میں ہے، اس میں وہی رموز اختیار کئے ہیں جو ''تهذيب التهذيب'' میں ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے ''احمد'' نام کے رواۃ کا ذکر کیا ہے اور لفظ میم میں ''محمد'' نام کے رواۃ کا ذکر کیا، باقی ترتیب حروف معجم پر ہے، کتاب کے شروع میں انہوں نے بارہ طبقات قائم کئے ہیں:

اس کتاب کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں ہر راوی کی شخصیت اور اس کے بارے میں وارد شدہ اقوال کا دقت نظر سے مطالعہ کر کے ایک جامع فیصلہ تیار کیا گیا ہے، جس میں جرح وتعدیل کے جو بارہ مرتبے ہیں، ان کو سامنے رکھ کر راوی کے لئے جو مناسب کلمہ ومرتبہ ہوتا تھا، اس پر حکم لگا دیا گیا ہے، مثلاً ثقہ، ثبت، ثقہ، صدق، لابأس بہ، مقبول، ضعیف وغیرہ۔ راوی کے بارے میں خاص طور سے متضاد اقوال کا یہی جامع خلاصہ وفیصلہ اس کتاب کے مقبول ومتداول ہونے کا سب سے اہم سبب ہے، اس لئے کہ راویوں

کے حالات معلوم کرنے کا سب سے اہم مقصد یہی ہے۔

اس کتاب میں عموماً تراجم ایک سے دوسطر میں مکمل ہو گئے ہیں، جس میں راوی اور اس کے باپ دادا کے نام کے ساتھ ساتھ اس کی مشہور نسبت، کنیت، لقب وغیرہ کا ذکر آ گیا ہے، مشکل اور متشابہ نام کو حروف کے ذریعہ ضبط کر دیا گیا ہے، راویوں کے اساتذہ وتلامذہ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کی جگہ ان کو طبقات پر تقسیم کیا گیا ہے اور جو راوی جس طبقہ کا ہے اس کا ذکر اس کے ترجمہ میں کر دیا گیا ہے۔ انہیں طبقات کے ذریعہ راوی کی تاریخ وفات کی تعیین بھی کی گئی ہے، ان طبقات کا سمجھنا اس کتاب میں تاریخ وفات کی تعیین کے لئے بہت ضروری ہے، اس کے بغیر تاریخ وفات سمجھنا ممکن نہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے ان بارہ طبقات کو ''تقریب التهذيب'' سے بعینہ نقل کر دیا جائے۔

پہلا طبقہ: صحابہ کرام باختلاف مراتب۔

دوسرا طبقہ: کبار تابعین، جن میں مخضرمین بھی شامل ہیں، مثلاً ابن المسیب۔

تیسرا طبقہ: تابعین کا متوسط طبقہ جیسے حسن بصری، ابن سیرین۔

چوتھا طبقہ: تابعین کے متوسط طبقہ سے قریب تر طبقہ، جن کی زیادہ تر روایتیں کبار تابعین سے ہیں جیسے زہری، قتادہ (یعنی تابعین کے متوسط اور طبقہ صغری کے درمیان کا طبقہ)۔

پانچواں طبقہ: تابعین کا طبقہ صغری، جنہوں نے ایک دوصحابہ کو دیکھا، لیکن صحابہ سے سماع ثابت نہیں جیسے اعمش۔

چھٹا طبقہ: تابعین کا وہ طبقہ جو طبقہ خامسہ کا ہم عصر تھا لیکن کسی صحابی کو نہیں دیکھا جیسے ابن جریج۔

ساتواں طبقہ: کبار اتباع تابعین جیسے امام مالک، سفیان ثوری وغیرہ۔

آٹھواں طبقہ: اتباع تابعین کا طبقہ وسطی جیسے سفیان بن عیینہ، ابن علیہ۔

نواں طبقہ: اتباع تابعین کا طبقہ صغیر جیسے یزید بن ہارون، امام شافعی، ابوداود طیالسی۔

دسواں طبقہ: وہ بڑے بڑے اہلِ علم جنہوں نے تبع تابعین سے روایت کی ہے، لیکن تابعین سے ملاقات نہیں ہوئی جیسے امام احمد بن حنبل (یعنی تابع اتباع تابعین کا پہلا طبقہ)۔

گیارہواں طبقہ: تبع تابعین سے روایت کرنے والا طبقہ وسطی جیسے امام بخاری، امام ذہلی (یعنی تابع اتباع تابعین کا دوسرا طبقہ)۔

بارہواں طبقہ: تبع تابعین روایت کرنے والا طبقہ صغری جیسے امام ترمذی رحمہ اللہ (ان میں اصحاب کتب ستہ کے وہ مشائخ بھی شامل ہیں جن کی وفات متاخر ہے)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ہر راوی کے ترجمہ میں اس کے طبقے کی وضاحت کرتے ہیں کہ یہ کس طبقے کا راوی ہے، یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت ہی مفید ہے کہ مختصر وقت میں راوی کے متعلق حکم اور طبقہ معلوم ہو جاتا ہے۔

ضبطِ اسماء ذکر کرتے ہیں، نسبت ولقب کی وضاحت کرتے ہیں، سنِ وفات میں راجح قول ذکر کرتے ہیں۔

اس کتاب کے اس نسخے کا مطالعہ کرنا چاہئے جو عالم عرب کے مشہور محقق شیخ محمد عوامہ کی تحقیق کے ساتھ ''دار الرشد'' سوریا سے طبع ہے۔

۱۳ ...... خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال

علامہ صفی الدین احمد بن عبداللہ خزرجی رحمہ اللہ (متوفی بعد ۹۲۳ھ) یہ کتاب امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''تذهيب التهذيب'' کا اختصار ہے، یہ حافظ کی ''تهذيب التهذيب'' کا اختصار نہیں جیسا کہ بعض حضرات کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ کتاب دو قسموں پر مشتمل ہے، پہلی قسم رجال کے تراجم پر ہے، اور دوسری قسم خواتین کے تراجم پر ہے۔ ان کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب اور ائمہ جرح وتعدیل میں سے ایک یا دو کی آراء اور کہیں کہیں سن وفات ذکر کرتے ہیں۔ ترجمہ کے شروع میں رموز کی صورت میں اشارہ کرتے ہیں کہ اس راوی کی روایت فلاں فلاں کتاب میں ہے۔ صحابہ کرام کے تذکرہ میں صحاح ستہ میں اس صحابی سے مروی احادیث کی تعداد بتلاتے ہیں اور اس صحابی کی صحیحین میں کتنی روایات ہیں اُسے ذکر

کرتے ہیں، اور صرف بخاری اور صرف مسلم میں جو روایات ہیں اُس کی تعداد بھی بتلاتے ہیں، یہ صرف صحابہ کے تراجم میں ہے۔ اِن کے تراجم عموماً دو سے تین سطروں میں ہوتے ہیں۔

مصنف نے اپنی کتاب کا تعارف مقدمہ میں ان الفاظ میں کیا ہے:

فَهَذَا مُختَصر فِي أَسمَاء الرِّجَال اختصرته من تذهيب تَهْذِيب الكَمَال وضبطت مَا يحْتَاج إِلَى ضَبطه فِي غَالب الْأَحْوَال وزدت فِيهِ زيادات مفيدة ووفيات عديدة من الكتب المُعْتَمدَة والنقول المسندة.

اس کتاب کے اس نسخے کا مطالعہ کرنا چاہئے جو شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''مطبوعات الإسلامية'' حلب سے ایک جلد میں طبع ہے۔

﴿۹۸﴾ کتب رجال ''شرح معانی الآثار''

۱ ...... مغاني الأخيار في رجال معاني الآثار

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے جس طرح تفصیل کے ساتھ ''شرح معاني الآثار'' کی شرح ''نخب الأفكار'' کے نام سے لکھی، اسی طرح ''شرح معاني الآثار'' کے رجال پر بھی آپ نے مستقل کتاب تصنیف کی، اس میں مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب، معروف اساتذہ وتلامذہ اور اہل علم کی ان کے متعلق آراء اور کہیں کہیں سن وفات ذکر کرتے ہیں۔ اور ائمہ صحاح ستہ میں سے جن محدثین نے اُن سے روایت تخریج کی ہے اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اس میں ضبطِ اسماء کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ راوی کی تعدیل وتوثیق میں ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کا التزام کیا ہے۔ حروفِ معجم کی ترتیب پر ۴۳۱۰ رواۃ کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب محمد حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں ''دار الكتب العلمية'' سے طبع ہے۔

۲ ...... كشف الأستار عن رجال معاني الآثار

امام ابوالتراب رشد اللہ سندھی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۰ھ) کی یہ کتاب ''مكتبة الدار'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۳...... الحاوی لرجال الطحاوی

محدث العصر علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۲ھ) کی یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی صورت میں تھی، حال ہی میں جامع ام درمان دمشق سے دکتور نور الدین عطر کی سرپرستی میں اس کتاب پر کام مکمل ہو چکا ہے، لیکن اب تک طبع نہیں ہوئی۔

﴿۹۸﴾ کتب رجال الحدیث للفقهاء الأربعة

۱ ...... التذکرة بمعرفة رجال العشرة

امام ابن حمزہ محمد بن علی بن حمزہ حسینی دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۵ھ) نے اس کتاب میں دس کتابوں کے رجال کا تذکرہ اختصار کے ساتھ کیا ہے، یہ دس کتب درج ذیل ہیں:

صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن الترمذی، سنن أبی داود، سنن النسائی، سنن ابن ماجه، موطأ مالک، مسند أحمد، مسند الشافعی، مسند أبی حنیفة.

اس کتاب کا ماخذ امام مزی رحمہ اللہ کی "**تهذیب الکمال**" ہے، انہوں نے صرف ان رواۃ کے حالات لکھے ہیں جو صحاح ستہ اور ائمہ اربعہ کی مندرجہ بالا چار کتابوں میں ہیں۔ امام مزی رحمہ اللہ نے جو دیگر رواۃ کا ذکر کیا تھا، مصنف نے انہیں ذکر نہیں کیا، یہ عموماً تین سے چار سطروں میں راوی کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، ان کا اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب، کنیت، ان کے معروف اساتذہ اور تلامذہ اور چند ایک اہل علم کی آراء اور کہیں کہیں سن وفات بھی ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے صحاح ستہ کے لئے وہی رموز اختیار کئے ہیں جو "**تهذیب الکمال**" میں ہیں، فقہاء اربعہ کی کتب کے رموز درج ذیل ہیں:

"موطا مالک" کے لئے "ک"۔ "مسند احمد" کے لئے "أ"۔ "مسند ابوحنیفہ" جسے امام ابن خسرو رحمہ اللہ نے جمع کیا ہے اُس کے لئے "فہ"۔ "مسند شافعی" کے لئے "فع" اور عبداللہ بن امام احمد رحمہ اللہ نے جو مسند میں اضافہ کیا ہے اُس کے لئے "عب" کا رمز اختیار

کیا ہے۔صحاح ستہ اور ائمہ فقہاء کی کتب حدیث پر گویا دین اسلام کا مدار ہے:

فهـذه هـي كتـب الأئـمة الأربـعة وبإضافتها إلى الستة الأولى تكمل الكتب العشرة التي هي أصول الإسلام وعليها مدار الدين❶.

ائمہ فقہاء کے مستدلات عموماً وہی ہیں جنہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ یہ کتاب اب تک مطبوعہ نہیں تھی، چند سال قبل یہ دکتور رفعت فوزی عبد المطلب کی تحقیق کے ساتھ ''مكتبة الخانجي'' قاہرہ سے طبع ہوئی ہے۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''تعجيل المنفعة'' اسی سے ماخوذ ہے۔

۲...... تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اس کتاب میں ائمہ اربعہ کی چار معروف کتب حدیث کے رجال کے تراجم لکھے ہیں، یعنی ''موطا مالک، مسند ابی حنیفہ، مسند شافعی اور مسند احمد'' اس کتاب کا ماخذ ''التذكرة بمعرفة رجال العشرة'' ہے۔حافظ کا اس کتاب میں اسلوب یہ ہے کہ راوی کا نام ونسب ان کے معروف اساتذہ وتلامذہ کا ذکر، چند ایک اہل علم کی آراء اور سن وفات ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتاب اس اعتبار سے نہایت مفید ہے کہ ائمہ اربعہ کی کتب حدیث کے رجال پر اس کتاب کے علاوہ کوئی مستقل کتاب تصنیف نہیں کی گئی، الگ الگ تصنیفات تو ملتی ہیں، لیکن یکجا اِن چاروں کتابوں کے روات کسی اور کتاب میں موجود نہیں ہیں، یہ کتاب جامعیت اور حسن ترتیب میں ''التذكرة'' پر فائق ہے۔ ''التذكرة'' سے معلومات نقل کرنے کے بعد مصنف اپنے اضافات کو 'قلت' کہہ کر نقل کرتے ہیں۔ یہ کتاب حروفِ معجم کی ترتیب پر ہے، پہلے روات کے اسماء کا ذکر ہے، پھر اُن روات کا جو کنیتوں سے مشہور ہیں، پھر وہ روات جو ابن فلاں سے مشہور ہے اور پھر مبہم روات کا، اس کے بعد خواتین کے تراجم ہیں، وہ بھی اسی ترتیب پر ہیں۔اس کتاب میں کل (۱۷۳۲) تراجم ہیں۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی یہ دو کتابیں نہایت مفید ہیں:

---

❶ الرسالة المستطرفة: ص ۱۹

(۱) تقریب التهذيب   (۲) تعجيل المنفعة

صحاح ستہ کے رجال کے لئے ''**تقريب التهذيب**'' اور ائمہ اربعہ کی کتب حدیث کے رجال کے لئے ''**تعجيل المنفعة**'' یہ دو کتابیں کسی کے پاس ہوں تو گویا اُس کے پاس دس کتب حدیث کے رجال کے مختصر تراجم موجود ہیں۔ یہ دو مختصر کتابیں اس فن کی مطولات سے فی الجملہ مستغنی کر دیتی ہیں۔ ''**تعجيل المنفعة**'' کا محقق نسخہ وہ ہے جو دکتور اکرام اللہ امداد الحق کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں ''**دار البشائر الإسلامية**'' سے طبع ہے۔

﴿۱۰۰﴾ کتب معرفة تواريخ الرُّواة

معرفتِ وفیات کی اہمیت: راویانِ حدیث کی تاریخ پیدائش اور وفات کا جاننا ناقد حدیث کے لئے انتہائی ضروری ہے، اس ضرورت کے پیش نظر محدثین نے اس کو اصولِ حدیث کے علوم میں سے ایک علم شمار کیا ہے اور اس کی معرفت کی جانب توجہ دلائی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تاریخ پیدائش اور وفات کی معرفت انتہائی اہم فن ہے۔ اس کی معرفت سے حدیث کے انقطاع و اتصال کا پتہ چلتا ہے، بعض افراد نے کچھ ایسے لوگوں سے روایت کرنے کا دعوی کیا کہ جب ان کی تاریخ پیدائش و وفات دیکھی گئی تو پتہ چلا کہ یہ دعوی غلط ہے۔ یعنی اس کی معرفت سے دروغ گوئی کا پتہ بھی چل جاتا ہے۔ ❶

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ آپ نے خالد بن معدان سے کس سن میں روایت کیا ہے، اس نے کہا ۱۱۳ھ میں، امام ابن عیاش رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی ان کی وفات کے سات سال بعد تم نے ان سے روایت کیا ہے؟ اس لئے کہ ان کی وفات ۱۰۶ھ میں ہوگئی ہے۔ ایسے ہی محمد بن حاتم الکسی نے امام عبد بن حمید رحمہ اللہ سے روایت کا دعوی کیا، تو امام حاکم رحمہ اللہ نے ان سے سوال کیا کہ آپ کی پیدائش کس سن میں ہے؟ اس نے کہا ۲۶۰ھ میں، امام حاکم رحمہ اللہ نے فرمایا

❶ تدريب الراوي: النوع الستون: التواريخ والوفيات، ج۲ ص ۸۶۶

کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے ان کی وفات کے ۱۲ سال بعد ان سے روایت کیا، اس لئے کہ ان کا انتقال ۲۴۹ھ میں ہوا تھا۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب راویوں نے دروغ گوئی کی تو ہم نے ان کے لئے تاریخ کا استعمال کیا۔ ❶

اس لئے رجال کی کتابوں میں تاریخ پیدائش اور خاص طور سے تاریخ وفات کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی اہتمام کا نتیجہ ہے کہ علماء نے راویوں کی تاریخ کی معرفت کے لئے مخصوص کتابیں تالیف کی ہیں، جن کو ''کتبِ وفیات'' کہا جاتا ہے۔ جو کتبِ رجال حدیث کی ایک قسم ہے۔ ان کتابوں میں تاریخ وفات ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر معلومات بھی تحریر کی جاتی ہیں۔ ابتداء میں یہ کتابیں صرف راویان حدیث کے لئے تحریر کی گئی تھیں لیکن بعد میں ان میں وسعت دے دی گئی اور اس میں دیگر افراد مثلاً علماء، ادباء، شعراء، امراء وغیرہ کو بھی شامل کیا گیا، بعد میں تحریر کی گئی کتابیں زیادہ تر اسی نوع کی ہیں۔ ان میں معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... التاريخ

امام لیث بن سعد مصری رحمہ اللہ (متوفی ۱۷۵ھ)

۲ ...... التاريخ

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (متوفی ۱۸۱ھ)

۳ ...... التاريخ والعلل

امام ابوزکریا یحیی بن معین رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۳ھ)

۴ ...... التاريخ

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۴ھ)

❶ تدريب الراوى: النواع الستون: التواريخ والوفيات، ج۲ ص ۸۶۶

راقم کی معلومات کے مطابق یہ چاروں کتابیں اب تک طبع نہیں ہوئیں۔ واللہ اعلم

۵...... التاريخ عند ابن أبي شيبة

امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۵ھ) ❶

یہ کتاب سلیمان بن سلیم اللہ رحیلی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ۱۴۱۷ھ میں ''الجامعة الإسلامية'' مدینہ منورہ سے طبع ہے۔

۶...... التاريخ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (متوفی ۲۴۱ھ) ❷

۷، ۸، ۹...... التاريخ الكبير، التاريخ الأوسط، التاريخ الصغير

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ) کی ان تینوں کتابوں کا تعارف ''امام بخاری رحمہ اللہ کی مطبوعہ تصانیف'' کے عنوان کے تحت گزر چکا ہے۔

۱۰...... التاريخ

صاحب السنن امام ابن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۵ھ)

۱۱...... تاريخ أبي زرعة الدمشقي

امام ابوزرعہ دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۱ھ)

۱۲...... التاريخ

امام ابوعروبہ حرانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ)

۱۳...... التاريخ

امام محمد بن ابراہیم اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۴۹ھ)

❶ سير أعلام النبلاء: ج ۱۱ ص ۱۲۲ ❷ سير أعلام النبلاء: ج ۱۱ ص ۱۷۷

۱۴ ...... الوفيات

امام ابوالحسین عبدالباقی بن قانع بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۱ھ)

راقم کی معلومات کے مطابق یہ پانچوں کتابیں اب تک طبع نہیں ہوئیں۔

۱۵ ...... تاريخ مولد العلماء ووفياتهم

امام ابوسلیمان محمد بن عبداللہ بن احمد دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۳۷۹ھ) کی اس کتاب میں ہجرتِ رسول سے ۳۳۸ھ تک وفیات کا ذکر ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ یہ عنوان قائم کرتے ہیں مثلاً "سنة إحدى" پھر "سنة اثنتين" پھر "سنة ثلاث" اس طرح ۳۳۸ھ تک ہر سن ہجری میں پیش آنے والے معروف واقعات اور معروف علماء کی سنِ وفات کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں دکتور عبداللہ احمد سلیمان کی تعلیق و تحقیق کے ساتھ "دار العاصمة" ریاض سے طبع ہے۔

۱۶ ...... ذيل تاريخ مولد العلماء ووفياتهم

حافظ ابومحمد عبدالعزیز بن احمد بن محمد کتانی تمیمی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۶ھ) یہ مندرجہ بالا کتاب پر ذیل ہے، اس میں ۳۴۰ھ سے ۴۶۲ھ تک کے اہلِ علم کا ذکر ہے، اس میں کل ۳۴۵ تراجم ہیں۔ ۲۳۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب "دار العاصمة" ریاض سے طبع ہے۔

۱۷ ...... جامع الوفيات

امام ابومحمد ہبۃ اللہ بن احمد انصاری دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۴ھ) نے مندرجہ بالا علامہ کتانی رحمہ اللہ کی کتاب پر ذیل لکھا ہے، یہ موصوف کے شاگرد ہیں، اس میں ۴۶۳ھ سے ۴۸۵ھ تک کے اہلِ علم کے مختصر تراجم اور سنینِ وفات کا ذکر ہے۔ ۶۵ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ "دار العاصمة" ریاض سے طبع ہے۔ یہ رسالہ "ذيل ذيل تاريخ مولد العلماء ووفياتهم" کے نام سے طبع ہے۔

۱۸ ...... ذيل الوفيات

امام ابوالحسن علی بن مفضل بن علی مقدسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۱۱ ھ) نے مندرجہ بالا کتاب پر ذیل لکھا، اور ۴۸۵ ھ سے ۵۸۱ ھ تک کے مختصر تراجم اور سنین وفات کا ذکر کیا۔

۱۹ ...... التكملة لوفيات النقلة

امام منذری رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ ھ) نے مندرجہ بالا کتاب پر مفصل ذیل لکھا، جو تراجم اب تک چھوٹ گئے تھے اِن کا اضافہ کیا۔ یہ کتاب چار جلدوں میں ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

۲۰ ...... صلة التكملة لوفيات النقلة

علامہ ابوالعباس عزالدین احمد بن محمد حلبی رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۵ ھ) علامہ منذری رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، انہوں نے ۶۴۰ ھ سے ۶۷۵ ھ تک کے تراجم کا اضافہ کیا۔

۲۱ ...... الإعلام بوفيات الأعلام

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ ھ) نے سنین کی ترتیب پر پہلی ہجری سے لے کر ۷۴۰ ھ تک کے اہلِ علم کی وفیات ذکر کی ہیں، اس کتاب میں سات صدیوں کے معروف اہلِ علم کی وفیات موجود ہیں، مصنف نہایت اختصار کے ساتھ ہر سن کے مشہور واقعات بھی ذکر کرتے ہیں، یہ کتاب دکتور سہیل زکار کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''دار الفكر'' سے طبع ہے۔

۲۲ ...... العبر في خبر من غبر

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ ھ) نے اس میں یکم سن ہجری سے ۷۰۰ ھ کے معروف واقعات وتراجم ذکر کئے ہیں، یہ کتاب سنین کی ترتیب پر ہے، مصنف پہلے ہر سال میں پیش آنے والے اہم واقعات ذکر کرتے ہیں، پھر اس سال میں وفات پانے والے فقہاء، علماء، شعراء، ادباء، سلاطین اور وزراء کا ذکر کرتے ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''تاریخ

الإسلام'' کو''التاریخ الکبیر ''اور''العبر '' کو''التاریخ الأوسط '' بھی کہا جاتا ہے۔امام ذہبی رحمہ اللہ نے خود اپنی کتاب''العبر '' پر ذیل لکھا،اور ۷۰۱ھ سے ۷۴۰ھ تک اہم واقعات وتراجم کا اضافہ کیا۔یہ کتاب استاذ صلاح الدین منجد کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''دائرۃ المطبوعات'' کویت سے طبع ہے۔

۲۳...... عبر الأعصار وخبر الأمصار

علامہ شمس الدین محمد بن علی حسینی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۵ھ) نے امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب''العبر ''پر ذیل لکھا ہے،اس میں جہاں سے امام ذہبی رحمہ اللہ نے چھوڑا تھا یعنی ۷۴۱ھ سے ۷۶۴ھ تک کے واقعات وتراجم پر مشتمل ہے۔یہ امام ذہبی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں،اس ذیل کو''الذیل علی العبر للذھبی'' بھی کہا جاتا ہے۔

۲۴...... الذیل علی ذیل العبر للحسینی

امام محمد بن موسی بن سند مصری دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۲ھ) نے امام حسینی رحمہ اللہ کے ذیل پر ذیل لکھا ہے،یعنی علامہ حسینی رحمہ اللہ نے جہاں سے چھوڑا ہے انہوں نے وہاں سے آغاز کیا ہے،اس ذیل میں ۷۶۵ھ سے ۷۸۰ھ تک کے واقعات وتراجم ہیں۔

۲۵...... الذیل علی ذیل العبر للذھبی

حافظ ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۰۶ھ) نے امام ذہبی رحمہ اللہ کی''العبر ''پر ذیل لکھا ہے،اس میں ۷۴۱ھ سے ۷۶۳ھ تک کے احوال واقعات اور تراجم ہیں۔حاجی خلیفہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وقد تساهل فيه وليس هو على قدر علمه والأكثر منه من ذيل الحسيني.[1]

علامہ عراقی نے اس ذیل میں تساہل سے کام لیا ہے،یہ اِن کے علمی مقام کے مطابق نہیں ہے،اوراس میں سے زیادہ تر علامہ حسینی کے ذیل سے ماخوذ ہے۔

[1] كشف الظنون: ج۲ ص ۱۱۲۲

۲۶ ...... الذيل على ذيل العبر في خبر من غبر

حافظ ابوزرعہ ولی الدین عراقی رحمہ اللہ (متوفی ۸۲۶ھ) نے اپنے والد (علامہ عراقی رحمہ اللہ) کے ذیل پر ذیل لکھا ہے، انہوں نے ۷۶۳ھ سے ۸۲۶ھ تک کے اہم واقعات اور تراجم سنینِ وفات کی ترتیب پر ذکر کئے ہیں۔ یہ ذیل استاذ صالح مہدی کی تحقیق کے ساتھ ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

۲۷ ...... إنباء الغمر بأنباء العمر

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے اپنی ولادت کے سال سے یعنی ۷۷۳ھ سے ۸۵۰ھ تک کے اہم واقعات وتراجم ذکر کئے ہیں، گویا یہ کتاب ''البداية والنهاية'' کا ذیل ہے، اس لئے کہ اِس کتاب کی انتہاء بھی اسی سال پر ہوتی ہے۔ تو انہوں نے وہیں سے آغاز کر کے (۷۷) سال کے اہم واقعات اور تراجم ذکر کردیئے۔ یہ کتاب پانچ جلدوں میں ''دائرة المعارف العثمانية'' حیدرآباد دکن سے طبع ہے۔

۲۸ ...... إنباء المصر في أبناء العصر

علامہ برہان الدین ابراہیم بن عمر بقاعی رحمہ اللہ (متوفی ۸۸۵ھ) نے ۸۵۱ھ سے ۸۸۶ھ تک کے اہم واقعات وتراجم ذکر کئے ہیں، یہ کتاب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب پر ذیل ہے، حافظ نے ۸۵۰ھ تک کے تراجم ذکر کئے تھے تو انہوں نے آغاز ۸۵۱ھ سے کیا، اور (۳۶) سال کے اہم واقعات وتراجم ذکر کردیئے۔ ❶

۲۹ ...... شذرات الذهب في أخبار من ذهب

علامہ ابن العماد حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۹ھ) نے ۱ھ سے لے کر ۱۰۰۰ھ تک کے اہم واقعات اور تراجم کو ذکر کیا ہے، اس کتاب میں (۱۰۰۰) سال کی تاریخ ہے، مصنف نے سنین کی ترتیب پر اہم واقعات وتراجم ذکر کئے ہیں، اس میں محدثین، مؤرخین، ادباء،

---

❶ كشف الظنون: ج ١ ص ١١٨

شعراء، امراء، وزراء اور قراء کے تراجم ہیں، مصنف مختصر حالات کے ساتھ تصانیف اور اہم واقعات بھی ذکر کرتے ہیں۔ استاذ محمود ارنؤوط نے اس کتاب پر ذیل لکھا ہے اور اس میں پندرہویں قرن کے آغاز تک کے اہلِ علم کے تراجم ذکر کیئے ہیں، گویا اصل کتاب اور ذیل کو ملا کر تقریباً چودہ قرن کے تراجم محفوظ ہو گئے ہیں، یہ ذیل اصل کتاب کے ساتھ ''دار ابن کثیر'' دمشق سے ۱۴۰۶ھ میں طبع ہوا ہے۔

۳۰...... معجم المعاجم و المشیخات

یہ دکتور یوسف بن عبد الرحمٰن مرعشلی کی تالیف ہے، مصنف نے علماء کی وفیات کو سنین کی ترتیب پر ذکر کیا ہے، یہ کتاب ''مکتبة الرشد'' ریاض سے طبع ہے۔

﴿۱۰۱﴾ کتب الجرح و التعدیل المختصّة بمکان معیّن

محدثین کے ہاں انواع حدیث میں ایک نوع یہ ہے کہ رواۃ کے شہروں اور علاقوں کے بارے میں معلومات ہو، یہ راوی کس شہر کا باشندہ ہے، اس کی علمی نشو و نما کس علاقہ میں ہوئی اور ان کا علمی فیض کہاں پھیلا، ان سے نقل کرنے والے تلامذہ زیادہ تر کس شہر سے وابستہ تھے، تاکہ راوی کے بارے میں مکمل معرفت حاصل ہو، اس لئے بہت سے علماء نے ایک ایک شہر میں آباد راویانِ حدیث اور اہل علم کے حالات کو یکجا کیا، ان میں چند معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱ ...... تاریخ و اسط

حافظ ابو الحسن اسلم بن سہل بن اسلم بزار واسطی رحمہ اللہ (متوفی ۲۹۲ھ) نے اس کتاب میں واسط شہر کے متعلق معلومات ذکر کرنے کے بعد اس شہر میں آنے والے صحابہ، تابعین و اتباع تابعین کے احوال ذکر کیئے اور پھر واسط شہر میں آباد اہل علم کے مختصر حالات ذکر کیئے ہیں، یہ کتاب ۳۵۹ صفحات پر ''عالم الکتب'' بیروت سے طبع ہے۔

۲...... طبقات علماء إفريقية وتونس

امام محمد بن احمد بن تمیم افریقی رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۳ھ) نے اس کتاب کے شروع میں افریقہ کے فضائل نقل کئے، پھر افریقہ میں آنے والے صحابہ کرام، تابعین اور اتباع تابعین کا ذکر کیا اور پھر افریقہ اور تونس میں آباد اہلِ علم کے مختصر حالات ذکر کئے۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''دار الكتاب اللبناني'' لبنان سے طبع ہے۔

۳...... تاريخ الرِّقة ومن نزل بها من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم والتابعين والفقهاء والمحدثين

یہ امام ابوعلی محمد بن سعید بن عبد الرحمٰن قشیری رحمہ اللہ (متوفی ۳۳۴ھ) کی تصنیف ہے، کتاب کے نام سے واضح ہے کہ اس کتاب میں ''رِقّه'' شہر میں آنے والے صحابہ کرام، تابعین، فقہاء اور محدثین کے حالات ہیں۔ یہ کتاب ۱۸۱ صفحات میں ''مطابع الإصلاح'' سوریہ سے طبع ہے۔

۴...... طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها

امام ابو الشیخ عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان انصاری اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۹ھ) نے اس کتاب میں ان محدثین کے تراجم ذکر کئے ہیں جو اصبہان کے رہائشی تھے، یا اصبہان میں آئے تھے، صحابہ کے دور سے لے کر اپنے زمانے تک، مصنف نے شروع میں تاریخی اور جغرافیائی لحاظ سے اصبہان شہر کے وقوع کا ذکر پھر اس کے فضائل نقل کئے۔ مصنف نے کتاب کو گیارہ طبقات پر تقسیم کیا ہے، مصنف ہر محدث کے ترجمہ میں نام ونسب، کنیت ولقب، شیوخ وتلامذہ کے ذکر کے بعد ان سے مروی بعض روایات بھی نقل کرتے ہیں۔ مصنف روایت کی صحت وضعف اور روات پر جرحاً وتعدیلاً کلام بھی ذکر کرتے ہیں، لیکن انہوں نے ہر ہر سند اور حدیث پر اس کا التزام نہیں کیا، بلکہ اکثر مقامات پر کلام نہیں کیا، بہت سی واہی اور موضوع روایات کو بغیر تنبیہ کے ذکر کیا ہے، اس لئے نقلِ روایت میں خوب تحقیق کی جائے، یہ کتاب محقق عبد الغفور عبد الحق بلوچی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ چار جلدوں

میں ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) نے اپنی کتاب ''ذکر أخباء أصبهان'' میں زیادہ تر اعتماد اسی کتاب پر کیا ہے۔

۵...... تاریخ نیسابور

امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۴۰۵ھ) کی اصل کتاب ہم تک نہیں پہنچی، یہ کتاب اب تک مفقود ہے۔ اس کتاب کا اختصار امام احمد بن محمد بن حسن المعروف خلیفہ نیسابوری رحمہ اللہ نے کیا، یہ کتاب چھ طبقات پر مشتمل ہے، اس میں صحابہ، تابعین، اتباعِ تابعین، محدثین کرام اور اہل علم کے مختصر حالات ہیں۔ (۱۱۷) صفحات پر مشتمل اس کتاب میں نہایت اختصار کے ساتھ (۲۵۰۴) تراجم ذکر کئے ہیں، اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عموماً رواۃ کی ولادت، وفات، کنیت ولقب کا ذکر ہوتا ہے، اس میں سو سے زائد ایسے نادر تراجم بھی ہیں جو دیگر کتبِ تراجم میں نہیں ملتے۔ یہ کتاب دکتور بہمن کریمی کی تحقیق کے ساتھ ''مکتبة ابن سینا'' طہران سے طبع ہے۔

۶...... تاریخ علماء مصر

امام ابوالقاسم یحیی بن علی حضرمی المعروف ابن طحان رحمہ اللہ (متوفی ۴۱۶ھ) کی اس کتاب میں مصر کے علماء کی مختصر سوانح ہے، مصنف عموماً صاحب ترجمہ کے شیوخ وتلامذہ اور ایک آدھ روایت ان کی سند سے ذکر کرتے ہیں، ۱۴۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب استاذ محمود بن محمد حدّاد کی تحقیق کے ساتھ ''دار العاصمة'' ریاض سے طبع ہے۔

مصر اور قاہرہ کی تفصیلی تاریخ کے لئے علامہ جمال الدین یوسف بن تغری بردی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۴ھ) کی ''النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة'' کا مطالعہ کریں، مصنف نے دورِ صحابہ سے لے کر سن ۸۷۲ ہجری تک کی تاریخ سن ہجری کی ترتیب کے ساتھ ذکر کی ہے، ہر سن ہجری میں پیش آنے والے اہم واقعات بھی ذکر کئے ہیں، اس میں مصر کے بادشاہ، وزراء، قضاۃ، محدثین اور رُواتِ حدیث کے تراجم موجود ہیں،

مصر کی تاریخ پر اس سے مفصل کتاب نہیں لکھی گئی، یہ کتاب ۱۶ جلدوں میں "وزارة الثقافة والإرشاد الإسلامی" مصر سے طبع ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے "حسن المحاضرة فی تاریخ مصر و القاهرة" کے نام سے کتاب لکھی، اس میں مصنف نے قرآن وحدیث اورآثار میں جہاں کہیں مصر کا ذکر آیا ہے اُسے ذکر کیا، اور پھر اختصار کے ساتھ دورِ نبوت سے لے کر اپنے زمانے تک مصر میں آنے والے علماء کے حالات ذکر کئے ہیں، یہ کتاب دو جلدوں میں "دار إحياء الكتب العربية" سے طبع ہے۔

مصر کے قضاۃ کے حالات کے لئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی "رفع الإصر عن قضاة مصر" کا مطالعہ کریں۔

۷...... تاریخ جُرجان

یہ امام ابو القاسم حمزہ بن یوسف بن ابراہیم سہمی رحمہ اللہ (متوفی ۴۲۷ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں فتح جرجان، جرجان میں آنے والے صحابہ کرام، تابعین اور اتباع تابعین کا ذکر، پھر بنو امیہ اور بنو عباس کے سلاطین اور وزراء کا ذکر اور پھر حروفِ معجم کی ترتیب پر اختصار کے ساتھ (۱۱۹۴) تراجم ذکر کئے ہیں، مصنف عموماً تراجم میں سنداً اُن سے مروی روایات بھی ذکر کرتے ہیں، یہ کتاب ایک جلد میں "عالم الكتب" بیروت سے طبع ہے۔

۸...... ذكر أخبار أصبهان

امام ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۰ھ) کی اس کتاب کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے، جس میں اصبہان کے فضائل اور اس کے جغرافیائی خطط پر گفتگو کی ہے، پھر اصبہان میں آنے والے صحابہ کرام، تابعین اور اتباع تابعین کا ذکر کیا ہے، پھر حروفِ معجم کی ترتیب پر (۱۹۲۲) تراجم اختصار کے ساتھ ذکر کئے ہیں، نام ونسب، کنیت ولقب، مشہور اساتذہ وتلامذہ اور ان سے ایک آدھ روایت سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، بعض کے تراجم میں اُن کے اصبہان میں آنے کا سبب اور سن بھی ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب امام ابو الشیخ عبداللہ

بن جعفر بن حیان انصاری رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۹ھ) کی ''طبقات المحدثین بأصبهان والواردين عليها'' سے ماخوذ ہے۔ امام ابونعیم رحمہ اللہ کی کتاب سید کسروی حسن کی تحقیق کے ساتھ ''دار الكتب العلمية'' سے طبع ہے۔

۹ ...... تاريخ بغداد

حافظ احمد بن علی المعروف خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) کی اس کتاب میں ان حضرات کے حالات ہیں جو بغداد یا اس کے اطراف میں پیدا ہوئے، یا وہاں آکر رہائش اختیار کی، یا اس شہر کی طرف سفر کیا۔ اس کتاب میں بغداد کے علاوہ اس کے اطراف یعنی مدائن، نہروان، عکبرا، انبار میں آنے والے حضرات کی سوانح بھی ہے، اس کتاب میں خلفاء، امراء، وزراء، نحاۃ، صرفیین، لغویین، قراء، مفسرین، محدثین، متکلمین، اصولیین، صوفیاء، واعظین، شعراء اور اس کے علاوہ تراجم ہیں۔ اس کتاب میں کل (۷۸۳۱) حضرات کے تراجم ہیں۔ مصنف نے سب سے پہلے ''محمد'' نام کے رواۃ کے حالات لکھے ہیں۔ اس کے بعد حروفِ معجم کی ترتیب پر رجال کا ذکر کیا ہے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ صاحبِ ترجمہ کا نام، والد کا نام، کنیت، لقب اور نسبت ذکر کرتے ہیں، پھر ان کے معروف اساتذہ و تلامذہ کے ذکر کے بعد ان کے مختصر احوال، ان کے متعلق اہل علم کے اقوال، تصانیف اور ان کی سند سے کوئی روایت مروی ہے تو اُسے ذکر کرتے ہیں، عموماً آخر میں سنِ وفات بھی بتلاتے ہیں۔ مصنف کا اس کتاب میں جرح و تعدیل میں اسلوب یہ ہے کہ جس قول کو یہ آخر میں نقل کریں اس پر اعتماد ہوگا:

كل ما ذكرت فيه أقاويل الناس من جرح وتعديل فالتعديل على ما أخرتُ. (1)

اس کتاب میں محض کسی حدیث کا آجانا اس کی صحت کی علامت نہیں ہے، یہ احادیث صحاحِ ستہ سے منقول نہیں ہیں، بلکہ اکثر روایات مصنف نے اپنے شیوخ، منتخبات اور اجزاء حدیثیہ سے نقل کی ہیں، بعض روایات کے آخر میں حکم ذکر کیا ہے، لیکن اکثر روایات کا حکم

(1) تذكرة الحفاظ: ترجمة: أبو بكر أحمد بن علي، ج ۳ ص ۲۲۳

بیان نہیں کیا، اس لئے تحقیق کے بعد اس کتاب سے حدیث نقل کی جائے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

أحمد بن علی الثابت الحافظ أبو بکر الخطیب تکلم فیه بعضهم وهو وأبو نعیم وکثیر من العلماء المتأخرین لا أعلم لهم ذنبا أکبر من روایتهم الأحادیث الموضوعة فی تألیفهم غیر محدودین منها وهذا إثم وجنایة علی السنن فالله یعفو عنا وعنهم. ❶

ترجمہ: حافظ خطیب بغدادی اور ابونعیم اصفہانی اور بہت سے علمائے متاخرین کا گناہ میں اس سے بڑھ کر نہیں جانتا کہ وہ بے تحاشا اپنی کتابوں میں موضوع روایتیں نقل کرتے ہیں، اور یہ گناہ ہے، سنت وحدیث پر ایک جنایت اور ظلم ہے، سو اللہ تعالیٰ ہمیں اور ان سب کو معاف کرے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ اور ان کی اس تاریخ سے متعلق تفصیلات کے لئے ان دو کتابوں کا مطالعہ کریں:

(۱) **موارد الخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد** (دکتور اکرم ضیاء عمری)

(۲) **الخطیب البغدادی وأثره فی علم الحدیث** (دکتور محمود طحان)

''**تاریخ بغداد**'' کا سب سے محقق نسخہ وہ ہے جو دکتور بشار عواد معروف کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ (۱۶) جلدوں میں ''**دار الغرب الإسلامی**'' بیروت سے طبع ہے۔

''**تاریخ بغداد**'' پر بہت سے اہل علم نے ذیل لکھے، ان میں معروف درج ذیل ہیں:

''تاریخ بغداد'' پر لکھے گئے ذیول

(۱) ''**الذیل علی تاریخ بغداد**'' علامہ سمعانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ)

(۲) ''**ذیل تاریخ بغداد**'' علامہ ابن دبیثی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۷ھ)

اس ذیل کا اختصار امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے ''**المختصر المحتاج**

---

❶ الرواة الثقات المتکلم فیهم بما لا یوجب ردهم: ص ۵۱

إليه من تاريخ ابن الديثي ''کے نام سے کیا۔

(۳)''التاريخ المجدد لمدينة السلام وأخبار فضلائها الأعلام ومن وردها من الأعلام''علامہ ابن نجار رحمہ اللہ۔ اس ذیل پر ذیل علامہ تقی الدین محمد بن رافع سلامی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے''الذيل على ذيل ابن النجار''کے نام سے لکھا۔

۱۰ ...... التدوين في أخبار قزوين

امام عبد الکریم بن محمد رافع قزوینی رحمہ اللہ (متوفی ۵۶۲ھ) نے کتاب کے شروع میں چار فصلیں قائم کی ہیں:

الفصل الأول في فضائل قزوين وخصائصها

الفصل الثاني في اسمها

الفصل الثالث في كيفية بنائها وفتحها

الفصل الرابع في ذكر نواحيها وأوديتها وقنيها ومساجدها ومقابرها

مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ صاحبِ ترجمہ کا نام ونسب، شیوخ وتلامذہ، مختصر سوانح اور ان کی سند سے مروی روایت اور سنِ وفات ذکر کرتے ہیں، مصنف نے ان چیزوں کا اہتمام تمام تراجم میں نہیں کیا۔ یہ کتاب استاذ عزیز اللہ عطاردی کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ چار جلدوں میں''دار الكتب العلمية''سے طبع ہے۔

۱۱ ...... تاريخ مدينة دمشق

یہ حافظ ابو القاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ المعروف ابن عساکر رحمہ اللہ (متوفی ۵۷۱ھ) کی تصنیف ہے، کتاب کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں صرف''دمشق''میں رہنے والے یا آنے والے حضرات کے تراجم ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس میں شام کے تمام شہر داخل ہیں، اس لئے کتاب کا نام اس کے جمیع تراجم کو بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس کی پہلی جلد میں شام کے فضائل، فتوحات، جغرافیہ، مساجد، گرجے، نہریں اور وہاں کی معروف

عمارات کا ذکر ہے۔ اس کتاب میں انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام، خلفاء، وزراء، فقہاء، قضاۃ، محدثین، قراء، نحات، لغویین اور شعراء کے تراجم ہیں۔ اس کے شروع میں قدرے تفصیل کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے، اس کے بعد خلفائے راشدین کی سوانح ہے۔ یہ کتاب حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہے، البتہ مصنف نے ''أحمد'' نام کے تراجم کا ذکر پہلے کیا ہے، حضور کے اسم گرامی کی وجہ سے۔ مصنف کا اسلوب یہ ہے کہ صاحبِ ترجمہ کا نام ونسب، شیوخ وتلامذہ اوران کے احوال ذکر کرتے ہیں، اوران کے متعلق اہل علم کی آراءاورائمہ جرح وتعدیل کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں اور سن وفات بھی بتلاتے ہیں۔

مصنف روایات اوراہم واقعات واحوال بالسند ذکر کرتے ہیں، اس لئے کتاب کافی طویل ہوگئی، عموماً چار سے پانچ سطروں میں سند کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے علامہ ابن منظور رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۱ھ) نے جب اسناد اور مکررات کو حذف کیا تو یہی اسی (۸۰) جلدوں پر مشتمل کتاب ''مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر'' کے نام سے انتیس (۲۹) جلدوں میں آگئی۔ ''تاریخ مدینة دمشق'' میں (۱۰۲۲۶) تراجم کا ذکر ہے۔ یہ کتاب (۸۰) جلدوں پر ''دار الفکر'' سے طبع ہے، آخری چھ جلدیں فہرست پر مشتمل ہیں۔

''تاریخ مدینة دمشق'' پر لکھے گئے ذیول اوراختصارات

اس کتاب کی علماء نے بڑی خدمت کی، بعض نے اس پر ذیول لکھے اور بعض نے اس کا اختصار کیا، اس کے معروف ذیول درج ذیل ہیں:

(۱) مصنف کے صاحبزادے علامہ قاسم بن علی بن حسن رحمہ اللہ (متوفی ۶۰۰ھ) نے ذیل لکھا۔

(۲) علامہ صدرالدین بکری رحمہ اللہ (متوفی ۶۵۶ھ) نے ذیل لکھا۔

(۳) امام ابوحفص عمر بن حاجب عزالدین رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ) نے ذیل لکھا۔

(۴) علامہ علم الدین برزالی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۹ھ) نے ذیل لکھا۔

(۵) علامہ ابن القلانس رحمہ اللہ (متوفی ۷۲۹ھ) نے ذیل لکھا۔

اسناد و مکررات کی وجہ سے کتاب کافی طویل ہوگئی تھی، اس لئے علماء نے اس کا اختصار کیا، ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) امام ابوشامہ عبدالرحمٰن بن اسماعیل دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۶۶۵ھ)

(۲) امام جمال الدین محمد بن مکرم انصاری المعروف ابن منظور رحمہ اللہ (متوفی ۷۱۱ھ) ان کے اختصار کا نام "مختصر تاریخ مدینة دمشق" ہے، جو (۲۹) جلدوں میں "دار الفکر" سے طبع ہے۔

(۳) علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۵ھ)

(۴) علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) کے اختصار کا نام "تحفة المذكر المنتقى من تاريخ ابن عساكر"

(۵) امام اسماعیل بن محمد جراح رحمہ اللہ نے "العقد الفاخر بتاريخ ابن عساكر" کے نام سے اختصار کیا۔

(۶) علامہ عبدالقادر بن بدران رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۶ھ) نے "تاريخ مدينة دمشق" کی تنقیح وتہذیب کی، اسناد اور مکررات کو حذف کیا، اور کتاب کو "حرفِ الف" سے شروع کیا، حرفِ عین تک پہنچے تھے کہ انتقال ہوگیا اور اس کی تکمیل نہ کرسکے، یہ کتاب "تهذيب تاريخ مدينة دمشق" کے نام سے طبع ہے۔ یہ کتاب سات جلدوں میں ہے۔

مصنف کی سوانح، تصنیفات اور اس کتاب کے تفصیلی تعارف کے لئے علامہ محمد بن ناصر عجمی کی کتاب "علامة الشام عبد القادر بن بدران الدمشقي حياته و آثاره" کا مطالعہ کریں، یہ کتاب "دار البشائر الإسلامية" سے طبع ہے۔

﴿۱۰۲﴾ کتب الطبقات

ان کتابوں کو کہتے ہیں جن میں راویوں کو ان کے احوال وواقعات، روایتوں یا خاص صفات (جیسے سبقت الی الاسلام، سبقت الی الھجرۃ یا غزوات میں حاضری) کے اعتبار سے طبقہ در طبقہ مؤلف کے زمانہ تک ذکر کیا جائے، اور صحابہ کے بعد والے رواۃ یعنی تابعین، اتباعِ تابعین وغیرہ کو ان کے تقارب سن، یا اساتذہ حدیث کے اعتبار سے طبقہ در طبقہ ذکر کیا جائے۔

ان کتابوں کی وجہ سے حدیث کی سند میں موجود ارسال، انقطاع، عضل، تدلیس اور متشابہ اسماء کے درمیان تمیز وغیرہ جیسے اہم امور کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے، اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں معروف کتابوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱...... الطبقات

علامہ واقدی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۷ھ)

۲...... الطبقات الکبری

امام محمد بن سعد بصری رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۰ھ)

۳...... طبقات خلیفة بن خیّاط

ابو عمرو خلیفہ بن خیّاط شیبانی بصری (متوفی ۲۴۰ھ)

۴...... طبقات

امام مسلم بن حجاج نیشا پوری رحمہ اللہ (متوفی ۲۶۱ھ)

۵...... طبقات الأسماء المفردة من الصحابة والتابعين وأصحاب الحديث

امام ابوبکر احمد بن ہارون بردیجی رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۱ھ)

۶...... المنتخب من ذيل المذيَّل من تاريخ الصحابة و التابعين

علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ (متوفی ۳۰۱ھ)

۷...... الطبقات

امام ابوعروبہ حسین بن محمد حرانی سُلمی رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ)

۸...... مشاهير علماء الأمصار

امام محمد بن حبان بُستی تمیمی رحمہ اللہ (متوفی ۳۵۴ھ)

۹...... طبقات المحدثين بأصبهان و الواردين عليها

امام ابوالشیخ اصبہانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۹ھ)

۱۰...... طبقات علماء الحديث

امام ابن عبدالہادی محمد بن احمد بن عبدالہادی مقدسی حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۴ھ)

۱۱...... سير أعلام النبلاء

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ)

۱۲...... تذكرة الحفاظ

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی اس کتاب پر تین علماء نے ذیل لکھے:

۱......امام ابوالمحاسن محمد بن علی حسینی دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۷۶۵ھ) نے "**ذيل طبقات الحفاظ للذهبي**" کے نام سے ذیل لکھا۔

۲...... حافظ تقی الدین ابو الفضل بن محمد ہاشمی مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۱ھ) نے "**لحظ الألحاظ بذيل طبقات الحفاظ**" کے نام سے ذیل لکھا۔

۳......علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے "**التذكرة بذيل طبقات الحفاظ للذهبي**" کے نام سے ذیل لکھا۔

۱۳ ...... المعین فی طبقات المحدثین

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ)

۱۴ ...... طبقات الحفاظ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ)

فائدہ: ان کتابوں میں سے اکثر کا تعارف ماقبل میں گزر چکا ہے۔

ان کتابوں کے علاوہ مخصوص صفات سے متصف لوگوں کو بھی کتبِ طبقات میں الگ الگ جمع کیا جانے لگا، مثلاً طبقاتِ قراء، طبقاتِ فقہاء، طبقاتِ صوفیہ، طبقاتِ شعراء، طبقاتِ اطباء، طبقاتِ ادباء، طبقاتِ نحاۃ وغیرہ۔

﴿۱۰۲﴾ کتب الطبقات للفقهاء الأربعة

نیز فقہاء کو مذاہب کے اعتبار سے الگ الگ طبقات میں شامل کر کے کتابیں تالیف کی گئی مثلاً شوافع علماء کے تراجم پر درج ذیل کتابیں ہیں:

۱ ...... طبقات الشافعية الكبرى

علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۱ھ)

۲ ...... طبقات الشافعية

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ)

۳...... طبقات الشافعية الكبرى

علامہ ابن قاضی شہبہ رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۱ھ)

مالکیہ علماء کے تراجم پر درج ذیل کتابیں ہیں:

۴...... ترتيب المدارك

قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۵۴۴ھ)

۵...... الدیباج المذہب فی معرفة أعیان علماء المذہب

امام ابراہیم بن علی بن محمد المعروف ابن فرحون مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۹ھ)

حنابلہ علماء کے تراجم پر درج ذیل کتابیں لکھی گئیں:

۶...... طبقات الحنابلة

امام ابوالحسین محمد بن محمد المعروف ابن ابی یعلی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۶ھ)

۷...... ذیل طبقات الحنابلة

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۷۹۵ھ)

علمائے احناف کے تراجم پر لکھی گئی کتابیں درج ذیل ہیں:

۸...... الجواہر المضیة فی طبقات الحنفیة

علامہ عبدالقادر قرشی رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۵ھ)

۹...... تاج التراجم فی طبقات الحنفیة

علامہ قاسم بن قطلو بغا رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۹ھ)

۱۰...... الطبقات السنیة فی تراجم الحنفیة

علامہ تقی الدین بن عبدالقادر تمیمی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱۰ھ)

۱۱...... الفوائد البہیة فی تراجم الحنفیة

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۴ھ)

۱۲......حدائق الحنفیہ

مولانا فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ

۱۳......انوار الباری شرح صحیح البخاری

علامہ احمد رضا خان بجنوری رحمہ اللہ، اس کی پہلی جلد میں بہت سے علمائے احناف کے تراجم ہیں۔

اردو زبان میں ایک ایسی جامع کتاب کی ضرورت ہے جس میں دوسری صدی سے لے کر اب تک کے معروف علمائے احناف کے مختصر تراجم اور ان کی تصنیفات کا ذکر ہو۔

﴿۱۰۴﴾ کتب التاریخ والرجال المتفرقة

کتب رجال کے ابتدائی تالیفی دور ہی سے محدثین نے اپنی ان کتابوں کو خالص راویانِ حدیث کے حالات بیان کرنے کے لئے تالیف کیا تھا اور ان کو ''التــاریـخ'' سے موسوم کیا تھا، چنانچہ امام علی بن عبد اللہ مدینی رحمہ اللہ نے اپنی خالص رجال کی کتاب کو ''التــاریـخ'' کے نام سے موسوم کیا۔ اسی طرح امام یحیی بن معین رحمہ اللہ کی کتاب کا نام ''التاریخ'' رکھا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی تینوں کتابوں کو ''التاریخ الکبیر، التاریخ الاوسط'' اور ''التاریخ الصغیر'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔

کتب تواریخ کی تین قسمیں ہیں:

۱......وہ کتابیں جن میں صرف راویان حدیث کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں، دیگر حالات وواقعاتِ عالم کا اس میں بالکل ذکر نہیں کیا جاتا، اس نوع کی معروف کتب درج ذیل ہیں:

(۱) ''التاریخ'' امام ابوزکریا یحیی بن معین رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۳ھ)

(۲) ''التاریخ'' خلیفہ بن خیاط (متوفی ۲۴۰ھ)

(۳) ''التاریخ الکبیر'' امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ)

(۴) ''التاریخ الأوسط'' امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ)

(۵) ''التاریخ الصغیر'' امام بخاری رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۶ھ)

(۶) ''التاریخ الکبیر'' امام ابوبکر احمد بن ابی خیثمہ رحمہ اللہ (متوفی ۲۷۹ھ)

(۷) ''تاریخ أبی زرعة الدمشقی'' امام ابوزرعہ دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۲۸۱ھ)

۲...... دوسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جن میں حالات وواقعاتِ زمانہ اور علماء محدثین دونوں کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن حادثات وواقعات کی جانب توجہ کم دی گئی ہے، راویانِ حدیث ومحدثین کے حالات بیان کرنے اوران کے ذکر خیر پر زیادہ توجہ دی گئی ہے، اس طرح کی کتابیں رجالِ حدیث کی معلومات کے لئے کافی مفید ہوتی ہیں، اس طرح کی کتابوں میں تین کتابیں کافی اہم ہیں۔

(۱) ''المنتظم فی تاریخ الأمم الملوک'' علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ)

(۲) ''البدایة و النهایة'' حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ)

(۳) ''تاریخ الإسلام و وفیات المشاهیر و الأعلام'' امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ)

۳...... تیسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جن میں مختلف زمانہ کے حالات وواقعات اور حوادثات، ملوک وسلاطین، امراء ووزراء کا ذکر تفصیل سے ہوتا ہے، ان میں مشہور محدثین اور راویانِ حدیث کا تذکرہ شاذ ونادر اور ضمناً ہوتا ہے، جن میں ان کے سلسلہ میں کوئی خاص معلومات فراہم نہیں کی جاتیں، صرف سنِ وفات کی جانب اشارہ ہوتا ہے، لہٰذا اس طرح کی کتابوں سے راویانِ حدیث، ائمہ جرح وتعدیل، فقہاء ومحدثین کی معرفت میں کوئی خاص مدد نہیں ملتی، اس طرح کی کتابوں میں دو کتابیں کافی مشہور ومعروف اور متداول ہیں۔

(۱) ''تاریخ الأمم و الملوک'' علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ)

(۲) ''الکامل فی التاریخ'' علامہ ابن اثیر جزری رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۰ھ)

۱ ...... الطبقات الکبری

امام ابوعبد اللہ محمد بن سعد رحمہ اللہ (متوفی ۲۳۰ھ) کی یہ کتاب تذکرہ رجال کی

کتابوں میں قدیم ترین کتاب ہے۔ اس میں ایسے جزئی واقعات کا بھی ذکر ہے جو دیگر کتابوں میں نہیں ملتے۔ مصنف کا زمانہ عہد رسالت کے زمانے کے قریب تھا۔ نیز سند کے ساتھ معلومات ذکر کرنے کی وجہ سے یہ کتاب بعد والوں کے لئے ایک ماخذ ہے۔ یہ کتاب ۲۰۷ھ سے ۲۲۷ھ تک لکھی گئی، ۲۰ سال کے عرصے میں یہ کتاب مکمل ہوئی۔ اس کتاب کے آٹھ حصے ہیں، پہلا اور دوسرا حصہ سیرت کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ تیسرے حصہ میں سیرت خلفائے راشدین، چوتھے حصہ میں مہاجرین وانصار، پانچویں حصہ میں تابعین وتبع تابعین، چھٹے حصہ میں اصحابِ کوفہ، ساتویں حصہ میں آخر دور کے صحابہ، تابعین وفقہاء اور اٹھویں حصہ میں صحابیات وصالحات خواتین کا تذکرہ ہے۔ راویوں کے حالات جاننا اور طبقات کا علم اس لئے ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ راوی کی ملاقات اپنے شیخ سے ثابت ہے یا نہیں۔ اس کتاب سے پہلے علامہ واقدی رحمہ اللہ (متوفی ۲۰۷ھ) نے ''الطبقات'' کے نام سے کتاب لکھی، جو نہایت مختصر ہے۔ امام ابن سعد رحمہ اللہ امام واقدی رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، ہر تاریخی واقعہ کے لئے ضروری ہے اس کا امکان عقلی اور امکان عادی ہو۔ زمان ومکان کے تقاضے اس کے خلاف نہ ہوں۔ واقعہ کا سبب ہو، واقعہ کے بعد کے اثرات کا علم ہو، تاریخی واقعات میں روایت کے اصولوں کے ساتھ درایت کی ان باتوں کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ علامہ ابن سعد رحمہ اللہ نے علامہ واقدی رحمہ اللہ کی کتابت بھی کرتے رہے اس لئے ''کاتب واقدی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ ''طبقات ابن سعد'' کے عظیم ماخذ ہونے کے لئے یہ کافی ہے ان سے امام ابن ابی الدنیا، علامہ بلاذری، امام ابن عساکر دمشقی، امام ذہبی، حافظ ابن حجر عسقلانی، خطیب بغدادی، امام ابن خلکان رحمہم اللہ اِن سے نقل کرتے ہیں۔ پہلی جلد میں حضرت آدم، حواء، حضرت ادریس، حضرت نوح، طوفانِ نوح وما بعد الطّوفان، اولادِ نوح، سام، حام، یافث اور ان کی اولاد کا تذکرہ، حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السلام کا ذکر، ص ۱۷ پر حضور کا سلسلہ نسب عدنان تک، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت آدم علیہ السلام تک مکمل سلسلہ نسب بیان کیا ہے۔ والدہ کی

طرف سے سلسلہ بھی ذکر کیا ہے، حضور کے آباء واجداد کے حالات ذکر کئے ہیں۔ اصحابِ فیل کا واقعہ، حضور کی ولادت، رضاعت، بچپن اور لڑکپن کا ذکر ہے اور درج ذیل معروف احوال وواقعات کا ذکر ہے، حلیمہ سعدیہ کا حضور کو لے جانے کا قصہ، حضرت حلیمہ سعدیہ نے فرمایا ''أخذتُ واللهِ خيرَ مولود رأيتُه قط وأعظمهم بركة'' حضرت حلیمہ سعدیہ کی چھاتیوں کا دودھ سے بھر جانا اور گھر میں برکات کا ظہور۔ شقِ صدر، وفاتِ آمنہ کے بعد عبدالمطلب کی آغوش میں، انہدام وتعمیر کعبہ، ہجرتِ حبشہ اولی، سفرِ طائف، معراجِ نبوی، حضرت صدیق اکبر کا واقعہ، معراج کی تصدیق کرنا، واقعہ بدر، شہدائے بدر، اسماءِ شہداء احد، غزوہ خندق، بیعت رضوان، حج ابو بکر صدیق وروانگی کا واقعہ، پھر حضرت علی کی شمولیت، جیش اسامہ وغیرہ۔

دوسری جلد میں مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات، مدینہ میں تعمیر مسجد، اذان کا بیان، منبر رسول، وفودِ عرب، وفودِ قبیلہ ربیعہ، وفودِ اہل یمن، اس جلد میں تمام وفود کا تفصیلی ذکر ہے۔ حضور کی مردانہ قوت چالیس جنتی مردوں کے برابر تھی، حضور نے رُکانہ کو بچھاڑ دیا۔ اخلاقِ حسنہ، طرزِ معاشرت، پسندیدہ طعام، مہر نبوت، حضور کا اعتکاف، آپ کو زہر دینے کا واقعہ، آغازِ مرض اور شدتِ مرض، وفاتِ رسول۔

تیسری جلد میں حضرت ابو بکر کا قبولِ اسلام، غار ثور اور ہجرتِ مدینہ کا واقعہ، حضرت ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم، حلیہ، حالات، حضرت ابو بکر کا نماز جنازہ حضرت عمر نے پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ حضرت عمر کا شجرہ نسب، اولاد، حضور کی دعا، قبولِ اسلام کا واقعہ، حضرت عمر کے قبولِ اسلام سے پہلے مسلمانوں کی تعداد، حضرت عمر کی اولیات، رعایا سے حسن سلوک، حضرت خالد بن ولید کی معزولی کا واقعہ، ازواجِ مطہرات کو صحابہ پر ترجیح، بچوں کے لئے عطایا اور وظائف، تمنائے شہادت، حضرت عمر نے حضور کے پہلو میں دفن ہونے کے لئے حضرت عائشہ سے اجازت مانگی۔ حضرت عثمان کا قبولِ اسلام، قبولِ اسلام سے پہلے آپ پر جبر وتشدد، ام کلثوم سے نکاح، ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھنا، شہادت کا

واقعہ۔حضرت علی کا قبولِ اسلام، جنگ صفین ،تین خارجیوں نے عہد کیا کہ ہم حضرت علی، حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کو قتل کریں گے، حضرت علی کی نماز جنازہ، وہ صحابہ جو غزواتِ نبوی سے پہلے ایمان لائے، اس میں حضرت حمزہ، عبداللہ بن جحش، زبیر بن عوام، حاطب بن ابی بلتعہ، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے حالات ہیں۔

چوتھی جلد میں سعد بن معاذ، قتادہ بن نعمان، عبداللہ بن رواحہ، سعد بن عبادہ، پھر مہاجرین وانصار کے طبقہ ثانیہ کا ذکر، حضرت عباس، جعفر، عقیل، طفیل بن عمرو وغیرہم کے احوال ہیں۔

پانچویں جلد میں تابعین اہلِ مدینہ، محمد بن حنفیہ کی جنگ جمل میں شرکت، عبداللہ بن زبیر کی بیعت، سعید بن مسیّب کے حالات، آپ پر جبر وتشدد، تابعین اہل مدینہ کا طبقہ ثانیہ پھر طبقہ ثالثہ، اور پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے تفصیلی حالات، آپ کی قبر پر کاغذ گرا جس پر لکھا تھا: ہم نے عمر بن عبدالعزیز کو دوزخ سے پناہ دی۔

چھٹی جلد میں کوفہ اور اہل کوفہ کا تعارف، کوفہ کے وہ تابعین جو حضرت ابوبکر، حضرت عثمان اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، پھر تابعین کا وہ طبقہ جو حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت اویس قرنی کا نام ونسب اور آپ کیسے پہچانے گئے، آپ کے حالات اور جنگ صفین میں آپ کی شہادت، حضرت سعید بن جبیر کے حالات اور آپ کا حجاج بن یوسف کے ساتھ طویل مکالمہ، آپ کی شہادت ۹۴ھ میں ۵۷ سال کی عمر میں ہوئی۔

ساتویں جلد میں بصرہ میں جانے والے صحابہ، تابعین، فقہاء اور علماء کا تذکرہ ہے، آٹھ طبقات پر تقسیم کر کے ان کے حالات درج کیے ہیں۔ ملک شام میں آنے والے صحابہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

آٹھویں جلد میں حضرت خدیجہ کا حسب ونسب، حضرت فاطمہ، زینب، رقیہ، ام کلثوم

کے حالات، آپ کی پھوپھیاں، چچازاد بہنیں، آپ کی ازواجِ مطہرات، حضرت عائشہ کی عمر بوقت عقد اور بوقتِ رخصتی، بیعت کرنے والی عورتوں کے اسماء وحالات، قبیلہ اوس کی عورتوں کا تذکرہ، دیگر صحابیات، تابعیات وصالحات کا ذکر۔ یہ کتاب احسان عباس کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ آٹھ جلدوں میں ''دار صادر'' بیروت سے طبع ہے۔

۲...... تاریخ الأمم والملوک

علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۰ھ) کی یہ کتاب بنیادی مآخذ میں سے ہے، ان کی تصانیف میں معروف ''جامع البیان فی تفسیر القرآن'' المعروف ''تفسیر طبری'' ہے۔ مصنف محدث بھی تھے اس لئے روایات کو سند کے ساتھ ذکر کیا۔ اس تاریخ میں ذکر کئے گئے مشہور احوال وواقعات درج ذیل ہیں۔

پہلی جلد میں حضور کا شجرہ نسب، حضرت عبداللہ کا نکاح، ولادت، پرورش، بحیرہ راہب کا قصہ، حضرت خدیجہ سے نکاح، تعمیر کعبہ، واقعہ معراج، مسلمانوں پر تکالیف کے واقعات، عام الحزن، سفر طائف، بیعت عقبہ ثانی، ہجرت، قباء میں قیام، مدنی زندگی، جنگِ بدر، احد کے تفصیلی واقعات، خندق، بنوقریظہ، صلح حدیبیہ، غزوہ خیبر، تبوک، موتہ، حجۃ الوداع اور آپ کی وفات کا ذکر، اس جلد میں آپ کی سیرت، احوال، واقعات، غزوات اور وفود کا ذکر ہے۔

دوسری جلد میں صدیق اکبر کے دور سے حضرت عمر کے دور تک کے تفصیلی واقعات ہیں، فتنہ انکارِ زکوۃ، فتنہ ارتداد، مدعیانِ نبوت، فتوحات عراق وشام، جنگ یرموک کے واقعات، حضرت ابوبکر صدیق کا عدل وانصاف، نظام سلطنت کے واقعات، جیش اسامہ کی روانگی، مدعی نبوت اسود عنسی کے قتل کا واقعہ، حضرت فاطمہ کا انتقال، مرتدین ومنکرین زکوۃ کے ساتھ جنگ کا تفصیلی تذکرہ، مسیلمہ کذاب وسجاح اور مسیلمہ کذاب کی شادی اور پھر مہر میں دو نمازوں کا معاف کرنا، مسیلمہ کا قتل، فتوحاتِ عراق، حضرت صدیق اکبر کی تجہیز وتکفین، بیت المال سے جو رقم لی تھی اس کی واپسی۔ اس کے بعد حضرت عمر کے حالات، جنگِ قادسیہ، آپ کے دور میں فتوحات۔

تیسری جلد میں ۱۶ھ سے ۳۵ھ تک کے واقعات ہیں، سلطنت کسریٰ کا خاتمہ، تعمیر کوفہ، گلیوں، سڑکوں اور مکانات کی تعمیرات، سفر شام، فتح مصر واسکندریہ، ۲۲ھ فتح آذربیجان، شہادت کا واقعہ، خطبات، طرزِ زندگی، پھر حضرت عثمان کا دورِ خلافت، حرم کعبہ کی توسیع، فتح اندلس، ترکستان کی فتوحات اور پھر شہادت کے تفصیلی واقعہ کا ذکر ہے۔

چوتھی جلد میں ۳۵ھ سے ۴۰ھ تک کے واقعات ہیں، شہادت عثمان کے بعد جو واقعات مدینہ میں رونما ہوئے، حضرت علی کی بیعت، جنگِ جمل، جنگِ صفین، واقعہ تحکیم، خوارج سے حضرت علی کی جنگ، اس میں حضرت علی کی خلافت، اہل بصرہ کا اختلاف، حضرت ابوموسیٰ اشعری کا فیصلہ، خوارج کا فتنہ، جنگِ نہروان، حضرت علی کی شہادت اور آپ کے فضائل ومناقب، حلیہ، نسب وخاندان، مدت خلافت اور آپ کے زہد وتقویٰ اور عدل کے واقعات ذکر کئے ہیں۔

پانچویں جلد میں ۴۱ھ سے ۶۶ھ تک کے حالات ہیں، حضرت امیر معاویہ کا دور خلافت، حضرت حسن کا حضرت امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت، آپ کے دور میں فتوحات، آپ کی یزید کو وصیت، اہل بیت کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا، آپ کا انتقال ۶۰ھ جمعرات کے دن ۲۲ رجب کو ہوا۔ خلافت یزید، واقعہ کربلا، مسلم بن عقیل کی روانگی، عبداللہ بن زبیر کی بیعت، واقعہ کربلا کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

چھٹی جلد میں ۶۷ھ سے ۹۹ھ تک کے حالات ہیں، اس میں عبدالملک بن مروان، ولید بن عبدالملک، سلیمان بن عبدالملک کے دورِ خلافت کے واقعات، قتیبہ بن مسلم، محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد کی عظیم فتوحات کے واقعات، عبداللہ بن زبیر کی خلافت اس کے مقابلے میں حجاج بن یوسف کا اقتدار، بنوامیہ کا دور خلافت ۴۱ھ سے ۱۳۲ھ، سیاسی استحکام کے لحاظ سے اس دور کی اہمیت، حضرت ابن زبیر کے خلاف مکہ پر سنگ باری، حضرت ابن زبیر کی اپنی والدہ حضرت اسماء سے آخری ملاقات اور ماں بیٹے میں ایمان افروز گفتگو، حضرت ابن زبیر نے بوقت شجاعت یہ شعر پڑھا:

لَسنَا عَلَی الْأَعقَابِ تَدمَی کُلُومَنَا　　وَلٰکِنْ عَلَی أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا

ساتویں جلد میں ۹۹ھ سے ۱۳۲ھ تک کے حالات ہیں، عمر بن عبد العزیز کے دور خلافت کے مکمل حالات تفصیلاً نقل کئے ہیں، نیز آپ کے عدل وانصاف کے واقعات، ابو مسلم خراسانی کا فتنہ پھر بنوامیہ اور بنوعباس کے نسلی تعصّبات، اموی دور حکومت کے خاتمہ کے حالات۔

آٹھویں جلد میں ۱۳۲ھ سے ۱۷۰ھ تک کے حالات ہیں، خلافت بنوعباس کی ابتداء، خلیفہ ابوالعباس کے حالات، خلیفہ ابوجعفر منصور کے دور کے واقعات، تعمیر بغداد، خلیفہ مہدی کے حالات، ان کے دور میں ہونے والے واقعات۔

نویں جلد میں ۱۷۱ھ سے ۲۳۱ھ تک کے حالات ہیں، خلیفہ ہارون الرشید کی بیعت، آپ کے دور میں پیش آنے والے واقعات، آپ کی سیرت، سخاوت، عبادت، انفاق فی سبیل اللہ، امین و مامون کی جنگ، خلیفہ امین کا قتل، خلیفہ مامون کے حالات، پھر خلیفہ معتصم کی بیعت، پھر واثق باللہ کے دور خلافت کے واقعات۔

دسویں جلد میں ۲۳۲ھ سے ۲۵۶ھ تک، خلیفہ جعفر المتوکل علی اللہ پھر خلیفہ المنتصر باللہ پھر خلیفہ المستعین باللہ پھر خلیفہ المقتدر باللہ ان کے ادوار میں ہونے والے واقعات، جنگیں، فتنے اور آپس کی خانہ جنگی۔ اور پھر اگلی جلد میں ۲۵۷ھ سے ۳۰۲ھ تک کے احوال وواقعات ذکر کئے ہیں۔ گویا اس کتاب میں تین سو سال کی تاریخ ہے۔ یہ کتاب گیارہ جلدوں میں ''دار التراث'' بیروت سے ۱۳۸۷ھ میں طبع ہے۔

''تاریخ طبری'' کا تکملہ امام محمد بن عبد الملک بن ابراہیم المعروف ابوالحسن ہمدانی رحمہ اللہ (متوفی ۵۲۱ھ) نے ''تکملة تاريخ الطبری'' کے نام سے لکھا، اس میں تاریخ طبری کے اسلوب کے مطابق ۳۶۷ھ تک کی تاریخ ذکر کی ہے، یہ کتاب ایک جلد میں طبع ہے۔

۳...... المنتظم فی تاریخ الأمم والملوک

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کی اس کتاب میں آغازِ کائنات سے

۴۷۵ھ تک کی تاریخ ہے، یہ تاریخ سن ہجری کی ترتیب پر ہے، اس کی پہلی جلد میں ابواب ذکر المخلوقات، زمین کی پیدائش، پہاڑوں، دریاؤں، نہروں کی پیدائش، ذکر ماتحت الارض، ذکر مکان الارضین، ذکر ابلیس، ذکر السماء والسماوات، ذکر الشّمس والقمر، ذکر حملۃ العرض، ذکر جبرائیل، باب ذکر الجنۃ، وفات آدم، ذکر خلافت شیث، ذکر ادریس، ذکر نوح، ذکر ابراہیم، ذکر یعقوب، ذکر شعیب، ضرب فرعون لامرتہ أوتادا فی یدیہا ورجلیہا، فرعون کی باندی اس کی بیٹی کی سر میں کنگھی کر رہی تھی وہ ہاتھ سے گر گئی، تو اس نے بسم اللہ پڑھا، فرعون نے اس کے دودھ پیتے بچے کو آگ میں ڈالا، تو اس بچے نے کہا ''**اصبری یا أمّاہ فإنک علی الحق**'' باندی نے کہا ''**تجمع بعظامی وعظام ولدی فتدقها جمیعا**'' ص ۳۴۸، قارون کا واقعہ۔

دوسری جلد میں باب ذکر زکریا، ذکر یحیی، ذکر صفۃ عیسی، ذکر صفۃ نبینا، آپ کی ولادت، رضاعت، اس جلد میں بعثت سے آٹھ سال قبل تک کہ حالات وواقعات ہیں۔

تیسری جلد میں ۱ھ سے لے کر ۱۰ھ تک کے اہم واقعات ہیں، ان کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے عنوان قائم کرتے ہیں، مثلاً ۲ھ پھر اس کے تحت واقعات، جنگیں، مشہور شخصیتوں کے تراجم ذکر کرتے ہیں۔

مصنف نے اس کتاب کی جلد اول ص ۳۶۰ سے ۳۶۵ تک حیات خضر پر گفتگو کی ہے، انہوں نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ بھی ''**عجالۃ المنتظر بشرح حال الخضر**'' کے نام سے لکھا ہے)

چوتھی جلد میں ۱۰ھ سے ۲۸ھ تک کے واقعات ہیں، اس میں اسود عنسی، مسیلمہ کذاب کا واقعہ، حضرت صدیق اکبر کی خلافت وغیرہ۔

پانچویں جلد میں ۲۹ھ سے ۶۱ھ تک کے واقعات ہیں، مثلاً ۳۰ھ میں کن حضرات کا انتقال ہوا ان کے نام درج کیے ہیں۔

چھٹی جلد میں ۶۱ھ سے ۹۵ھ تک احوال ہیں، خصوصاً حضرت عبداللہ بن زبیر کے

حالات،عبدالملک بن مروان کی خلافت،ولید بن عبدالملک کی خلافت،سعید بن جبیر کی شہادت۔

ساتویں جلد میں ۹۶ھ سے ۱۳۶ھ تک احوال ہیں،سلیمان بن عبدالملک کی خلافت، عمر بن عبدالعزیز کی خلافت، ہشام بن عبدالملک کی خلافت۔

آٹھویں جلد میں ۱۳۷ھ سے ۱۷۳ھ تک کے احوال ہیں،ابومسلم خراسانی کا قتل وغیرہ۔

نویں اور دسویں جلد میں ۱۷۴ھ سے ۲۱۶ھ تک، گیارہویں جلد میں ۲۱۷ھ سے ۲۴۷ھ تک، بارہویں جلد ۲۴۸ھ سے ۲۸۹ھ تک۔ تیرہویں جلد میں ۲۹۰ھ سے ۳۲۹ھ تک، چودہویں جلد میں ۳۲۹ھ سے ۳۸۷ھ تک، پندرہویں جلد ۳۸۷ھ سے ۴۴۷ھ تک،سولہویں جلد ۴۴۷ھ سے ۴۸۵ھ تک کے حالات ہیں،آخری جلد میں ۴۸۶ھ سے ۵۷۴ھ تک کہ مکمل حالات ہیں۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی وفات ۵۹۷ھ میں ہے،انہوں نے ابتدائے عالم سے تاریخ کو شروع کیا اور ۵۷۴ھ تک کے مکمل حالات لکھے ہیں۔ اس کتاب کا ماخذ ''**الطبقات الکبری**''،''**تاریخ الأمم والملوک**''،''**تاریخ بغداد**''ہیں۔اس کتاب کی حسنِ ترتیب اور جامعیت کی وجہ سے بعد کے محدثین اور مؤرخین نے اس سے خوب استفادہ کیا ہے،خصوصاً سبط ابن جوزی نے''**مرأة الزمان**''میں،امام ذہبی رحمہ اللہ نے''**تاریخ الإسلام**''میں اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے''**البدایة والنهایة**''میں۔

یہ کتاب محمد عبدالقادر عطاء کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ۱۹ جلدوں میں''**دار الکتب العلمیة**''سے طبع ہے۔علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب کا اختصار کیا اور ۵۷۴ھ سے ۵۷۸ھ تک تاریخ کا اضافہ کیا،اور اس کا نام''**شذور العقود فی تاریخ العهود**''رکھا۔''**المنتظم**''کے مآخذ،منہج،طرز واسلوب اور ضرورت واہمیت کے لئے دکتور حسن عیسی علی حکیم کی کتاب''**المنتظم دراسة فی منهجه وموارده وأهمیته**''کا مطالعہ کریں۔

''**المنتظم**''پر لکھے گئے معروف ذیول درج ذیل ہیں:

(۱)''**الفاخر فی ذکر حوادث أیام الإمام الناصر**''امام محمد بن قادسی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۴ھ)

(۲)''**الذیل علی کتاب المنتظم**''امام ابوبکر محفوظ بن معتوف بن بزوری رحمہ اللہ (متوفی ۶۹۴ھ)❶

۴...... الکامل فی التاریخ

علامہ ابن اثیر جزری، ۴ جمادی الاولی ۵۵۵ھ کو پیدا ہوئے، اور شعبان ۶۳۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا، ان کی تصانیف میں معروف ''**أسد الغابة فی معرفة الصحابة**'' اور ''**اللباب فی تھذیب الأنساب**'' ہے۔اس کتاب میں سنین کی ترتیب پر پہلی ہجری سے لے کر ۶۲۸ھ تک کے تراجم وواقعات ذکر کئے ہیں، چند معروف عنوانات درج ذیل ہیں:

پہلی جلد میں حضور کا نسب نامہ، آپ کے اجداد کے حالات، حضرت عبداللہ کی شادی، زمزم کی کھدائی، مرہ، کلاب، نصر، کنانہ، خزیمہ میں ہر ایک کے تفصیلی حالات، آپ کا سفر شام، بحیرہ راہب سے ملاقات، حضرت خدیجہ سے نکاح، حجر اسود کی تنصیب، آغازِ وحی، سب سے پہلے اسلام لانے والے، ابولہب کی مخالفت، وہ لوگ جو آنحضرت کو تکلیف دیتے تھے، حبشہ کی طرف روانگی، شعب ابی طالب، پھر سن ہجری کی ترتیب کے مطابق واقعات ذکر کئے، غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق، خیبر، اسی طرح تمام غزوات کو ہجری ترتیب کے مطابق ذکر کیا ہے، پھر آپ کی وفات کا ذکر کیا ہے۔

دوسری جلد میں خلفائے راشدین کی سوانح اور ان کے دور خلافت میں پیش آنے والے واقعات کا ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس جلد میں ۶۰ھ تک کے تمام اہم واقعات ہیں۔

تیسری جلد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت، ان کے دور میں فتوحات، پھر ۶۱ھ میں شہادتِ حسین، واقعہ کربلا کی تفصیلات، مسلم بن عقیل کی روانگی، ۶۴ھ میں حضرت ابن زبیر کا محاصرہ، یزید بن معاویہ کی موت، پھر معاویہ بن یزید کے احوال،

❶ الإعلان بالتوبیخ: ص ۳۰۴

عبداللہ بن زبیر کی بیعت، ٦٥ھ میں عبد الملک بن مروان کی خلافت، ٦٦ھ میں مختار کا حضرت حسین کے قاتلوں کو قتل کرنے کا بیان، ٦٧ھ میں ابن زیاد کے قتل کا بیان، ۷۳ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت۔

چوتھی جلد میں ۷۴ھ سے ۱۳۲ھ تک کے واقعات ہیں اور خلافت بنو امیہ کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، ٧٥ھ میں حجاج بن یوسف کا عراق میں حکمرانی، ٨٩ھ میں موسی بن نضیر کا افریقہ میں حاکم ہونا، ۹۰ھ میں نجار کا فتح ہونا، ۹۲ھ فتح اندلس کا واقعہ، ۹۴ھ میں سعید بن جبیر کی شہادت، ٩٥ھ میں حجاج بن یوسف کی موت، محمد بن قاسم کے قتل کا واقعہ، ٩٨ھ محاصرہ قُسطنطنیہ، ۹۹ھ سلیمان بن عبد الملک کی موت، ۱۲۵ھ ہشام بن عبد الملک کے حالات اور اس کی وفات۔

پانچویں جلد میں بنوعباس کی خلافت، ابو العباس السفاح کی بیعت، ابو مسلم خراسانی کے قتل کا ذکر، روم سے جنگ اور اسیروں کا فدیہ، طبرستان کی فتح، اندلس میں آنے والے فتنوں کا ذکر، بنوعباس کی خلافت کے اہم واقعات۔

چھٹی جلد میں موسی بن کعب کے عامل بنانے کا ذکر، افریقہ میں خوارج کے ساتھ فتنہ برپا ہونے کا بیان، خلیفہ المنصور کی وفات، حلیہ، اولاد، اس کی سیرت، پھر ترتیب وار ۱۴۱ھ میں اتنے واقعات ہوئے اور ۱۴۲ھ میں فلاں واقعات ہوئے، اسی طرح ترتیب کے ساتھ ذکر کرتے کرتے ٦٢٨ھ تک کے تمام واقعات سن ہجری کی ترتیب کے مطابق ذکر کئے ہیں۔ اصل کتاب بارہ جلدوں میں ہے، لیکن اس ایڈیشن میں دو جلدوں کو ملا کر ایک کیا گیا ہے، اس لئے یہ چھ جلدیں ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ حضور کی سیرت سے ٦٢٨ھ تک کے مکمل احوال و واقعات اس کتاب میں موجود ہیں۔ یہ کتاب عمر عبد السلام تدمری کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''دار الكتاب العربی'' سے طبع ہے۔

۵...... بُغية الطلب فی تاريخ حلب

امام ابن العدیم رحمہ اللہ (متوفی ٦٦٠ھ) کی اس کتاب میں حلب شہر کے بارے میں

مکمل معلومات ہیں، اس میں جغرافیائی لحاظ سے شہر کے حدود واطراف بیان کئے ہیں، حلب کے مشہور شہروں، پہاڑوں، دریاؤں، نہروں اور مشہور مقامات کا تعارف ذکر کیا ہے، حروفِ تہجی کی ترتیب پر امراء، علماء، وزراء، شعراء، ادباء، قراء اور ملوک کے تراجم ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں ''دار الفکر'' سے طبع ہے۔

۶ ...... تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام

یہ امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی تصنیف ہے، ان کی پیدائش ربیع الثانی ۶۷۳ھ میں ہوئی، اس کتاب میں یکم سن ہجری سے ۷۰۰ھ تک اہلِ علم کے تراجم اور مشہور احوال و واقعات کا ذکر ہے۔

پہلی جلد حضور کے غزوات کے بارے میں ہے، ہجرت کی تاریخ کے مطابق کس سن میں کتنے غزوات اور سرایا پیش آئے اُن کا تفصیلی ذکر کیا ہے، مثلاً ۲ھ میں غزوہ ابواء، سریہ حمزہ، سریہ عبید بن حارث، غزوہ بواط، غزوہ عشیرہ، غزوہ بدر اولی، سریہ سعد بن ابی وقاص، ۳ھ میں غزوہ بنی قینقاع، غزوہ بنونضیر، احد، حمراء الاسد، ۴ھ میں غزوہ رجیع، بیر معونہ، خندق، ۵ھ میں غزوہ ذات الرقاع، غزوہ دومۃ الجندل، ۶ھ میں غزوہ بنوالمصطلق، سریہ عکاشہ بن محصن، ۷ھ میں غزوہ خیبر، ۸ھ میں غزوہ ذات السلاسل اور فتح مکہ، اس طرح ۱۱ھ ربیع الاول کے مہینے تک تمام غزوات وسرایا کا سن ہجری کی ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

دوسری جلد حضور کی سیرت کے بارے میں ہے، آپ کا نسب، پیدائش، آپ کے نام وکنیت، بوقت پیدائش جو واقعات رونما ہوئے، بنیادِ کعبہ، سلمان فارسی کا واقعہ، حضرت عمر اور حمزہ کا اسلام، واقعہ معراج کا ذکر، شمائلِ نبوی، ازواجِ مطہرات کی تعداد، تاریخ وفات، واقعہ سحر، یہ دو جلدیں مکمل سیرت نبویہ پر مشتمل ہیں۔

تیسری جلد میں خلفائے راشدین کے حالات ہیں، ۱۱ھ میں قصہ اسود عنسی، جیش اسامہ، مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ، حضرت فاطمہ کا انتقال، ام ایمن، عبداللہ بن ابی بکر کی وفات، ۱۲ھ میں واقعہ یمامہ۔ مصنف پہلے سن ہجری کا عنوان قائم کر کے اہم واقعات ذکر

کرتے ہیں، پھر اس سال جتنے لوگوں کا انتقال ہوا ہے ان کے تراجم ذکر کرتے ہیں، مثلاً ۱۵ھ میں جنگ یرموک اور قادسیہ کا واقعہ ذکر کرکے پھر ''المتوفون فیھا'' کا عنوان ذکر کرکے اس کے تحت حارث بن ہشام، عبداللہ بن سفیان، ہشام بن عاص وغیرہ کا ذکر کیا، اسی طرح ہر سن کا ذکر کرکے پھر اس سن میں جتنے لوگوں کا انتقال ہوا ان کا ذکر کرتے ہیں، اس جلد میں ۴۰ھ تک کے حالات وتراجم ہیں۔

چوتھی جلد میں ۴۱ھ سے ۶۰ھ تک حالات وتراجم ہیں، اس میں حضرت امیر معاویہ کے دورِ خلافت کے تفصیلی واقعات ہیں، ہر سن میں کون سا واقعہ ہوا اور اس سن میں معروف کن کن اہل علم کا انتقال ہوا۔

پانچویں جلد میں ۶۱ھ سے ۸۰ھ تک کے احوال وتراجم ہیں۔

چھٹی جلد میں ۸۱ھ سے ۱۰۰ھ تک احوال وتراجم ہیں۔

ساتویں جلد میں ۱۰۰ھ سے ۱۲۰ھ تک احوال وتراجم ہیں۔

آٹھویں جلد میں ۱۲۱ھ سے ۱۴۰ھ تک احوال وتراجم ہیں۔

نویں جلد میں ۱۴۱ھ سے ۱۶۰ھ تک احوال وتراجم ہیں۔

اسی ترتیب پر ۳۷ جلدوں میں ۷۰۰ھ تک کے مکمل احوال وتراجم ہیں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ کی سوانح، تصنیفات اور ''تاریخ الإسلام'' کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے دکتور بشار عواد کی کتاب ''الذھبی و منھجہ فی کتابہ تاریخ الإسلام'' کا مطالعہ کریں، جو مکتبہ ''عیسی البابی حلبی'' سے طبع ہے۔

''سیر أعلام النبلاء'' کے شروع میں بھی امام ذہبی رحمہ اللہ کی سوانح وتصنیفات کا ذکر ہے، اس میں حضرت کی ۲۱۵ تصنیفات کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں امام ذہبی رحمہ اللہ کی سوانح ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ہے، آپ کا نقد وجرح میں انداز اور ''سیر أعلام النبلاء'' اور ''تاریخ الإسلام'' میں فرق بھی بیان کیا ہے۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إن المحدثين عيال في الرجال وغيرها من فنون الحديث على أربعة المزّي والذهبي والعراقي وابن حجر.

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الحافظ الكبير مؤرخ الإسلام وشيخ المحدثين وخاتمة الحفاظ.

''تاريخ الإسلام'' ۳۷ جلدوں میں ''المكتبة التوفيقية'' سے طبع ہے۔

۷...... العِبَر في خبر من عبر

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی یہ کتاب ''تاریخ اسلام'' سے ماخوذ ہے، اس میں یکم ہجری سے ۷۶۴ھ تک ترتیب کے ساتھ ہر سن ہجری کا عنوان ڈال کر مشہور واقعات اور شخصیات کا ذکر کیا ہے، ۷۴۱ھ سے ۷۶۳ھ تک یہ علامہ حسینی رحمہ اللہ کا ذیل ہے جو اسی کتاب کے ساتھ طبع ہے۔ ۷۴۰ھ کے اختتام کے بعد ۷۴۱ھ سے یہ ذیل شروع ہوتا ہے۔ اس طرح انہوں نے ہر سن ہجری کا عنوان ڈال کر اس کے تحت جن لوگوں کی وفات ہوئی اس کا ذکر کیا ہے، اس طرح یہ یکم ہجری سے ۷۶۴ھ تک کے مکمل احوال وواقعات اس میں یکجا ہوگئے، اور ہر سن ہجری کے معروف اہلِ علم کا تذکرہ بھی اس میں آ گیا۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ''دار الفكر'' سے طبع ہے۔

۸...... كتاب دُوَل الإسلام

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) کی مختصر کتاب ہے، ان کی تفصیلی کتاب ''تاريخ الإسلام'' ہے، انہوں نے اپنی اس کتاب کے کئی اختصار کئے، مثلاً ''العبر، دول الإسلام، تذكرة الحفاظ، طبقات القراء، طبقات الحفاظ، المعين، ذكر من يعتمد في الجرح والتعديل'' وغیرہ۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کی ابتداء خلافتِ ابی بکر الصدیق سے کی۔ ہر سن ہجری کے واقعات اختصار سے لکھے ہیں اور بادشاہوں کا تذکرہ اختصار سے کیا ہے، اس میں راویان حدیث کے تراجم نہیں ہیں، بلکہ پہلے حضرت ابوبکر کی خلافت پھر حضرت عمر وعثمان وہکذا پھر حضرت امیر معاویہ کی بیعت پھر یزید پھر عبد اللہ بن

زبیر کی بیعت، ہارون رشید، خلافت مقتدر باللہ، خلافت قاہر باللہ، اسی طرح ۴۴۷ھ تک جو خلفاء آئے ہیں ان کے حالات ہیں، ضمناً معروف اہلِ علم کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ''دار إحياء التراث الإسلامي'' سے طبع ہے۔

۹ ...... البداية و النهاية

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے تاریخ پر ایک جامع کتاب مرتب کی، اس میں آغاز کائنات سے ۷۶۷ھ تک کی تاریخ ہے، مصنف نے سن ہجری کی ترتیب کے مطابق ہر سن میں پیش آنے والے واقعات اور تراجم کا ذکر کیا ہے، ہر جلد میں ذکر کئے گئے اہم واقعات درج ذیل ہیں:

جلد اول میں کرسی، لوح محفوظ، سات زمینیں، ہاروت و ماروت، ملائکہ کی پیدائش، ابلیس کا واقعہ، قصہ قابیل و ہابیل، حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت ابراہیم علیہم السلام کی سیرت اور ان کی قوموں کے واقعات، ذبیح حضرت اسماعیل تھے نہ کہ حضرت اسحاق، حضرت یونس، حضرت موسی علیہما السلام کے فضائل وشمائل، حضرت خضر کا نام ونسب، ان کی پیدائش اور ان کی حیات کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔

جلد ثانی میں حضرت حزقیل، حضرت یسع، حضرت شمویل، حضرت داود اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے واقعات اور ان کی طرف منسوب اسرائیلی روایات کی تردید، حضرت زکریا، حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش، رفع الی السماء ونزول الی الارض، ذوالقرنین، یاجوج ماجوج، اصحاب کہف، حضرت لقمان، قصہ سبا، اصحاب فیل کا واقعہ، عدنان اور آپ آپ کے اجداد کا تذکرہ، حاتم طائی، بحیرا راہب، آپ کی پیدائش، رضاعت، حضرت خدیجہ سے نکاح اور آپ کی بعثت۔

جلد ثالث میں کیفیت وحی، سب سے پہلے کون اسلام لائے، حضرت حمزہ اور حضرت ابوذر کا اسلام، حبشہ کی طرف ہجرت، واقعہ معراج، شق قمر، سفر طائف، مکہ سے مدینہ کی

طرف ہجرت، مسجد نبوی کا قیام، مشروعیتِ اذان، سب سے پہلا غزوہ، غزوہ بدر، اہل بدر کے اسماء حروف معجم کی ترتیب پر، تمام اہلِ بدر کے اسماء ذکر کئے ہیں۔

جلد رابع میں کعب بن اشرف کا قتل، شہدائے اُحد اور حضرت حمزہ کا نماز جنازہ، سریہ بیر معونہ، غزوہ ذات الرقاع، غزوہ خندق، حضور کا ام حبیبہ سے نکاح، عمرۃ القضاء، حضرت میمونہ سے نکاح، غزوہ اوطاس۔

جلد خامس میں غزوہ تبوک، عبد اللہ بن اُبی کی موت، قصہ مسجد ضرار اور تمام وفود کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ حجۃ الوداع، آپ کی وفات، آپ کا جنازہ کسی نے نہیں پڑھایا، ہر ایک نے تنہا پڑھا ہے۔

جلد سادس میں حضور کے فضائل، شمائل، خصوصیات اور معجزات کا ذکر کیا ہے۔ حضرت ابو بکر کی خلافت، اسود عنسی کا خروج، مسلیمہ کذاب کا قتل۔

جلد سابع میں واقعہ یرموک، فتح دمشق، جنگ قادسیہ، فتح بیت المقدس، فتح مصر، نیل مصر کا واقعہ، فتح آذربیجان، غزوہ افریقیہ، فضائل عثمان، سیرت، زوجات، حضرت علی کی خلافت، جنگ جمل، صفین، خوارج، حضرت علی کے فضائل ومناقب۔

جلد ثامن میں حضرت علی کے مواعظ، حضرت حسن کی خلافت، حضرت امیر معاویہ کی خلافت، حضرت حسن کی وفات، یزید بن معاویہ، حضرت حسین کا خروج الی العراق، راس الحسن، قبر حسین، فضائل حسین، واقعہ کربلا، حضرت عبد اللہ بن عباس کی وفات، حضرت عبد اللہ بن زبیر کے حالات۔

جلد تاسع میں ابو سعید خدری کے واقعات، ابو ادریس خولانی، عبد الملک بن مروان، حضرت سعید بن جبیر، حضرت انس بن مالک، حضرت سعید بن مسیّب، حضرت عمر بن عبد العزیز کی خلافت اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ اور دیگر تابعین کے تفصیلی تراجم ہیں۔

جلد عاشر میں ولید بن یزید کی خلافت، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حالات، امام مالک، امام ابو یوسف، حضرت عبد اللہ بن مبارک، ہارون الرشید، خلافت معتصم باللہ اور دیگر اہل علم

وسلاطین کی سوانح۔

بقیہ جلدوں میں بھی اسی طرح سن ہجری کی ترتیب کے مطابق ہر سال میں پیش آنے والے اہم واقعات اور تراجم ذکر کیے ہیں۔ یہ کتاب ۱۵ جلدوں میں ''دار الفکر '' سے طبع ہے، اور پاکستانی نسخے میں ۷ ضخیم جلدوں میں ۱۴ جلدیں آ گئی ہیں اور آخری جلد فہرست پر مشتمل ہے۔

''النھایة فی الفتن و الملاحم '' یہ حافظ ابن کثیر کی تالیف ہے، جو بیروت کے نسخوں میں ''البدایة و النھایة '' کے ساتھ طبع ہے۔ پاکستانی نسخوں میں ''البدایة'' کے ساتھ یہ کتاب طبع نہیں ہے۔ اس کتاب میں وہ روایات جمع ہیں جو فتنوں اور جنگوں کے بارے میں ہیں، ص۳۰ پر امام مہدی کا ذکر ہے، ص۵۱ فتنہ احلاس، فتح قسطنطنیہ، دجال کی علامات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول الی الارض، ص۱۵۰ خروج الدابۃ، ذکر اسماء یوم القیامۃ، الشفاعۃ ہی المقام المحمود، حوض کوثر، ذکر المیزان، ذکر انہار الجنۃ واشجار ہا وثمار ہا، فصل فی اشجار الجنۃ، دیدار خداوندی، جنت وجہنم کا تذکرہ، قیامت کی وہ علامات جو احادیث میں آئیں وہ سب اس میں درج ہیں۔ اس کتاب کا نام ''البدایة'' اس لئے کہ اس میں کائنات کے آغاز سے تاریخ شروع کی ہے، اور ''النھایة'' اس لئے کہ اس میں قیامت کی علامات کا ذکر ہے، جس کے بعد کائنات کی انتہاء ہو جائے گی۔

۱۰ ...... تاریخ ابن خلدون

علامہ عبد الرحمٰن بن محمد بن محمد المعروف علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ، پیدائش ۷۳۲ھ وفات ۸۰۸ھ، یہ تاریخ ۸ ضخیم جلدوں میں ہے، اس کی پہلی جلد مقدمہ پر مشتمل ہے۔

پہلی جلد میں تاریخ ابن خلدون کا تفصیلی مقدمہ ہے، تاریخ کی اہمیت، مذاہب تاریخ، مؤرخین کی غلطیوں کی طرف اشارہ، دنیا کی آبادی، کسب ومعاش، انسانی آبادی کا ذکر، آب وہوا کے اثرات، حقیقت نبوت، حقیقت کہانت، حقیقت خواب، شہروں کی بہ نسبت دیہات

خیر وصلاح کے زیادہ قریب ہیں، نسب کس طرح بگڑتے ہیں، حکومت کی قسمیں، خلافت، بادشاہ کے امتیازی نشانات، دنیا کی بڑی مسجدیں، مہدی کے بارے میں لوگوں کے خیالات اور مہدی کی حقیقت، فنِ کھیتی باڑی، فنِ تعمیرات، اس مقدمے میں ۵۰ فصلیں قائم کی ہیں، ہر فصل کے تحت ایک نئے موضوع کو لے کر بحث کی ہے، تمام موضوعات انوکھے اور دلچسپ ہیں، اس مقدمہ کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے۔

سیرت نبویہ، خلفائے راشدین، خلافتِ بنوامیہ، یزید کا دور، عبدالملک کی وفات، محمد بن قاسم، ہشام بن عبدالملک کی وفات، خلافت بنوعباس، مامون رشید کی بیعت، معتصم باللہ کی وفات، دولۃ السلجوقیہ۔ الدولۃ العلویۃ، اندلس کے حالات، قسطنطنیہ میں بادشاہت اور وہاں پیش آنے والے واقعات، پھر اسی طرح اپنی وفات تک اہم واقعات کو اس میں یکجا کیا ہے، لیکن تاریخ میں حافظ ابن کثیر کا طرز واسلوب قاری کو اپنے طرف زیادہ متوجہ کرتا ہے بہ نسبت اس کتاب کے۔ "تاریخ ابن خلدون" آٹھ جلدوں میں "دار الفکر" سے طبع ہے۔

۱۱ ...... الدر الكامنة فی أعيان المائة الثامنة

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفی ۸۵۲ھ) کی اس کتاب میں ۷۰۱ھ سے ۸۰۰ھ کے تراجم ہیں، اس میں علماء، فقہاء، ادباء، شعراء، بادشاہ، وزراء اور امراء کے تراجم ہیں۔ گویا ایک صدی کے معروف حضرات کے تراجم ہیں۔ یہ کتاب چھ جلدوں میں "دائرة المعارف العثمانية" حیدرآباد سے طبع ہے۔

۱۲ ...... النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة

علامہ یوسف بن تغری بردی رحمہ اللہ (متوفی ۸۷۴ھ) کی یہ کتاب سنین کی ترتیب پر ہے، مصنف نے کتاب کا آغاز سن ۲۰ھ سے کیا ہے، اس لئے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اس شہر کو اسی سال میں فتح کیا، اور اس کتاب کا اختتام ۸۷۲ھ پر ہے۔ اس میں تفصیل کے ساتھ ہر سن ہجری میں پیش آنے والے واقعات کو ذکر کیا ہے، نیز سلاطین،

وزراء، علماء، ادباء، قراء اور شعراء کے تراجم بھی ذکر کیے ہیں، یہ کتاب مصر اور قاہرہ کی تاریخ پر ایک جامع دستاویز ہے۔ یہ کتاب ۱۶ جلدوں میں ''وزارة الأوقاف والإرشاد القومی'' سے طبع ہے۔ کتاب کی طوالت کی وجہ سے مصنف نے خود اس کا اختصار ''الكواكب الباهرة من النجوز الزاهرة'' کے نام سے کیا۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے ''النجوم الزاهرة'' کی تلخیص ''حسن المحاضرة فی تاريخ مصر والقاهرة'' کے نام سے کی۔

۱۳ ...... الضوء اللامع لأهل القرن التاسع

علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) نے اس کتاب میں نویں صدی ہجری کے علماء، قضاۃ، صلحاء، رواۃ، ادباء، شعراء، خلفاء، ملوک، امراء، مباشرین، وزراء کے تراجم ذکر کیے ہیں، اس میں انہوں نے ۸۰۱ھ سے ۸۹۶ھ تک کے تراجم ذکر کیے ہیں، استاذ نے آٹھویں صدی کے تراجم ذکر کیے اور شاگرد نے نویں صدی کے۔ اس میں حافظ ابن حجر، علامہ عینی، علامہ ابن ہمام، علامہ قاسم بن قطلوبغا، علامہ عراقی اور علامہ ابن الملقن رحمہم اللہ کے تفصیلی سوانح ہے۔ یہ کتاب چھ ضخیم جلدوں میں ''مكتبة الحياة'' بیروت سے طبع ہے۔

۱۴ ...... وجيز الكلام فی الذيل على دُوَل الإسلام

یہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ (متوفی ۹۰۲ھ) کی تالیف ہے، یہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب پر ذیل ہے، علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے اس کی ابتداء ۷۴۵ھ سے کی ہے اور انتہاء ۸۹۸ھ پر کی ہے، انہوں نے امام ذہبی رحمہ اللہ کی بہ نسبت تفصیل سے لکھا ہے، اور اسلوب یہ ہے کہ عنوان ڈالتے ہیں مثلاً ''سنة خمس وتسعين وثمانمائة'' پھر اس کے تحت اس سال کے اہم واقعات وتراجم ذکر کرتے ہیں۔ اس میں مشہور علماء، فقہاء، قراء، ادباء، شعراء کے تراجم بھی اختصار کے ساتھ ہیں، البتہ سلاطین کے احوال قدرے تفصیل سے ہیں، یہ کتاب چار جلدوں میں دکتور بشار عواد کی تعلیق وتحقیق کے ساتھ ''مؤسسة الرسالة'' سے طبع ہے۔

۱۵ ...... حسن المحاضرة فی أخبار مصر والقاهرة

علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے اس میں مصر اور قاہرہ کی معلومات ذکر کی ہیں، انہوں نے سب سے پہلے قرآن کریم کی وہ آیات جن میں لفظ مصر آیا ہے ان کو ذکر کیا، مثلاً ''اهبطوا مصرا، وقال الذی اشتراه من مصر لامرأته، ادخلوا مصر ان شاء الله آمنین، ألیس لی ملک مصر، وأوحینا إلی موسی وأخیه أن تبوءا لقومکما بمصر بیوتا'' پھر ان احادیث کا ذکر کیا ہے جن میں مصر کا ذکر آیا ہے، مصر کے شہروں کا ذکر، انبیاء میں سے کون مصر میں آیا ہے، مصر کی فتح حضرت عمر کے دور میں ہوئی، ''ذکر من دخل مصر من الصحابة، من کان بمصر من الأئمة المجتهدین، ذکر من کان بمصر من الفقهاء الشافعیة والمالکیة والحنفیة والحنابلة'' مؤرخین، علماء، ائمہ نحو ولغت، شعراء، ادباء، قراء اور فقہاء کا اس میں ذکر کیا ہے۔ گویا اس کتاب میں ہر اس معروف شخص کا ترجمہ ہے جو مصر آیا ہے، چاہے وہ صحابہ میں سے ہو یا تابعین یا تبع تابعین میں سے ہو، پہلی صدی سے لے کر نویں صدی تک کے معروف حضرات کے تراجم ہیں۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ''دار إحیاء الکتب العربیة'' سے طبع ہے۔

۱۶ ...... نفح الطیب من غصن الأندلس الرطیب

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد تلمسانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۴۱ھ) کی یہ کتاب اندلس کے حالات پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں اندلس کی ملکی اور سیاسی تاریخ کا ذکر ہے، ضمناً وہاں کے علماء وفضلاء کا ذکر ہے، دوسرے حصے میں وزیر لسان الدین ابن خطیب کی سوانح عمری درج ہے، ان کی تبحر علمی اور ان کی خداداد صلاحیتوں کا ذکر ہے۔

ایک سال کی مدت میں یہ کتاب لکھی گئی ہے، تمام واقعات کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ ذکر کیا، مگر عدم ترتیب، غیر متعلقہ مباحث اور کثرتِ اشعار کی وجہ سے یہ کتاب تاریخ کی نہیں بلکہ ادب کی معلومات ہوتی ہے۔ باب اول میں اندلس کے احوال واوصاف، باب دوم میں مسلمانوں کے ہاتھوں میں اندلس کا آنا، طارق بن زیاد کے ہاتھوں اس کا فتح ہونا،

باب سوم میں اسلام کی تقویت اور دشمنوں کا مقہور ہونا، جامع مسجد قرطبہ، تفریح گاہیں اور دیگر مقامات کا تذکرہ، جامع مسجد قرطبہ کے متعلق تفصیلی معلومات۔ عبد الرحمٰن داخل نے اس مسجد پر ۸۰ ہزار دینار خرچ کئے، اس کے ساتھ ایک لاکھ دراہم کا کنیسہ تھا وہ خرید کر مسجد میں شامل کیا۔ پھر اگلے باب میں اندلس کے رہنے والوں کی ذہانت، علوم وفنون میں مہارت، پھر مسلمانوں کا اندلس میں تفرقہ اور کافروں کا مسلمان پر غلبہ اور زوال کی داستانیں ہیں۔ یہ کتاب ۱۰ جلدوں میں ''دار صادر'' سے طبع ہے۔

۱۷ ...... الكواكب السائرة بأعيان المائة العاشرة

علامہ نجم الدین محمد بن محمد الغزی، رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۱ھ) کی یہ کتاب تین جلدوں میں ہے۔ اس کی پہلی جلد ۹۰۱ھ سے ۹۳۳ھ تک، دوسری جلد ۹۳۳ھ سے ۹۶۶ھ تک، تیسری جلد ۹۶۶ھ سے ۱۰۰۰ھ تک کی تاریخ پر مشتمل ہے، گویا اس کتاب میں دسویں صدی کے تراجم ہیں۔ اس کتاب میں علماء، فقہاء، شعراء، ادباء، قضاۃ، ملوک، وزراء کی سوانح ہے، یہ کتاب حروفِ تہجی کی ترتیب پر ہے۔ تین جلدوں پر مشتمل یہ کتاب ''دار الکتب العلمية'' سے طبع ہے۔

۱۸ ...... شذرات الذهب في أخبار من ذهب

علامہ عبد الحی بن احمد بن محمد المعروف ابن العماد حنبلی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۹ھ) نے اس کتاب میں یکم سن ہجری سے ۱۰۰۰ھ تک کے اہم واقعات اور تراجم ذکر کئے ہیں، گویا اس کتاب میں ایک ہزار سال کی تاریخ ہے۔ اس کا پہلا عنوان ہے ''السنة الأولى من الهجرة النبوية'' ہے، دوسری ہجری میں غزوہ بدر، تحویل قبلہ، فرض الصوم، حضرت رقیہ کی وفات، عثمان بن مظعون کی وفات، اس طرح انہوں نے اختصار کے ساتھ ہر سن ہجری میں جو واقعات پیش آئے ہیں اُنہیں لکھا ہے، اس طرح پہلی جلد میں ایک ہجری سے ۲۰۰ھ تک حالات ہیں، دوسری جلد میں ۲۰۰ھ سے ۳۴۹ھ تک کے واقعات وتراجم ہیں، اس میں ص ۹

سے ۱۳۱ تک امام شافعی رحمہ اللہ کی سوانح ہے۔ص ۱۳۴ سے ۱۳۶ تک امام بخاری رحمہ اللہ کی سوانح ہے۔

تیسری جلد ۳۵۰ھ سے ۵۰۰ھ تک، چوتھی جلد ۵۰۱ھ سے ۶۰۰ھ تک، اس میں ص ۱۰ پر امام غزالی رحمہ اللہ کی سوانح ہے، ص ۱۹۹ پر شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی سوانح ہے، شیخ عز الدین بن عبد الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ما نقلت الینا کرامات احد بالتواتر الا الشیخ عبد القادر.

مصنف نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی تفصیلی سوانح ذکر کی ہے، دیکھئے (ج ۶ ص ۳۳۰ تا ۳۳۷)

پانچویں جلد ۶۰۱ھ سے ۷۰۰ھ تک۔ چھٹی جلد ۷۰۱ھ سے ۸۰۰ھ تک، ساتویں جلد ۸۰۱ھ سے ۹۰۰ھ تک، آٹھویں جلد ۹۰۱ھ سے ۱۰۰۰ھ تک کے احوال وتراجم پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب امام ذہبی رحمہ اللہ کی "تاریخ الإسلام" حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی "الدرر الکامنة" علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی "الضوء اللامع" اور علامہ غزی رحمہ اللہ کی "الکواکب السائرة" سے ماخوذ ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ کتاب ۱۰۰۰ھ تک کے علماء، مفسرین، محدثین، نحاة، صوفیاء کے تراجم پر مشتمل ہے۔

۱۹ ...... خلاصة الأثر فی أعیان القرن الحادی عشر

علامہ محمد امین بن فضل اللہ دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۱۱ھ) نے اس کتاب میں گیارہویں صدی کے علماء، قراء، شعراء، ادباء، وزراء اور ملوک کے تراجم ذکر کئے ہیں، یہ کتاب چار جلدوں میں "دار صادر" بیروت سے طبع ہے۔

۲۰ ...... سلک الدرر فی أعیان القرن الثانی عشر

علامہ محمد خلیل بن علی بن محمد حسینی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰۶ھ) نے اس کتاب میں بارہویں صدی کے اہلِ علم کے تراجم حروفِ تہجی کی ترتیب پر ذکر کئے ہیں۔ یہ کتاب چار جلدوں میں "دار البشائر الإسلامیة" سے طبع ہے۔

۲۱...... التاج المكلل من جواهر مآثر الطراز الآخر والأول

علامہ نواب صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے اس کتاب میں معروف شخصیات کے تراجم ذکر کئے ہیں، مثلاً امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام بیہقی، علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن جریر طبری، سید شریف جرجانی، شیخ عبدالقادر جیلانی، امام ابن ابی حاتم، امام حاکم، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، ملا علی قاری، ملا جامی، امام محمد، امام شافعی، علامہ تفتازانی اور دیگر کئی اہلِ علم کے مختصر تراجم ذکر کئے ہیں، مصنف سے سنینِ وفات میں کئی جگہ تسامحات ہوئے ہیں۔ یہ کتاب ایک جلد میں ''المطبعة الهندية العربية'' سے طبع ہے۔

۲۲...... حلية البشر في تاريخ القرن الثالث عشر

امام عبدالرزاق بن حسن بن ابراہیم بیطار دمشقی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۵ھ) نے اس کتاب میں تیرہویں صدی کے اہلِ علم کے تراجم حروفِ تہجی کی ترتیب پر اختصار کے ساتھ یکجا کئے ہیں، یہ کتاب ایک جلد میں ''دار صادر'' بیروت سے طبع ہے۔

فائدہ: اگر کسی نے پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے تراجم دیکھنے ہوں تو امام ذہبی رحمہ اللہ کی ''تاريخ الإسلام'' کا مطالعہ کرے، آٹھویں صدی کے لئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''الدرر الكامنة'' کا، نویں صدی کے لئے علامہ سخاوی رحمہ اللہ کی ''الضوء اللامع'' کا، دسویں صدی کے لئے علامہ غزی رحمہ اللہ کی ''الكواكب السائرة'' کا، گیارہویں صدی کے لئے علامہ محمد امین کی ''خلاصة الأثر'' کا، بارہویں صدی کے لئے علامہ محمد خلیل حسینی کی ''سلك الدرر'' کا، تیرہویں صدی کے لئے علامہ عبدالرزاق بیطار کی ''حلية البشر'' کا مطالعہ کرے۔

۲۳...... نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر

علامہ سید عبدالحی بن فخر الدین حسنی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۴۱ھ) کی اس کتاب میں ۴۵۰۰ سے زائد افراد کا ذکر ہے، پہلی جلد میں ان اہلِ علم کا تذکرہ ہے جو باہر سے ہندوستان

تشریف لائے، اس جلد میں پہلی صدی ہجری سے ساتویں صدی ہجری تک کے علماء کا تذکرہ ہے، دوسری جلد میں آٹھویں صدی ہجری کے علماء کا تذکرہ ہے، یہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی ''الدرر الکامنة'' سے ماخوذ ہے، تیسری جلد میں نویں صدی ہجری کے علماء واکابر کا، چوتھی جلد میں دسویں صدی ہجری کے علماء واکابر کا، پانچویں جلد میں گیارہویں صدی ہجری کے علماء واکابر کا، چھٹی جلد میں بارہویں صدی کے علماء واکابر کا، ساتویں جلد میں تیرہویں صدی کے علماء واکابر کا، آٹھویں جلد میں معاونین مولف اور دیگر اہل علم کا ذکر ہے۔ یہ ہندوستان کے اہلِ علم کا انسائیکلوپیڈیا ہے، بڑے بڑے ادارے کروڑوں روپے خرچ کر کے ایسا کام نہ کر سکے جو مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۲۰ھ) کے والد نے اکیلا کیا ہے۔ مصنف نے کسی کی مبالغہ آمیز تعریف نہیں کی اور نہ کسی کے ترجمہ میں ناانصافی کی، ہر شخص کا مثبت، منفی دونوں پہلوؤں سے ذکر کیا ہے۔ مصنف نے سات جلدیں خود لکھیں، آٹھویں جلد جو چودھویں صدی کے رجال پر مشتمل ہے، اس کا مواد خود جمع کیا تھا لیکن تکمیل نہ کر سکے، یہ تکمیل ان کے صاحبزادے نے اضافات کے ساتھ کی۔ یہ کتاب عرب سے ''الإعلام بمن فی تاریخ الهند من الأعلام'' کے نام سے طبع ہے۔ یہ نسخہ آٹھ جلدوں میں ''دار ابن حزم'' بیروت سے طبع ہے۔

۲۴ ...... المفصّل فی تاریخ العرب قبل الإسلام

دکتور جواد علی (متوفی ۱۴۰۸ھ) نے اس کتاب میں عرب میں اسلام سے پہلے کے تفصیلی حالات لکھے ہیں، اس میں طبقات العرب، العرب البائدة، الجرہم العمالقہ، طبقات القبائل، انساب العرب، العرب العاربۃ، العرب المستعربۃ، تاریخ الجزیرة القدیم، الجبال، الانہار، تہامہ، یمن، یمامہ، نجد اور ان علاقوں کے بارے میں تفصیلی معلومات ہیں، یہ کتاب ۲۰ جلدوں میں ''دار الساقی'' سے طبع ہے۔

۲۵ ...... تاریخ دمشق

یہ علی بن محمد تمیمی کی تالیف ہے، اس میں ۳۶۰ھ سے ۵۵۵ھ تک کے دمشق کے

حالات ہیں، ان کا اسلوب یہ ہے کہ ہر سن ہجری کا عنوان قائم کر کے احوال، واقعات اور تراجم ذکر کرتے ہیں، اس دوران جتنے بادشاہ آئے ہیں اُن کے احوال بھی لکھے ہیں۔ یہ ایک جلد میں ''دار حسان'' سے طبع ہے۔

۲۶...... أخبار مجموعة فی فتح الأندلس وذكر أمرائها والحروب الواقعة بها بينهم

یہ ابراہیم ابیادی کی تالیف ہے، اس کتاب میں اندلس شہر کے مکمل حالات ہیں، مثلاً ہشام بن عبد الرحمٰن، حکم بن ہشام، عبد الرحمٰن بن حکم، محمد بن عبد الرحمٰن، عبد اللہ بن محمد وغیرہم، اس طرح تمام بادشاہوں کے دور کے احوال اور ان کے عہد میں لڑی جانے والی جنگوں کی تفصیلات اِس کتاب میں ہیں۔ یہ کتاب ۱۸ جلدوں میں ''دار الکتاب المصری'' قاہرہ سے طبع ہے۔

۲۷...... التاريخ الإسلامي والحضارة الأمية لبلاد السند والبنجاب

یہ دکتور عبد اللہ مبشر کی تالیف ہے، اس کتاب کے شروع میں مقدمہ علامہ ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کا ہے، اس میں ''الوصف الجغرافی لبلاد السند والبنجاب قديما، الحالات الطبيعية لبلاد السند، الأقوام، والقبائل ببلاد السند والبنجاب، التقسيم الجغرافی والسياسی لأقاليم بلاد السند والبنجاب، فتوحات محمد بن قاسم فی بلاد السند والبنجاب، انتشارة الإسلام فی شبه القارة الهندية، المذاهب الإسلامية ببلاد السند والبنجاب، العلماء العرب ببلاد السند فی عهد العرب، علماء السند فی بلاد السند'' اس طرح دیگر کئی مفید عناوین کے تحت بیش بہا معلومات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ''دار المعرفة'' سے طبع ہے۔

۲۸......تاریخ فرشتہ

یہ محمد قاسم فرشتہ کی تالیف ہے، اس کتاب کی ابتداء ۱۶۰۶ء میں ہوئی اور تکمیل ۱۶۱۱ء

میں ہوئی، ۳۲ تاریخ کی کتابوں سے استفادہ کرکے اس کتاب کو لکھا گیا ہے، اس میں ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات ہیں، اہل ہندوستان کے عقائد، امیر ناصر الدین سبکتگین کے حالات، سلطان محمود غزنوی کے حالات، محمود غزنوی ۳۵۷ھ عاشورہ کی رات پیدا ہوئے، سلطان شوال ۳۹۱ھ میں دس ہزار کا لشکر لے کر غزنی سے پشاور آیا اور راجہ جے پال کے لشکر میں بارہ ہزار سوار، ۳۲ ہزار پیادہ، ۳۰۰ ہاتھی تھے، فتح سلطان محمود کو ہوئی، راجہ جے پال ۱۵ آدمیوں کے ساتھ گرفتار ہوا، ۵ ہزار آدمی راجہ کے مارے گئے، فتح سومنات ہوئی، ۴۲۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی، کل عمر ۶۳ سال تھی، مدتِ حکومت ۳۵ سال ہے۔

سلطان محمود کو تین باتوں میں شبہ تھا، ''العلماء ورثة الأنبياء'' کی صحت پر، سبکتگین کے بیٹے ہونے پر، قیامت کے آنے کے بارے میں، تو اس نے ایک تنگدست طالب علم کو چراغ فراہم کیا، تو اس نے خواب دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سبکتگین کے بیٹے! خدا تعالی تجھ کو ویسی ہی عزت دے جیسے تو نے میرے ایک وارث کی قدر کی۔ سلطان محمود کی ابوالحسن خرقانی سے ملاقات، گفتگو، نصائح اور جبہ کا ہدیہ میں دینا۔ ص ۱۴۸ پر سلطان محمود کے عدل وانصاف کا مشہور واقعہ ہے، ص ۹۹ سے ۱۵۶ تک سلطان محمود کی سوانح اور فتوحات کا ذکر ہے، ص ۵۶۲ پر ظہیر الدین بابر کے حالات ہیں، ص ۶۱۳ پر نصیر الدین ہمایوں کے حالات ہیں۔ یہ کتاب فرشتوں کے احوال واوصاف پر نہیں ہے جیسا کہ نام سے غلط فہمی ہوتی ہے، بلکہ ہندوستان کے بادشاہوں کے حالات پر ہے، یہ کتاب فارسی میں ہے، اس کا اردو ترجمہ دو جلدوں میں ''مکتبہ میزان'' لاہور سے طبع ہے۔

۲۹......تاریخ ملت

یہ مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی اور مفتی انتظام اللہ شہابی کی تالیف ہے، پہلی جلد میں علم تاریخ کی ابتداء، معتبر تاریخ، تاریخ کی قسمیں، تاریخ اسلام کی خصوصیت، دنیا کی ابتداء، پھر عرب کی آب وہوا، مذہبی وسیاسی حالت، قریش کی امتیازی خصوصیت، ولادت، شام کا سفر، شرفِ نبوت، ہجرتِ حبشہ، معراج، ہجرتِ مدینہ، غزوہ اُحد، غزوہ خیبر، غزوہ خندق، فتح

مکہ، تبوک، حجۃ الوداع، وفات، خلافت راشدہ، ابوبکر کی بیعت، مسیلمہ کذاب کا قتل، اسود عنسی کا قتل، پھر عہد عمر میں فتوحات، تمام مفتوحہ علاقوں کی تفصیلات، پھر عہد عثمان پھر علی پھر حسن پھر خلافت بنوامیہ، حضرت امیر معاویہ کی سیرت وفتوحات، طرزِ خلافت، پھر یزید کی خلافت، واقعہ کربلا، پھر معاویہ ثانی پھر عبداللہ بن زبیر پھر عبدالملک بن مروان، سلیمان بن عبدالملک، عمر بن عبدالعزیز کے دور کے حالات پھر آگے چلتے چلتے خلافتِ ہسپانیہ، تاریخ اندلس، دوسری جلد میں خلافت عباسیہ، ہارون الرشید کے دور کے واقعات وحالات، امین ومامون کی ولی عہدی، خلیفہ معتصم باللہ، واثق باللہ، منتصر باللہ، مستعین باللہ، مہدی باللہ، المعتضد باللہ، مقتدر باللہ پھر تاریخ مصر ومغرب کا ذکر ہے۔ دوجلدوں کی اس کتاب کی ابتداء قبل از اسلام سے لے کر مغلیہ سلطنت کے آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر تک ہے، ۱۴۰۰سو سالہ تاریخ ۲۰۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ تاریخ پڑھنے والوں کے لئے اردو زبان میں یہ نہایت مفید اور مستند کتاب ہے۔ یہ کتاب دوجلدوں میں ''مکتبہ خلیل'' سے طبع ہے۔

مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر

Designed & Printed By: Shafaq Urdu Bazar Karachi. 0321-2037721